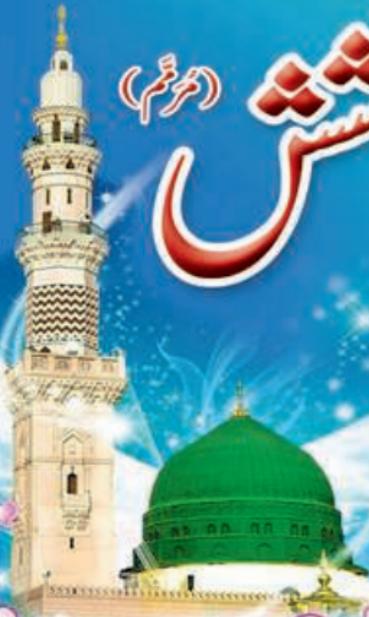


مناجاتوں، نعمتوں اور منقبتوں کا معطر معطر مدنی گلستانہ



وسائِلِ حکشہ (فرمگ)



شیخ طریقت، امیر الحسنه، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علماء مولانا ابووال

محمد الیاس عطّار قادری اصوی

فاضل



الحمد لله رب العالمين والسلام على سيد المرسلين أبا عبد الله عز وجل بالله من الشفطين الراحيه بسم الله الرحمن الرحيم

حُرُورِي وَضَاحِت

الحمد لله رب العالمين، "وسائل بخشش" کا ایک ایک مصرعی تفتیش سے گزارنے کی ترکیب بنی اور یہ کام ماہ میلاد ربیع الاول شریف ۱۴۳۵ھ (جنوری 2014ء) میں مکمل ہوا، بعض اشعار یا مصرعے متبادل لکھے یا لکھوایے اور کچھ حذف بھی کرنے پڑے۔ نظر ثانی شدہ نسخے کی پہلی بار اشاعت جمادی الآخری ۱۴۳۵ھ میں کی جا رہی ہے۔ اگرچہ تفتیش میں نہایت وقت نظر سے کام لیا گیا ہے تاہم یہ کلام خطاط کار بندے کا ہے اور اس میں اغلاط کا امکان ہنوز موجود۔ اگر عاشقانِ رسول کسی شعر میں کوئی شرمی یا فتنی غلطی پائیں تو اپنی اپنی نیتوں کے ساتھ مع نام، پتا اور فون نمبر مدلل طور پر مجھے مطلع فرمائو۔ آخرت کے حقدار ہیں۔

عاشقانِ رسول کی خدمت میں مدنی التجا ہے کہ وہ "وسائل بخشش" (نرم) ہی کو معیار بنا میں اور میرے قبل ازیں مطبوعہ کلام

میں سے صرف وہی شعر پڑھیں جو اس

غمہ نہ دے، یعنی

نسخے کے مطابق ہو۔



مختصرت اور یہ حساب
جتنے الفروہ میں آتا
کے پڑوس کا طالب

۱۸ ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ

19-02-2014

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ اللَّٰهُمَّ اغْوِنْنِي مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِشَوَّالِهِ الرَّحِيمِ الرَّحِيمِ

کلام تلاش کرنے کا طریقہ

”وسائل بخشش“، کو حمد و مناجات، نعمت و استغاثات، مَنَاقِب، سلام اور مُتَفَرِّق کلام کے عنوانات کے تحت حروفِ تہجی (ا۔ب۔پ۔غیرہ) کے مطابق مرتب کیا گیا ہے لہذا اس میں کسی بھی کلام کو اُس کے پہلے شعر (مطلع) کے پہلے مشرے کے آخری حرف کو دیکھتے ہوئے تلاش کیا جاسکتا ہے۔

خود پسندی کی تعریف

اپنے کمال (مشائیم یا عمل یا مال) کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس بیانات کا خوف نہ ہونا کہ یہ محسن جائے گا۔ گویا خود پسند شخص نعمت کو مفہومِ حقیقی (یعنی اللہ عز و جل) کی طرف منسوب کرنا یہی بھول جاتا ہے۔ (یعنی ملی ہوئی نعمت مشائیم صحت یا حسن و جمال یا دولت یا ذہانت یا خوشحالی یا منصب وغیرہ کو اپنا کارنامہ سمجھ بیٹھنا اور یہ بھول جانا کہ سب ربُّ العزَّات ہی کی عنایت ہے) (احیاء القلمونج ۳۴۵ صفحہ)

یادداشت

دورانِ مُطَالَعَه ضرورتِ اندر لائَن سچے، اشاراتِ لکھر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیجئے۔
ان شاء اللہ عَزَّ وَ جَلَّ علم میں ترقی ہوگی۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

تلاوت کی نیتیں : قاری صاحب اس طرح نیت کریں اور کروائیں:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ طَوَّ الْصَّلٰوةً وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ طَ

فَرَمَانٌ مُصَطَّفٌ صَلٰى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَالٰهِ وَسَلَّمَ نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ

یعنی ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اچھی نیت نہ ہو تو عمل کا ثواب نہیں ملتا اس لئے میں نیت کرتا ہوں کہ

حُصُولٌ ثوابٌ كَيْلَةُ اللّٰهِ وَرَسُولِ عَزٰزٌ جَلٌّ صَلٰى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَالٰهِ وَسَلَّمَ كَيْ

اطاعتٌ كَرْتَهُتَهُ تلاوتٌ كَرْتُوں گا۔ آپ سبھی تلاوت قرآن کریم کی

تعظیم کی نیت سے جب تک ہو سکے نگاہیں نیچی کئے دوزاؤں بیٹھے اور مزید

یہ بھی نیت کیجئے کہ رضاۓ الٰہی کیلئے حکم قرآنی پر عمل کرتے ہوئے کان لگا

کر خوب توجہ کے ساتھ اور اپنے اختیار میں ہوا اور دل میں اخلاص پایا تو

حکم حدیث پر عمل کرتے ہوئے اشکنواری کرتے ہوئے تلاوت سنوں گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

مناجات کی نیتیں: مناجات گواں طرح نیت کریں اور کروائیں:

الْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: فِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ.
یعنی "مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔" میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی نیت نہ ہو تو عمل کا ثواب نہیں ملتا اس لئے میں نیت کرتا ہوں، اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے، حصولِ ثواب کیلئے قاضی احکامات عزوجل کی بارگاہ میں مناجات یعنی دعا کروں گا، آپ بھی نیت کیجئے کہ میں رضاۓ الہی کیلئے آداب و عابجا لاتے ہوئے جہاں تک ہو سکا پنجی نگاہیں کئے دوزانو بیٹھ کر اور اگر دل میں خلوص پایا تو روتے ہوئے یا اخلاص کے ساتھ رونے والوں سے مشایہت کی نیت سے رونے جیسی صورت بنا کر یکسوئی کے ساتھ دعا میں شرک رہوں گا اور ہر دعا یہ شفر کے ختم پر امین کہوں گا۔

صلوٰا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

نعت شریف کی نیتیں: نعت خواں اس طرح نیت کریں اور کروائیں:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ طَوَّ الصَّلوٰةَ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَبَیَّ الْمُؤْمِنِینَ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ .

یعنی ”مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔“ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی

نیت نہ ہو تو عمل کا ثواب نہیں ملتا اس لئے میں نیت کرتا ہوں، اللہ عز و جل

کی رضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے نعت شریف پڑھوں گا، آپ بھی نیت

سیکھے کہ حُکُمُ الْثَّوَابِ کی خاطر جتنا ہو سکا تعظیم مصطفیٰ کیلئے نگاہیں نیچی کئے

دُوزانو پیدھ کر، گنبدِ خضراء کا تصور باندھ کر نہایت توجہ کے ساتھ اپنے بس

میں ہوا اور دل میں خلوص پایا تو عشق رسول میں ڈوب کر روتے ہوئے یا

اخلاص کے ساتھ رونے والوں سے مشابہت کی نیت سے رونے جیسی

صورت بنائے نعت شریف سنوں گا۔

صَلَوٰةً عَلٰى الْحَبِيبِ ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

مُتَاجِاتُوں، نَعْقُوں اور
مُنْقَبِیوں کا مُخْطَرٌ مُعْطَرٌ مَدَنِیٰ گلَدَتَه

وسائلِ بخشش

مؤلف

شیخ طریقت امیرالمحدثین، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا
ابوبکراللہ عظیم قادری رضوی (دامہ تکمیلہ) والی

ناشر:

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين ابا القاسم عليهما السلام
من الشياطين الرحمن الرحيم يسوان الله الرحمن الرحيم

نام کتاب : وسائل بخشش (مرقم)

مؤلف : شیخ طریقت اہم الہست، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابوالال محمد الیاس عطا رقاویری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پہلی بار : جمادی الاولی ۱۴۳۲ھ، اپریل 2011ء تعداد: 55000 (پچیس ہزار)

دوسری بار : شعبان المظہم ۱۴۳۲ھ، جولائی 2011ء تعداد: 15000 (پاندرہ ہزار)

تیسرا بار : رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ، جولائی 2012ء تعداد: 20000 (پانیس ہزار)

چوتھی بار : جمادی الآخرین ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء تعداد: 25000 (پانچیس ہزار)

پانچویں بار : شوال المکرم ۱۴۳۴ھ، تبریز 2013ء تعداد: 40000 (چالیس ہزار)

چھٹی بار (مرقم) : رجب المرجب ۱۴۳۵ھ، مئی 2014ء تعداد: 100000 (ایک لاکھ)

ناشر : مکتبۃ المدینہ، عالیٰ مدینی مرکز فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

مَدْنَى التَّجَا: حُسْنٌ أَوْ كِتَابٌ چِدَافِيٌّ كَيْ أَجَازَتْ نَحْنُ هُوَ -

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ اللَّٰهُمَّ إِنَّا نَأْتُكُمْ مِّنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ يَشُوَّلُهُمُ الْأَخْذُونَ إِنَّمَا

انتساب

حسان الحندي امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمن اور

ہر اس نعت گو اور نعت خواں اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے نام
جو حکمت جاہ و مال سے بے نیاز ہو کر محض خدا و مصطفی غزوہ جل و صلی
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا کیلئے شاخوانی کرے۔



شمیش، بخش.

مقفرت اور بے حباب
جنت الفردوس میں آتا
کے پڑوس کا طالب

شائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے حتا

نہ شاعری کی بتوس نہ پرواہی تھی کیا کیسے قافیے تھے

(عادل بن شیش شریف)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَنَّا نَعْبُدُهُ بِأَنْهُ إِلٰهٌ مِّنْ أَنْشِئَنَا إِلٰهٌ مِّنْ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ يَشَوَّهُ إِلٰهُنَا إِذَا خَلَقَنَا إِنَّهُمْ

کچہ وسائل بخشش کے بارے میں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، عاشقِ ماءِ نبوّت،
ولی نعمت، عظیمُ البرَّ کت، عظیمُ المرتبت، پروانہ شمع رسالت،
امامِ عشق و محبت، مجحدِ دین و ملت، حامی سنت، ماہی بدعث،
پیکرِ فُنون و حکمت، عالِیم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و
برَّکت، حسانُ الہند، حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج
الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمن
جنہیں 55 سے زائد علوم و فتوں پر غبور حاصل تھا، بہت بڑے مفتی،
محمدِ شفیع اور فتحیہ ہونے کے ساتھ ساتھ نعتیہ شاعری میں بھی کمال
درجہ مہارت رکھتے تھے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
فرماتے ہیں: ”ھیئت نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ

آسان سمجھتے ہیں، اس میں توارکی دھار پر چلتا ہے، اگر بڑھتا ہے تو
 الوجیت میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص (یعنی شان میں کمی
 یا گستاخی) ہوتی ہے، البتہ ”حمد“ آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے
 جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض ”حمد“ میں ایک جانب اصلاح دنیبیں اور
 ”نعت شریف“ میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت
 ص ۲۲۷ مکتبۃ المدینۃ) **الحمد لله عز وجل** پُغْیِشِ رضاسِگ مدینۃ عَنْہ
 کے قلم سے بھی گاہے بگاہے حمدیہ، نعمتیہ اور منقبتیہ اشعار کا صد ور ہوتا رہا
 ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمة اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات کی برکات ہیں کہ میں
 نے اپنا سارا دیوان علمائے کرام (کثیر کرم اللہ تعالیٰ) کی خدمت میں پیش
 کر کے شرعی تفتیش کروانے کی سعادت حاصل کر لی ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اس ”دیوان“ کی خصوصیت بلکہ انفرادیت میں
 سے یہ بھی ہے کہ پڑھنے والوں کو سہولت فراہم کر کے ثواب کمانے کی

ثیت سے الفاظ پر جا بجا اعراب لگائے گئے ہیں نیز کتاب کے ابتداءٰی صفحات پر موجود ”حلِن لغات“ میں مشکل الفاظ کے وہ معانی پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے جو کہ اشعار میں مراد لئے گئے ہیں علاوہ ازیں بعض کلاموں کا پس منظر بھی اور بعض جگہ وضاحتی خواشی بھی شامل کئے گئے ہیں۔ ایک عجیب بات کا بارہاً مشاہدہ ہوا ہے کہ نعمتیہ اشعار پاٹخوص مقطع (یعنی آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص شامل کرتا ہے اسے) پڑھتے وقت بعض نعت خواں اپنی مرضی سے ترمیم و اضافہ کر لیتے ہیں اگر شاعر بھی اپنے کلام میں کسی کو تصریف کرتا ہو اپاتا ہے تو اس سے اکثر اس کی دل آزاری ہوتی ہے لہذا ایسون کی خدمت میں مدد فی التجا ہے کہ اگر ترمیم کرنا ضروری ہی ہو تو پہلے شاعر کا اپنا لکھا ہوا شعر پڑھنے پھر ترمیم کر کے پڑھ لجھنے جبکہ وہ ترمیم شرعاً اور قرآنی دونوں طرح سے ڈرست بھی ہو، اگر کسی کے کلام میں یقینی طور پر شرعاً غلطی ہو تو درست کر کے ہی پڑھنے کے غیر شرعاً الفاظ والا کلام

بِلَا مَصْلَحَتِ شَرْعِيٍّ پڑھنا سننا ناجائز ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمة اللہ تعالیٰ علیہ کے نعتیہ دیوان ”حدائق بخشش“ کی مناسبت سے حضور برکت کی خاطرا پنے نعتیہ دیوان کا نام ”وسائل بخشش“ رکھا ہے۔

دعائی عطار! یار پ مصطفیٰ! ”وسائل بخشش“ کو قبولیت کی سعادت عنایت کرتے ہوئے اس میں سے کلام پڑھنے سننے والے اور والی نیز مجھ گنہگاروں کے سردار کے واسطے بھی عشق رسول کا خزانہ پانے اور بے حساب بخشنے جانے کا وسیلہ بنا۔ **یا اللہ عز و جل!** میری اور ساری امت کی مغفرت فرم۔

امتحان کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ
بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے



أَمِينٌ بِجَاهِ الْبَيْتِ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَهِيدٌ بِقَاعِيَّةٍ،

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
مَفْرُوتٌ اور بے حساب
بدشت بالمرؤوس میں آقا
کے پزوں کا طالب

۱۸ ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ

19-02-2014

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْمٰنِيْنَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَتَابَهُ دُعَوَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فہرست

عنوان	عنوان	عنوان	عنوان
مفتخر	مفتخر	مفتخر	مفتخر
97 گناہوں کی خوست بڑھ رہی ہے دم بدم موٹی	8 نعت خواں اور نذر ادا	100 گناہوں سے بچا یا الی	نعت خواں کے بارے میں کی جانے والی
102 عمل کا وجود یہ عطا یا الی	36 شیتوں کی 25 مثالیں	105 محبت میں اپنی گیما یا الی	نعت خواں کے ماہین ہونے والی شیتوں
106 میں ملے میں بچا آگیما یا الی	39 کی 40 مثالیں	107 مجھے بخش دے بے سبب یا الی	مشکل الفاظ کے معانی
109 منایمیرے رخ و الم یا الی	44	112 یاربِ محمد مری تقدیر جادے	یاخدا میری مفترض فرما
113 اللہ! مجھے حافظتِ قرآن بادے	75 ہمارے دل سے زمانے کے فغمِ مثایرب	116 اللہ! مجھے عالمہ دین بادے	مطاد سے ساری خطائیں مری مثایرب
119 اللہ! کوئی حج کا سبب اب تو بنا دے	76	121 تو نے مجھ کو حج پہلایا الہ مری جھوپی بھردے	حکتِ دنیا سے تو بچا یارب!
124 یا الی! ذعاب ہے گدا کی میرے مولی تو خیرات دی دے	77	126 لان کوکمیرے دسیع عاکی میرے مولی تو خیرات دی دے	معافِ فضل و کرم سے ہو ہر خطایارب
126 چ کا شرف ہو پھر عطا یاربِ صطفیٰ	82	129 تو ہی ماں کب جزو ہے بالا اللہ یا اللہ	کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یارب
134 سرخے یا تھامِ انجام یا خاتم سے میری ذعاب ہے	84	140 شندی خشکی و حارم کی ہے	شرف دے چن کا مجھے میرے کب یارب
140	93	96	یارب! پھر اونچ پر یہ ہمارا نصیب ہو

نعت و استغاثات

188	اب بکار لجئتے تاہیدیہ، آرہا ہے یہ حق کام میں	آمدِ مصلحتے مر جا مر جا
190	نزو دیک آرہا ہے رضمان کام میں	تاجدار ایسا ہا، احلا و حلا مر جا
192	آوا شاون بکرو رائیں ندینے چھوڑا آیا	اے عرب کے تاجدار! احلا و حلا مر جا
196	جس کو چاپا ملٹھے دینے کا اس کوہ بہان کیا	سب پکار و جوم کر میٹھا دید مر جا
198	سرکار پھر مدینے میں عطا آگیا	کاش! دشت طبیبہ میں بھلک کے مر جاتا
200	کیوں بار بیویں پہے سمجھی کو بیمار آگیا	کاش! دشت طبیبہ میں بیڈام کے مر جاتا
202	پالیتیں اس کو تو جیسے کافر بید آگیا	کاش! دنیا میں بیدام ہوا ہوتا
204	پھر مدینے کی ظہاریں پا گیا	کاش! پھر مجھے حق کا اذن گیا ہوتا
207	محمودینے کی دو اجازت، بھی رحمت شفیع انت	دل ہائے گناہوں سے بیزاریں ہوتا
209	پنچوں میں کاش! میں اس بے خودی کے ساتھ	مدینے نیکی اگتا مقدر دینے میں کمسار و آبھاتا
212	مر جا صدر مر جا صن علی خوش آمدید	دل غم چھا گیا یا رسول خدا
215	آگئے ہیں مصطفیٰ صن علی خوش آمدید	خطار نے دربار میں دامن ہے پسara
217	یانی مجھ کو مدینے میں بلانا بار بار	آج طبیبہ کا ہے سر آقا
219	غم کے ماروں پر کرم اے دوجہاں کے تاجدار	صاحب عزت و جلال آقا
221	روسیا ہوں پر کرم اے دوجہاں کے تاجدار	قسمت مری چکائیے چکائیے آقا
223	پھر مدینے کی گلیوں میں اے کردگار	یا مصلحتے عطا ہواب اذن حاضری کا
225	بو گیا حامیوں کا شروع اب شمار	آیا ہے بلاد و بھر! اک بار مدینے کا
226	حرست بھرے دلوں سے ہم آئے ہیں لوٹ کر	اذن ل جائے گردینے کا
228	لکھر ہا ہوں نعت سرور سیرگنبد دیکر	مدینے کی طرف پھر کب روائے قائلہ ہو گا
231	سو یا ہوا تسلیب جگا دینے ٹھوڑو	قال اللہ آج مدینے کو واسطہ ہو گا
233	یار رسول اللہ تیرے چاہئے والوں کی خیر	بیجھ کو آقامہ دینے بلانا، سیرگنبد کا جلوہ دکھاتا
142		
145		
149		
152		
155		
158		
161		
163		
166		
168		
170		
172		
174		
176		
177		
179		
181		
182		
184		
186		

280	بلا لوچھر مجھ کے شاہ بخود میتے میں	234	غلظت دنیا مجھے تباہ کجھ کر بیوں نہ تگیر
284	مشے ہیں جہاں بھر کے آلام مدینے میں	235	مردی آج چلیں گے ہی اپار کے پاس
286	بیں صفا در اس حدود لک اور نقاں خلد سجائے ہیں	237	حضرتا واصح رضا شاہ مدینے الوداع
289	جو سینے کو مدینہ ان کی یادوں سے بناتے ہیں	240	پھر عطا کرو جیجھے حج کی سعادت یا رسول
292	یا وہی بظاہر میں جواہک بھاتے ہیں	241	ہو بیان کس سے تمہاری شان و عظمت یا رسول
293	جومدینے کے تھوڑے میں جیا کرتے ہیں	243	پھر سے بڑا جلد مدینے میں یا رسول
296	اک پار بخود میتے عطا رجارتے ہیں	245	آپ آقا دیں کے آقا آپ یہں شاہزادام
301	محبوب پڑتے اکبر تشریف لارہے ہیں	247	سر ہو چکھٹ پے خم تاجدار حرم
305	جادو جلال دو شہی مال و منمال وو	249	نہم پظر کرم تاجدار حرم
306	ہو عطا اپا خم تاجدار حرم	251	اذون طبیعہ تھے سرکار بدے دو دو
307	پھر انید خضر اکی فضادوں میں نکالو	253	میں سر اپا ہوں خم تاجدار حرم
309	سعادت اب مدینے کی عطا ہو	254	یا کشناہادا مم کرم
310	اک پار بخکھوں کرد کرم	256	گوڈ بیل و خوار ہوں کرد کرم
311	چدھر دیکھوں مدینے کا حرم ہو	257	آپ کی نسبت اے ناتائے سین
314	اے کاش اتصوہر میں مدینے کی گلی ہو	260	یا خدا غم پے بلکا آکے میں کعبہ دیکھوں
316	بلیبکے ساری تھی تھوں شجناتے عازیز طبیعہ ایں طلبیگار دنابوں	263	بیان کیوں کرشتائے مصلحتے ہو
317	کیا سبز بر گنبد کا خوب ہے نقارہ	269	ہے فضل خدا، میں مدینے میں ہوں
320	عرش غلی سے اعلیٰ تھیجئی کار و رضہ	273	شہولتت مال اور بخی کی باتیں
322	شادا نہ زرع کے کیسے سہوں گا یا رسول اللہ	274	دل کو سکون چون میں نہ ہے لا الہ ارکی اللہ
326	مجھے ہر سال تم حج یا رسول یا رسول اللہ	276	پاؤں وہ آگمی تھوں سے اے پروردگار میں
328	اے کاش! کہ آجائے عطا رمدینے میں	277	گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یا رسول اللہ

374	الله اللہ توار بار رسول غربی	330	عطا کر دو مدینے کی اجازت یا رسول اللہ
376	حجیوں کے بن رہے ہیں قابل پھر یا نبی	333	کروں ہر آن میں حرجی اطاعت یا رسول اللہ
379	ہومباز کلب ایماس عید میلاد اللہ	335	بہت رنجیدہ و غمگین ہے دل یا رسول اللہ
382	دل سے مرے دنیا کی سختی نہیں جاتی	338	غم فرقہ زلانے کا شہر ہر دن یا رسول اللہ
384	میں جوئں مدینے جاتا تو کجاور بات ہوتی	340	گھنیں تمی چھائیں دل پر بیان یا رسول اللہ
386	خششی خششی ہوا دینے کی	342	ہرے مشتاق کو کوئی ردا و یا رسول اللہ
388	شامت نہ دیدا پناہ دادا کیا بات ہے مدینے کی	345	کرم ہو جان کو ہے سخت خط رو یا رسول اللہ
391	ہو جاتا ہے دشمن سب زمان یا رسول اللہ	347	ہو جاتا ہے تم خاپ میں آمرے مگر روشنی ہو گی
394	اچاکع دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ	349	بے کمی ڈرزو و مسلم تو کبھی نعت اس پنجی رہتی
396	ملٹی کیسی معاشرت مل گئی	352	یہ عرض گھنگھار کی ہے شاوز زمانہ
401	مرادیں پاک ہو سکا ردیا کی محبت سے	355	مدینے مدینہ ہمارا مدینہ
404	افسوں ایسیت دوڑ ہوں گلزار نبی سے	356	بے شہد سے بھی میٹھا سکا کامدینہ
407	آج ہے جشن ولادت حرب جایا مصلحتے	359	ہر اشکریہ ہے چدار مدینہ
410	چیوں کسارے پکارو حرب جایا مصلحتے	360	اللہ عطا ہو سختہ دیا اور مدینہ
412	اے کاش اچھے دینے میں عطا جائے	363	اللی دکھادے جمال مدینہ
413	جلد ہم عاز مگرا رہیں ہوں گے	364	مذت سے مرے دل میں ہے ارمان مدینہ
414	منانا جشن میلاد اتنی ہر گز نچوڑیں گے	365	آہاب و قبی رخصت ہے آیا الوداع آہ شاوندینہ
416	جب تک یہ چاند تارے جھلکاتے جائیں گے	367	ہر دم ہو را اور دمینہ تی مدینہ
420	ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ بلوائیں گے	368	کروں دم دم میں شانے مدینہ
422	شکر یا آپ کا سلطان مدینے والے	370	خوش چھوٹا جارہا ہے سختہ
424	مچھے ذر پھر بکانا ناہنڈ فی مدینے والے	372	پھر سختہ آقائدینے میں بکلا یا اشکریہ

474	اکے کاش ایش تجھائی میں فرقت کا المیر پاتا رہے	430	ترانے مصطفیٰ کے جھوم کر پڑھتا ہوا لٹکے
476	ماگ لوچوچ کچھ چھین درکار ہے	432	سلسلہ آدا! انہا ہوں کا یہ حاصلاتا ہے
478	آوا! ہر لمحے گز کی نکشت اور بھرمار ہے	434	عزیز دل کی طرف سے جب راول ٹوٹ جاتا ہے
481	مچھ کو روشن ہے پر بھارک سفر قلب اب میں کیتا رہے	436	غم فرقت دل عطا حق کو یے حد رلاتا ہے
483	عید میلاد اُنہی ہے دل بڑا سروہ ہے	438	مصطفیٰ کا کرم ہو گیا ہے دل خوشی سے مر جھوتا ہے
486	مشحون ہے تو رہے جانا ضرور ہے	440	جو نجی کاغذام ہوتا ہے
489	سارے نبیوں کا سر درد میں ہے	442	تمہارا کرم یا حسیب خدا ہے
491	کیوں یہیں شاد دیوانے آج عسل کعبہ ہے	443	قلب میں عشق آں اک رکھا ہے
492	اللہ کی رحمت سے پھر عزم میدے ہے	446	مبارک ہو حسیب رپت اکبر آنسو لا ہے
495	معٹھ بھوتی ہے شام ہوتی ہے	449	ہوئیں اتیں میں بار آؤ وہ دینے آنے والا ہے
496	جس طرف دیکھنے کا شن میں بھار آتی ہے	452	محسّس اس کی قسمت پڑھتے آرہا ہے
497	نکلا داد بارا پھر اک بار آئے	454	تمہارے مقدار پر رنگ آرہا ہے
499	نکیوں آج جھوٹوں میں کسر کار آئے	456	افسوں و قبیل رخصت زندیک آرہا ہے
502	انچشم یا شایخا دینے ہیں تم کام سtar ہا ہے	458	محسنے بالا وہ مدینہ ہے تم کام سtar ہا ہے
503	اذن طبیعتا کجھے	460	نور والا آیا ہے بان نور لکھ ریا ہے
505	مجھ پر جنم شفا کجھے	463	مر جبا! مقدر پھر آج مسکرا یا ہے
507	سبر گنبد کی زیارت کجھے	465	اے خاک میں نہ ترا اکہنا کیا ہے
510	ذان دار سے پچھا لیا ہو تو رہے میرے مشتمل ہے کی کیا ہاتے	466	مجھ پر جنم کرم کجھے
511	ہے آج جن و لادت نبی کی آمد ہے	468	خوشیاں منا کو بھائیو! سرکار آگے
513	یار سوں اللہ ما جنم حاضر درپار ہے	471	مجھ کو دنیا کی دولت شر آچا ہے
514	یانی لس میں نہ کام چاہئے	472	جو بھی سرکار کا ماٹن زار ہے اس کی بھوک پر دولت کا انداز ہے

منا قب

562	عاشقِ مصطفیٰ خیاء الدین	516	اب کرم یا مصطفیٰ فرمائیے
564	"نیما جو وہ رہد" مرے رہنمایں	518	بُشِن ولادت کے نفرے
565	یقیناً خی خوب خداستہ اکبر ہیں		
568	میں ہوں ساکل میں ہوں سکتا یا خواجہ مری چوپی بھردو	521	یا علی المرتضیٰ مولیٰ علی مشکلکشا
569	یاغوش بلا کو مجھے بخدا دبلا	525	تو نے باطل کو منایا اے امام احمد رضا
571	خدا کے فضل سے میں ہوں گدرا ورقِ عظیم کا	526	خدا کے درسے میں ہوں گدرا زاریا محمد شاہ
573	ہونا پس سر دو دعالمِ امام اعظم ابو حیینہ	528	پھر نیک کرنا یا یا یا یا کرنا
575	مصطفیٰ کا دل لا لالہ پیارا وہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی	530	بخار کے مسافر میر اسلام کہنا
577	شادِ طحا کا مادا پارہ ہے، واد کیا بات غویہِ عظیم کی	532	اجسیر بیانیا مجھے اجسیر بیانیا
580	سینوں کے دل میں ہے عزت و قارالدین کی	533	ہو مدد یعنی کا گفت مجھ کو عطا داتا پیا
584	اپنے قدموں میں تکلا خواجہ یا خواجہ یا	536	اپنے قدموں میں تکلا خواجہ یا خواجہ یا
586	یا شیر کر بخارا دے	540	شکری آپ کا بخدا دبلا یا یا خوب
589	مشنیِ عظیم بڑی سرکار ہے	542	ترے درسے ہے مکتوں کا گزارا یا یا بخدا
591	گیارہوں شریف کے نفرے	545	در پر جو تیرے آگیا بخدا والے مرشد
سلام		547	روتیٰ لل اولیا یا غویہِ عظیم و دشت گیر
594	ذکرِ طیب براد شے پچا کر، تو سلام ان سے درود کے کہنا	550	نقاب اپنے رخ سے اٹھا گویا عظیم
601	انبیا کے سرور و دار پر لا کھوں سلام	552	مرے خواب میں آجی چا گوئی عظیم
603	تاجدارِ ام اے شہنشاہ دینی تم پر جرم کرڈیں در دو دعالم	554	لکھارو ہبور بار کا خوبی عظیم
605	کریما کے جاں شاروں کو سلام	555	کھنڈشاہ بخدا یا خوبی عظیم
608	اسے بیانیں عرب تیری بھاروں کو سلام	557	بوجدا کا پھر سفر خوبی عظیم
611	ہومبارک الہی عصیاں، ہو گیا بخشش کا سامان	559	ملکیم عظیمِ غفار میں غویہِ عظیم

671	اے مدینے کے تاجدار جو اہل ایصالِ سلام کہتے ہیں	618	غم کے باڈل چھیش قافلے میں چلو
673	سلطانِ اولیا کو ہمارا سلام ہو	620	پاؤ گے بچھیش قافلے میں چلو
676	دل کی گلیاں کھلیں قافلے میں چلو		مفترقِ کلام
مسرت سے یہ نہ ہے: ناقص مرغوبِ رمضان میں آرہاتا			
678	ہوا جاتا ہے رخصتِ اورِ رمضان یا رسول اللہ	621	فضلِ رب سے ہے دلہابا
680	فضلِ رب سے بُت..... لہبہ بُنی	628	فضل سے موٹی کے خرم حافظِ قرآن بنا
683	آہ! رمضان اب جارہا ہے ائے تپاکِ رمضان چلا ہے	630	مدد فی چمنِ سخوں کی لا یہاگا گھر گھر بہار
684	مجھ کو اللہ سے محبت ہے	632	آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
686	پائے گا یونس رضا عمرے کی خیر امید ہے	635	جح کا پائے گا شرفِ میرا بیال امید ہے
689	آہ! مدنی قافلہ اب جارہا ہے لوٹ کر	636	آئیں گی شنس جائیں گی شاشیں، دینی ماحد میں کروماعکاف
693	امد عطا رینج کو چلے امید ہے	639	عطائے حسیب خدادینی ماحول
696	مرجانا قاب کے سر پر کیا تھی دستار ہے	646	ترائشکِ موالا دیدینی ماحول
700	ہم کو اللہ اور بنی سے بیارے ہے	647	آج ہیں ہر جگہ عاشقانِ رسول
702	آخری روزے ہیں دل غناک نظرکر جان ہے	649	قلبِ عاشق ہے اب پارہ پارہ الوداعِ الوداع آہ! رمضان
705	مرجانِ صدرِ حربا پھر آمدِ رمضان ہے	651	اسے برے بھائیبِ منور کے ہاں میں وہ مرت کی اڑ جائیں گے دیباں
707	بعدِ رمضان عید ہوتی ہے	654	تین روزہ اجتماعِ پاک کے سلطان میں
708	ہو گیا فضلِ خداموئے مبارک آگے	658	ست کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں
709	(مشوی عطا ر(۱))	662	فجر کا دقت ہو گیا انھو!
711	(مشوی عطا ر(۲))	666	وقتِ حریری کا ہو گیا جاگو
713	(مشوی عطا ر(۳))	668	لوٹے رحمتیں قافلے میں چلو
715	(مشوی عطا ر(۴))	669	

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَتَعْلَمُ فَأَعْوَدُ بِالنَّعْمٰةِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ يُنَزِّلُنِّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ

نعت خوان اور نذر انہ

نعتِ مصطفیٰ پڑھنا سنتا یقیناً نہایت عمدہ عبادت ہے مگر قبولیت کی کنجی اخلاص ہے، نعت شریف پڑھنے پر اجرت لینا دینا حرام اور جنم میں لے جانے والا کام ہے۔ براہ کرم! سگِ مدینہ غبی غنہ کے مکتوب کے صرف (36 صفحات) مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزٰوجل جلب میں اخلاص کا چشمہ مو جزن ہوگا۔

ڈرود شریف کی فضیلت

اللّٰهُ كَرِيْمٌ مَحْبُوبٌ، وَانَّا نَسْأَلُ عَنِ الْغُيُوبِ، مُنَزَّهٌ عَنِ
الْغُيُوبِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِرُوا مَعَظَمُتُ نَشَانٍ
ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے
تین تین مرتبہ ڈرود پاک پڑھا لیا عزٰوجل پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس

دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۸ حدیث ۲۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط سَكِ مدینہ محمدالیاس عطار
 قادری رضوی کی جانب سے بلیل مدینہ، میرے میٹھے میٹھے مڈنی
 میٹھے..... سَلَّمَةُ الْبَارِی کی خدمت میں حضرت سید ناہشان رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کی مُعَطَّبَیں جبیں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا مشکارا پر بہار سلام
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَّ كَانَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ
 رضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
 تو پیارے قیدِ خودی سے رحیدہ ہونا تھا

٤٢ صَفَرُ الْمُظَلَّفَ ١٤٢٥ کونگر ان شوری نے باب المدینہ کراچی
 کے نعت خواں اسلامی بھائیوں سے ”مذکونی مشورہ“ فرمایا۔ انہوں نے جب حرص
 طمع کی ندامت بیان کر کے اس بات پر ابھارا کہ اجتماع ذکر و نعت میں ہر نعت
 خواں اپنی باری آنے پر اعلان کر دے: ”مجھکے قسم کا نذر ارشاد دیا جائے میں اس

کو قبول نہیں کروں گا۔“ اس پر آپ نے ہاتھ اٹھا کر اس عزم کا اعلان فرمایا کہ میں
ان شاء اللہ غزوہ جل اعلان کر دیا کروں گا۔ یہ خیر فرحت اُثر سن کر میرا دل خوشی
سے باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بن گیا۔ اللہ غزوہ جل آپ کو اس عظیم مدد نیت پر
استقامت بخشے۔ میرے دل سے یہ دعا تھیں نکل رہی ہیں کہ مجھے اور آپ کو اور
جس جس نے یہ مدد نیت کی ہے اس کو اللہ غزوہ جل دونوں جہاں میں خوش رکھے،
ایمان کی حفاظت اور حشی مغفرت سے نوازے، مدینے کے سدا بہار پھولوں کی
طرح ہمیشہ مسکراتا رکھے، ہبڑے جادو مال کی اندر ہیریوں سے نکل کر، عشق رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی روشنیوں میں ڈوب کر، خوب نعمتیں پڑھنے سننے
کی سعادت بخشے۔ کاش! خود بھی روتے رہیں اور سامعین کو بھی زلاتے اور
ترپاتے رہیں۔ ریا کاری سے حفاظت ہو اور اخلاص کی لازوال دولت ملے۔

اَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَكْمَيْنِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
نعت پڑھتا رہوں، نعت سنتا رہوں، آنکھ پر نغم رہے دل مچتا رہے
ان کی یادوں میں ہر دم میں کھویا رہوں، کاش! سینہ محبت میں جلتا رہے

نعت شریف شروع کرنے سے قبل یادورانِ نعت لوگ جب
 نذرانہ لیکر آنا شروع ہوں اُس وقت مناسب خیال فرمائیں تو اس طرح
 اعلان فرمادیجئے:

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے نعت
 خوان کیلئے "مَدَنِی مرکز" کی طرف سے ہدایت ہے کہ
 وہ کسی قسم کا نذرانہ، لفافہ یا تُحّفہ خواہ وہ پہلے یا
 آخر میں یا دورانِ نعت ملے قبول نہ کرے۔ هم اللہ تعالیٰ
 کے عاجزو ناتُوان بندے ہیں۔ براہ کرم! نذرانہ
 دیکر نعت خوان کو امتحان میں مت ڈالئے، رقم آتی
 دیکھ کر اپنے دل کو قابو میں رکھنا مشکل ہوتا ہے۔
 نعت خوان کو اخلاص کے ساتھ صرف اللہ عزوجل اور
 اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا

کی طلب میں نعت شریف پڑھنے دین لہذا نوثوں کی
برسات میں نہیں بلکہ بارشِ انوار و تجلیات میں نہاتے
ہوئے نعت شریف پڑھنے دین اور آپ بھی ادب کے ساتھ
بیٹھ کر نعتِ پاک سنیں۔۔۔

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہئے
شاہ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے

(نعت خواں یہ اعلان اپنی ڈائری میں محفوظ فرمائیں تو سبوں رہے گی۔ ان شاء اللہ عزوجل)

پیارے نعت خواں! نعت خوانی میں ملنے والا نذر انہ جائز بھی
ہوتا ہے اور ناجائز بھی۔ آپنے سُطور بغور پڑھ لججھے، تین بار پڑھنے کے
باوجود بھجھ میں نہ آئے تو علمائے اہل سنت سے رجوع کیججھے۔

پروفیشنل نعت خوان

میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت،
عظمیٰ البرکت، عظیمُ المرتبَت، پروانہ شمع رسالت،

امامِ عشق و محبت، مُجددِ دین و ملت، پیرِ طریقت، عالمِ شریعت، حامیِ سنت، حاجی بدعت، باعثِ خیر و برکت،
مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ کی خدمت میں
سوال ہوا: زید نے اپنے پانچ روپے فیسِ مولود شریف کی پڑھوائی کے مقرر
کر رکھے ہیں، بغیر پانچ روپے فیس کے کسی کے لیہاں جاتا نہیں۔

میرے آقائلی حضرت رحمة اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب آرشاد
فرمایا: زید نے جو اپنی مجلسِ خوانی خصوصاً اگ سے پڑھنے کی اجرت مقرر
کر رکھی ہے تا جائز و حرام ہے اس کا لیتا سے ہرگز جائز نہیں، اس کا
کھانا صراحتہ حرام کھانا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ جن جن سے فیس لی ہے
یاد کر کے سب کو واپس دے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو پھیرے،
پتانا ہے تو اتنا مال نقیروں پر تصدق کرے اور آئندہ اس حرام خوری سے
توبہ کرے تو گناہ سے پاک ہو۔ اول تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کا ذکر پاک خود عمدہ طاعات و اجل عبادات سے ہے اور طاعت

و عبادت پر فیض لینی حرام ۔ ۔ ۔ ۔ ثانیاً بیان سائل سے ظاہر کہ وہ اپنی شعر خوانی و زمزمه سنجی (یعنی راگ اور ترثیم سے پڑھنے) کی فیض لیتا ہے یہ بھی محض حرام۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے : گانا اور اشعار پڑھنا ایسے اعمال ہیں کہ ان میں کسی پر اجرت لینا جائز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۲۴، ۷۲۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء، لاہور)

جونعت خواں اسلامی بھائی ۷.۶.۷ یا مخلل نعت میں نعت شریف پڑھنے کی فیض وصول کرتے ہیں اُن کیلئے لمحہ فکر یہ ہے۔ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا، اہل سنت کے امام، ولی کامل اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عاشق صادق کافتوئی جو کہ یقیناً حکم شریعت پرمبنی ہے، وہ آپ تک پہنچانے کی بحارت کی ہے، حبٰ جاہ و مال کے باعث طیش میں آ کر، تیوری (تیو۔ ری) چڑھا کر، بل کھا کر اٹھی سیدھی دینہ

۔ ۔ ۔ امام، مولوی، معلم دینیات اور واعظ و غیرہ اس سے مستثنی ہیں۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۴۸۶)

رَبَانْ چلا کر عُلَمَاءَ اہلِ سنت کی مخالفت کرنے سے جو حرام ہے، وہ حلال ہونے سے رہا، بلکہ یہ تو آخرت کی تباہی کا مزید سامان ہے۔

طے نہ کیا ہوتو-----

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ یہ فتویٰ تو ان کیلئے ہے جو پہلے سے طے کر لیتے ہیں، ہم تو طنبیں کرتے، جو کچھ ملتا ہے وہ تہڑ کا لے لیتے ہیں، اس لئے ہمارے لئے جائز ہے۔ اُن کی خدمت میں سر کاراً علیٰ حضرت رحمة اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک اور فتویٰ حاضر ہے، سمجھ میں نہ آئے تو تین بار پڑھ لیجئے:

تلاوتِ قرآن عظیم بغرضِ ایصالِ ثواب و ذکر شریف میلاد پاک حضور پیر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ضرور مذکور عبادات و طاعت ہیں تو ان پر اجارہ بھی ضرور حرام و مذکور (یعنی ناجائز)۔ اور اجارہ جس طرح ضرر تھے عقدِ ربان (یعنی واضح قول و قرار) سے ہوتا ہے،

عُرْفَاشَرْطِ مَعْرُوفٍ وَمَعْهُودٍ (یعنی رائج شده انداز) سے بھی ہو جاتا ہے
 مثلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا مگر جانتے ہیں کہ
 دینا ہوگا (اور) وہ (پڑھنے والے بھی) سمجھ رہے ہیں کہ ”کچھ“ ملے گا، انہوں
 نے اس طور پر پڑھا، انہوں نے اس نیت سے پڑھوایا، اجارہ ہو گیا، اور اب دو
 وجہ سے حرام ہوا، (۱) ایک تو طاعت (یعنی عبادت) پر اجارہ یہ خود حرام،
 (۲) دوسرے اجرت اگر عُرْفٰ فَمَعْيَنٌ نہیں تو اس کی بجهالت سے اجارہ
 فاسد یہ دوسرا حرام۔ (ملک خص آز: فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۴۸۶ - ۴۸۷)
 لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ (ایضاً ص ۹۵)

اس مبارک فتوے سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ

saf لفظوں میں ملے نہ بھی ہوت بھی جہاں **UNDERSTOOD**
 ہو کہ چل کر محفل میں قرآن پاک، آیت کریمہ، دُرود شریف یا نعمت
 شریف پڑھتے ہیں، کچھ نہ کچھ ملے گا رقم نہ کسی ”سوٹ پیس“، ”غیرہ“ کا تھہ
 ہی مل جائے گا اور بالی محفل بھی جانتا ہے کہ پڑھنے والے کو کچھ نہ کچھ دینا

ہی ہے۔ بس ناجائز و حرام ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ یہ ”أجرت“ ہی ہے اور فریقین (یعنی دینے اور لینے والے) دونوں گنہگار۔

قابلہ مدینہ اور نعت خواں

سفر اور کھانے پینے کے آخر اجات پیش کر کے تعیں سننے کی غرض سے نعت خواں کو ساتھ لے جانا جائز نہیں کیوں کہ یہ بھی اجرت ہی کی صورت ہے۔ لطف تو اسی میں ہے کہ نعت خواں اپنے آخر اجات خود برداشت کرے۔ بصورتِ دیگر قافلے والے مخصوص مدت کیلئے مطلوب نعت خواں کو اپنے یہاں تجوہ پر ملازِم رکھ لیں۔ مثلاً ذی قعده الحرام، ذوالحجۃ الحرام اور محمّم الحرام ان تین مہینوں کا اس طرح اجارہ (AGREEMENT) کریں (فُلاں تاریخ سے لے کر فُلاں تاریخ تک روزانہ اتنے بجے سے لے کر اتنے بجے تک) (مثلاً دو پہر تین سے لے کر رات نو بجے تک) اتنے گھنٹے (مثلاً چھوٹے گھنٹے) کا آپ سے ہم نے ہر طرح کی خدمت کے کام کا اجارہ کیا اور یہ خدمت آپ سے ملے مدعیے اور متعلقہ سفر میں لی جائے گی۔ (اگر مختلف ایام میں مختلف گھنٹوں میں کام لینا ہے تو ان دونوں اور گھنٹوں کی تعیین (Fixing) کے ساتھ باقاعدہ بیان کیا جائے) اب اس دوران چاہیں تو اس سے کوئی سامبھی جائز کام لے لیں یا جتنا وقت چاہیں چھٹی دیدیں، اور خوب نعمتیں بھی پڑھوائیں۔ یاد رہے!

ایک ہی وقت کے اندر دو جگہ نوکری کرنا یعنی اجارے پر اجارہ کرنا ناجائز ہے۔ البتہ اگر وہ پہلے ہی سے کہیں نوکری پر لگا ہوا ہے تو اب سینہ کی اجازت سے دوسری جگہ کام کر سکتا ہے۔

دورانِ نعمت نوٹ چلانا

سامعین کی طرف سے نعمت شریف پڑھنے کے دورانِ نوٹ پیش کرنا اور نعمت خوان کا قبول کرنا دُرست ہے، اگر فریقین میں طے کر لیا گیا کہ نوٹ لفافے میں ڈال کر دینے کے بجائے دورانِ نعمت پیش کئے جائیں یا طے تونہ کیا مگر دلالۃ ثابت (یعنی UNDERSTOOD) ہو کہ محفل میں بلانے والا نوٹ لٹائے گا تو اب اُبُرت ہی کہلانے گی اور ناجائز۔ بانیِ محفل جانتا ہے کہ نوٹ نہیں چلا کیس گے تو آپنے نعمت خوان نہیں آئیں گے اور نعمت خوان بھی اسی لئے لچکی سے آتے ہیں کہ یہاں نوٹ چلتے ہیں تو کئی صورتوں میں یہ لین دین بھی اجرت بن جائے گا اور ثواب کے بجائے گناہ و حرام کا مقابل سر آئے گا لہذا نعمت خوان غور کر لے کہ

رِضاۓ الٰہی مقصود ہے یا شخص روپے کمانا؟ کاش! اے کاش! صد کروز کاش! اخلاص کا دور دورا ہو جائے، اور نعمت خوانی جیسی عظیم سعادت کو چند حیرت سکوں کی خاطر بر باد کرنے والی جرس کی آفت ختم ہو جائے۔

آن کے سوا کسی کی ول میں نہ آرزو ہو دنیا کی ہر طلب سے بیگانہ بن کے جاؤں

نوٹ لشانی والوں کو دعوتِ فکر

سب کے سامنے اٹھا اٹھ کر نوٹ پیش کرنے والا اپنے ضمیر پر لازمی غور کر لے، کہ اگر اُس سے کہا جائے: سب کے سامنے بار بار دینے کے بجائے نعمت خواں کو چکے سے اکٹھی رقم دے دیجئے کہ حدیث پاک میں ہے: «پوشیدہ عمل، ظاہری عمل سے ستر گنا افضل ہے۔» (کنز الغقال ج ۱۶ ص ۲۸۱ رقم ۴۶۲۶۴ دار الكتب العلمية بیروت) تو وہ چپ چاپ دینے کیلئے راضی ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا اس لئے کہ ”واه واہ“ نہیں ہوگی! اگر واہ واہ کی خواہش ہے تو ریا کاری ہے اور ریا کاری کی تباہ کاری کا عالم یہ ہے کہ سرکار نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

ارشاد فرمایا: جُبُ الْحَزَنَ سے پناہ مانگو۔ عرض کیا گیا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے کہ جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتا ہے اس میں قاری داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریا کرتے ہیں۔ (شنبہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۶۶ حدیث ۲۵۶ دار المعرفۃ بیروت) بہر حال دینے میں ریا کاری پیدا ہوتی ہو تو رقم ضائع نہ کرے اور آخرت بھی داؤ پر نہ لگائے، نیز اگر نوث چلانے سے "محفل گرم" ہوتی ہو یعنی نعمت خواں کو جوش آتا ہو مثلاً نوث آنے کے سبب شعر کی بار بار تکرار، اُس کے ساتھ اضافہ اشعار، آواز بھی پہلے سے زور دار پائیں تو 12 بار سوچ لیں کہ کہیں اخلاص رخصت نہ ہو گیا ہو، پیسوں کے شوق میں پڑھنے والے کو دینا ثواب کے بجائے اس کی حصہ کی تسلیم کا ذریعہ بن سکتا ہے اس لئے دینے والوں کو بھی اس میں احتیاط کرنی چاہیے اور نعمت خواں کے اخلاص کا خون کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ بال یہ یاد رہے کہ دیکھنے سننے والے کو کسی معین نعمت خواں پر بدگمانی کی اجازت نہیں۔

نعت خوانی اور دنیوی کشش

جہاں خوب نوٹ نچھاوار ہوتے ہوں وہاں نعت خواں کا انتظام کے ساتھ جانا، انتظام تک رکنا مگر غریبوں کے بیان جانے سے کترانا، حیلے بھانے بنانا، یا گئے بھی تو دنیوی کشش نہ ہونے کے سب جدلوٹ جانا تھت محرومی ہے اور ظاہر ہے کہ اخلاص نہ رہا۔ اگر پسی، کھانا یا اچھی شیرینی ملنے کی وجہ سے مالدار کے بیان جاتا ہے تو ثواب سے محروم ہے اور بھی کھانا اور شیرینی اس کا ثواب ہے۔ یونہی غریبوں سے کترانا اور مالداروں کے سامنے بچھے بچھے جانا بھی دین کی تباہی کا سبب ہے منقول ہے: ”جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اس کے عقنا (یعنی مالداری) کے سبب تواضع کرے اس کا دو تباہی دین جاتا رہا۔“ (کشف الخفاء، ج ۲ ص ۲۱۵ دار الكتب العلمية بیروت) عدّہ مشرکت (یعنی شریک نہ ہونے) کے لئے جھوٹے حیلے بھانے بنانا مثلاً تھکن یا مرض وغیرہ نہ ہونے کے باوجود، میں تھکا ہوا ہوں، طبیعت ٹھیک نہیں، گلا خراب ہو گیا ہے وغیرہ زبان یا

اشارے سے کہنا منوع و ناجائز اور حرام ہے۔

ناجائز نذر انہ دینی کام میں صرف کرنا کیسماں؟

اگر کوئی نعت خدا صراحت یا ذلالہ ملنے والی اجرت یا رقم کا لفاف لیکر مسجد، مدرسے یا کسی دینی کام میں صرف کر دے تو بھی اجرت لینے کا گناہ دُور نہ ہوگا۔ واجب ہے کہ ایسا لفاف یا تخفہ وغیرہ قبول ہی نہ کرے۔ اگر زندگی میں کبھی قبول کر کے خود استعمال کیا یا کسی نیک کام مثلاً مدرسے وغیرہ میں دے دیا ہے تو ضروری ہے کہ توبہ کرے اور جس جس سے جو لیا ہے اُس کو واپس لوٹائے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو دے وہ بھی نہ رہے ہوں یا یاد نہیں تو فقیر پر تصدق (یعنی خیرات) کرے۔ ہاں چاہے تو پیش کرنے والے کو صرف مشورہ دے دے، کہ آپ اگر چاہیں توبہ رقم خود ہی فلاں نیک کام میں خرچ کر دیجئے۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چادر عطا فرمائی

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نعت

شریف سن کر سید نا امام شرف اللہین بوصیری علیہ رحمۃ اللہ القوی
 کو خواب میں ”مردِ دیمانی“ یعنی ”دیکھنی چادر“ عنایت فرمائی اور بیدار
 ہونے پر وہ چادر مبارک آن کے پاس موجود تھی۔ اسی وجہ سے اس نعت
 شریف کا نام قصیدہ بُرْدہ شریف مشہور ہوا۔ اگر اس واقعے کو دلیل بنائے
 کوئی کہے کہ نعت خواں کو نذرانہ دینا سافت اور قبول کرنا تحریر کے تو اس کا
 جواب یہ ہے کہ بے شک سرکارِ دو عالم، نورِ حیّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عطا فرمان اسرائیل کھول پر۔ یقیناً سرکارِ عالیٰ وقار،
 مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اقوال و افعال
 مبارکہ عین شریعت ہیں۔ مگر یاد رہے! سرکارِ عالم مدار، شہنشاہ ابرا ر صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مردِ دیمانی عطا کرنے کا طنبیس فرمایا تھا نہ
 ہی معاذ اللہ امام بوصیری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے شرط رکھی تھی کہ چادر
 ملے تو پڑھوں گا بلکہ آن کے تو وہنم و مگان میں بھی نہیں تھا کہ مردِ دیمانی

عنایت ہوگی۔ آج بھی اس کی تواجازت ہی ہے کہ نہ اجرت طے ہوا ورنہ
ہی دلائل ثابت (یعنی UNDER STOOD) ہوا ورنہ خواں کے وہم
و گمان میں بھی نہ ہوا اگر کوئی کروڑوں روپے دیدے تو یہ لیتا دینا یقیناً
جاائز ہے اور جس خوش نصیب کو سردارِ مکہ مکرمہ، سرکارِ مدینہ متوسط صلی
الله تعالیٰ علیہ والہ وسلم کچھ عطا فرمادیں، خدا کی قسم! اُس کی سعادتوں
کی معراج ہے۔ اور رہا سرکار نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے
مانگنا، تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں اور اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ وسلم سے مانگنے میں نعت خواں وغیر نعت خواں کی کوئی قید بھی نہیں،
ہم تو انہیں کے ٹکڑوں پر مل رہے ہیں۔ سرکار و الاتبار صلی اللہ تعالیٰ علیہ
علیہ والہ وسلم کا فرمان عنایت نشان ہے: إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَ اللَّهُ
يُعْطِيُ لِمَنْ أَنْشَأَ غَرَّ وَ حَلَّ عَطَا كرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۳ حدیث ۷۱ دارالكتب العلمية بیروت)

رب ہے مُعطی یہ میں قاسم رُزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
خُنترا خُنترا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ میں

نعت خواں اور کھانا

قاریٰ نعت خواں کو کھانا پیش کرنے کے سلسلے میں میرے آقا عالیٰ حضرت رحمة اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: پڑھنے کے عوض کھانا کھلاتا ہے تو یہ کھانا نہ کھلانا چاہئے، نہ کھانا چاہئے اور اگر کھائے گا تو یہی کھانا اس کا ثواب ہو گیا اور (یعنی مزید) ثواب کیا چاہتا ہے بلکہ جاپلوں میں جو یہ دستور ہے کہ پڑھنے والوں کو عام جھتوں سے ڈونا (یعنی ڈبل) دیتے ہیں اور بعض احمدق پڑھنے والے اگر آن کو اور وہ سے ڈونا نہ دیا جائے تو اس پر جھگڑتے ہیں۔ یہ زیادہ لینا دینا بھی منع ہے اور یہی اس کا ثواب ہو گیا قال اللہ تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے):

لَا تَشْتَرُوا إِلَيْيٰ شَمَانًا قَلِيلًا ترجمہ کنز الایمان: میری آئوں کے بدلتے قوڑے دام نہ لو۔ (ب ۱ البقرة ۴۱)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۶۶۳)

سب کیلئے کھانا

اسی صفحہ پر ایک دوسرے فتوے میں ارشاد فرمایا: جب کسی کے
یہاں شادی میں عام دعوت ہے جیسے سب کو کھلایا جائے گا، پڑھنے
والوں کو بھی کھلایا جائے گا اس میں کوئی زیادت و تخصیص نہ ہوگی (یعنی
دوسروں کے مقابلے میں نہ زیادہ ملے گا نہ ہی کوئی اسپشل ڈش ہوگی) تو یہ کھانا
پڑھنے کاملاً وضد نہیں، کھانا بھی جائز اور کھلانا بھی جائز۔ (ایضاً)

اعلیٰ حضرت کے فتوے کا خلاصہ

قاری اور نعت خواں کی دعوت سے متعلق امام اہل سنت
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ سے جو امور واضح ہوئے وہ یہ ہیں:
 ۱﴿﴾ کھانا کھلانے والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان نیک کاموں کی
اجرست کے طور پر منکورہ آفراد کو کھانا کھلائے ۲﴿﴾ قاری اور نعت خواں
کے لیے ناجائز ہے کہ وہ بطورِ اجرست دعوت کھائیں ۳﴿﴾ اجرست کی

صورتیں پیچھے بیان کر دی گئیں لہذا ”اجرت کے کھانے“، کو نقش کی جو حصہ کی وجہ سے ”نیاز“ کہہ کر مَن کو مُنا لینا اس کھانے کو حلال نہیں کر دے گا لہذا مذکورہ افراد میں سے کوئی قراءت یا نعت شریف پڑھنے کے بعد ”صراحتاً یا ڈالاتاً طے شدہ ٹھوصی دعوت“ قبول کرتے ہوئے کھایا گا تو توبہ اپنے آخری وی سے محروم رہیگا بلکہ یہی کھانا چائے ڈسکٹ وغیرہ اس کا اجر ہو جائیگا ۴) اگر عام دعوت ہو (یعنی وہ نعت خواں غیر حاضر ہو تا جب بھی یہ دعوت ہوتی) توبہ ضمِنہ ان مذکورہ افراد کو کھلانے اور ان افراد کے کھانے میں کوئی مضایقہ نہیں ۵) اگر دعوت تو عام ہو مگر قاری یا نعت خواں کے لیے ٹھوصی کھانے کا اہتمام ہو مثلاً لوگوں کیلئے صرف بریانی اور ان کے لیے سلاؤ، رلائیت اور چائے کا بھی اہتمام ہو یا دیگر لوگوں کو ایک ایک حصہ اور ان کو زیادہ دیا جائے تو وہ ٹھوصیت و زیادت (یعنی مخصوص نہدا اور اضافہ) اجرت ہونے کے باعث فریقین کے لیے ناجائز و حرام اور جنم

میں لے جانے والا کام ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اس میں بھی وہی شرط
ہے کہ پہلے سے صراحتاً یا دلالت اُٹھو تب حرام ہے ورنہ اگر طنہ تھا اور
اس کے بغیر ہی اہتمام ہوا تو پھر جائز ہے۔

کیا ہر حال میں دعوت قبول کرنا سُنت ہے؟

اگر نعمت خواں اور قاری صاحبان یہ کہیں کہ ہم نے نہ تو اس
خصوصی دعوت کے لیے کہا تھا اور نہ ہی اجرت کے طور پر کھاتے ہیں بلکہ
دعوت قبول کرنا سُنت ہے اس لئے تحریک سمجھ کر نیاز کھالیتے ہیں، ایسا
کہنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ اگر کسی اجتماعی ذکر و نعمت کے موقع پر نیاز
کے نام پر ”خصوصی دعوت“ نہ کی جائے تو کیا انہی دلی گیفیات میں
تبدیلی نہیں پاتے؟ کیا انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ کیسے
عجیب (بلکہ معاذ اللہ) کچوں لوگ ہیں کہ پانی تک کا نہیں پوچھا؟ کیا آئندہ
دینہ
۱۔ اہل اللہ کے ایصال ثواب کیلئے نیاز کرتا بڑی نیکی ہے، مگر اجرت کے حکم میں
آنے والی خصوصی دعوت کو نیاز کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

اس جگہ پر نعمت خوانی کے لیے آنے میں بے رغبتی نہیں ہوگی؟ اگر مذکورہ افراد اپنی ولی گفیات تبدیل نہیں پاتے اور آنے والے وساوس کو نفس و شیطان کی شرارت قرار دیتے ہوئے ضیافت نہ کرنے والے کی کسی کے سامنے نہ شکایت کرتے ہیں نہ آپنہ ایسی جگہ جانے سے کتراتے ہیں، نیز دیگر غریب اسلامی بھائیوں کی دعوت قبول کرنے میں بھی پس پیش سے کام نہیں لیتے تو ان پر آفرین ہے، ایسے نعمت خواں قابلِستائش ہیں مگر دلوں کی حالت ایسی ہوتی ہے یا نہیں؟ یہ قاری و نعمت خواں حضرات خوب جانتے ہیں، اپنے دل کی گہرائی میں جھاٹک کر اس کا فیصلہ خود ہی کر لیں۔ ﴿

شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات

وَسُوسُونَ مِنْ مُتَآنيِّ

محترم نعمت خواں! ممکن ہے شیطان آپ کو طرح طرح کے وسوسے ڈالے، بہکائے اور یہ باور کروانے کی کوشش کرے کہ تو

تو مخلص ہے، تیرا کوئی قصور نہیں، لوگ تجھے مجبور کرتے ہیں، اور یہ بھی ہے
 چارے مَحْبَّت کی وجہ سے بخوشی ایسا کرتے ہیں، کسی کا دل نہیں توڑنا
 چاہئے، تو سب کچھ قبول کر لیا کر اور یوں بھی یہ تیرے لئے تجزیک
 ہے۔ نیز اگر کوئی نعت خواں نایینا یا معذور ہو تو اُس کو وسو سے کے ذریعے
 مات کرنا شیطان کیلئے مزید آسان ہوتا ہے۔ دیکھئے! نایینا ہو یا نایینا (یعنی
 دیکھتا) حکم شریعت ہر ایک کیلئے ڈھنی ہے جو میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ
 اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ کی روشنی میں بیان کیا گیا۔ ہم سب کا اسی میں
 بھلا ہے کہ حرام کھانے کھلانے سے بچیں۔ نفس کی چال میں آکر شرعی
 فتاویٰ کے مقابلے میں اپنی منطبق بگھار کر سادہ لوح عوام کو تو جھانا سادا یا
 جا سکتا ہے مگر حرام پھر بھی حرام ہی رہے گا۔ اللہ اعزٰز جل جل ہم سب کو حرام
 کھانے پہننے سے بچائے۔

امین بجاہِ اللّٰہِ الْأَمِینِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ

حرام لقے کی تباہ کاریاں

منقول ہے: آدمی کے پیٹ میں جب حرام کا لقمہ پڑا، تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اس پر لعنت کریگا، جب تک کہ وہ لقمہ اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں مریگا تو اس کا نام جہنم ہو گا۔

(مکاشفۃ القلوب ص ۱۰)

نعت خوانی اعزاز ہے

پیارے بلبل مدینہ! جونعت خوانی کی سعادت کے اعزاز کو سمجھنے سے محروم ہوا سے حب مال و جاہ وغیرہ کی آفتیں، سرمایہ داروں، وزریوں اور افسروں وغیرہ کے بیہاں ہونے والی محفلوں میں تو (خدانخواستہ نمائشی ہوئیں تب بھی) خوش ولی سے لے جائیں گی مگر غریب اسلامی بھائی جونہ ایکوساؤنڈ کی ترکیب بنانے کے نہ آؤ بھگت کر سکنے ہی غربت کے سبب بے چارہ کیش افراد جمع کر کے دہاں جانے میں اس کا دل گھبرائے گا، جی اُکتاۓ گا اور گلا بھی ”بیٹھ“ جائے گا! جن کے دل میں

واقعی عشق و محبت اور نعمت خوانی کی حقیقی عظمت ہے ایسے عاشقان رسول کو غریبوں کے بیہاں طالب ثواب ہو کر حاضری دینے میں کون سی رکاوٹ آ سکتی ہے؟ امیر ہو یا غریب جو بھی شرعی تقاضوں کے مطابق اخلاص کے ساتھ اجتماع ذکر و نعمت کا اہتمام کرے گا اُس کا اور اُس میں شریک ہونے والے ہر مسلمان کا ان شاء اللہ عز و جل بیڑا پار ہو گا۔

مصنفے کی نعمت خوانی سے ہمیں تو پیار ہے ان شاء اللہ وجہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

نعمت خوانی ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے

نعمت خوانی حضور پیر نور، شافعی یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شاخوانی اور محبّت کی شاخانی ہے اور حضور پیر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شاخوانی اور محبّت اعلیٰ درجے کی عبادت اور ایمان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے لہذا جب بھی اجتماع ذکر و نعمت میں حاضری ہو تو با ادب رہنا چاہئے اور مقصود رضاۓ الہی ہو۔ جہاں اجتماع پر لنگر وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہوا یہی جگہ تا خیر سے پہنچنا سخت معیوب

اور اپنے لئے غیبت، تہمت اور بدگمانی کا دروازہ کھولنے کا سبب ہے
ایسون کے بارے میں بسا اوقات اس طرح کی گناہوں بھری باتیں کی
جاتی ہیں، کھانے کا لاپچی ہے، کھانے کے وقت بھی پہنچتا ہے وغیرہ۔
ہاں جو مجبور ہے وہ معدود رہے۔

نعت خوان کی حکایت

اب مُخلص نعت خوان کی فضیلت اور معمولی سی بے اختیاطی کی
شامت پر مشتمل نہایت ہی عبرت آموز حکایت ملا حظ فرمائیے، چنانچہ
حضرت سیدنا محمد بن ترین ”مداح رسول“ (یعنی نعت خوان) کے متعلق
مشہور ہے کہ انہیں جاگتے میں ہمُورصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی
آمنے سامنے زیارت ہوتی تھی۔ جب وہ صحن کے وقت روضۃ الطہر حاضر
ہوئے تو حضور انورصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان سے اپنی قبر
انور میں سے کلام فرمایا۔ یہ نعت خوان اپنے اسی مقام پر فائز رہے ہی کہ
ایک شخص نے ان سے درخواست کی کہ شہر کے حاکم کے پاس اس کی

سفرش کریں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاکم کے پاس پہنچے اور سفارش کی۔
 اس حاکم نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی منڈ پر بھایا۔ تب سے
 آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کا سلسلہ ڈھم ہو گیا پھر یہ نیش حضور
 اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں زیارت کی تھتا پیش
 کرتے رہے مگر زیارت نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ ایک شعر عرض کیا تو دوسرے
 زیارت ہوئی، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 ”ظالموں کی منڈ پر بیٹھنے کے ساتھ میری زیارت چاہتا ہے اس کا کوئی
 راستہ نہیں۔“ حضرت سید ناعلیٰ خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ
 پھر ہمیں ان بُرگ (نعت خواں) کے متعلق خبر نہ ملی کہ ان کو سرکار صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت ہوئی یا نہیں حتیٰ کہ ان کا وصال ہو گیا۔
 (میزان الشریعة الکبریٰ ص ۴۸) **اللَّهُ عَزُّوجَلُّ کی اُن پر
 رَحْمَتٌ هُو اور اُن کے صَدَقَے هماری مغفرت
 هُو۔ امین بِجَاهِ الَّتِیِ الْأَمِينُ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم**

جو لوگ ذاتی مفاد کی خاطر ارباب اقتدار کے آگے پیچھے
پھرتے، کبھی کسی وزیر یا صدر وغیرہ کے یہاں موقع ملے تو اڑتے ہوئے
حاضر ہوجاتے، صدر تماگا پہنادے یا با تحملے تو اس کی تصویر آؤزیں
کرتے دوسروں کو دکھاتے اور اس کو بہت بڑا اعزاز تصور کرتے ہیں اُن
کیلئے گزشتہ حکایت میں بہت کچھ درس عبرت ہے
الْعَاقِلُ تَكْفِيهِ الْإِشَارَةُ یعنی عقائد کیلئے اشارہ کافی ہے۔

پیارے نعمت خواں! اگر آپ روحانیت چاہتے ہیں، تو
سامعین کی کثرت و قلت کو مت دیکھئے، چاہے ہزاروں کا اجتماع ہو یا فقط
ایک ہی فرد، اُسی لگن اور دھن کے ساتھ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کے تصور میں ڈوب کر نعمت شریف پڑھئے، بلکہ تہائی میں بھی
شاخوانی کی عادت بنائیے۔ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمة
الرَّحْمَنِ کے اس شعر کو صرف رسمی طور پر پڑھنے کے بعد اس کی حقیقت

کی طرف بھی متوجہ رہئے۔ ۔

دل میں ہو یاد تری گوش تہائی ہو پھر تو خلوت میں عجب انجمان آرائی ہو

ان شاء اللہ عَزَّ وَجَلَّ پھر تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جلوے خود آسمیں طالب دیدار کی طرف

اگر کوئی بات غلط پائیں تو میری اصلاح فرمادیجھے۔ دعائے مشفیرت کا بھکاری ہوں۔



غمہ مدینہ، یقین،

مشفیرت اور بے حساب

جنت الفردوس میں آقا

کے پروں کا طالب

۲۹ صفحہ المظفر ۱۴۳۱ھ

”غیبت کر کے نیکیاں بر بادنہ کریں“ کے پچیس حروف کی نسبت
سی نعمت خوان کے بارے میں غیبت کے الفاظ کی 25 مثالیں
● میراثی ہے ● اس کو نعمت پڑھنے کا ڈھنگ نہیں آتا
● اس کی آواز بس ایسی ہی ہے ● اس کی آواز بے سُری ہے ● پھٹے

ہوئے دھول جیسی آواز ہے ॥ دوسرا نعت خوانوں کی طرزیں پڑاتا ہے ॥ دوسروں کے شعر پڑا کر خود شاعر بن بیٹھا ہے ॥ پیسوں کے لئے نعت پڑتا ہے ॥ یہ تو پروفیشنل نعت خواں ہے ॥ صرف بڑی پارٹیوں کی محفلوں میں جاتا ہے ॥ اس میں اخلاص نہیں ہے ॥ زیادہ لوگ ہوں یا ॥ ایک سو اندھہ ہو جبھی پڑتا ہے ॥ جب آتا ہے ماہیک نہیں چھوڑتا ॥ دوسروں کی باری ہنیں آنے دیتا ॥ جان بوجھ کر رونے جیسی آواز نکالتا ہے ॥ آبا! بڑا مہنگا سوت پہن رکھا ہے ضرور نعت خوانی کروانے والوں نے لے کر دیا ہوگا ॥ اس کی ادائیں دیکھو! لگتا ہے گانا گا رہا ہے ॥ اسکی آنکھیں نیند سے بھری پڑی ہیں پھر بھی پیسوں کے لائچ میں نعت پڑھنے آگیا ہے ॥ جس شعر پرنوت آنے شروع ہو جائیں بار بار اسی شعر کو پڑھتا رہتا ہے ॥ بس کسی جگہ محفل کا پتا چل جائے، یہ وہاں پیسوں کے لائچ میں ہن بلائے بھی پہنچ جاتا ہے ॥ رات گئے تک نعمتیں پڑھتا ہے، فتح مسجد میں جماعت سے نہیں پڑھتا ॥ اب اس کے پاس نائم کہاں ہو گا اس کے تو سیزن کے دن ہیں، بڑے نوت دکھاؤ تو آئے گا

﴿ پچھلی بار شاید پیسے کم ملے تھے تبھی اس بار نہیں آیا ﴾ اپنا کیسٹ نکلوانے کے لئے کمپنی والوں کی بڑی چاپلوسی کرتا ہے۔

”غیبت سے ہم کو بچا، والی“ کے انیس خزوف کی نسبت سے نعت خوانی / جلسے یا اجتماع میں ہونے والی غیبت کو ۱۹ مثالیں

﴿ یہ مبلغ (یا مولانا یا نعت خواں) کہاں کھڑا ہو گیا اب تو یہ ماں ایک نہیں چھوڑے گا ﴾ اُس کی آواز اچھی ہے اس نے قراءت سن کر لوگ داد دیتے ہیں ویسے تجوید کی کافی غلطیاں کرتا ہے ﴿ اس کے تلفظ غلط ہوتے ہیں ﴾ اس کو تقریر کرنی ﴿ یا نعت پڑھنی ہی کہاں آتی ہے ﴾ چلو! چلو! اب یہ لمبی کریگا ﴿ نوٹ چلتے ہیں تو اس کی آواز گھل جاتی ہے ﴾ ہمارے شہر میں آنے کیلئے تو اس نے ہوائی جہاز کا ریشن ٹکٹ ماٹا گا تھا ﴿ اس نعت خواں کا مزاج تو آسمان پر رہتا ہے ﴾ اس کو تو بس ایک ہی طرز آتی ہے ﴿ یہ تو دوسرے نعت خوانوں کی طرزیں چڑھاتا ہے ﴾ اس نے بیان کی میتاری نہیں کی اور ادھر کی باتیں کر کے وقت گزار رہا ہے

﴿ آیتیں تو پڑھتا نہیں بس قصے کہانیاں سناتا ہے ﴾ اُس مُقرر کی آواز
 اچھی ہے مگر اس کی تقریر میں خاص مَوَانِئِ ہوتا ﴿ خطاب بڑا جو شیلا تھا
 مگر دلائل میں دم نہیں تھا ﴾ ہمارے خطیب صاحب اپنے بیان میں سنت
 ایک نہیں بتاتے بس لٹھ لیکر بد نہ ہیوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں ﴿ آج
 خطیب صاحب کے بیان میں مزہ نہیں آیا ﴾ وہ مولانا صاحب جلسے میں دیر
 سے آنے کے عادی ہیں ﴿ فلاں کی تقریر میں بس جوش ہی جوش ہوتا ہے
 اپنے پلے کچھ بھی نہیں پڑتا۔

”غیبتیں کرنے والے قیامت میں گئے کی شکل میں اٹھیں گے“ کہے چالیس خروف
 کی نسبت سے نعت خوانوں کی مابین ہونے والی غیبتتوں کی 40 مثالیں
 دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ
 505 صفحات پر مشتمل کتاب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ
 411 تا 411 پر ہے: ”نعت خوانی“ نہایت عمدہ عبادت ہے، سُریلی
 آواز بے شک ربُّ الْعَزَّة عزُّوجلُّ کی عنایت ہے مگر اس میں امتحان بہت

سخت ہے، جسے اخلاص مل گیا ہی کامیاب ہے۔ بعض نعمت خواں ماشاء اللہ عز و جل زبردست عاشق رسول ہوتے ہیں جو کہ غیر کسی دُنیوی لائق کے آنکھیں بند کئے عشق رسول میں ڈوب کر نعمت شریف پڑھتے ہیں اور سامعین کے دلوں کو تراپا کر رکھ دیتے ہیں جبکہ بعض لا ابالی چنچل اور ایتھائی غیر سنجیدہ ہوتے ہیں، اس طرح کے نعمت خوانوں میں جن بد تصمیموں کا دل خوف خدا عز و جل سے خالی ہوتا ہے، وہ چیخھے سے ایک دوسرے پر جی بھر کر تقدیم کرتے، خوب خوب غبیتوں کرتے، آوازوں کی نقلیں اُتار کر رہیک ٹھاک مذاق اڑاتے اور اپر سے زور دار تقبہ لگاتے ہیں۔ **اللہ رَحْمَن** عز و جل حقیقی مدنی نعمت خواں حضرت سید ناحسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے انہیں بھی عشق رسول میں رونے رلانے والا مخصوص نعمت خواں بنائے۔ امین بجاہ البتی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واله وسلم ایسے نعمت خوانوں کی اصلاح کے جذبے کے تحت ان کے درمیان ہونے والی مخصوص غبیتوں کی 40 مثالیں عرض کرتا ہوں: ۱۔ پتا نہیں یہ مولوی مائیک پر کہاں

سے آگیا کہ اتنی لمبی تقریب شروع کر دی ہے! لوگ اکتا کر اٹھاٹھ کر جا رہے ہیں مگر یہ ہے کہ ما نیک ہی نہیں چھوڑتا بانی محفل نے لائٹ کا انتظام ٹھیک نہیں کر دیا ایک منج (ائیچ) پر ڈیکوریشن کم تھی اس نے نعت خوانوں کو کرمی میں مار دیا ایک پیدیشل فین ہی رکھ دیا ہوتا یا! یہ ساؤنڈ والابھی بالکل بیکار ساؤنڈ لا یا ہے کارڈ لیس (Cordless) ما نیک کی ترکیب بھی ٹھیک نہیں تھی اس نعت خوان نے سارا وقت لے لیا ہماری باری ہی نہیں آئے دی مجھے تاخیر سے موقع دیا مجھے کم وقت دیا یا! نعت خوان ما نیک پر نہیں آنا چاہئے تھا، اس نے رُلانے والی نعت پڑھ کر محفل کا رخ ہی بدلتا، لوگ تو جھومانے والی طرز پر نوت لٹایا کرتے ہیں! یا! اس نعت خوان نے نیا کلام سننا کر بڑی چالاکی سے جیسیں خالی کروالی ہیں ہمارے لئے کچھ نہیں بچا! ارے! اس کو ما نیک کہاں دے دیا! ایک تو آواز بے سُری ہے اور اوپر سے لمبی کرتا ہے لوگ اٹھ جاتے ہیں، ہم کس کے سامنے نعت پڑھیں گے؟ علیٰ حضرت کا کلام پڑھنا نہیں آتا پر انی طرز میں

پڑھتا ہے پُرسوز طرزیں ٹھیک سے نہیں پڑھ پاتا اس کو جھومانے والے کلام پڑھنے نہیں آتے عربی کلام نہیں پڑھ پاتا یعنی نعت خواں طرزیں بگاڑ کر پڑھتا ہے فلاں نعت خواں جہاں مال زیادہ ہو وہیں جاتا اور وہاں کے حساب سے کلام پڑھتا ہے وہ جب نعت پڑھتا ہے تو اس کامنہ کیسا بن جاتا ہے ارے اس کے نعت پڑھنے کا انداز دیکھا ہے ایسا ٹیڑھامنہ کر کے گلا پچاڑ کر سر بنا تا ہے کہ ہنسی روکنا مشکل ہو جاتا ہے بانیِ محفل برا کنجوس ہے، جیب میں باتحہ ہی نہیں ڈالتا تھا فلاں کی آواز ذرا تھی بے تو مغروہ ہو گیا ہے وہ تو بھی یہست بڑا نعت خواں ہے، ہم جیسے چھوٹے نعت خوانوں کو تو لفٹ بھی نہیں کرواتا منچ (ائچ) پر مالداروں کو ہٹھا رکھا تھا اس کے نخترے بہت ہو گئے ہیں طرز کلام کے مطابق نہیں تھی ایکوساؤنڈ پر اس کا گلا زیادہ کام کرتا ہے اس کو نزد رانے ملنے پر کیسا جوش پڑھتا ہے زیادہ لوگوں میں زیادہ گھلتا ہے فلاں نعت خواں پونکہ فارغ ہے، اس لیے تینی طرزیں بناتا رہتا ہے بھی! وہ تو

جیسے بیہت بڑا نعت خواں ہو محفل میں اپنی باری کے وقت ہی آتا اور کلام پڑھ کر چلا جاتا ہے ॥ اس اور اس نعت خواں کی جوڑی ہے یہ دونوں کسی کو گھاس نہیں ڈالتے ॥ بار بار ایک ہی کلام پڑھتا ہے ॥ فلاں نعت خواں کی نقای کرتا ہے ॥ نہ جانے کس شاعر کا کلام اٹھالا یا تھا ॥ بانی محفل نے شاخوانوں کی کوئی خدمت ہی نہیں کی ॥ بانی محفل نے مجھے نیکسی کا کرایہ تک نہیں دیا، بیہت سمجھوں نکلا ॥ گلابچاڑ پھاڑ کر کھانا سارا ہضم ہو گیا، بعد کو معلوم ہوا کہ بانی محفل نے شاخوانوں کیلئے کھانے کا کوئی انتظام ہی نہیں کیا تھا ॥ کل جس کے یہاں محفل تھی وہ بڑا دلیر تھا، کورکولا تو 200 1 روپے تھے! مگر آج والا بانی محفل سمجھوں ہے 100 روپی تھا مدی! ۔

(ان کے علاوہ غیبت کی بے شمار مثالوں کی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 505 صفحات کی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کا مطالعہ کیجئے)

الف

الفاظ	معانی	احقاقِ حق	حق کا میوت و دینا
ابدی	بیشہ کیلئے	احتیام	فُرم بونا
ابر	بادل	اخیار	اخوّوت (اخوٰ وَت) بھائی چارہ
ابر باران	برستہ والا بادل	ادرأک	سُجُّح
ابو رحمت	رحمت کا بادل	اذن	اجازت
انقیا	نقی کی جمع پر بیزگار لوگ	ایام	جنت
اتمام	فُرم بونا	ازلی	ذیوں رواں۔ جس کی کوئی بہاء نہ ہو
اتفاقہ	سرمایہ۔ جمع کیا ہو مال	استغاثہ	فریاد
اجات	قبولیت	امتحار	مضبوط۔ پائیدار
اجل	موت	آسرار	سرکی جمع۔ راز
احساب	حساب کتاب	أشفار	سنگی جمع

اے اللہ کے رسول میری	الْخَشِي بِأَرْسُولِ اللَّهِ	فَرِيادِ کوئی پڑھنے	اسیرانِ قَفْسٍ	چبرے کے قیدی
عنی کی جمع۔ الداروںگ	أَغْيَا		شجر	شجر کی جمع۔ بہت سے درخت
حاویش۔ آفت	أَثَاد		أشوار	شرب کی جمع
غمزدہ	أَفْسُرْدَه		آهک خُونیں	کثرت سے روتا بہانا
زخی	أَفْكَار		اصفیا	صفی کی جمع، برگزیدہ لوگ
فریاد۔ فریاد ہے	الْعِيَاث		اطوار	طور کی جمع۔ طور طریقے
خدائی کے وقت بولا جائے والاحضرت و افسوس کا الفاظ	الْفِراق		اعدا	عدو کی جمع۔ دشمن
غم	الْأَمَم		اعدائے دین	وشستان و دین
رخصت۔ آخری ملام بندان	الْوَدَاع		اعلیٰ عَلَيْين	”بیٹ کے نہایت ہی بلند و
خیوس کا پیشو	إِمَامُ الْأَسْخِيَا			(اعلیٰ۔ عل۔ لئے۔ بین) بالامکاتات۔ یہ الی ایمان
موح کی جمع۔ لمبریں	أَمْوَاج			کی روح کے رہنکا اس سے اٹی مقام ہے

آمید	آس
ظاہر	آشکار
واقعیت	آگئی
ام کی بھی بہت سارے غم	alam
گھر کے اندر کا گھن، انگانی	انگن

آیا (آم-باد)	ڈھیر
الدوہ گیں (ان-دوہ-گیں)	غمیں
بلندی	اوج
دیران	اوجز

ب

آ

الفاظ	معانی
سچ کی ہوا۔ وہ ہوا جو	بادِ صبا
مشرق سے چلے	
آگے بڑھنے سے روکئے	بادِ مخالف
والی ہوا۔ آنٹی۔ طوفان	
روتی ہوئی آکھ جسے	بادیدۂ تم

الفاظ	معانی
آباء و آجداد	آب اور جد کی تجھ۔ باپ و ادا
آبشار	اوپر جگہ سے گرنے والا پانی
آبگینہ دل	کوئی یا شکلی ہرن ہاں دل
آنھہ بہر	رات دن۔ ہر وقت
آزار	اکلیف۔ ذکر

بخت بیدار	بخت والا	دوبارہ	بادگر
بختور (بخت وون) خوش نصیب		گناہ کا بوجہ	بای گنہ
بخت خوابیدہ سویا ہوا نصیب		سچھدار	باشُور
نداطوار نہ کے ڈھنگوں کا			پاکیزہ - گھرا
بدرُ الدُّجْنی اندر جیری رات کو روشن			بالا
کرنے والا چاند			
بند گفتار برا بیوں لئے والا		کعبہ شریف کی چھت کے اوپر کا حصہ	بام کعبہ
براءات (براءات) نجات		کانتوں کا درخت	بیول
بُر دینمانی نیکن کی چادر		اللّٰہ کی گول نوی صورت کشی	بُجرا
موت اور قیامت کادر میانی و قفرہ	بروزخ	پیار - دلاسہ	پُجکار
بجلی برق		سمندر اور نشکنی	بَحْر و بَر

بے شک	بِلَارَبِ	پاڑش	بِرْكَةٌ
بلیات (بلی یات) بیانیں	نَفَقَةٌ	برَهْنَه پا	(ب-رَهْ-نہ-پا)
جگل بن	بُوْزِيَا	مِيرَى جانِب	بَسُورَى مَنْ
گرداب پانی کا چکر	بَهْنُور	خُوشْجَرِي	بِشارَت
جگل بیابان	بَيْبَان	تاَزَّگَى	بَشَاشَت
بے مثال بے بدال	بِيْ خُود	آنکھوں کی نظر	بَصَارَت
اپ آپ سے بے خبر مت	بِيْ خُود	دل کی نظر	بَصِيرَت
دشمنی بیر	بِيْر	ماں کا پیٹ	بَطْنَ مَادَر
کُواں بیر	بِيْرَا	دُور	بعید
کشتی بیڑا	بِيْرَا	جَتْ لَبْقَعَ كَانَام	بَقِيعَ عَرْقَد
لا تعداد بے عدد	بِيْ عَدَد	بِكَوَاى- فضول گو	بَكْحَى

بیگانہ	پایا	پ	معانی	الفاظ
بے گمان	بے شک	پ	پشیمانی	شرمندگی، ندامت
بے نوا	بے کس۔ مجبور	پس	مرنے کے بعد	پس مرگ
پارسا	پریزگار	پ	پرندہ	چٹپا ہوا۔ پوشیدہ
پارہ پارہ	تلکوئے تلکوئے	پتھری	چھپا ہوا	چھپا ہوا۔ پوشیدہ
پت	کواڑ۔ دروازوہ	پویشا	ح صادق ہونا	ح صادق ہونا
پذیرائی	منظوری۔ استقبال۔ قبول	پھوہار	بُخوار۔ بکی۔ بوندیں	بُخوار
پھر جار	تلخیغ	پھر	ڈوک پازی۔ بکر فریب	ڈوک پازی۔ بکر فریب
پُرانوار	روشن	پھرا	گشت۔ ذورہ	گشت۔ ذورہ
پرتاؤ	پہ چھائیں۔ روشنی	پا	پیارا۔ محبوب	پیارا۔ محبوب

ہدایہ	بیوں چلنے والا	تار	دھاگا۔ تاریک
پیادہ	پیج و خم	چکر۔ بل۔ پھیر	اندھیری
پیجیدہ گئی	آجھی ہوئی مشکل	تھر علمنی	نہایت دعوت علی
پیڑاہن	لباس	بسم ریز	سکرانے والا
پیزار	جھٹی	تجالی	چک۔ جلوہ
پیک اجل	ملک الموت	تجھیل (فتح جیل)	نادان کہنا۔ جاہل کہنا
پیمانہ	جام۔ پیالہ۔ ترازو	قبر	کابر
پہنچ	گاتار	ترست	علی الصباح۔ صح۔ سویرا
ت		سلسلہ	سلسلہ
تابش	چک۔ روشنی	تشنگان دید	دیوار کے پیاسے
تابکے	کب تک	بشنگی	پیاس
الفاظ	معانی		

تَصْدِيقٌ	قُرْبَانٍ - تَخْيِراتٍ	تَوْنِگرٌ	بَالَّدَارٌ
تَصْرِفٌ (ثَصْرِيفٌ)	إِعْتِيَارٍ - إِسْتِهْمَالٍ - طَافَةٍ	شَبَّيْتَ (عَنْ فِي - بَيْتَ)	سَبَّابَادٌ
تَكْبِيرٌ (تَكْبِيرٌ)	كُثْرَتٌ	تُهُورٌ	كَلِيكٌ كَائِنَةٌ دَارِزٌ بَرِيلَا
تَكَانٌ	دِيَمَنَا		پُوْدا بُودُوز خُجُولُونْ كَيْ غَذَا
تَلَاطِعٌ خَيْرٌ	طَوْفَانِي		بُوْغَا - زَفُومٌ
تَلْعِيْبُونٌ	بَدْرَهُدَ حَالَتُونِ	بَشِّرَگَيٌ	سَيَاهِي - انْدِصِرا
تَنَامٌ	سَبٌ - كَمْلٌ	بَيْرَهٌ	انْدِصِرا
تَمَسْخُرٌ	مَدَاقٌ مُخْزِيٌ	تَبْعِيْكَفٌ	بَاحْمَه مِنْ تَكَوار لَكَ
تَهْمِيدٌ	اَبْتَدا	الْفَاظُ	مَعْنَانِي
تَحْمِدَهِي	كُوشٌ - جَانِفَهَانِي	جا	جَهْجَهٌ
تَنَزُّلٌ (ثَ-تَنَزُّلٌ)	كَيْ، زَوَالٌ	جَامَهُ نُورٌ	نُورِكَلَبَاسٌ
تَنَوِيرٌ	رُوشَنِيٌ - چِكٌ	جَامٌ هَسْتِيٌ	زَندَگَيٌ كَاجَامٌ - بَيْدَاهَوَا

کلیجا	چکر	محبوب	جانان
صفائی، روشنی	جلاء	مرنے کے قریب	جائے بلب
خسین جلوہ	جلوہ ریبا	ول خوش کرنے	جانفیر (جان۔ فرا)
خس۔ خوبصورتی	جمال	والا۔ مُسرت اگنیر	جانگنی
وپال، حیرانی پریشانی،	جنحجال	نزاع۔ جاگلندنی۔	جانگزا
آفت، بکمیرا		سکرات۔ دمنوئے کا وقت	
دیوائی	جنون	جان کو تکلیف دینے والی	
پروں	جخوار	بے قرار	جان مُضطرب
قیمتی۔ ٹھر۔ کمال	جوہر	جگل کی جمع۔ یعنی پہاڑ	جال
متامی باوش	جهالا	عقیدت بھری جیشانی	جہیں نیاز
جھگگاتے	جهلملاتے	جنم کے ایک طبقے کا نام	جحیم

خوب دینے والا۔ تکمیل کرنے والا	چوبدار
چاروں طرف	چو طرف
ہوشیار۔ چونکا	چوکس
دروازہ	چوگھٹ
چاروں طرف	چوگرد

الفاظ	معانی	ج
چارہ	علائق	چارہ
چارہ گر	طیب	چارہ گر
چاک	چراہوا	چاک
چاندنا	آجالا۔ روشنی	چاندنا

معانی	الفاظ	ج
غالب	حاوی	
عزت و شہرت اور	حُبٌ جاہ	
مرتبے کی محبت		
حاجی کی جمع	حجاج	
عمر	حجر	

معانی	الفاظ	ج
حملہ۔ بلندی	حُملہ۔ بلندی	
دیکھنے والی آنکھ		
رونے والی آنکھ		
رونے والی آنکھ	چشمِ گریان	
چمگاپوند	چمگ۔ چمگ	

ہمیشہ کی زندگی	حیات جاودا نی	کالا مظہر (بوجکھ میں)	حجر اسزد
خ			
معانی	الفاظ	حمساد (حسرہ ساد)	حمساد
کائنات	خار	احسید کی جمع	حسرتا
کائنات بھر اجھل	خارذار	افوس کا کلہ	حسین
عاجزانہ	خاشعانہ	سید نامام حسن اور سید نامام حسین	
سورج	خاور	رضی اللہ تعالیٰ عنہا	
دُنیا، جہاں	خدائی	(قیامت میں) اخْلایا جانا	حشر
گُردھا	خر	شان و شوکت	حشمت
سُبھج داتائی عشق	خورد	حاضری قرب نزد کی	حضوری
خواستہ گودام	خزینہ	خدا پرست جلت	حق آشنا
عشق میں زخمی تکباجرا رنجیدہ	خستہ جگر	کہنے والا	

خُس و خاشاک	سوچنی خماں اور کانتے۔	
کوڑا کرکٹ		
خُسیں	تالائیں۔ کمیہ	
خَصلت بد	رُبی عادت	
خَلاق	اللَّهُمَّ إِلَّا مَا سَنَّا نَحْنُ	
خَلَد	عَالَقَ کے مہالے کا صد	
خَلَق	یعنی بہت بیوں اکرنے والا	
خَلَق عظیم	أَعْلَى أَخْلاقيات	
خَم	تَرْجِيْحُ الْجَاهِلِيَّةِ	
خُسماں		
خُنڈہ بی جا	فَضْلُ الْبُشْرِيَّاتِ	
در	دَر	
دا مانِ تر	دَامَانِ تَر	
دَار		
دا غانِ مفارقت	دَاعِيْغَانِ مُفَارَقَةٍ	
معانی	الْفَاظ	
بدائیں کا صدمہ		

رُخْنِ دل والا	دل فگار	رُخْن	درَخْشان
دل پسند	دل گش	بُجْپا بِوادرو	(برش-شان)
دل کوش کرنے والا۔	دل گشا	درد پینهار	
رُخْن-فراغ		در گاه کا تخت	در گه
چپے در پے۔ ہر گھری	دم بدم	بے چارگی۔ عاجزی	در ماندگی
مرنے کے قریب ہونا	دم لبود بیر آنا	عجماء۔ گمزی	ذستار
قریب ہونا	ذتا	با تکھ باتندھ کر	ذست بستہ
دو اونا کا تخت	دوانہ	با تکھ تھامنے والا۔ مد دگار	ذشت بگیر
دو قدم۔ بہت سی نزدیک	دو گام	جنگل۔ ریگستان	ذشت
فریاد۔ مد و طلب کرنا	ذهانی	تلی دینے والا۔	دلدار
دروازہ	دبلیز(دہ-لیز)	محبوب۔ بیارا	
منہ	ذفہن (د-ہن)		

د		ذهـرـكـاـ	
الـفـاظـ	مـعـانـيـ	خـوفـ	ذـهـلـكـاـ
ضـائـعـ	رـانـيـگـانـ	خـافـيـهـ	ذـهـلـكـاـ
مـوـتـ	رـحـلـتـ	جـنـاحـ رـوـشـ كـرـنـاـ	ذـهـلـكـاـ
چـهـرـهـ	رـجـعـ	شـهـرـ مـلـكـ عـلـاقـ	ذـهـلـكـاـ
پـیـغـمـبـرـ وـمـلـکـ زـرـ	رـسـائـیـ	رـوـقـیـ آـنـکـهـ	ذـهـلـكـاـ
خـوـشـوـدـیـ	رـضـاـ	دـبـدـةـ تـرـ	
سـاتـحـ هـمـرـایـ	رـفـاقـتـ	ذـهـلـكـاـ	
بـعـدـیـ بـزـرـگـیـ	رـفـعـتـ	ذـهـلـكـاـ	
قـمـقـینـ	رـثـنـجـورـ	ذـهـلـكـاـ	
رـنـگـ کـیـاـهـواـ وـلـهـدـ	رـنـگـ	ذـهـلـكـاـ	
کـالـاـجـمـرـهـ	رـوـسـیـاهـ	بـلـهـمـهـ بـرـانـیـ	ذـهـلـكـاـ

دینیا سے بے رشت	زاهید	حالات۔ پر اپورث۔	رُوداد
زیارت کرنے والا	ذانٹ		
سوتا۔ روپیہ پہنہ	ڈر	دل کے حالات سے آگاہ	روشن ضمیر
زماش	ذمن		ربا
زائر کی تھی۔ زیارت کرنے والے لوگ	ڈوار	چھکارا	ربائی
دھوکہ۔ غریب۔	ڈور	نو رانی چبرہ	رُونی انور
زیادہ ہونا	زیادت	روشن چبرہ	رُونی پُرانا وار
ماحت	ذیر نگس	روشن چبرہ	رُونی قابان
زیست (زیس۔ ت)	زندگی	ریگستان	ریگ کار

ذ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ساحل	سندھیا دریا کا شناورہ	ذیل و رسوأ۔ کمزورہ	زار

ساغر	جام۔ بیالہ	سدا	ہمیشہ
ساقیا	اسماقی نا پلانے والے	سدرہ	بیری کا درخت۔ ساقیں آسمان پر موجود وہ بیڑی کا درخت جس سے آگے کوئی نہیں جا سکتا یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام کہنے لیں جائے گے۔
ساحگر	سندور	(سدرۃ المٹھیہ)	
مالِ رفہ	گیا ہوا سال		
سانحہ (سان۔ خ)	صد مسہ پہنچانے والا		
سائلی بیے پر	واقع۔ حادث	سر بالیں	سر باتیں
ساید گھستر	عاجز بھکاری	سرسر	سر اسر۔ تمام۔ یکسان
بسطکین	مریان۔ بدگار۔ حانی	سر فراز	کامیاب۔ سرخرو
سخن	امام حسن و امام حسین	سر ہانہ	تکمیلے
سخن	رضی اللہ عن ائمۃ بنی	سو خند	جلاء بوا
سخن	ج	سفینہ	یانی کا جہاز
	بات۔ قول۔ شعر۔ کلام	سفر	شم کے لیک طبقہ کام

خدرناک حالات میں ڈٹ کر مقابلہ کرنے والا	سینہ سپر	نئوں-جان اٹھ کے کا وقت	سکرات
سلیل اٹھ آنسوؤں کا بھاؤ	کتا	سگ	سلام شوق
ش	محبت پھر اسلام	ایمان جیسن جانا	سلبِ ایمان
معانی	الفاظ	اُنکھا ہونا	سنگم
ورختوں کا حمیدہ	شاخار	دروازے کا پتھر	سنگ در
خوش	شاد	پتھر کا نکلا، نکل۔	سنگ ریزہ
خوش	شادان	روڑا	
کامیاب۔ خوشحال	شاد کام	جلن۔ چش	سوز
خوش	شادمان	جلدی۔ دریکی ضر	سویر
خوشی۔ بیاہ	شادی	سیر	سیاحت
ڈُشوار	شق	جتناسیت	سینہ تپان

شائق	شوقيں	ہدایت کی جمع تکفیل	شہی	شہسوار	بادشاہی
شدائد	ہدایت	ہدایت کی جمع تکفیل	شیخن	شہی	بادشاہی
شر	برائی	جس سے شکرانے ہوں	اور فاروقی عظیم رضی اللہ عنہ	حضرات صدیق اکبر	حکمہ
شعلہ بار	چٹانیا چڑا دار اڑپنا	توں لے جما	شیر خوار	دودھ پینا تھے	دو دھونے
شکوہ	ٹکنایت	چٹانیا چڑا دار اڑپنا	ص		
شکیانی (ش۔ کے۔ بائی)	صبر۔ تحمل	چٹانیا چڑا دار اڑپنا	الفاظ	معانی	معانی
شمسم	سورج	چٹانیا چڑا دار اڑپنا	صوم	رماد	رماد
شممول	شامل ہونا	چٹانیا چڑا دار اڑپنا	ضا	ہوا۔ مشرقی ہوا	ہوا۔ مشرقی ہوا
شناسانی	جان پہچان، واقعیت	چٹانیا چڑا دار اڑپنا	صدا	آواز۔ پکار	آواز۔ پکار
شناور	خیر نے والا	چٹانیا چڑا دار اڑپنا	صدقة/ رصدقة	خیرات۔ دلیل	خیرات۔ دلیل
شوریدہ سر	دیوانہ	چٹانیا چڑا دار اڑپنا			

سرکشی-سیاہ	طغیانی	مشکل	صعوبت
طبیعت-عادت	طینت	چھوٹے گناہ	ضغائر
ظ		ض	
معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
اندر چرا	ظللت	بوڑھا-کمزور	ضعف
ع		ضلالت	
معانی	الفاظ	گمراہی	ضلالت
شم-عیب	عار	شامل کرنا، ملانا	ضم
قئی-تجویزے وقت کیلئے	عارضی	روشنی	ضیا
نافرمان، بدکار	عاصی		
قائی دنیا	عالیم نا پانیدار		
دُشمن	عدو		
حضر کامیدان	غرصہ حشر	طراؤت (تراؤت) عکی-خندک-تازگی	ط

بیووش ہونا	غش کھانا	گناہ	عصیان
غتے والے	غسلے	گنگار	عصیان شعار
شور و مل - چرچا	غلغلہ	معاف کرنے والا	غفران (غفران)
جنت کے خادم	غلسان	معافی	غفران (غفران)
دینا کام	غم روزگار	آثرت	غصی
غم دور ہونا	غم غلط ہونا	بلندی شان	غلوشن
غمسیں	غمک	بلبل	عندليب
پھول کی کلی	غمجد	رائے	عندیدہ
جادائی کا صدمہ	غم ہیخر		غ
(غم فرق)		معانی	الفاظ
بہت بڑا فریاد منے والا	غوث اعظم	خاک	غبار
		غسل دینے والا	غسال

ف	معانی	الفاظ	فِنَّ
ق	الفاظ	معانی	فُنُور
فِنَّ	فِنَّادِي	فِنَّادِي	فِنَّادِي
فِنَّادِي	شِيدَائِي	شِيدَائِي	فِنَّادِي
فِنَّادِي	جَدَائِي	جَدَائِي	فِرَاق
فِرَاق	كَسْرَت	كَسْرَت	فِرَاوَانِي
فِرَاوَانِي	بُوشِي	بُوشِي	فِرَحَت
فِرَحَت	بَهَائِي	بَهَائِي	فِرَوْنَ تَر
فِرَوْنَ تَر	بَهْتَ زِيَادَه	بَهْتَ زِيَادَه	فِرَوْنَ تَر
فِرَوْنَ تَر	مَرْجُزَت	مَرْجُزَت	فِسَانَه
فِسَانَه	كَامِيَابِي	كَامِيَابِي	فَلَاح
فَلَاح	قَضَا	قَضَا	مُوت - تَقْدِير
مُوت - تَقْدِير	قَسَّاَت	قَسَّاَت	قَسَّاَت
قَسَّاَت	قَرِيبَه	قَرِيبَه	ذَهَنَگ - اِنْدَاز
ذَهَنَگ - اِنْدَاز	نَزْدِيَکَي	نَزْدِيَکَي	نَزْدِيَکَي - قَرْب
نَزْدِيَکَي - قَرْب	قَاصِر	قَاصِر	جَبَور - لَا جَار
جَبَور - لَا جَار	قَاسِم	قَاسِم	تَقْسِيمَ کَرْنَے والا
تَقْسِيمَ کَرْنَے والا	شِيدَاء	شِيدَاء	كَمَرُورِي - خَرَابِي - فِنَادِي
كَمَرُورِي - خَرَابِي - فِنَادِي	فِنَّادِي	فِنَّادِي	فِنَّادِي

قَضِيَّةً (چیز یہ)	بِحَكْرَا	کافُور	نَاعِبٌ - دُور
قلْبٌ مُضْطَرٌ	رُشْتِ دِلٌ	کالی گھٹنا	کا لے بادل
قلْبٌ فِكَار	طُوقَ دَارٌ پِرْنَدَه	کامدار	کارگر - عبدیدار
قُمْرَىٰ	فَاحِشَةً كَمْ كَايْكَ	کامگار	خوش تصیب
ك	ك	کان (مَذَر)	كَانَ (مَذَر)
الفاظ	معانی	کان (مَذَر)	كَانَ (مَوْئِث)
کاتِبٌ تقدیر	تَقْتِيرٌ لِتَكْسِيَّةِ الْأَلَا	کان (مَذَر)	کان (مَذَر)
کاسَهٗ	بِجَيْكَ كَحْكَرٌ - بِيَالٌ - كُورَا	کاھِل	ست
کاسَهٗ دل	دَلٌ كَوْ بِجَيْكَ مَانْكَنَهْ كَا	کبائر	بڑے گناہ
کاسَهٗ	پِيَالٌ بِيَالِيَّا	کیا	جبونیہ زی
کاسَهٗ دل	دَلٌ كَوْ بِجَيْكَ مَانْكَنَهْ كَا	کشکول	بِجَيْكَ مَانْكَنَهْ دَلٌ
پِيَالٌ بِيَالِيَّا	پِيَالٌ بِيَالِيَّا	کُفْتَهْ	بِتَقْرَارِي

کلکرکل-ک قلم

کنگورہ

ٹوچہ

کوشاد

کون و مکان

گوئیں

کروہ اتم

ٹھوئے یار

سکبار

گہسار

مارت یا سبزہ خوردہ

خوبصورتی کیلئے لکائے

جانے والے طالب

کوشش کرنے والا

دنیا۔ جہان

دین و دنیا۔ دنوں جہاں

غم کا پہاڑ

محبوب کی گلی

پاکی اشانے والا

پہاڑوں کی قیطار

گ

الفاظ

معانی

گام

گامزن

گدا

بھکاری۔ منگتا

مجراد

مگریز

مگریہ

رونا

مگریہ ٹکان

گفتار

بات چیت

گل۔ عذر

چھوٹ جیسے گال والا

چھپے، خوبصورت چھپے

الحـمـة	لـعـظـة	بـرـزـقـبـدـ	عـجـبـخـضـرـاـ
تحوك	لُعَاب	اندھیری قبر	گور تبرہ
سکھیں کو دے سرتاندا	لَعْب (ل۔ عَب)	قبرستان	گور غریان
سرخ بیرا	لَعْل		
الله کیلے	لَهُ	موتی	غمگن
حمد کا جھنڈا	لَوَائِرِ حَمْد	ذُشی	گھاٹل
شعلہ۔ چنک	لَهُك	بل کھائی: بوئی ظفیر	گیسوئی خَمْدار
خوشبو جو ہوا کے			
ساتھ پھیلے			
رات اور دن	لَيْل وَ نَهَار		

۹

الـفـاظـ	الـمـعـانـىـ
ما میسا	عـلـاوـهـ
لـقاـ	مـاـلـدـیـ صـورـتـ دـالـاـ

اپنی موت سے	مُرْدَاد	سحاوی ہونا	مُجِیط ہونا
مرا ہوا۔ مُرُود		پیدا اختیار۔ پسند کیا گیا	مختار
موت	مُرْدَن	غُرما نہ فخرہ۔ گودام	مُخْزَن
ہداہت کیا گیا۔	مُرشَد	نشے میں مت	مُخْمُور
ہداہت کرنے	مُرشَد	بیش	مُدام
والا۔ پیر		سلطان	مُداوا
میرا بیوی	مُرشَدی	بیگنی	مُدَاوَمَت
مرغزار (مرغ۔ زار) مرغ یعنی ہری گھاس		تعریف کرنے والا	مَدْحَت سرا
مطلوب کہ جہاں ہری		معقصد۔ خواہش	مُدْعَا (مد۔ دعا)
گھاس پھیل بھوئی ہو۔		وقن کی جگہ	مُدفن
پسندیدہ	مَرْغُوب	غفر۔ کوچ	مُرْخَلَه
خواہش مند فرمائی وار	مُرید		
سخت سرکش۔ بڑا شیر	مُرید		

مُزَيْنٌ	آراستے۔ سجاہوا	مُعْنِي	فُرمان بردار
مُؤْدَه	خوشنجیری	مَظَهُور	ظاہر ہونے والا
مسروود	خوش	مَظَهُور	مُخْبِر۔ گاؤں۔ بیان
مسکن	شکانا		کرنے والا
میثیحا	حضرت پیدنا عیسیٰ	مَعَاوَنَة	امداد۔ تعاون
	روحُ اللہ علیٰ نَبَّاعَتَهُ	مَعْطُر	خوشیدار
	الصلوٰۃُ وَالسلامُ کا تائب	مُغَنِّر (م۔ غم۔ ببر)	غیر کی خوشیوں بساہوا
مشت	مشی	معطی	عطای کرنے والا
مشروب	پینے کی چیز	معیلان	ایک کائنے دار
مشیئت	مرضی	(م۔ فی۔ لان)	ورخت، پول۔ کمر
مصحف (رض۔ حض)	قرآن پاک	مفقود (مش۔ قوہ)	غائب۔ گم
مضطرب (اش۔ ارب)	بے جتن۔ بے قرار	مُفْلِس	غیر

پھر۔ لبرین۔ بھرا ہوا	مَمْلُو	سَاسَةٌ وَالاَرْوَبُرُو	مُقَابِل
احسان۔ مند	مَمْنُون	قَبْرِيَاً غَيْرَا	مُتَبَور
جاناد۔ دشـن۔ دولـت	مَنَال	شَيْطَانُ كَادِحُوكَا	مُكْرِ شَيْطَان
جاری ہونے یا نکتے کا قام	مَنْبَعٍ (مَبْعَ)	قَوْمٌ	مَلَّت
دریا کے بیچ کی دھار	مَنْجَدِهَار	عَرْضُ اَزَارٍ اِلْجَاهِ	مُلْجَى
صحابہ۔ اولیا کی شان	مَنْقَبَت	كَرْنَهُ وَالا	
میں تعریفی اشعار		جَائِيَ پَنَاهٍ۔ پَنَاهٍ	مَلْجَا
انکار کیا گیا	مُنْكَرٌ (مَنْكَر)	مَلْكَيْ جَدٍ	
انکار کرنے والا	مُنْكَرٌ (مَنْكَر)	لَهَاظٌ كَيَا گَيَا۔ خَيَالٌ	مُلْخُوطٌ
ٹھانخیں مارنے والا	مَوْجُ زَنٍ	رَحْمَانٌ	
الفت کی شراب	مَنْفَعَ الْفَتٍ (مَنْفَعٌ عَشْقٍ)	غَنِمَّانٌ	مَلْوَلٌ
چاند۔ مہینا	مَهَّ	مَانَدٌ۔ مَشٌّ	مَسَائِلٌ

آگ	نار	مغفرت کامینا	مہ غفران
ناچائز	ناروا	بھاکر	میٹ کر
پولنے والا	ناجطق	شراب	سے
یرشت	ناتا	ترازو	بیزار
آونٹی سوار	ناقه سوار	گورت کے والدین کا گھر	میکا
عالی جتاب	نامدار	ضراحتی	مینا
رجسٹر، اعمال النامہ	نامہ		
کشتنی	ناز		
دوچین جو نسل کے۔	نایاب	خاص	ناب
بیش قیمت		کائنا	نایکار
تازہ بہ تازہ	بیت نیا	ناممثل	ناتمام
کھجور کا درخت	نَخْل	ملائح۔ جہاز کا	نأخذدا
غزور	نَخْوت	کپتان۔ رہمنا	

ن

الفاظ	معانی
ناب	خاص
نایکار	کائنا
ناتمام	ناممثل
نأخذدا	ملائح۔ جہاز کا
نادر	کپتان۔ رہمنا

نَزَار	كُزُور	نَفْس	سَانس
نَزَع (نَفْرَخ)	سَكِرات - رُوح قَبْش	نَفْس أَمَارَه	برَائِي پُر ابْحَارَنَے وَالْأَنْس
نَزُول	نَازِل بُونَا	نَفْسِي نَفْسِي	اپَنِي اپَنِي كُرَنَا وَدَهْرَهْرَے كَيْ پُر وَادِهْ دُونَا
نَزَهَت	نَرْوَاتَرْزِي	(نَفْسِي نَفْسِي)	نَقْشِ كَفِّي
نَسِيم سَحْر	صَحْ كَيْ جَوَا	نَقْشِ كَفِّي	بَادِيُونَ كَمْ تُوْكِيْدَاهَان
نَسِيم طَيْبَه	جَوَائِيْدَهِيَه	نَكِيرُونَ (نَكِيرُونَ)	نَكِيرُونَ (نَكِيرُونَ)
نَعْت	سَرْكَارِيْدَهِيَه سَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ	نَكِيرَيْن	نَكِيرَيْن
	طَيْهَادَهِ الْوَلَيْهِ كِيْ شَانِ مِنْ	عَاهَهَتْ (عَاهَهَتْ)	چَحْلُونَ كَيْ خُوشُو
	تَعْرِيْفِيْلِيْ كَامِ يَا إِشْعَار	نَكِيْغَنَ (نَكِيْغَنَ)	نَكِيْغَنَ (نَكِيْغَنَ)
نَعْش	لَاش	نَگِيْه	جَوَاهِرْ - فَيْقَيْتِيْ - قَهْرَ
نَعْمَه بَار	نَفْسَانَهِ وَالَا	نَم	غَرْ - بَيْكِيلِيْ ہُونَی

نَهَاكَ آنکھہ	روتی آنکھہ	وَاسِعَهُ	نَفْرَگَانَةُ وَالا	وَاعِفُ	تَعْرِيفُ کرنے والا	دِیوائیگی - عشق و متنی	وَارِثَگَی (وارثتست - گی)
نَوَاهِ	إِحْسَان، بِخُشُّش	نَوَاتِجُ	أَنْهَارَهُ بِجَنَاحَهِ، خُوشِ بُونَهَا	وَاد	دِهَانِ کا تُخْفَت	تَعْرِيفُ کرنے والا	وَارِثَگَی (وارثتست - گی)
نَوَاهِ	بِهَبَتِ چُوَّنَاتِچَه	نَوَاهِلَ	نَوَاهِلَ	وَاهُونَا	جُهَنَّما	وَاد	دِهَانِ کا تُخْفَت
نَوَاهِلَ	خُوشَجَرِي	نَوَاهِيدَ	خُوشَجَرِي	وَحْشَتُ	بَهْتَ جَمْرَابَت - خُوف	وَاهُونَا	جُهَنَّما
نَهَادَ	لَوْشِيدَه	نَهَادَ	لَوْشِيدَه	وَرَعَ	پَرَبِيزَگَارِي	وَاهُونَا	جُهَنَّما
نَهَادَ	بَكْرَت - بَلْحَد - خَدَ	نَهَایَتَ	بَكْرَت - بَلْحَد - خَدَ	وَصَالَ	مَلَانَا - مَلَّا پ	وَاهُونَا	جُهَنَّما
نَهَایَتَ	كَشْتِي - نَاؤَ	نَهَایَتَ	كَشْتِي - نَاؤَ	وَضَفَ	خُوبِي - تَعْرِيف	وَاهُونَا	جُهَنَّما
نَهَایَتَ	أَدْهَمَوا - كَزْوَر	نَهَامَ جَان	أَدْهَمَوا - كَزْوَر	وَصَلَ	مَلاَقات - مَلَّا پ	وَاهُونَا	جُهَنَّما
نَهَامَ جَان				وَعِيدَ	وَضْكِنِي	وَاهُونَا	جُهَنَّما
				وَلَا	وَجْهَتِي	وَاهُونَا	جُهَنَّما

ه

و

المعنى	اللفاظ	المعنى	اللفاظ
جدامي	هِجْر	كُصلَا بُوهَا - كُشادَه	وَا

۵۔۷

معانی	الفاظ	ریفیں۔ یار۔ دوست	ضمد	ہزارہ بزرگ طرح کی تخلویق	ہزارہ بزرگ عالم
جماتی۔ مددگار	یاور	پڑوس	هم سانگی		
	یاوه گونئی فضول پاتس	ہم شکل	هم شبیہ		
	حملہ	جرص۔ لاقٹ	ھوس		
		وروہونا	ھوک انہنا		

احتیاطی تجدید ایمان کب کب کریں؟

مذکورہ ہے روزانہ کم از کم ایک بار مثلاً سونے سے قبل (یا جب چاہیں) احتیاطی توبہ و تجدید ایمان کر لجئے اور اگر بآسانی گواہ دستیاب ہوں تو میاں یہوی توبہ کر کے گھر کے اندر ہی کبھی کبھی احتیاطی تجدید زناح کی ترکیب بھی کر لیا کریں۔ مال، باپ، بہن، بھائی اور اولاد وغیرہ عاقل والی مسلمان مرد و عورت زناح کے گواہ بن سکتے ہیں۔ (یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہو سکتی ہیں) احتیاطی تجدید زناح بالکل مفت ہے اس کے لئے نہب کی بھی ضرورت نہیں۔

حمد و نعمت اور منقبت کے کہتے ہیں؟

سوال: حمد و نعمت اور منقبت کے معنی بتا دیجئے۔

جواب: تینوں کے لفظی معنی قریب قریب ایک ہی ہیں یعنی تعریف و توصیف مگر مجازی معنی جد ابدا ہیں۔ الہذا "حمد" کا لفظ خدا کی تعریف کیلئے بولا جاتا ہے۔ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف کو نعمت اور صحابہ کرام اولیائے عظام عَلَیْہِمُ الرِّضوان کی خوبیوں کے بیان کو منقبت کہتے ہیں۔ آج کل عام شعر "نعمت" کم ہی لکھتے ہیں۔ عُوْمَانَ کے کلام ڈیگرو فراق، مدینۃِ مسیحہ کی حاضری کی تڑپ یا "استغاثۃ" یعنی فریاد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بارگاہ و رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں فریاد کرنا اور امداد طلب کرنا بے شک جائز ہے۔ مُتَذَكِّر و تمام کلام عرفِ عام میں نعمت ہی کہلاتے ہیں اور اس میں حرج بھی نہیں۔ نعمت کے معنوی انتبار سے نقیب اشعار لکھنا بہت دشوار ہوتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

یا خدا میری مغفرت فرما

یاخدا میری مغفرت فرما با غ فردوس مرحنت فرما
 دین اسلام پر مجھے یارب استقامت ٹو مرحنت فرما
 میسری مقبول معذرت فرما ٹو گناہوں کو کر معاف اللہ!
 مصطفیٰ کا وسیلہ توبہ پر ٹو عنایت مددامت فرما
 موت ایماں پر دے مدینے میں اور مکنہوں عاقبت فرما
 ٹو شرف زیر گنبد خضرا مجھ کو مرنے کا مرحنت فرما
 سرفراز اور سُرخرو مولیٰ مجھ کو ٹو روز آخرت فرما
 مشکلوں میں برے خدا میری ہر قدم پر معاونت فرما
 مجھ کو "قتلی مدینہ" پر یارب ٹو عنایت مددامت فرما
 یاخدا مدنی قاتلوں پر بھی ٹو عنایت مددامت فرما
 کاش! چھوڑوں نہ "مدنی انعامات" ٹو عنایت مددامت فرما
 ہو ش عطار خش میں رُساوا
 بے حساب اس کی مغفرت فرما

ہمارے دل سے زمانے کے غمِ مٹا یارب

ہمارے دل سے زمانے کے غمِ مٹا یارب

ہو میٹھے میٹھے مدینے کا غمِ عطا یارب

غمِ حیات ابھی راحتوں میں ڈھلن جائیں

تری عطا کا اشارہ جو ہو گیا یارب

پُر حسین و حسن قاطمہ علی حیدر

ہمارے بگڑے ہوئے کام وے بنایارب

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں

ملے گناہوں کے امراض سے شفا یارب

مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیا والوں کو

سُدھارنے کی ترپ اور حوصلہ یارب

ہمیشہ ہاتھ بھلانی کے واسطے انھیں

بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارب

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم
 کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یارب
 گناہ گار طلبگارِ عَفْوٰ و رَحْمَتٍ ہے
 عذاب سُبْنے کا کس میں ہے حوصلہ یارب
 کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خوب جذبہ دے
 دوں دھوم سنتِ محبوب کی مچا یارب
 عطا ہو دعوتِ اسلامی کو قبولی عام
 اسے شُرُور و فتن سے سدا بچا یارب
 میں پل صراط بلا خوف پار کر لوں گا
 ترے کرم کا سہارا جو مل گیا یارب
 کہیں کا آہ! گناہوں نے اب نہیں چھوڑا
 عذاب نار سے عطار کو بچا یارب

مِثا دے ساری خطائیں مری مٹا یارب

مٹا دے ساری خطائیں مری مٹا یارب بنا دے نیک بنا نیک دے بنا یارب
 بنا دے مجھ کو الہی خلوص کا پکید قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یارب
 اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تو ناراض ہو گیا یارب
 گناہ گار ہوں میں لائق جہنم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب
 نہ ایوں پہ پیشماں ہوں رحم فرمادے ہے تیرے پھر پہ حاوی تری عطا یارب
 بخیط دل پہ ہوا ہائے نفسِ آنارہ دماغ پر مرے ابلیس چھا گیا یارب
 یہاںی مجھ کو ملے کاشِ نفس و شیطان سے ترے حبیب کا دیتا ہوں والیط یارب
 گناہ بے عذر اور جرم بھی میں لاتعداد معاف کر دے نہ سہ پاؤں گا سزا یارب
 میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں حقیقی توبہ کا کر دے شرف عطا یارب
 سنوں نہ فُش کلامی نہ غیبت و چخلی تری پسند کی باتیں فقط سنا یارب
 کریں نہ ٹک خیالات بد کبھی، کر دے غفور و فکر کو پا کیزگی عطا یارب
 نہیں ہے نامہ عطار میں کوئی نیک
 فقط ہے تیری ہی رحمت کا آسرا یارب

خُبِّ دُنیا سے تُوبَچا یار بَا

خُبِّ دُنیا سے تو بُچا یار ب
کر دے حج کا شرف عطا یار ب
بے تری ہی عنایت و رحمت
آج ہے رو برو مرے کعبہ
آخر برسا دے نور کا میں لوں
کاش لب پر مرے رہے جاری
چشم خر اور قلبِ مُفطر دے
آہ! طغیانیاں گناہوں کی
نفس و شیطان ہو گئے غالب
کر کے توبہ میں پھر گناہوں میں
نیم جاں کر دیا گناہوں نے

عاشقِ مُصطفیٰ بنا یار ب
بزر گلند بھی دے دکھا یار ب
مجھ کو ملے بلا لیا یار ب
سلسلہ ہے طواف کا یار ب
بارشِ نور میں نہا یار ب
ذکر آٹھوں پھر ترا یار ب
انپی اُفت کی مئے پلا یار ب
پار نیا مری لگا یار ب
ان کے چنگل سے تو چھڑا یار ب
ہو ہی جاتا ہوں مُبتلا یار ب
مرضِ عصیاں سے دے خفا یار ب

گر تو ناراض ہو گیا یارب
 جلوہ مصطفیٰ دکھا یارب
 روشن ہو پئے رضا یارب
 قبر میں کچھ نہ دے سزا یارب
 وحشت قبر سے بچا یارب
 خشر میں میرا ہوگا کیا یارب
 جام کوڑ مجھے پلا یارب
 خاک طیبہ کا واسطہ یارب
 از طفیل رضا بچا یارب
 بخش حیدر کا واسطہ یارب
 مجھ کو تیرا ہے آسرا یارب
 اور ہرگز نہ پھر چھردا یارب
 اپنے غم میں فقط گھلا یارب
 آشکار آنکھ ہو عطا یارب
 دشمنوں سے مجھے بچا یارب

کس کے در پر میں جاؤں گا مولا
 وقتِ رحلت اب آ گیا مولیٰ
 قبر میں آہ! گھب اندھیرا ہے
 سانپ لشیں نہ میرے لاشے سے
 نورِ احمد سے قبر روشن ہو
 ہائے! حُن عمل نہیں پلے
 گرمیِ خشر، پیاس کی ہدت
 خوفِ دوزخ کا آہ! رحمت ہو
 میرا ناؤک بدن جہنم سے
 طالبِ مغفرت ہوں یا اللہ
 سب نے ٹھکرایا تو کیا پروا
 ژلفِ خوب کا بنا قیدی
 مشکلوں میں دے صبر کی توفیق
 دے دے سوزِ بلال یا اللہ
 آہ! آغا ہیں خون کے پیاسے

دے شہادت مجھے مدینے میں از پئے شاہ کرbla یارب
 سبز گلشنہ کے زیر سایہ ہو
 قبر میری بنے مدینے میں
 جس دنیا نکال دے دل سے
 دیدے "قفل مدینہ" آنکھوں کا
 دیدے "قفل مدینہ" لب کا بھی
 کاش! عادت فضول باتوں کی
 واپسی میرے پیر و مرشد کا
 دل کا اجزا چین ہو پھر آباد
 جس کسی نے کہا، "دعا کرنا"
 کر دے جتنے میں تو بوار ان کا
 اپنے عطا کو عطا یارب

مُعاف فَضْل وَكَرْم سے ہو هر خطایا رب

مُعاف فَضْل وَكَرْم سے ہو هر خطایا رب
 ہو مغفرت پئے سلطان آئیا یارب
 بلا حساب ہو جنت میں داخلہ یارب
 پڑوس خلد میں سرور کا ہو عطا یارب
 نبی کا صدقہ سدا کیلئے تو راضی ہو
 کبھی بھی ہونا نہ ناراضی یاخدا یارب
 ترے جبیب اگر مُسکراتے آ جائیں
 تو بالیقین اٹھے قبر جگدا یارب
 خواں پھٹک نہ سکے پاس، دے بھارا لی
 رہے حیات کا گلشن ہرا بھرا یارب!
 ہمارے دل سے نکل جائے الفت دنیا
 دے دل میں عشقِ محمد مرے رچا یارب

نبی کی دید ہماری ہے عید یا اللہ
 عطا ہو خواب میں دیدارِ مصطفیٰ یارب!
 ترے صبیب کی سنت کی دھوم مجھے جائے
 گلگلی میں پھرے ”مدنی قافلہ“ یارب!
 مری زبان پر ”قفلِ مدینہ“ لگ جائے
 فُضول گوئی سے بچتا رہوں سدا یارب
 اُٹھنے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب
 عطا کرم سے ہوا ایسی مجھے حیا یارب
 کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
 سنیں نہ کان بھی عیوب کا تذکرہ یارب
 شلیں نہ خَشَر میں عطار کے عملِ مولیٰ
 بلا حساب ہی تو اس کو بخشنا یارب

کب گناہوں سے گنارا میں کروں گایا رب!

کب گناہوں سے گنارا میں کروں گایا رب!

نیک کب اے مرے اللہ! بنوں گا یارب!

کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا

کب میں بیمار، مدینے کا بنوں گا یارب!

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر

سختیاں نہیں کیوں کر میں سہوں گا یارب!

نہیں کیا جائے گا میں شاد مردوں گا یارب!

تیرا کیا جائے گا میں شاد مردوں گا یارب!

قبر میں گرنے محمد کے نظارے ہوں گے

خشتِ تک کیسے میں پھر تھا رہوں گا یارب!

ڈنک پچھر کا سہا جاتا نہیں، کیسے میں پھر

قبر میں پنجھو کے ڈنک آہ سہوں گا یارب!

ٹھپ اندریں کا بھی وحشت کا بیرا ہوگا

قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یارب!

گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ

ہائے بر بادی! کہاں جا کے چھپوں گا یارب!

ہائے! معمولی سی گرمی بھی سہی جاتی نہیں
گرمیِ حرث میں پھر کیسے سہوں گا یارب!

آج بنتا ہوں معزز جو ٹھے حرث میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارب!

پل صراط آہ! ہے تکوار کی بھی دھار سے تیز
کس طرح سے میں اسے پار کروں گا یارب!

قبرِ محبوب کے جلووں سے بسا دے ماں لک
یہ کرم کردے تو میں شاد رہوں گا یارب!

گر ٹو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے! میں نارجیسم میں جلوں گا یارب!

دُرُوسِر ہو یا بخار آئے ترپ جاتا ہوں
میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یارب!

غفوٰٹ کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا
گر کرم کردے تو جنت میں رہوں گا یارب!

تو ہے مُعطلی وہ میں قائم یہ کرم ہے تیرا
تیرےِ محبوب کے تکلدوں پر پاؤں گا یارب!
دینے

لے دیگر حِ عطا کرنے والا حقِ تسلیم کرنے والا

چشم نم دے غم سلطانِ اُمَّ دے مولی!

اُن کا کب عاشق صادق میں بنوں گا یارب!

دے دے مرنے کی مدینے میں سعادت دیدے

کس طرح سندھ کے جنگل میں مردوں گا یارب!

مجھ گنگا ر پر گر خاص کرم ہو جائے!

جام، طیبہ میں شہادت کا پیوں گا یارب!

جح کا ہر سال شرف دیدے تو ملے آکر

جھوم کر کعبے کے پور گرد پھروں گا یارب!

کاش! ہر سال مدینے کی بھاریں دیکھوں

سز گنبد کا بھی دیدار کروں گا یارب!

اُذان سے تیرے تر خشکیں کاش! نھور

ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یارب!

دیدے

لے چاروں طرف

شرف دے حج کا مجھے میرے کبریا یارب

شرف دے حج کا مجھے میرے کبریا یارب

روانہ سوئے مدینہ ہو قافلہ یارب

دکھا دے ایک جھلک سبز بزرگ نبند کی

بس ان کے جلوؤں میں آجائے پھر قضا یارب

مدینے جائیں پھر آئیں دوبارہ پھر جائیں

ای میں عمر گزر جائے یاخدا یارب

مرا ہو گنبدِ خضرا کی شخصیتی چھاؤں میں

رسول پاک کے قدموں میں خاتمہ یارب

یوقتِ نزاع سلامت رہے مرا ایماں

مجھے فضیب ہو قوبہ ہے انجا یارب

جو ”دیں کا کام“ کریں دل لگا کے یا اللہ

انہیں ہونخواب میں دیدارِ مصطفیٰ یارب

ہری محبت اُتر جائے میری اُس اُس میں
 پئے رضا ہو عطاِ عشقِ مصطفیٰ یارب
 زمانے بھر میں مچا دیں گے دھوم سنت کی
 اگر کرم نے ترے ساتھ دیدیا یارب
 نہماز و روزہ و حجّ و زکوٰۃ کی توفیق
 عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یارب
 جواب قبر میں منکرِ نکیر کو دوں گا
 ترے کرم سے اگر حوصلہ ملا یارب
 بروزِ خُشر چھلتا سا جام کوثر کا
 بدستِ ساقی کوثر ہمیں پلا یارب
 بقعی پاک میں عطارِ دُفن ہو جائے
 برائے غوث و رضا از پئے خیا یارب

یا رب! پھر آوج پر یہ ہمارا نصیب ہو

(زمین شرطین کی جدائی کے پندرہ بعد، محرم الحرام ۱۴۱۵ھ کو یہ کلام تحریر کیا)

یا رب پھر آوج پر یہ ہمارا نصیب ہو
 سوئے مدینہ پھر ہمیں جانا نصیب ہو
 مکہ بھی ہو نصیب مدینہ نصیب ہو
 دشت غرب نصیب ہو صحراء نصیب ہو
 حج کا سفر پھر اے مرے مولیٰ نصیب ہو
 عرفات کا مٹنی کا نظارہ نصیب ہو
 اللہ! دید گنبد خضرا نصیب ہو
 یا رب! رسول پاک کا جلوہ نصیب ہو
 چوموں عرب کی وادیاں اے کاش! جا کے پھر
 صحراء میں اُن کے گھومنا پھرنا نصیب ہو
 کعبہ کے جلووں سے دلِ مُفطر ہو کاش! شاد
 لطفِ طوافِ خاتہ کعبہ نصیب ہو

مکے میں ان کی جائے ولادت پے یادا
پھر چشمِ اشکبار جمانا نصیب ہو

کس طرح شوق سے وہاں کرتے تھے ہم طاف
پھر گردِ کعبہ جہوم کے پھرنا نصیب ہو

ہم جا کے خوب اوثیں مدینے کی دھول پر
آنکھوں میں خاکِ طیبہ لگانا نصیب ہو

صد آفرین! گنبدِ خضرا کی تاشیں
جلووں میں اس کے خود کو گمانا نصیب ہو

واں چلپلاتی دھوپ کا بھی اک سرور ہے
جوتے اتار کر وہاں چلنا نصیب ہو

نمایاں آنکھ گنبدِ خضرا کو چوم لے
جھک جائے پھر ادب سے وہ لمحہ نصیب ہو
دینہ

امجد حسینیان - نور

کردوں میں کاش! جالیوں پر اپنی جاں فدا
 روضے کا ان کے جس گھڑی جلوہ نصیب ہو
 محراب و مئبر اور وہ ہریالی جالیاں
 اور مسجد حبیب کا جلوہ نصیب ہو
 جنت کی پیاری کیاری کی تھیں خوب رونقیں
 پھر بیٹھنا وہاں پہ خدا یا نصیب ہو
 بُجھپ بُجھپ کے دیکھوں مئبر اقدس کی پھر بہار
 شاید کبھی تو شاہ کا جلوہ نصیب ہو
 بُجھر رسول میں ہمیں یارتِ مصطفیٰ
 اے کاش! پھوٹ پھوٹ کے رونا نصیب ہو
 عطار کی ہو حاضری ہر سال یا خدا
 آخر کو طیبہ میں اسے مرتا نصیب ہو

تُو ہی مالکِ بَخْر وَبَرْ ہے يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ

تُو ہی مالکِ بَخْر وَبَرْ ہے يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
 تُو ہی خالقِ جن وَبَشَرٍ ہے يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
 تُو ابدی ہے تُو ازلی ہے تیرا نام علیم و علی ہے
 ذاتِ تری سب سے برَّر ہے يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
 وصف پیاس کرتے ہیں سارے سگ و شجر اور چاند ستارے
 تبعِ ہر خنک و تر ہے يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
 تیرا چرچا ہر گھر آنگن صحراء گشن گشن
 واصف ہر پھول اور شمر ہے يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
 خلقت جب پانی کوثر سے رم جہنم و م جہنم برکھاہر سے
 ہر اک پر رحمت کی ظفر ہے، يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
 رات نے جب سر اپنا جھپاپا یا چوپیوں نے یہ ذکر سنایا
 نغمہ بار نسیم بَخْر ہے يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
 بخش دے تو عطار کومولی وابطہ شجھ کو اس پیارے کا
 جو سب نبیوں کا سرور ہے يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ

اللہ ہمیں کر دے عطا قفل مدینہ

اللہ ہمیں کر دے عطا قفل مدینہ
ہر ایک مسلمان لے لگا قفل مدینہ

یا رب نہ ضرورت کے سوا کچھ بھی بولوں!

اللہ زبان کا ہو عطا قفل مدینہ

بک بک کی یہ عادت نہ سر خش پھسادے

اللہ زبان کا ہو عطا قفل مدینہ

ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دونوں گا

اللہ زبان کا ہو عطا قفل مدینہ

اکثر مرے ہونتوں پر رہے ذکرِ محمد

اللہ زبان کا ہو عطا قفل مدینہ

برہستا ہے خاموشی سے وقارے مرے پیارے

اے بھائی! زبان پر تو لگا قفل مدینہ

لے "قفل مدینہ" دعوتِ اسلامی کے مدفنِ ماحول میں بولی جانے والی ایک اصطلاح ہے کی بھی عشق کو نہ اور فضولیات

سے چاہئے، قفل مدینہ لگانا کہیے ہیں۔ مثلاً قبولِ گوئی سے جو پیر کرتا ہے اور خاموشی کی عادتِ ذات کے کیلے حسب

ضرورت اشاروں سے یا کہہ کر لفظ کرتا ہے اس کے بارے میں کہا جائے گا کہ "اس نے زبان کا قفل مدینہ لگایا ہے۔"

ہے دبدبہ خاموشی میں ہبیت بھی ہے پنہاں

اے بھائی! زیاب پر تو لگا قفل مدینہ

رکھ لیتے تھے پتھر سن ابو بکر وہن میں

اے بھائی! زیاب پر تو لگا قفل مدینہ

چُپ رہنے میں تو سکھ ہیں تو یہ تجربہ کر لے

اے بھائی! زیاب پر تو لگا قفل مدینہ

آقا کی حیا سے جُھکی رہتی نظر اکثر

آنکھوں پر مرے بھائی لگا قفل مدینہ

مدینہ

لے غیر ضروری انگلوسے پچ کیلے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پتھر کھلیتے تھے۔ (ایاء الطہمہن ۲۳ ص ۱۳۷) ۲) جب سرکار دو عالم، نورِ محشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف تو پھر فرماتے تو پورے مفتولجہ ہوتے، مبارک نظریں پنجی رنچی تھیں، نظر شریف آسمان کے بھاگے زیادہ تر زمین کی طرف ہوتی تھی، اکثر آنکھ مبارک کے کارے سے دیکھا کرتے تھے۔ (الشماں للبلزندی ص ۲۳ حدیث ۷) مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”پردے کے بارے میں“ موال جواب صفحہ ۳۱۴ء کا مکالمہ فرمائیے۔

یا الی رنگ لاگیں جب ہری بے باکیاں
ان کی پنجی پنجی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

گر دیکھے گا فلمیں تو قیامت میں پھنسنے گا
 آنکھوں پر مرے بھائی لگا قفل مدینہ
 آنکھوں میں سرخ شرنہ بھر جائے کہیں آگ
 آنکھوں پر مرے بھائی لگا قفل مدینہ
 بولوں نہ فضول اور ریں نیچی نگاہیں
 آنکھوں کا زیاب کا دے خدا قفل مدینہ
 آئیں نہ مجھے وسو سے اور گندے خیالات
 دے ذہن کا اور دل کا خدا قفل مدینہ
 رفتار کا گفتار کا کردار کا دے دے
 ہر عضو کا دے مجھ کو خدا قفل مدینہ
 دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں
 ہر عضو کا عطار لگا قفل مدینہ

ہر خطات تو درگزر کر بیکس و مجبور کی

ہو الٰہی مغفرت ہر بیکس و مجبور کی
 آرزوئے دید سرو بیکس و مجبور کی
 جاں چلے تیری رضا پر بیکس و مجبور کی
 روح چلدے جب نکل کر بیکس و مجبور کی
 از پئے خشیں و حیر بیکس و مجبور کی
 گویر تیرہ کر مٹوار بیکس و مجبور کی
 حاضری ہو یابی! ہر بیکس و مجبور کی
 دور شامِ رخ و غم کر بیکس و مجبور کی
 یار رسول اللہ! آکر بیکس و مجبور کی
 کر دے پوری آرزو ہر بیکس و مجبور کی
 کر دے پوری آرزو ہر بیکس و مجبور کی
 اے حبیب رب داؤرا! بیکس و مجبور کی
 ”آہ“، جب نکلی ترپ کر بیکس و مجبور کی
 ان سے کہنا خوب روکر بیکس و مجبور کی
 جان تھی غمگین و مُضطرب بیکس و مجبور کی
 آرزو کب آئے گی بَر، بیکس و مجبور کی
 نامہ عطار میں حُن عمل کوئی نہیں
 لاج رکھنا روزِ محشر بیکس و مجبور کی

گناہوں کی نخوست بڑھ رہی ہے دم بدم مولیٰ

(۲۵ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۴ھ)

گناہوں کی نخوست بڑھ رہی ہے دم بدم مولیٰ
میں توبہ پر نہیں رہ پار بنا ثابت قدم مولیٰ
کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطان نے
نہ کرنا حشر میں رُسو، مرا رکھنا بھرم مولیٰ
گناہوں نے مجھے بائے! کہیں کا بھی نہیں چھپوڑا
کرم ہو از طفیل سید غرب و عجم مولیٰ!
اندھیری قبر کا احساس ہے پھر بھی نہیں جاتیں
گناہوں کی خدا یا عادتیں، فرمایا کرم مولیٰ
نہ کرنا حشر میں پُرسش مری ہو بے سب بخشش
عطایا کر بائی فردوس از پئے شادہ اُمم مولیٰ
گنے کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں
بننے گا بائے میرا کیا کرم فرمایا کرم مولیٰ
خود کرتی نہیں اب کام الہی! میں ہوا ناکام
بحبی سے البا جا ہے مجھ پر کر رحم و کرم مولیٰ
مسلمان ہوں اگرچہ بد ہوں، بیچے دل سے کرتا ہوں
ترے ہر حکم کے آگے سر تسلیم ثم مولیٰ

تو ڈرپنا عنایت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تر
 مٹا خوف جہاں دل سے مٹا دنیا کا غم مولی
 ٹو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تاب ناراضی
 تو ناخوش جس سے ہو بر باد ہے تیری قسم مولی
 چلوں دنیا سے میں اس شان سے اے کاش! یا اللہ
 شہر آبرار کی چوکھٹ پر سر ہو میرا خم مولی
 شہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو
 نکل جائے رسول پاک کے جلووں میں دم مولی
 عطا کر عافیت تو بزرع و قبر و حشر میں یارب
 وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولی
 الہی پلیں صراطِ اک پل کے اندر پا کر جاؤں
 تو کر ایسی عنایت از پئے شادِ حرم مولی
 میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں
 مہِ رمضان کے صدقے میں فرمادے کرم مولی
 براءات دے عذاب قبر سے نارِ جہنم سے
 مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولی
 عبادت میں، ریاضت میں، بتاوت میں لگادے دل
 رجب کا واسطہ دینا ہوں فرمادے کرم مولی

بنا مجھ کو محمد مصطفیٰ کا عاشق صادق
 ٹو دیدے سوز سینہ کر عنایت پشمِ نعم مولیٰ
 نہیں درکار وہ خوشیاں، جو غفلت کا بنیں سامان
 عطا کر اپنی الفت اپنے پیارے کا ٹو غم مولیٰ
 غمِ عشقِ نبی ایسا عطا فرمائے مرشد
 ہو نعمتِ مصطفیٰ سنتے ہی میری آنکھِ نعم مولیٰ
 پچیس بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاشِ کثرت سے
 ترے محبوب پر ہر دم ڈرُود پاک ہم مولیٰ
 ہماری فالتو باتوں کی عادت ڈور ہو جائے
 لگائیں مُستقل قفل مدینہ لب پہ ہم مولیٰ
 جسے بیکل کی دعوت دوں اسے دیدے پڑایت ٹو
 زبان میں دے اثر کر دے عطا ذور قلم مولیٰ
 الہی ہر مبلغ پیکرِ اخلاص بن جائے
 کرم ہو دعوتِ اسلامی والوں پر کرم مولیٰ
 زمانے کے مصائب نے الہی گھیر رکھا ہے
 پسے شاہِ مدینہ دور ہوں رنج و آلم مولیٰ
 رسول پاک کی دکھیاری امت پر عنایت کر
 مریضوں، غزوہوں، آفت نصیبوں پر کرم مولیٰ
 پسے شاہِ مدینہ اب مُشرفِ حج سے فرمادے
 چلے عطار پھر روتا ہوا سوئے حرم مولیٰ

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی!

یہ آشعار دراں کے بعد والے تمام وکلامِ حنفی میں ”خطا، مگا، گیاد غیرہ“ قافیہ اور ”یا الٰہی“ روایت ہے، تمدنے ۲۴ ایام میں عرض کرنے کی عادت حاصل ہوئی۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی	بُری عادتیں بھی چھڑا یا الٰہی
خطاؤں کو میری مٹا یا الٰہی	مجھے نیک حُصلت بنا یا الٰہی
مُطیع اپنا مجھ کو بنا یا الٰہی	سدا سُستوں پر چلا یا الٰہی
مری گُنّش دے ہر خطا یا الٰہی	تجھے واپس سارے نبیوں کا مولیٰ
ہو ڈریٰ مدینہ عطا یا الٰہی	غمِ مصطفےٰ دے غمِ مصطفےٰ دے
تو دیوانہ ایسا بنا یا الٰہی	میں عشقِ نبی میں رہوں گم ہمیشہ
سدا یا الٰہی سدا یا الٰہی	مدینے کی مستی رہے مجھ پہ چھاتی
تو مکہ مدینہ دکھا یا الٰہی	دکھا ہر برس تو حرم کی بھاریں
چلے طبیہ پھر تقابلہ یا الٰہی	شرف ہر برس حج کا پاؤں خدا یا
مدینے کی گلیاں دکھا یا الٰہی	جوروتے ہیں سبھر مدینہ میں انکو
عطا ہو پئے مصطفےٰ یا الٰہی	زبان اور آنکھوں کا قُفلِ مدینہ
شہنشاہ بغداد کا یا الٰہی دینہ	تو مُرشد کے صدقے دوانہ بنادے

اے فرمائی بردار

مجھے سُنیت پر ٹو دے استقامت
 پئے شاہِ احمد رضا یا الہی
 مجھے ستون پر چلا یا الہی
 ٹو انگریزی فیشن سے ہردم بچا کر
 مطیع اپنے مرشد کا مجھ کو بنادے
 مطیع اپنے ماں باپ کا کرم میں انکا
 سدا پیر و مرشد رہیں مجھ سے راضی
 بنادے مجھے ایک در کا بنادے
 تجھے واپسے سیدہ آمنہ کا
 بننا عاشقِ مصطفیٰ یا الہی
 مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا
 نہ دے جاوہ و کشمت نہ دولت کی کثرت
 گدائے مدینہ بننا یا الہی
 مجھے غبیت و چغلی و بدگمانی
 کی آفات سے ٹو بچا یا الہی
 یہ دل گور پیرہ سے گھبرا رہا ہے
 بیقیٰ مبارک میں تدفین میری ہو، حسین کا واپسہ یا الہی
 ٹو عطار کو چشمِ نم دے کے ہردم
 مدینے کے غم میں زلا یا الہی

عمل کا ہو جذبہ عطا یا اللہ

عمل کا ہو جذبہ عطا یا اللہ

نگاہوں سے مجھ کو بچا یا اللہ

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یا اللہ

میں پڑھتا رہوں سنتیں، وقت ہی پر

ہوں سارے نوائل ادا یا اللہ

دے شوق تلاوت دے ذوقِ عبادت

رہوں باؤضو میں سدا یا اللہ

ہمیشہ نگاہوں کو اپنی جھکا کر

کروں خاشعانہ دعا یا اللہ

نہ ”نیکی کی دعوت“ میں سُستی ہو مجھ سے
 بنا شائق قافلہ یا الٰہی
 سعادت ملے درس ”فیضانِ سُنت“
 کی روزانہ دو مرتبہ یا الٰہی
 میں مٹی کے سادہ سے برتن میں کھاؤں
 چٹائی کا ہو بسترا یا الٰہی
 ہے عالم کی خدمت یقیناً سعادت
 ہو توفیق اس کی عطا یا الٰہی
 ”صدائے مدینہ“ دوں روزانہ صدقة
 ابو بکر و فاروق کا یا الٰہی
 میں پنجی نگاہیں رکھوں کاش اکثر
 عطا کر دے شرم و حیا یا الٰہی

ہمیشہ کروں کاش پردے میں پردا
 تو پکیر حیا کا بنا یا الہی
 لباس اپنا ستت سے آراستہ ہو
 عمامہ ہو سر پر سجا یا الہی
 سبھی رُخ پہ اک مشت داڑھی سجائیں
 بنیں عاشقِ مصطفیٰ یا الہی
 ہر اک "مدنی انعام" اے کاش! پاؤں
 کرم کر پئے مصطفیٰ یا الہی
 ہو اخلاق اپھا ہو کروار سُتھرا
 مجھے متّقیٰ تو بنا یا الہی
 غصیلے ہرماج اور تمّسخُر کی خصلت
 سے عطار کو تو بچا یا الہی

مَحَبَّتْ مِيں اپنی گُمَا يَا اللَّهُ

محبت میں اپنی گُمَا يَا اللَّهُ
 نہ پاؤں میں اپنا پتا يَا اللَّهُ
 رہوں مست و بے خود میں تیری ولا میں
 پلا جام ایسا پلا يَا اللَّهُ
 میں بے کار با توں سے فُجَّ کے بھیشہ
 کروں تیری حمد و شنا يَا اللَّهُ
 مرے اشک بہتے ریں کاش ہر دم
 ترے خوف سے تیرے ڈر سے بھیشہ
 میں تھرخر رہوں کامپتا يَا اللَّهُ
 مرے دل سے دنیا کی چاہت منا کر
 کر الفت میں اپنی فنا يَا اللَّهُ
 ٹو اپنی ولایت کی خیرات دیدے
 مرے غوث کا واسطہ يَا اللَّهُ
 گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی
 ہرا حشر میں ہو گا کیا يَا اللَّهُ
 گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں
 پے مرشدی دے ٹھفا يَا اللَّهُ
 بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
 گناہوں سے ہر دم بچا يَا اللَّهُ
 ہرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
 کر إخلاص ایسا عطا يَا اللَّهُ
 عبادت میں گزرے ہری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا يَا اللَّهُ
 مسلمان بے عطار تیری عطا سے
 ہو ایمان پر خاتمه يَا اللَّهُ

میں مکے میں پھر آگیا یا اللہ

میں ملکے میں پھر آگیا یا اللہ
 کرم کا ترے شکریہ یا اللہ
 نہ کر رد کوئی لاتجا یا اللہ
 ہو مقبول ہر اک دعا یا اللہ
 رہے ذکر آٹھوں پہنچ میرے لب پر
 جرا یا اللہ جرا یا اللہ
 ہری زندگی بس تری بندگی میں
 ہی اے کاش گزرے سدا یا اللہ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
 نہ ہوں آشک بر باد دنیا کے غم میں
 محمد کے غم میں رُلا یا اللہ
 عطا کردے اخلاص کی مجھ کو نعمت
 نہ نزدیک آئے ریا یا اللہ
 مجھے اولیا کی محبت عطا کر
 نہ زدیک آئے ریا یا اللہ
 تو دیوانہ کر غوث کا یا اللہ
 مجھے ان کے غم میں گھلا یا اللہ
 میں یادِ نبی میں رہوں گم ہمیشہ
 ہرے بال بچوں پے سارے قبیلے
 پہ رحمت ہو تیری سدا یا اللہ
 دے عطا ریوں بلکہ سب سنیوں کو
 مدینے کا غم یاخدا یا اللہ
 خدا یا جل آکے سر پر کھڑی ہے
 دکھا جلوہ مصطفیٰ یا اللہ
 ہری لاش سے سانپ پچھونہ لپٹیں
 کرم از ظفیل رضا یا اللہ
 تو عطار کو سبز گنبد کے سائے
 میں کردے شہادت عطا یا اللہ

اموت

مجھے بخش دے بے سبب یا الٰہی

(یہ کلام ۲۷ ربیع الآخر ۴۳۲ھ کو موزوں کیا)

مجھے بخش دے بے سبب یا الٰہی نہ کرنا کبھی بھی غصب یا الٰہی
 گُنہ ہوں نے ہائے! کہیں کا نہ چھوڑا میں کب تک پھر وہ خوار اب یا الٰہی
 پے شاہ بُلخا مری چھوٹ جائیں تُری عادتیں سب کی سب یا الٰہی
 بُلاوا اب آیگا کب یا الٰہی بُرا حج پ آنے کو جی چاہتا ہے میں ملکے میں آؤں مدینے میں آؤں یا الٰہی
 بنا کوئی ایسا سبب یا الٰہی میں دیکھوں مدینے کا گلشن دکھا دے
 شو ڈشٹ ڈجال عرب یا الٰہی گزاروں میں پھر روز و شب یا الٰہی
 کرم ایسا کر دے مدینے میں آکر دکھا دے بھار مدینہ دکھا دے
 سلیقہ ڈعاری کا میں ہوں پھکاری پے تاجدار عرب یا الٰہی
 ملے بیقراری کروں آہ وزاری مٹھے خونے شور و شُغُب یا الٰہی
 ترے خوف سے پیارے رب یا الٰہی
 ملے دینہ

امیدان۔ جگل ۲ جبل کی جمع۔ پہاڑ ۳ تیزداری۔ ۴ شور و غل۔

کروں عالموں کی کبھی بھی نہ تو ہیں
 بنا دے مجھے با ادب یا الہی
 خمین اہن حیدر کے صدقے میں مولیٰ
 تلیں آفتیں میری سب یا الہی
 زمانے کی فکروں سے آزاد کر دے
 مٹا غم عطا کر طرب یا الہی
 جو مالگاہ دے مجھ کو وہ بھی عطا کر
 نہیں کر سکا جو طلب یا الہی
 مسلمان مسلمان کے خون کا پیاسا
 ہوا وقت آیا عجب یا الہی
 سبھی ایک ہو جائیں ایمان والے
 پئے شاہ عالیٰ نسب یا الہی
 سبھی تو مجھے خواب میں میرے مولیٰ
 ہو دیدار ماں عزب یا الہی
 خدا یا رئے خاتمے سے بچا لے
 گنگاگار ہے جاں بکب یا الہی
 نظر میں محمد کے جلوے بے ہوں
 چلوں اس جہاں سے میں جب یا الہی
 پس ہرگز ہو روزِ روشن کی مانند
 میری قبر کی تیرہ شب یا الہی
 گناہوں سے عطا کو دے معافی
 کرم کر، نہ کرنا غضب یا الہی

مدینہ

۱۔ خوش۔ ۲۔ مرنے کے قریب۔ ۳۔ مرنے کے بعد۔ ۴۔ اندر میری رات۔

مِثَابِرَے رَنْج وَالْأَلَم يَا الْهُنْدِي

مِنْا مِيرَے رَنْج وَالْأَلَم يَا الْهُنْدِي عَطَا كَرْ مجھے اپنا غم یا الْهُنْدِي
 شَرَابِ مَجَبَّتِ سَكْحَةِ اسْمِي پَلا دَے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یا الْهُنْدِي
 مجھے اپنا عَاشِق بنا کر بنا دَے شو سرتاپا تصویر غم یا الْهُنْدِي
 فَكَطْ تِيرَاطَالِب ہوں ہر گز نہیں ہوں طلبگارِ جاہ و خُشَم یا الْهُنْدِي
 نَدَدَتَ تَاجَ شَاهِي نَدَدَتَ بَادِشاَهِي بنا دے گدائے حرم یا الْهُنْدِي
 جَوْ عَشْتِيْ مُحَمَّد مِیں آنسو بھائے عطا کر دے وہ چشمِ نَم یا الْهُنْدِي
 شَرْفِ حَجَّ کا دِیدَے چَلَّے قَافِلَهِ پَھَر مرا کاش! سُوئے حرم یا الْهُنْدِي
 دَخَادَے مدِینَتِ کَلْمَانِ دَخَادَے دکھا دے نبی کا حرم یا الْهُنْدِي
 چَلَّے جَانِ اِسْ شَانِ سَتَّ کَاشِ یَسِر درِ مصطفَى پر ہو خُم یا الْهُنْدِي
 (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُحَمَّد کے قدموں میں نکل
 مَرَا بَزُورِ نَبَدَّ کَسَاءَ مِیں نَلَكَ عبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا
 بَیْنِ عَصِيَّاَنِ مِیں بَدَمَسْتَ هَم یا الْهُنْدِي

مجھے دیدے ایمان پر استقامت یا الہی
 ہرے سرپہ عصیاں کا بار آہ مولی!
 پچھے دیدے میرے بھٹکتی نہیں ہے
 زمیں بوجھ سے میرے بھٹکتی نہیں ہے
 کرم مجھ پر کر دے کرم یا الہی
 نہوں عِباد! آہ! ہو گا مرنا کیا!
 بڑی کوششیں کی لگنہ چھوڑنے کی
 رہے آہ! ناکام ہم یا الہی
 مجھے سُجی توبہ کی توفیق دیدے
 جو ناراض تو ہو گیا تو کہیں کا
 مجھے نار دروزخ سے ڈر لگ رہا ہے
 سدا کیلئے ہو جا راضی خدا یا
 خدا یا مُرے خاتمے سے بچانا
 پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یا الہی
 مجھے بخش دے کر کرم یا الہی
 شلیں میرے اعمال میزاں پر جس دم
 میں تھا لاکن نار دروزخ خدا یا
 دی جنت ہے کتنا کرم یا الہی

بروزِ قیامت ہو ایسی عنایت
 رہوں پل پے ثابت قدم یا الہی
 جلا دے نہ نارِ جہنم کرم ہو
 پچے بادشاہِ اُمّم یا الہی
 گناہوں کی عادت بڑھی جا رہی ہے
 کرم یا الہی کرم یا الہی
 گناہوں کی تاریکیاں چھاگتی ہیں
 کرم یا الہی کرم یا الہی
 چپے قبر میں سب اکیلا لٹا کر
 کرم یا الہی کرم یا الہی
 نئیزین بھی قبر میں آچکے ہیں
 کرم یا الہی کرم یا الہی
 قیامت کی گرمی میں کیسے سہوں گا
 کرم یا الہی کرم یا الہی
 ہبود و نصاریٰ کو مغلوب کر دے
 یہو دن کا جور و ستم یا الہی
 مجھے دونوں عالم کی خوشیاں عطا ہوں
 مٹا دے زمانے کے غم یا الہی
 جو یہمار آئے شفایا پا کے جائے
 سکھا دے مجھے ایسا دم یا الہی
 میں تحریر سے دیں کاڈنا بجاووں
 عطا کر دے ایسا قلم یا الہی

ٹو عطار کو بے سب بخش مولیٰ
 کرم کر کرم یا الہی

یاربِ محمدِ مری تقدیر جگادے

یاربِ محمدِ مری تقدیر جگادے صحرائے مدینہ مجھے آنکھوں سے دکھادے
 پیچھا ہر ادینا کی محبت سے چھڑا دے یارب مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے
 روتا ہوا جس وقت میں دربار میں پہنچوں اُس وقت مجھے جلوہ تجوہ محبوب دکھادے
 دل عشقِ محمد میں ترپتا رہے ہرم سنے کو مدینہ مرے اللہ بنا دے
 بہتی رہے اکثر شہرِ ابرار کے غم میں روئی ہوئی وہ آنکھ مجھے میرے خدا دے
 ایمان پر دے موت مدینے کی لگی میں مدفنِ مرا تجوہ کے قدموں میں بنا دے
 اللہ کرم اتنا گنہ گار پہ فرم جنت میں پڑوئی مرے آقا کا بنا دے
 دیتا ہوں تجھے واسطہ میں پیارے نبی کا امت کو خدا یا رہ سنت پہ چلا دے
 اللہ ملے حج کی اسی سال سعادت بدکار کو پھر روضہ تجوہ دکھادے
 عطار سے تجوہ کی سنت کی لے خدمت
 ڈنکا یہ ترے دین کا دُنیا میں بجادے

اللَّهُمَّ امْجِهْ حَافِظَ قُرْآنَ بَنَادِيْ

(حفظ و ناظرہ کے طلبہ کی مناجات)

اَللَّهُمَّ! مُجْهِ حَافِظَ قُرْآنَ بَنَادِيْ
 قُرْآنَ کے اَحْکَامَ پَرْ بَھِيْ مجْهُ کو چَلَا دَے
 ہو جایا کرے یاد سَبَقَ جَلْدَ الْهَىْ!
 مولیٰ ثُوْ مری حافظہ مضبوط بنا دے
 سُتیْ ہو مری دور اُھوں جلد سَویرے
 ثُوْ نَہْرَسے میں دِلْ مرِا اَللَّهُمَّ! لگا دے
 ہو نَہْرَسے کا مجْھ سے نہ نقصان کبھی بھی
 اَللَّهُمَّ! یہاں کے مجْھے آدَاب سَکھا دے
 بُھٹی نَکروں بھوول کے بھی نَہْرَسے کی میں
 اوقات کا بھی مجْھ کو ثُوْ پابند بنا دے
 اَسْتَادَ ہوں موجود یا باہر کہیں مصروف
 عادت ثُوْ مری شور مچانے کی مٹا دے

حَصْلَتْ هُو مَرِي ڈُور شَرَارتْ كَي الْهِي !

سنجیدہ بنا دے مجھے سنجیدہ بنا دے

أُستاد کی کرتا رہوں ہر دم میں اطاعت

ماں باپ کی عزت کی بھی توفیق خدا دے

کپڑے میں رکھوں صاف ٹو ڈل کو مرے کر صاف

مولیٰ ٹو مدینہ مرے سینے کو بنا دے

فُلموں سے ڈراموں سے دے نفتر ٹو الٰہی

بس شوق مجھے نعمت و تلاوت کا خدا دے

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نمازیں

اللّٰہ! عبادت میں مرے دل کو لگا دے

پڑھتا رہوں کثرت سے ڈرود آن پے سدا میں

اور فرگ کا بھی شوق پئے غوث و رضادے

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش!

یا رب تو مُلَّغ مجھے سُنْت کا بنا دے

میں جھوٹ تھے یا لوں کبھی گالی نہ نکالوں

اللَّهُمَّ مَرْضٌ سَّمِّيَّ تُؤْمِنُ بِهِ هُوَ الْأَمْرُ

میں فاتح باتوں سے رہوں ڈور ہمیشہ

پُچھ رہنے کا اللَّهُمَّ سَلِّیْقَتٍ تُو سِکھا دے

اخلاق ہوں اچھے مراد کردار ہو سُقْرَا

خوب کا صدقہ ٹو مجھے نیک بنا دے

استاد ہوں، ماں باپ ہوں، عطا بھی ہو ساتھ

یوں حج کو چلیں اور مدینہ بھی دکھا دے

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَآلٰہِ وَسَلَّمَ ہے: جس نے
مجھ پر روز جُمُعہ دوسرا بڑا پاک پڑھا اُس کے دوسارے
کے گناہ دعاف ہوں گے۔ (کنز الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۵۶ حدیث ۲۲۳۸)

۱۔ اللہ مجھے عالمہ دین بنادے

(دعوتِ اسلامی کے کئی مدارسِ المدینہ (اللہٰ بات) اور جامعۃ المدینہ (اللہٰ بات) میں، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ طلباء کیلئے قسم)

اللہُ! مجھے عالمہ دین بناؤے
 قرآن کے احکام پر بھی مجھ کو چلاوے
 ہو جایا کرے کاش مجھے جلد سبق یاد
 مولا تو مرا حافظہ مضبوط بناؤے
 سُستی ہو مری ڈور میں اٹھ جاؤں سوریے
 تو دل مرا تعلیم میں اللہ لگاوے
 ہو جامعہ کا مجھ سے نہ لفڑان کبھی بھی

اللہُ! یہاں کے مجھے آداب سکھاوے

لداش رہے کہ سابقہ سفحتات میں یہ کلام کچھ تحریر کے ساتھ مذکور کے لیے کہا گیا ہے امید ہے کہ ضروری ترقیات کے ساتھ دلوں کا علم علیحدہ علیحدہ ہونے میں قارئین کو سہولت رہے گی۔

ج: حفظ کرنے والی طالبات یہ مصروع یوں بھی پڑھ سکتی ہیں: "اللہُ! مجھے حافظ قرآن کی بنادے"

پھٹی نہ کروں بھول کے پڑھنے کی کبھی بھی
 مولا مجھے اوقات کی پابند بنادے
 آستانی ہوں موجود یا باہر کہیں مصروف
 عادت ٹو مری شور چانے کی مٹا دے
 خصلت ہو شرارت کی مری دور اللہ!
 سنجیدہ بنادے مجھے سنجیدہ بنادے
 آستانی کی کرتی رہوں ہر دم میں اطاعت
 ماں باپ کی عزت کی بھی توفیق خدا دے
 کپڑے میں رکھوں صاف ٹو دل کو مرے کر صاف
 اللہ! مدینہ مرے سینے کو بنادے
 قیموں سے ڈراموں سے عطا کر دے تو نفرت
 بس شوق مجھے نعت وتلاوت کا خدا دے
 اوقات کے اندر ہی پڑھوں ساری تمازیں
 اللہ! عبادت میں مرے دل کو لگا دے

پڑھتی رہوں کثرت سے ڈرود ان پر سدا میں
 اور ڈکر کا بھی شوق پے غوث و رضادے
 سنت کے مطابق میں ہر اک کام کروں کاش
 ٹو پیکر سنت مجھے اللہنا بنادے
 میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں!
 اللہ مرض سے ٹو گناہوں کے شفادے
 میں فالتو باتوں سے رہوں ڈور ہمیشہ
 چپ رہنے کاللہنا! سلیقه ٹو سکھادے
 آخلاق ہوں اچھے مرا کردار ہو سترہ
 محبوب کا صدقہ ٹو مجھے نیک بنادے
 اُستانی ہوں ماں باپ ہوں عطار بھی ہو ساتھ
 یوں حج کو چلیں اور مدینہ بھی دکھادے

اللَّهُ! كُوئی حجٍّ کا سبب اب توبنا دے

اللَّهُ! کوئی حجٍّ کا سبب اب تو بنا دے

جلوہ مجھے پھر گنبدِ خُضرا کا دکھا دے

غم ایسا مدینے کا عطا کر دے الٰہی

خوشیوں^۱ کے گلستان کو جو میرے جلا دے

یارب! میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دم

دیوانہ شہنشاہِ مدینہ کا بنا دے

جب نعمت سوں جھوم اٹھوں عشقِ نبی میں

(صلی اللہ علی علیہ وآلہ وسلم)

ایسا مجھے متنانہِ محمد کا بنا دے

صدتے میں مرے غوث کے تو خواب میں یارب

جلوہ مجھے سلطانِ مدینہ کا دکھا دے

مدینہ

۱۔ یہاں اللہ و رسول سے ذوری کا سبب بنے والی غفلت بھری "خوشیاں" مراد ہیں۔

سکرات میں گر رُوئے محمد پہ نظر ہو
 ہرموت کا جھلکا بھی مجھے پھر تو مزادے
 جب حشر میں آقا نظر آئیں مجھے اے کاش!
 بے ساختہ قدموں میں مرا شوق گرادے
 اُف حشر کی گرمی بھی ہے اور پیاس بلا کی
 اے ساقی کوثر مجھے اک جام پلا دے
 ہر وقت جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکوں میں
 جنت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خدا دے
 اللہ! مجھے سوز و گداز ایسا عطا کر
 تڑپا دے بیاں نعمتِ نبی مجھ کو رُلا دے
 تو پیچھے نہ بنا کبھی اے پیارے مبلغ!
 شیطان کے ہر وار کو ناکام بنا دے
 عطار ہوں میں ان کا گدرا ب تو توجہ
 بس جانب شاہان جہاں میری بلا دے

تو نے مجھ کو حج پہ بُلایا یا اللہ مری جھولی بھر دے

یا اللہ مری جھولی بھر دے تو نے مجھ کو حج پہ بُلایا
 گرد کعبہ خوب پھرایا یا اللہ مری جھولی بھر دے
 میدان غرفات دکھایا یا اللہ مری جھولی بھر دے
 بخش دے ہر حاجی کو خدا یا بھر کوڑ و بیس زم زم
 کر دے کرم اے رپ اکرم خشکی پیاس سے مجھ کو بچانا
 یا اللہ مری جھولی بھر دے مولی مجھ کو نیک بنادے
 اپنی الفت دل میں بسا دے بھر صفا اور بھر مروہ
 یا اللہ مری جھولی بھر دے یا اللہ یا رحمٰن
 یا حناؤن یا منانڈ بخش دے بخشنے ہوؤں کا صدقہ
 یا اللہ مری جھولی بھر دے واسطہ نبیوں کے سرور کا
 واسطہ صدیق اور عمر کا واسطہ عثمان و حیدر کا
 یا اللہ مری جھولی بھر دے نار جہنم سے ٹو بچانا
 خلد بریں میں مجھ کو بانا یا اللہ مری جھولی بھر دے
 یا رب آز پئے شاہ مدینہ سائل ہوں میں تیری ولائ کا
 پھیر دے رخ ہر رخ د بلکا
 دینہ

انجھت

یا اللہ مری جھوی بھردے
 آنکھیں تر ہوں پھشتا جگر ہو
 یا اللہ مری جھوی بھردے
 قلب و جگر ہوں پارہ پارہ
 یا اللہ مری جھوی بھردے
 سوزدے اور درد و رقت دے
 یا اللہ مری جھوی بھردے
 تو ہے قادر میں ناکارہ
 یا اللہ مری جھوی بھردے
 غوث کا صدقہ مجھ کو بنادے
 یا اللہ مری جھوی بھردے
 یارب! تیرا ہی ہے سبارا
 یا اللہ مری جھوی بھردے
 ہے یہ دعا ہو قبر نہ سونی
 یا اللہ مری جھوی بھردے
 دینے

واپسے شاہ کرب و بلا کا
 جس دم سوئے طیبہ سفر ہو
 اور عطا ہو سو زیش سینہ
 سامنے جب ہو گلگلہ خضراء
 بہ لکھ آشکوں کا دھارا
 شاہ مدینہ کی افت دے
 عشقِ نبی میں خوب ڑانا
 میں ہوں بندہ ٹو ہے مولیٰ
 میں منگتا ٹو دینے والا
 سوز اویس و بلال خدا دے
 شاہ مدینہ کا دیوانہ
 حاضر در ہوں میں ڈکھیارا
 رنج و الم نے مجھ کو مارا
 ہے تیرا فرمان اذْعُونَی
 جلوہ یار سے اس کو بسانا

۱۔ آیت کریمہ کی طرف اشارہ: وَقَالَ رَبُّكُمْ أَذْعُونَيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ (پ: ۲۲، المؤمن: ۷۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارے رب نے قرمایخھتے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

دے ہُنِ اخلاق کی دولت
 کر دے عطاِ اخلاص کی نعمت
 مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا
یا اللہِ مری جھولی بھردے
 بخش دے میری ساری خطاں میں
 کھول دے مجھ پر اپنی عطاں میں
یا اللہِ مری جھولی بھردے
 بر سادے رحمت کی بر کھا۔
یا اللہِ مری جھولی بھردے
 دعوتِ اسلامی کی قیوم
 اک اک گھر میں مجھ جائے دھوم
یا اللہِ مری جھولی بھردے
 اس پر فدا ہو بچہ بچہ
یا اللہِ مری جھولی بھردے
 یوں میرا دنیا سے سفر ہو
 ان کی چوکھٹ میرا سر ہو
یا اللہِ مری جھولی بھردے
 پیش نظر ہو ان کا جلوہ
یا اللہِ مری جھولی بھردے
 تاج و تخت و حکومت مت دے
 کشتِ ماں و دولت مت دے
یا اللہِ مری جھولی بھردے
 اپنی رضاۓ کا دیدے مُردو
یا اللہِ مری جھولی بھردے
 جنت میں آقا کا پڑوئی
 بن جائے عطارِ الہی
 مولیٰ از پئے قطبِ مدینہ
یا اللہِ مری جھولی بھردے

دیدہ

لے بارش گز دروازہ گز راضی ہونا گز خوشخبری

یا الہی! دعا ہے گدا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(۱۶) محرم الحرم ۱۴۳۳ھ۔ بمطابق 12-12-2011)

یا الہی! دعا ہے گدا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
 جلوہ سرورِ آنہیا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
 سبز گلند کی مہکی فضا کی دیدے دربارِ خیر اور ای کی
 میرے مولیٰ تو خیرات دیدے باعث طیبہ کی شہنشہی ہوا کی
 بھیک دے الفتِ مصطفیٰ کی سب صحابہ کی آلِ عباد کی
 میرے مولیٰ تو خیرات دیدے غوث و خواجہ کی احمد رضا کی
 مجھ کو کعبے کا جلوہ دکھادے کوئی حج کا سبب اب بنا دے
 میرے مولیٰ تو خیرات دیدے دیدے عرفات و دیدِ منی کی
 ہو عطا دو جہاں کی بھلائی دے مدینے کی مجھ کو گدا کی
 میرے مولیٰ تو خیرات دیدے بے صدا عاجز و بے توہا کی
 سبز گلند کا دیدار کر لے حاضری کے لیے جو بھی ترپے
 میرے مولیٰ تو خیرات دیدے اُس کو طیبہ کی مہکی فضا کی
 جلوہ غوث سے شاد کر دے عازم را بگھاد کر دے
 میرے مولیٰ تو خیرات دیدے مجھ کو دیدار کرب د بلا کی
 ہر دم ابلیس پیچھے لگا ہے ہر دم ایمان کی التجا سے
 حفظ ایمان کی التجا سے

لے سپرد ناعلیٰ، سینٹ نایابی فاطمہ، سینٹ نامام حسن اور سینٹ نامام حسین ملینہم برخواہ کو "آل عبا" کہتے ہیں۔

ہو کرم آمن روزِ جزا کی
 مغفرت کر بروز قیامت
 خلد میں قرب خیر الوری کی
 بارہ مہ کے سافر بنے ہیں
 ان کو عشقی شہ دوسرا کی
 وہ بچارے کہ بیمار ہیں جو
 اپنی رحمت سے ان کو شفا کی
 وہ کہ آفات میں مبتلا ہیں
 فضل سے ان کو صبر و رضا کی
 لا دوا کہہ چکے سب طبیب اب
 جلوہ شاہ ارض وسما کی
 قبّر تیرے کرم سے بنے گی
 روزِ محشر بھی لطف و عطا کی
 روح، عطا کی جب جدا ہو
 اُنکے قدموں میں اس کو قضا کی

میرے مویٰ تو خیرات دیدے
 ٹو کرم کر عطا کر عنایت
 میرے مویٰ تو خیرات دیدے
 یا جو "وقف مدینہ" ہوئے ہیں
 میرے مویٰ تو خیرات دیدے
 ہن و جادو سے بیزار ہیں جو
 میرے مویٰ تو خیرات دیدے
 جو گرفتار رنج و بلا ہیں
 میرے مویٰ تو خیرات دیدے
 دمابوں پر ہے رت بُجیب اب
 میرے مویٰ تو خیرات دیدے
 باع، رحمت کی چادر تنتے گی
 میرے مویٰ تو خیرات دیدے
 سامنے جلوہ مصطفیٰ ہو
 میرے مویٰ تو خیرات دیدے

۱۔ ایسے بے شمار عاشقان رسول ہیں جنہوں نے دین کے مدفنی کاموں کی خاطر اپنے آپ کو عمر برکتیلے و ہوتا مسلمانی کے مدفنی مرکز کے حوالے کر دیا ہے۔ ایسے خوش نصیبوں کو دعوت اسلامی کی اصطلاح میں "وقف مدینہ" کہتے ہیں۔

لاج رکھ میرے دستِ دعا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(۱۶ محرم الحرم ۱۴۳۳ھ۔ بمطابق 12-12-2011)

لاج رکھ میرے دستِ دعا کی	میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
اپنی رحمت کی اپنی عطا کی	میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
قلب میں یاد تیری بسی ہو	ڈگر لب پر ترا بر گھڑی ہو
مسٹی و بے خودی اور فنا کی	میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
کرنا رحمت خدا مجھ پر اپنی	رکھ عنایت سدا مجھ پر اپنی
واہیٰ اور حستیٰ رضا کی	میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
نفس نے لذتوں میں پھنسایا	مجھ پر اطف و کرم ہو خدایا
دل سے چاہت مٹا ماسوا کی	میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
از پے غوثِ اعظم ولایت	اپنی رحمت سے فرما عنایت
اپنی، اپنے نبی کی ولا کی	میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
دیدہ	

۱۔ فاقہ اللہ ۲۔ بیمیش کیلئے سع مُستقلٰ ۳۔ خاص اصطلاح کے اعتبار سے ہر وہ چیز جو خدا سے دور نہ چانے والی ہے اُسے ماہوا کہتے ہیں۔

حال عاصی کا بے حد ہوا ہے تیری رحمت کا بس آسرا ہے
 عَفْوٌ جُرم وَ قُضُور وَ خطا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
 میں گناہوں میں لمحڑا ہوا ہوں بد سے بدر ہوں بگڑا ہوا ہوں
 عَفْوٌ جُرم وَ قُضُور وَ خطا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
 ہے یہ تسلیم سب سے ہوا ہوں میں سدھرنا خدا چاہتا ہوں
 عَفْوٌ جُرم وَ قُضُور وَ خطا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
 ہو کرم از طفیل مدینہ میں نہ ہرگز پھر دل کر کے توبہ
 عَفْوٌ جُرم وَ قُضُور وَ خطا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
 باتِ عصیاں سے میں نے بگاڑی دل کی ہاتھوں سے بستی اجازی
 لطف و رحمت کی عَفْوٌ وَ عطا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
 مدینہ

لِمَعْنَى

تیرے ڈر سے سدا تھر تھراوں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
 کیف ایسا دے، ایسی ادا کی
 میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
 ملکِ شیطان سے تو بچانا
 ساتھِ ایمان کے مجھ کو اٹھانا
 فزع میں دیدِ بدُر الدُّجَى کی
 میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
 پھر عرب کی حسین وادیاں ہوں
 مجھ کو دیدارِ ٹور و ہرما کی
 کاش! ملکے کی شادا بیاں ہوں
 میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
 ماوں بہنوں سبھی عورتوں کو
 دیدے پرداہ بہوں بیٹیوں کو
 ہم سبھی کو حقیقی حیا کی
 اب تک اولاد سے جو میں محروم
 اُن کی بھرگوداے ربتِ قیوم
 سب کو رحمت کی اپنی عطا کی
 جگہاں رہے قبرِ عطار
 اے رحیم اور ستار و غفار
 تا ابدِ فضل و رحم و عطا کی
 میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

حج کا شرف ہو پھر عطا یا رت مصطفیٰ

(۱۵ جمادی الآخرہ ۱۴۳۴ھ۔ بیطابق 25-04-2013)

حج کا شرف ہو پھر عطا یا رت مصطفیٰ

میٹھا مدینہ پھر وکھا یا رت مصطفیٰ

مل جائے اب رہائی فراقی مدینہ سے

ہو یہ کرم، ہو یہ عطا یا رت مصطفیٰ

دیدے طواف خانہ کعبہ کا پھر شرف

فرما یہ پورا مددعا یا رت مصطفیٰ

رُخ سوئے کعبہ باٹھ میں زم زم کا جام ہو

پی کر میں پھر کروں دعا یا رت مصطفیٰ

پھر قافلہ الہی بنے ”چل مدینہ“ کا

احمد رضا کا واسطہ یا رت مصطفیٰ

سب اہل خانہ ساتھ میں ہوں کاش! چل پڑے

سوئے مدینہ قافلہ یا رت مصطفیٰ

ہوں ساتھ میں نواسیاں اور ان کے والدین

چلدے مدینے قافلہ یا ربِ مصطفیٰ

ہوں ساتھ پوتے پوتیاں اور ان کے والدین

چلدے مدینے قافلہ یا ربِ مصطفیٰ

دیوانے مصطفیٰ کے مرے ساتھ ساتھ ہوں

چلدے مدینے قافلہ یا ربِ مصطفیٰ

روتی رہے جو ہر گھری عشق رسول میں

وہ آنکھ دیدے یا خدا یا ربِ مصطفیٰ

اے کاش! مجھ کو خواب میں ہو جائے ایک بار

دیدار شاہِ انبیا یا ربِ مصطفیٰ

ہوں ڈھم میرے ملک سے تحریب کاریاں

امن و امان ہو عطا یا ربِ مصطفیٰ

دنیا کے جھگڑے ڈھم ہوں اور مشکلیں ملیں

صدقة حسن حسین کا یا ربِ مصطفیٰ

گوجال کو خطرہ ہے جری امداد پر ہے تو
پھر دشمنوں کا خوف کیا یا رپ مصطفیٰ

اس طرح پھیلے نیکی کی دعوت کہ نیک ہو
ہر ایک چھوٹا اور بڑا یا رپ مصطفیٰ

بے پردگی کا خاتمه ہو عورتوں کو دے
زیور حیا و شرم کا یارپ مصطفیٰ

ہر ماہ مدنی قافلے میں سب کریں سفر
الله! جذبہ کر عطا یارپ مصطفیٰ

احکامِ شرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق
پیکر خلوص کا بنا یارپ مصطفیٰ

”قفل مدینہ“ لب پر ہو اور یہ شرف ملے
ہر دم کروں تری شنا یا رپ مصطفیٰ

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا رپ مصطفیٰ

غیبت سے اور تہمت و چغلی سے ڈور رکھ
 خوگر ٹوچ کا دے بنا یا ربِ مصطفیٰ
 عجب و تکمیر اور بجا حب جاہ سے
 آئے نہ پاس تک ریا یا ربِ مصطفیٰ
 امراضِ عصیاں نے مجھے کریم جاہ دیا
 مرشد کا صدقہ دے شفایا ربِ مصطفیٰ
 جوں ہی گناہ کرنے لگوں، تیرے خوف سے
 فوراً انہوں میں تحریرا یا ربِ مصطفیٰ
 تیری ذشیت اور ترے ڈر سے، خوف سے
 ہر دم ہو دل یہ کانپتا یا ربِ مصطفیٰ
 دے نیع و قبر و حشر میں ہر جا آمان، اور
 دوزخ کی آگ سے بچایا ربِ مصطفیٰ
 آنکھوں میں جلوہ شاہ کا اور لب پر نعمت ہو
 جب روح تن سے ہو جدا یا ربِ مصطفیٰ

اے کاش! زیرِ گنبدِ خضرا پے ضیا
 ایمان پر ہو خاتمہ یاربِ مصطفیٰ
 مجھ کو بقیع پاک میں مدفنِ نصیب ہو
 غوثِ الورثی کا واسطہ یاربِ مصطفیٰ
 جس دم وہ آئیں قبر میں، میری زبان پر
 بس مر جا کی ہو صدا یاربِ مصطفیٰ
 خشر میں پلن صراط پہ میرے قدم کہیں
 جائیں پھسل نہ یا خدا یا ربِ مصطفیٰ
 فردوس میں پڑوں دے اپنے حبیب کا
 مولیٰ علی کا واسطہ یاربِ مصطفیٰ
 تو بے حساب بخش دے عطاً زار کو
 تجھ کو نبی کا واسطہ یاربِ مصطفیٰ

سر ہے خم ہاتھ میرا اٹھا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(یکام شوال المکرم ۱۴۳۱ھ کپڑہ کیا گیا)

سر ہے خم ہاتھ میرا اٹھا ہے	یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
فضل کی رحم کی ارجا ہے	یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
قلب میں یادِ لب پر شنا ہے	میرے ہر درد کی یہ دوا ہے
کون ڈکھیوں کا تیرے ہوا ہے	یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
قلبِ سختی میں حد سے بڑھا ہے	بندہ طالبِ ترے خوف کا ہے
الرجائے غمِ مصطفیٰ ہے	یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
حُبِ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے	لش بُدکار حاوی ہوا ہے
ہائے شیطان بھی پیچھے پڑا ہے	یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
آہ! بندہ ڈکھوں میں گھرا ہے	اس کو تیرا ہی بس آسرا ہے
الرجائے کرمِ یاخدا ہے	یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
تیرا انعام ہے یا الٰہی	کیسا اثرام ہے یا الٰہی
ہاتھ میں دامنِ مصطفیٰ ہے	یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
عشق دے سوز دے چشمِ نم دے	مجھ کو میٹھے مدینے کا غم دے

واپسے گنبدِ سبز کا ہے
 ہر گنہ سے بچا مجھ کو مولیٰ
 تجھ کو رمضان کا واپسے ہے
 فضل کر رحم کر تو عطا کر
 واپسے پختن پاک کا ہے
 عفو و رحمت کا بخشش کا سائل
 میرا سب حال تجھ پر کھلا ہے
 ہوں ظاہر بڑا نیک صورت
 ظاہر اچھا ہے باطن ندا ہے
 بے سب اے خدا کردے بخشش
 نام غفار مولیٰ ترا ہے
 مجھ خطا کار پر بھی عطا کر
 مجھ کو دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے
 نزع میں رپ غفار تجھ سے
 طالب جلوہ مصطفیٰ ہے
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
 نیک حصلت بنا مجھ کو مولیٰ
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
 اور معاف اے خدا ہر خطا کر
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
 ہوں نہایت گنبدگار و غافل
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
 کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
 خشر میں مجھ سے کرنا نہ پُرسش
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
 بے سب بخش دے رتب اکبر
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
 موت سے قبل بیمار تجھ سے
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

قبر میں مجھ کو تنہا لٹا کر
 دل اندر ہرے میں گھبرا رہا ہے
 یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
 مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی
 پھرنا اپنے در سے نہ خالی
 مجھ گنہگار کی انتبا ہے
 میرے مرشد جو غوثِ اورا میں
 یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
 شاہِ احمد رضا رہنمای میں
 مغفرت کر کے باش چاں دے
 نارِ دوزخ سے مجھ کو آماں دے
 یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
 کردے رحمتِ مری انتبا ہے
 واسطہ تجھ کو پیارے نبی کا
 بخش دے مجھ کو یہ انتبا ہے
 یا خدا ماہِ رمضان کے صدقے
 تپی توبہ کی توفیق دیدے
 نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے
 یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
 دیدے کاملِ شفای اللہی
 یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
 جو ہیں یہاں صحت کے طالب
 ان پر فرمائیں کرمِ ربِ غالب

تجھ سے رحم و کرم کی دعا ہے
 میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں
 کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں ترزا ہوں
 ناز رحمت پر مجھ کو بڑا ہے
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
 عیب دُنیا میں تو نے چھپائے
 خُش میں بھی نہاب آٹھ آئے
 آہ! نامہ مرا کھل رہا ہے
 گُز بُدیوں میں ساری گزاری
 بُخشن بُخوب کا واطرہ ہے
 وردِ لب کلمہ طبیبہ ہو
 آگیا ہائے! وقتِ تقفا ہے
 یاخدا ایسے اسباب پاؤں
 مجھ کو اور مان حج کا بڑا ہے
 آہ! رُخ و اَلم نے ہے مارا
 یا الٰہی مجھے دے سہارا
 ایک غمگین دل کی صدا ہے
 میری جان آفتؤں سے چھڑانا
 تجھ کو صدایق کا واطرہ ہے
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

تو عطا حلم کی بھیک کر دے
 میرے اخلاق بھی نہیک کر دے
 یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
 تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے
 اس سے لے فضل سے رت غفار
 گو یہ بندہ نکلتا ہے بیکار
 یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
 کام وہ جس میں تیری رضا ہے
 تیرے پیارے کی ذکریاری امت
 پر ہے سیالاب کی آئی آفت
 رحم کر بس ترا آسرا ہے
 یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
 آفتوں نے لگایا ہے ذریا
 ہر طرف سے بلاوں نے گھیرا
 یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
 ٹوہی اب میرا حاجت روا ہے
 اُس کی جھولی مرادوں سے بھردے
 جس کے حق میں جو بہتر ہو کر دے
 یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
 جس نے مجھ سے دعا کا کہا ہے
 عشقِ احمد میں آنسو بھاؤں
 حب دُنیا سے خود کو بچاؤں
 ایسی توفیق دے لجتا ہے
 یا خدا تجھ سے میری دعا ہے
 میری دشمن سے فرم احتفاظت
 دین و دینا بھی رکھنا سلامت
 دل دینہ

لے یہاں "سیالاب" کی جگہ حسب حال "مہنگائی" بھی پڑھ سکتے ہیں۔

ڈشت بستہ مری انتبا ہے
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
 مہرباں تو ہی، تو ہی مدگار
 اُس دکھی دل کا تو حامی کار
 جس کو دنیا نے ٹھکرا دیا ہے
 سخت گوئی کی میٹ جائے ھلکت
 واسطہ خلقِ نجوب کا ہے
 سُنتوں کی کروں خوب خدمت
 نیک میں بھی بخوبی انتبا ہے
 قافلوں میں سفر کی ہو کثرت
 ہم سے یوں دین کی لے لے خدمت
 عاجوانہ اللہی دعا ہے
 میری بُک کی عادتِ منادے
 اور آنکھیں حیا سے جھکا دے
 صدقہ عنایاں کا جو باحیا ہے
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
 یا اللہی کر ایسی عنایت
 دیدے ایمان پر استقامت
 تجھ سے عطار کی انتبا ہے
 یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے
 بارش اللہ کے کرم کی ہے
 آمنہ کے مکاں پر روز و شب
 جو حرم کا ادب کریں ان پر
 نوری چادر تی ہے کعبے پر
 مُلثَّرَم اور بِیْرَزَم پر
 باب و میزاب و حجر اسود پر
 مُسْتَبَار اور رُکَن شامی پر
 کیسا رُکن عراقی ہے عکھرا
 مُسْتَبَاب و خطیم پر بے شک
 رَحْمَتِیں ہیں مطاف پر بھی اور
 پاک گھر کے طواف والوں پر
 مَدْنَہ پاک پر مدینے پر
 سبز گنبد پر رَحْمَتِیں ہیں اور
 کعبہ پاک پر مناروں پر
 ان کے سحراب اور میثبر پر
 یا اللہ! غم مدینہ دے
 الجا مصطفیٰ کے غم کی ہے

یہ صدا میری چشمِ نم کی ہے
 سب بہاراں کے دم قدم کی ہے
 آبرو میری چشمِ نم کی ہے
 آرزو مجھ کو چشمِ نم کی ہے
 آرزو ایسی چشمِ نم کی ہے
 مجھ پر یکغاراً رخ غم کی ہے
 دیر اک بجھش قلم کی ہے
 پائیقیں راہ یہ اڑم کی ہے
 گرتیمیں آرزو اڑم کی ہے
 التجا یاخدا کرم کی ہے
 آرزو شافعِ اُم کی ہے
 یہ دعا تجھ سے چشمِ نم کی ہے
 ہو کرم التجا کرم کی ہے
 کاش! ہرسال حج کرے عطار
 عرض بدکار پر کرم کی ہے

دینہ

قلبِ مُضطَر کی لاج رکھ مولیٰ
 جو نظر آرہی ہے ہر جانب
 میرے مولیٰ غمِ مدینہ ہی
 سوزشِ سینہ و جگردے دے
 خون رُلائے سدا تری الفت
 آفوس سے بچائے یا اللہ
 بگڑی تقدیرِ ابھی سنور جائے
 ”قافلوں“ میں سفر کرو یاروا!
 سارے اپناو ”مدنی انعامات“
 لاکن نار یہیں مرے اعمال
 اپنی امت کی مغیرت ہو جائے
 بخش دے اب تو مجھ کو یا اللہ
 دے دے ”فُقلِ مدینہ“ یا اللہ

۱: جملہ

نعتیہ شاعری کرنا کیسا؟

سوال: نعتیہ شاعری کرنا کیسا ہے؟

جواب: سنت صحابہ علیہم الرضوان ہے یعنی بعض صحابہ مثلاً حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سید نازید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہما سے نعتیہ اشعار لکھنا ثابت ہے۔ تاہم یہ ذہن میں رہے کرنعت شریف لکھنا نہایت مشکل فن ہے، اس کے لیے ماہر فن عالم دین ہونا چاہئے، ورنہ عالم نہ ہونے کی صورت میں ردیف، قافیہ اور بگر (یعنی شعر کا وزن) وغیرہ کو بھانے کیلئے خلاف شان الفاظ ترتیب پاجانے کا خدشہ رہتا ہے۔ عوام الناس کو شاعری کا شوق پر انامناب نہیں کہ بُر کے مقابلے میں نظم میں کفریات کے صد و رکا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ اگر شرعی اغلوط سے کلام محفوظ رہ بھی گیا تو ”فضولیات“ سے بچنے کا ذہن بیٹت کم لوگوں کا ہوتا ہے۔ جی ہاں آج کل جس طرح عام گفتگو میں فضول الفاظ کی بھرمار پائی جاتی ہے اسی طرح ”بیان“ اور ”نعتیہ کلام“ میں بھی ہوتا ہے۔ (کفری کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۲۳۲ مکتبۃ المدینہ)

آمدِ مصطفیٰ مرحباً مرحباً

آمدِ مصطفیٰ مرحباً مرحباً
 یاشفیع الورَّی مرحباً مرحباً
 یار رسولِ خدا مرحباً مرحباً
 آئے شمسِ الصُّلُحی مرحباً مرحباً
 آئے نورُ الہدای مرحباً مرحباً
 آئے مشکل کشا مرحباً مرحباً
 رہبر و رہنما مرحباً مرحباً
 شاہِ ہر دوسراء مرحباً مرحباً
 رَحْمَتِ کبیریا مرحباً مرحباً
 یا حبیبِ خدا مرحباً مرحباً
 راحت آئینہ مرحباً مرحباً
 والدِ فاطمہ مرحباً مرحباً
 آئے صدرُ الغلی مرحباً مرحباً
 اے برائجِ مُنیر اے علیم و تحریر
 آئے غل پڑ گیا مرحباً مرحباً
 سرپر تاجِ شفاعت ہے جن کے وہ آج
 آگئے مرحباً مرحباً مرحباً
 آئے پیارے نبی ہر طرف تھی خوشی

مُحَمَّدِی مُحَمَّدِی ہوا مبکی مبکی ئضا
 پچھوں کھلنے لگے نعمت کہنے لگے
 ہر شجر جھوم اٹھا مرجا مرجا
 اپر رحمت اٹھا اور برسنے لگا
 چار سو چاندنی ہر طرف روشنی
 تھی ہوا مُشكبار آئی ہر سو بہار
 واعظِ خوش بیاں آن کا ہر نعمت خواں
 کہتا ہے کہتا تھا مرجا مرجا
 ہے بڑا مرتبہ ماڈ میلاد کا
 اس میں کیا شک بھلا مرجا مرجا
 منہ اجلا ہوا بول بالا ہوا
 ہر صنم لے اگر پڑا کعبہ کہنے لگا
 آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 دور اندر ہوا لو سویرا ہوا
 آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 دھومِ صل علی کی پھی چار سو
 آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 بے قرار و ستو دل فگارو سنو
 آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 مرغزارو سو ریگزارو سو
 آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 گُل عذارو سو ماہ پارو سنو
 آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 شاندارو سو جاندارو سو
 آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا

۱۔ بُتْ حَرْثَى دَلْ وَالوْ حَرْثَى يَعْنِى هَرَى الْحَاسْ "مرغزار" یعنی جہاں ہری گھاس پھیلی ہوئی ہو۔
 ۲۔ پچھوں یعنی گال والا پتھر، خوبصورت پتھر

اے دُلارو سُنو میرے پیارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 میرے یارو سُنو دوستدارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 آبشارو سُنو تیز دھارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 شاشارو سُنو خارزارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 اے بہارو سُنو تم بھی غارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 چاند تارو سُنو تم بھی نظارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 لالہ زارو سُنو تم بہارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 تاجدارو سُنو مالدارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 اے کھارو سُنو تم سُنارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 ہونہارو سُنو ہوشیارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 رازدارو سُنو روزہ دارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 کامدارو سُنو کامگارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 شہسوارو سُنو نامدارو سُنو آگئے مصطفیٰ مرجا مرجا
 عیدِ میاد ہے کس قدر شاد ہے قلب، عطار کا مرجا مرجا
 دینہ

۱ درخون کا جھنڈا ۲ کامنوس بھرا جگل ۳ یعنی گلگار ۴ پاکی اٹھانے والا
 ۵ کارکن، عہدیار ۶ خوش نصیب ۷ گھوڑے سوار ۸ عالی جناب

تاجدارِ آنیٰ، اهلاً و سهلاً مرحبا

تاجدارِ آنیٰ، اهلاً و سهلاً مرحبا

رازدارِ کبیریا، اهلاً و سهلاً مرحبا

آگئے خیرِ الوراٰی، اهلاً و سهلاً مرحبا

آئے شاہِ آنیٰ، اهلاً و سهلاً مرحبا

مظہرِ ربِ العلیٰ، اهلاً و سهلاً مرحبا

مصطفیٰ وحییٰ، اهلاً و سهلاً مرحبا

پیشوائے آنیٰ، اهلاً و سهلاً مرحبا

مرسلین کے مقتداٰ، اهلاً و سهلاً مرحبا

سیدِ ارض و سما، اهلاً و سهلاً مرحبا

سرورِ ہر دوسرَا، اهلاً و سهلاً مرحبا

خلق کے حاجت روا، اهلاً و سهلاً مرحبا
 دافعِ رنج و بلاء، اهلاً و سهلاً مرحبا
 سید و سردار ما، اهلاً و سهلاً مرحبا
 بے کسوں کے آسرا، اهلاً و سهلاً مرحبا
 مالک و مختار ما، اهلاً و سهلاً مرحبا
 حامی ہر بنوا، اهلاً و سهلاً مرحبا
 مشرق و مغرب میں اک اک بام کعبہ پر بھی ایک
 نصب پر چم ہو گیا، اهلاً و سهلاً مرحبا
 چاند سا چکاتے چہرہ نور بر ساتے ہوئے
 آگئے بدر اللہ جی، اهلاً و سهلاً مرحبا
 آئندہ کے گھر میں آقا کی ولادت ہو گئی
 مرحبا صلی علی، اهلاً و سهلاً مرحبا

جھک گیا کعبہ بھی ہٹ منہ کے بل اوندھے گرے
 دبدب آمد کا تھا، اهلا و سهلاً مرحبا
 چڑھ کنگوڑے گرے آتشکدہ نہشنا ہوا
 سپٹا شیطان گیا، اهلا و سهلاً مرحبا
 سوئی قسمت جاگ انھی اور سب کی بگڑی بن گئی
 باب رحمت واہوا، اهلا و سهلاً مرحبا
 آتے ہی سجدہ کیا اور ربِ ہبلىٰ امّتیٰ
 کی، زبان پر تھی دعا، اهلا و سهلاً مرحبا
 خوب جھومو عاصو! وہ مسکراتے آگئے
 شافع روزِ جزا، اهلا و سهلاً مرحبا

دینہ

اعلیٰ حضرت ذحمة اللہ تعالیٰ علیہ کلستے ہیں: دینا میں تشریف لاتے ہی آپ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا۔ اس وقت ہوتوں پر یہ دعا جاری تھی: رب
 ہب لی امّتیٰ یعنی پروردگار! میری امّت بخستے ہو کر دے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳۰ ص ۷۱۷)

عیدِ میلادِ اُنہیٰ ہے چار جانب روشنی
 ہر طرف ہے غلغله، اهلاً و سهلاً مرحبا
 پھٹ گئے ظلمت کے بادل نور ہر سو چھا گیا
 آگئے نورِ خدا، اهلاً و سهلاً مرحبا
 جن کے پرتوسے ہے ساری جگہاتی گہکشان
 آئے وہ شمسِ لصھی، اهلاً و سهلاً مرحبا
 آسمانوں پر گئے اور خلد کی بھی سیر کی
 شاہ کا یہ مرتبہ، اهلاً و سهلاً مرحبا
 حاضر و ناظر بھی ہیں اور باطن و ظاہر بھی ہیں
 پکھنیں ان سے پچھا، اهلاً و سهلاً مرحبا
 قبر میں عطار کی، آمد ہو جب سرکار کی
 ہوزبائ پریاخدا، اهلاً و سهلاً مرحبا
 خش میں عطار ان کو دیکھتے ہی بول اٹھا
 مرحباً مصطفیٰ، اهلاً و سهلاً مرحبا

اے عَربَ کے تاجدار! اهْلًا وَسَهْلًا مرحبا

اے عَربَ کے تاجدار، اهْلًا وَسَهْلًا مرحبا

اے رسولِ ذی وقار، اهْلًا وَسَهْلًا مرحبا

آئے شاہ نامدار، اهْلًا وَسَهْلًا مرحبا

سب پکارو بار بار، اهْلًا وَسَهْلًا مرحبا

اے حسیبِ کردگار، اهْلًا وَسَهْلًا مرحبا

اے خُدَا کے شاہ کار، اهْلًا وَسَهْلًا مرحبا

آمنہ کے گلُّ عذار، اهْلًا وَسَهْلًا مرحبا

اے ہمارے شہر یار، اهْلًا وَسَهْلًا مرحبا

آٹھیا کے تاجدار، اهْلًا وَسَهْلًا مرحبا

طیبہ کے ناقہ سوار، اهْلًا وَسَهْلًا مرحبا

مرہم قلبِ فگار، اهلاً و سهلاً مرحبا
 میرا بگڑا دل سنوار، اهلاً و سهلاً مرحبا
 عزتِ رسوایزار، اهلاً و سهلاً مرحبا
 قوتِ زار و نزار، اهلاً و سهلاً مرحبا
 نور کی برسی پھوار، اهلاً و سهلاً مرحبا
 آیا ہر شے پر نکھار، اهلاً و سهلاً مرحبا
 کرم متوّر قلبِ تار، اهلاً و سهلاً مرحبا
 دُور ہو دل کاغبار، اهلاً و سهلاً مرحبا
 سب سے بڑھ کر کامگار، اهلاً و سهلاً مرحبا
 باعثِ باغ و بہار، اهلاً و سهلاً مرحبا
 جلوہ کردے آشکار، اهلاً و سهلاً مرحبا
 ہوفِ داعطارِ زار، اهلاً و سهلاً مرحبا

سب پکارو جھوم کر میٹھا مدینہ مر جبا

(الحمد لله رب العالمين ۱۴۱۵ھ کی حاضری میں بتارن ۲۷ ذوالحجہ مسجد نبوی شریف علی صاحبِها الصدقة
والسلام میں بیان کریے کلام قلبید کیا)

سب پکارو جھوم کر میٹھا مدینہ مر جبا
کر کے خم سب اپنا سر میٹھا مدینہ مر جبا
ڈوبا رہتا ہے مدینہ روشنی میں ہر گھڑی
شام ہو یا ہو سحر میٹھا مدینہ مر جبا
نور بر ساتے منارے سبز گنبد کی بہار
دل ہو روشن دیکھ کر میٹھا مدینہ مر جبا
جائنتے ہو سبز گنبد کیوں حسین ہے اس قدر
اس میں ہے آقا کا گھر میٹھا مدینہ مر جبا
پھول مبکے، دھول چمکے، خوبصورت ہر بیوں
پُرکشش ہر اک حجر میٹھا مدینہ مر جبا
پوچھتی خواہ ہوا اور پچھائیں پلپلیں
ہے سماں رنگیں تر میٹھا مدینہ مر جبا

لائچی پتہ

جبکہ چلتی ہے صبا آقا کا روضہ چوم کر
 جھوم اٹھتے ہیں شجر میٹھا مدینہ مرجا
 بیوق پیچکی، اپر ابھری، ابڑ برسا اور گیا
 گنبد خضرا نکھر میٹھا مدینہ مرجا
 عظمتیں ہیں رفتیں ہیں نعمتیں ہیں برکتیں
 رحمتیں ہیں ہر دُگر میٹھا مدینہ مرجا
 پھول تو پھر پھول ہیں کانے بھی اسکے سُن میں
 خوب سے ہیں خوب تر میٹھا مدینہ مرجا
 سگر یزوں کی چمک کے سامنے سب بیچ ہیں
 دُنیوی لعل و غیر میٹھا مدینہ مرجا
 ہیں فضائیں خوشگوار اس کی ہواں میں مظکبار
 ہے مُعطر کس قدر میٹھا مدینہ مرجا
 اس لئے تو ہم کو پیارا ہے مدینہ رہتے ہیں
 اس میں شاہ بجوبر میٹھا مدینہ مرجا
 خلد کی رکنیاں شادا یاں تسلیم ہیں
 یہ سب اپنی جا مگر میٹھا مدینہ مرجا
 مدینہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سَلَّمَ بَقَلْ سَبِيَّاَدَلَ سَبِّهَرَ كَلَذَدَوْنَ

نور کی برسے پھوار اس میں رہے ہر دم بہار
 خوبصورت ہے تگر میٹھا مدینہ مرجا
 حُشِن پیرس کا فدائی بھی یہاں پر جھوم آئے
 سبز گنبد دیکھ کر میٹھا مدینہ مرجا
 بکریاں تو بکریاں، چڑیاں بھی اس کی محترم
 اور کبوتر بختور لای میٹھا مدینہ مرجا
 بھجڑ طیبہ میں جو روتے ہیں خدا یا ہونصیب
 ان کو طیبہ کا سفر میٹھا مدینہ مرجا
 یا رسول اللہ کہتے ہی ٹلیں گی مشکلین
 غمزد و آؤ ادھر میٹھا مدینہ مرجا
 رات روشن دن منور سب سماں پر ثور ہے
 دیکھ لو اہل نظر میٹھا مدینہ مرجا
 جھوم کرتا رے کریں دیدار طیبہ روز اور
 ہوں فدا شمس و قمر میٹھا مدینہ مرجا
 جو مدینے آگیا عطار آکر مرگیا
 وہ بڑا ہے بختور میٹھا مدینہ مرجا

لنے نصیب وار

کاش! دشتِ طیبہ میں میں بھٹک کے مر جاتا

کاش! دشتِ طیبہ میں، میں بھٹک کے مر جاتا
 پھر بقیٰ غرقد میں دُفن کوئی کر جاتا

کاش! جانبِ طیبہ آہ! یوں اگر جاتا
 چاک چاک میں لیکر سینہ و جگر جاتا

کاش! گنبدِ خضرا پر نگاہ پڑتے ہی
 کھا کے غش میں اگر جاتا پھر ترپ کے مر جاتا

زابدین دُنیا بھی رشک کرتے عاصی پر
 مصطفیٰ کے قدموں میں دُفن ہو اگر جاتا

یا نبی رحمت یہ میرے دل کی حرست ہے
 خاک بن کے طیبہ کی کاش! میں بکھر جاتا

کاش! ایسا مل جاتا عشق نام سنتے ہی
 آنکھ بھی امند آتی دل بھی غم سے بھر جاتا

دل سے الفتِ دنیا پالیقیں نکل جاتی
 خار ان کے صحراء کا دل میں گر اُتر جاتا
 جذبہ غزالی دو ۋَلوله پلاپی دو
 کاش مرشدی جیسا مل تپاں جگر جاتا
 زائر مدینہ تو چل رہا ہے بنس بنس کر
 کاش! لے کے فطر قلب اور چشم تر جاتا
 بے دھڑک مدینے میں داخلہ ہوا تیرا
 کاش! پاؤں کے بد لے سر کے بل اگر جاتا
 روتے روتے مر جاتا وقت رخصت طیبہ
 کاش! میں مدینے سے لوٹ کر نہ گھر جاتا
 کاش! فرقہ طیبہ سے میں رہتا رنجیدہ
 ہر خوشی کا لمحہ بھی روتے ہی گزر جاتا

کام میرا بن جاتا جو تری نظر ہوتی
 میرا ڈوبا بیڑا بھی یانی اُبھر جاتا
 لازمی ہے ہر صورت چھوٹنا گناہوں کا
 بھائی موت سے پہلے کاش! تو سدھر جاتا
 غیر کے تو فیشن کو چھوڑ دے مرے بھائی
 اُن کی سُئیں اپنا کیوں ہے دردر جاتا
 بے عد غلام آقا خُلد جا رہے ہیں کاش!
 میں بھی ساتھ ان کے یا شاد بُخڑ و بر جاتا
 یاخدا! مبلغ میں سُئتوں کا ہوتا کاش!
 تیرے دین کی خدمت کچھ جہاں میں کر جاتا
 اُن کا آگیا عطار اُن کا آگیا عطار
 شور تھا یہ ہر جانب خُشر میں جدھر جاتا

کاشکے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا

(ذرع کی نختیوں، قبر کی ہولناکیوں، جنگل کی خوفناک وادیوں کا تصور باندھ کر خوف
خداور، جل سے لرزتے ہوئے ایکبار حکمتوں سے اس کلام کو پڑھئے)

کاشکے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا
قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سُلُبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاشکے ہری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا
میں نہ پھنس گیا ہوتا آکے صورت انساں
کاش! میں مدینے کا اونٹ بن گیا ہوتا
اونٹ بن گیا ہوتا اور عیدِ قربان میں
کاش! دستِ آقا سے فخر ہو گیا ہوتا

کاش! میں مدینے کا کوئی دُنیہ ہوتا یا
 سینگ وala چشکبرا مینڈھا بن گیا ہوتا
 تار بن گیا ہوتا مرشدی کے گرتے کا
 مرشدی کے سینے کا پال بن گیا ہوتا
 دو جہاں کی فکروں سے یوں ٹجات مل جاتی
 میں مدینے کا بچ تج سُکتا بن گیا ہوتا
 کاش! ایسا ہوجاتا خاک بن کے طبیہ کی
 مصطفیٰ کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا
 پھول بن گیا ہوتا گلشن مدینہ کا
 کاش! ان کے صحراء کا خار بن گیا ہوتا
 میں بجائے انسان کے کوئی پودا ہوتا یا
 نخل بن کے طبیہ کے باش میں کھڑا ہوتا

گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ
 یا میں بن کے اک تنکا ہی وہاں پڑا ہوتا
 مرغ زارِ طیبہ کا کاش! ہوتا پروانہ
 گرد شمع پھر پھر کر کاش! جل گیا ہوتا
 کاش! خر یا خچیر یا گھوڑا بن کر آتا اور
 آپ نے بھی گھونٹ سے باندھ کر رکھا ہوتا
 جاں گنی کی تکلیفیں ذُنُخ سے میں بڑھ کر کاش!
 مرغ بن کے طیبہ میں ذُنُخ ہو گیا ہوتا
 آہ! کثرتِ عصیاں ہائے! خوف دوزخ کا
 کاش! میں نہ دنیا کا اک بئشہ بنا ہوتا
 شور اٹھا یہ محشر میں خلد میں گیا عطار
 گرنہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا

کاش! پھر مجھے حج کا، اذن مل گیا ہوتا

کاش! پھر مجھے حج کا، اذن مل گیا ہوتا

اور روتے روتے میں، کاش! چل پڑا ہوتا

ہائے! پھوٹی قسم نے، حاضری سے روکا ہے

کاش! میں مدینے میں، پھر پہنچ گیا ہوتا

اس سفر کی میاری، کرچکا تھا میں ساری

کاش! میری قسم نے ساتھ دیدیا ہوتا

میرے قلبِ مُضطَر کو بھی قرار آ جاتا

حج کا مردہ کوئی کاش! آکے دے گیا ہوتا

مجھ کو چھوڑ کر تھا قافلہ چلا طیبہ

کاش! ساتھ میں لے کر مجھکو بھی گیا ہوتا

کاش! ان کی راہوں کو پھول اور کامتوں کو

چومتا گیا ہوتا جھومتا گیا ہوتا

میثل سال رفتہ پھر کاش! چشم ترے کر
 سبز بزر گنبد کے رو برو کھڑا ہوتا
 مجھ کو پھر مدینے میں اس برس بھی بُلواتے
 آپ کا بڑا احسان مجھ پر یہ شہا ہوتا
 نسر گنبد خضرا اشکبار آنکھوں نے
 کاش! میری فُرقت کا داغ دھو دیا ہوتا
 کاش! گنبد خضرا کے حسین جلووں میں
 میرا روتے روتے ہی دم نکل گیا ہوتا
 دم نکل گیا ہوتا میرا ان کے قدموں میں
 ساتھ گر مقدار نے میرا دے دیا ہوتا
 جن دنوں مدینے میں حاضری ہوئی تھی کاش!
 مر کے ان کے گوپے میں ڈفن ہو گیا ہوتا
 کاش! ایسا ہو جاتا گورے گورے قدموں میں
 گر کر آپ کا عطار آپ پر قِدرا ہوتا

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا

دل بائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا
 مغلوب شہا! نفس بدکار نہیں ہوتا

شیطان مسلط ہے افسوس! کسی صورت
 اب ضمیر گناہوں پر سرکار نہیں ہوتا

اے رب کے حبیب آؤ! اے میرے طبیب آؤ
 اپنھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا

گو لاکھ کروں کوششِ اصلاح نہیں ہوتی
 پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا

یہ سانس کی ملا اب بس ٹوٹنے والی ہے
 دل آہ! مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا

ست کی طرف لوگو تم کیوں نہیں آ جاتے
 کیوں سرد گناہوں کا بازار نہیں ہوتا

سرکار کا عاشق بھی کیا واڑھی منڈاتا ہے!
 کیوں عشق کا چبرے سے اظہار نہیں ہوتا

آقا کی اطاعت سے جی اپنا چڑاتے ہیں
 جو، ایسوں سے خوش رپ غفار نہیں ہوتا
 جینے کا مزہ اُس کو ملتا ہی نہیں جس کا
 دل عشق محمد سے سرشار نہیں ہوتا
 جو یادِ مدینہ میں دن رات ترپتے ہیں
 دُور ان سے مدینے کا دربار نہیں ہوتا
 مغموم ہے غم جس کو آقا کا نہیں ملتا
 بیمار ہے جو ان کا بیمار نہیں ہوتا
 خوشیوں میں مَسرت میں آسائش و راحت میں
 اسرارِ محبت کا اظہار نہیں ہوتا
 وہ عشقِ حقیقی کی لذت نہیں پاسکتا
 جو رنج و مصیبتوں سے دو چار نہیں ہوتا
 اے زابر طیبہ! ٹو دم توڑ دے چوکھت پر
 دیدارِ مدینے کا ہر بار نہیں ہوتا
 کون ایسی کرے گرأت کہہ سکتا نہیں عاقل
 سرکار کا دیوانہ ہُشیار نہیں ہوتا

آجائے مدینے میں لے جائے ذرا سی خاک
 جو ٹھیک کسی صورت بیمار نہیں ہوتا
 اے ساکلو! آجاؤ اور جھولیاں پھیلاؤ
 دربار رسالت سے انکار نہیں ہوتا
 وہ بھر سخاوت ہیں وہ قاسم نعمت ہیں
 طبیہ کا گدا ہرگز نادار نہیں ہوتا
 دنیا میں بھی شخص نہیں ہے عقیلی میں بھی شخص نہیں ہے
 جو ان کا ہے دیوانہ وہ خوار نہیں ہوتا
 دنیا میں بھی جلتا ہے عقبی میں بھی جلتا ہے
 میں کیسے کہوں مُنکر فی النار نہیں ہوتا
 چھوڑو اے فرشتو وہ، آتے ہیں شفاعت کو
 وہ جس کے بھی حامی میں فی النار نہیں ہوتا
 افسوس ندامت بھی عصیاں پہ نہیں ہوتی
 نیکی کی طرف مائل عطار نہیں ہوتا
 آقا کا گدا ہو کر عطار تو گھبرائے
 گھبرائے وہی جس کا غنوماں نہیں ہوتا

مدینے ہمیں لے گیا تھا مقدار مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا

(۴) حرم الحرام ۱۴۱۷ھ کو سفرِ مدینے سے واپسی ہوتی، ۷ حرم الحرام ۱۴۱۸ھ کو اپنے جذبات کو اشعار کے ساتھے میں ڈھالا)

مدینے ہمیں لے گیا تھا مقدار
نہ ہم کاش! آتے یہاں لوٹ کر گھر
مدینے ہمیں کیسا سُرور آ رہا تھا
وہاں باریش نور ہوتی تھی میہم
نہ دنیا کی جنگنگ زمانے کا تھا غم
ملا تھا ہمیں قربِ محبوبِ داؤر
مُرثتِ برے پو طرفِ گھومتی تھی خوشی
خوشی بھی خوشی سے وہاں جھومتی تھی
مزہ بھی مزے لے رہا تھا وہاں پر
کبھی رُو برو بیز ٹلہنڈ کا منظر
کبھی سامنے ہوتے محرابِ دہنبر
وہاں راہِ چلتے تھے ہم دستِ بستہ
کبھی نکت پڑھتے تھے ہم راستے بھر
کبھی دُور سے تکتے محرابِ دہنبر
نمزاں کا بھی لطف تھا کیا وہاں پر
مدینے ہمیں کیسا سُرور آ رہا تھا

نفاسیں مُؤور ہوا میں مُعطر
 سماں تھا وہاں کس قدر کیف آور
 جہاں میں کہیں بھی نہیں ایسا منظر
 مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
 خندقِ مُغیلائ پہ باد بھاراں
 مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
 تی تھی پہاڑوں پ نورانی چادر
 کبھی مت ہو کر شجر جھوٹت تھے
 تو جہر جہر کے پتے زمیں چوتے تھے
 اُنھا لیتے ان کو کبھی ہم بھی بڑھ کر
 مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
 وہاں تو اندر سے میں بھی روشنی ہے
 بیہاں پر اجائے میں بھی نیزگی ہے
 وہاں دن تھے روشن تو شب بھی مُؤور
 خوش! وہو پتھی خندی خندی وہاں پر
 کئی کیا چھاؤں بھی مہکی مہکی وہاں پر
 وہاں ڈرہ ڈرہ ہے صد رشک گوہر
 یقیناً مدینہ ہے صد رشک جفت
 مدینے میں ہے بیٹھے آقا کی ثربت
 اے عطار کیوں چھوڑ کر آئے ود در
 مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا

دینہ

۱: کائنے دار جہاڑی یا کائنے دار درخت ۲: اندر سرا

دل په غم چھاگیا یا رسولِ خدا

دل په غم چھا گیا، یار رسولِ خدا
 کیا بنے گا مرد، یار رسولِ خدا
 زور طوفان ہے، پھنس گئی جان ہے
 الٰمد ناخدا، یار رسولِ خدا
 آہ! ناکامیاں، بائے بر بادیاں
 چھائیں تاریکیاں، اُف! ای انہیاریاں
 ناؤ منجھار میں، ڈوبا سرکار میں
 ہنس گیا ہنس گیا، پھنس گیا پھنس گیا
 قلب غربال گئے، حال بے حال ہے
 آہ! اے ناخدا، یار رسولِ خدا
 تم نکالو شہا، یار رسولِ خدا
 تیرے بیمار کا، یار رسولِ خدا
 قلب ناشاد گئے، خین بر باد ہے
 ہو کرم سیدا، یار رسولِ خدا
 صدقہ صدیق کا، یار رسولِ خدا
 دید و دل کو قرار، اے شہزادی وقار
 صدقہ فاروق کا، یار رسولِ خدا
 گبڑی قسمت سورا، اے مرے تاجدار
 دینہ

سیزخنوں سے چھانی

لے رہیں

لے دیا کے بھی وہاں

سیزخنہ

ذور آفات ہوں، ٹھیک حالات ہوں
صدق عثمان کا، یار رسول خدا

ہم سبھی ایک ہوں، ایک ہوں نیک ہوں
از پنے مرٹھی، یار رسول خدا

ایسے برباد ہوں، پھر نہ آباد ہوں
دشمنان خدا، یار رسول خدا

جب قد رحاسدیں، میں مرے شاودیں
سب کا دل ہو صفا، یار رسول خدا

ہو نگہِ کرم، تاجدارِ حرم
واسطہ غوث کا یار رسول خدا

میں سرپا خطا، ہوں بڑا رو سیاہ
حشر میں ہوگا کیا، یار رسول خدا

یافعی اُمَّم، تم ہی رکھنا بھرم
روی محشر مراء، یار رسول خدا

سرورِ کائنات، اپنی جنت میں ساتھ
لے کے چلنا شہا، یار رسول خدا

شاو دنیا و دیں، کام کرتا نہیں
ذہن عطار کا، یار رسول خدا

ہو کرم یانبی، پار بیڑا ابھی
ہوگا عطار کا، یار رسول خدا

دیدہ

لے پاک

عطار نے دربار میں دامن ہے پسara

عطار نے دربار میں دامن ہے پسara
 ہے اُذن مدینہ کا طلب گار بچارا
 پھر جگہ کا شرف مجھ کو عطا کر دو خدارا
 میں سالی گزشتہ بھی تو آیا تھامدینے
 ملے کی حسین شام کی دیکھوں میں بھاریں
 ”سامانِ مدینہ“ تو شہا! لا کے رکھا ہے
 اب دے دوسرا کا بھی ہمیں اُذن خدارا
 اب کر دو کرم تم نہ کرو دیر خدارا
 تاخیر ہوتی جاتی ہے کیوں کوچ میں آخر؟
 بگڑا ہوا ہر کام سنور جائے گا میرا
 سرکار! مدینے میں اسی سال بُلا لو
 یارب ہمیں مکی نظاہوں میں بُلا لے
 پھر خاتمة کعبہ کا کریں جم کے نظارا
 اور مُردِ لفہ کا بھی کروں خوب نظارا
 جو بھرِ مدینہ میں ترپتے ہیں شب و روز
 کر لیں کبھی طیبہ کا شہا! وہ بھی نظارا

کس طرح مدینے میں مرادِ اخْلَمْ ہوگا
آلوہ ذُجُود آہ! گناہوں سے ہے سارا
اے کاش! میری آنکھ ہو دیدار کے قابل
جی بھر کے کروں گُشَبَدْ خَضْرَا کا نظارا
مرنے دو مدینے میں مجھے قافلے والو
اے چارہ گرو! تم بھی نہ کرنا کوئی چارہ
ہم جائیں کہاں اور شہا کس کو پکاریں
ہمدرد نہیں تیرے سوا کوئی ہمارا
وکھیوں کا نہیں تیرے سوا کوئی بھی ہمدرم
ہے کس کو تخریض ڈور کرے ڈرد ہمارا
گو بد ہوں گنپگار ہوں بد کار ہمارا ہوں تمہارا
ہم کیوں کریں حکام کی امرات کی خوشاب
جب آپ کے ٹکڑوں پہ ہمارا ہے گزارا
شیطان نے بہکا کے گناہوں میں پھنسایا
اور نفس بدآطوار نے عصیاں پہ ابھارا
عصیاں کے سُنَنَرِ میں پھنسی ناؤ ہماری
تم آ کے سنبھالو ہے بہت ڈور گنارا
افسوں! گناہوں سے ہے پُر نامہ اعمال
رکھئے گا مری لاج قیامت میں خُدارا
عطار کا بس آپ کے ہاتھوں میں بھرم ہے
کہہ دیجئے عطار ہمارا ہے ہمارا

قرآن مصلکِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: یوں کی مسلمان کو بھوک میں کیا کھانا کریں کہ رَبُّكُمْ رَبُّ الْعِزَّۃِ عَلَیْہِ سَلَّمَ: یعنی اس دروازے سے داخل فرمائے کا جس میں سے اس پیٹے اُٹھی واطل ہوں گے۔ (النَّجْمُ الْكَبِيرُ لِلْمُتَبَرِّقِيِّ ج ۲۰ میں حدیث ۱۶۲)

آج طیبہ کا ہے سفر آقا

آج طیبہ کا ہے سفر آقا
 دے دو تو شے میں چشم تر آقا
 غمزدہ ہوں میں کس قدر آقا
 تم کو میری ہے سب خبر آقا
 مجھ کو بیماریوں نے گھیرا ہے
 آپ ہیں میرے چارہ گر آقا
 چند آشکوں کے مابوا پلے
 کچھ نہیں تو شے سفر آقا
 تاج شاہی کا میں، نہیں طالب
 کردو رحمت کی اک نظر آقا
 تیری الفت کا میں بھکاری ہوں
 میرا سکنکول جائے بھر آقا
 قلبِ مُضطَر دو چشم تر دو اور
 چل مدینہ کا وہ بھی لیں مفترود
 چاک سینہ تپاں جگر آقا
 جن کے پلے نہیں ہے زر آقا
 کیا عماۓ کی ہو بیان عظمت
 تیرے نعلین تاج سر آقا
 تیرے ہوتے ہوئے بھلا کیوں ہو
 وار ڈشمن کا کارگر آقا
 اس طرح سے چھپا لو دامن میں
 معرف ہوں گناہ کرنے میں
 کوئی چھوڑی نہیں کر آقا

پھنس گیا ہوں گنہ کی دلدل میں ہو کرم شاہ بخوبیر آقا
 میں گنگہار ہوں مگر قربان تیری رحمت کی ہے نظر آقا
 واپسے میرے غوث اعظم کا ہر خطا کر دو درگزر آقا
 تم اُسے بھی گلے لگاتے ہو جس کو دھکارے ہر بشر آقا
 میں جہنم میں گر گیا ہوتا نہ بچاتے مجھے اگر آقا
 کاش! پیچی نظر رہے، بے کار میں نہ دیکھوں ادھر ادھر آقا
 جان پُھوٹے فضول باتوں سے از پے حضرت عمر آقا
 مولیٰ مشکلکشا کے صدقے میں استقامت دو دین پر آقا
 از پے مرشدی ضیاء الدین میرے دل میں بناؤ گھر آقا
 کاش! اس شان سے یہ دم نکلے تیری ذہنیز پر ہو سر آقا
 اذن دیدو بحق عزقد کا تیرے جلووں میں جاؤں مر، آقا
 کیا بننے گا بجائے طیبہ کے سندھ میں مر گیا اگر آقا
 موت عطار کو مدینے میں آئے اب تو نہ جائے گھر آقا

صاحبِ عزَّت و جلال آقا

صاحبِ عزَّت و جلال آقا ٹو ہے باعظمت و کمال آقا
 ہر صفت تیری لازوال^۱ آقا پالیقیں ٹو ہے بے مثال آقا
 میں ہوں بدُخُلُق و بدِ خَسَال آقا تم ہو خوش خلق و خوش مقابل آقا
 رنج و غم نے کیا بڑھال آقا آقا آقا مجھے سنبھال آقا
 میں ہوں بے روپ بے جمال آقا کچھ نہیں ڈھنگ اور کمال آقا
 تری رحمت ہی سے ملی عزت خاک مجھ میں ہے کچھ کمال آقا
 قتل کرنے عدو چڑھ آیا تھا نئی گیا ہوں میں بال بال آقا
 تیرے ہوتے ہوئے مراب کیوں کوئی بیکاٹ کرے گا بال آقا
 ٹھوکریں دُر بُدر کی کیوں کھاؤں تیرے دم سے ہوں مالا مال آقا
 حق کے پیارے ہیں آپ اور پیارا آپ کا ربِ ذوالجلال آقا
 سب حسیوں سے پالیقیں بڑھ کر حُسن تیرا جرا جمال آقا
 تم نے ہی سر بلندیاں بُجھیش مجھ میں کچھ بھی نہ تھا کمال آقا
 بدِ خَسَال^۲ نکال کر سرور دو بنا مجھ کو خوش خصال آقا
 دینہ

^۱: جس میں کبھی کی نہ آئے ہے بُری عادتوں والا ج: عمدهٗ تکلیفی: بُری حالت: فحصلت کی جمع خصال یعنی عادتوں

اپنے نغم میں زلائیے ہر دم از پنے حضرتِ بلال آقا
 میرا سینہ مدینہ بن جائے از پنے ربِ ذوالجلال آقا
 آپ نے صرف اپنی رحمت سے بخشی عزت دیا جلال آقا
 گندے گندے وساوس آتے ہیں میرے دل سے انہیں بکال آقا
 یادِ طیبہ میں گم رہوں ہر دم تیرا ہر دم رہے خیال آقا
 اہلِ اسلام غالب آئیں اور کافروں کو لگے ژوال آقا
 کاش! اس سال میں مدینے میں دیکھوں رمضان کا بلال آقا
 حسن اخلاق اور نرمی دو ڈور ہو ٹوئےِ اشتعال آقا
 بزرگ نبید کے سامے میں میرا کاش! ہو جائےِ انتقال آقا
 لڑکڑائےِ مرے قدم جب بھی ثم نے بڑھ کر لیا سنبھال آقا
 اس مرض سے بھی تم خدا دے دو بخودتے رجتے ہیں میرے بال آقا
 لبِ کھلیں گلِ حمروں میں، خوش مقابل آقا
 کاش! عطار کا ہو طیبہ میں تم پر قربان میں، خوش مقابل آقا
 تیرے جلووں میں انتقال آقا

دینہ

۱۔ خونے اشتعال یعنی غصے کی عادت

۲۔ پستی

قسمتِ مری چمکائیے چمکائیے آقا

مجھ کو بھی در پاک پہلوائیے آقا!
 سینے میں ہو کعبہ تو بے دل میں مدینہ
 آنکھوں میں مری آپ سما جائیے آقا
 بے تاب ہوں بے خین ہوں دیدار کی خاطر
 اللہ مرے خواب میں آ جائیے آقا
 ہر سمت سے آفات و نکبات نے گھیرا
 مجبور کی انداد کو اب آئیے آقا
 شکرات کا عالم ہے فہما! دم ہے لبوں پر
 وحشت ہے اندر حربے مری قبر کے اندر
 نُجُم کوئے جاتے ہیں اب سوئے چہنم
 اللہ! فناعت مری فرمائیے آقا

عطاً پہ یا شاہ مدینہ ہو عنایت
 ویرانہ دل آ کے با جائیے آقا

اسراف کی تصریف

غیرِ حق میں صرف (یعنی خرج) کرنا۔ (فتاویٰ رضویہ)
 مُخَرَّجہ نج اس ۶۹۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الادلیا (ہور) مسئلَّ نافرمانی کی
 جگہوں پر خرچ کرنا۔

یا مصطفیٰ عطا ہو اب اذن حاضری کا

(الحمد لله شعبان المعظم ۱۴۱ھ کو یہ کلام قلمبند کیا گیا)

یا مصطفیٰ عطا ہو اب اذن، حاضری کا
کروں نظارہ آکر میں آپ کی گلی کا
اک بار تو دکھا دو رمضان میں مدینہ بیشک بنالو آقا تمہان دو گھنٹی کا
روتا ہوا میں آؤں داغ جگر و کھاؤں افسانہ بھی سناؤں میں اپنی بیکسی کا
میں سبز سبز گلند کی دیکھ لون پھاریں اب اذن دیدو آقا تم مجھ کو حاضری کا
مولی غم مدینہ دیدے غم مدینہ دیوانہ ٹو بنا دے مجھ کو ترے نبی کا
خون جگر سے سینچا ہے با غستہت کا کرو کرم و سلے اُس مدنی مرشدی کا
یا سید مدینہ! لس آپ ہی تمھانا گو ہوں برا کمینہ پر ہوں تو آپ تھی کا
یا مصطفیٰ! ٹکنا ہوں کی عادتیں نکالو جذبہ مجھے عطا ہو سنت کی پیروی کا
ہوں دُور اب بلا کمیں دیتا ہوں والیط میں مظلوم کربلا کی سرکارا بیکسی کا

اللہ! حبِّ دنیا سے ٹو مجھے بچانا سائل ہوں یا خدا میں عشقِ محمدی کا
 فخر و غرور سے ٹو مولیٰ مجھے بچانا یارب! مجھے بنا دے پیکر ٹو عاجزی کا
 ایماں پر رُت رحمت دیدے ٹو استقامت دینا ہوں واسطہ میں تجھے کوتیرے نبی کا
 ہو ہر نفس کے مدینہ و حرم کن میں ہو مدینہ جب تک نہ سانس ٹوئے سرکار زندگی کا
 دنیا کے تاجدارو! تم سے مجھے غرض کیا! منگتا ہوں میں تو منگتا سرکار کی گلی کا
 اللہ! اس سے پہلے ایماں پر موت دیدے نقاصِ مرے سب سے ہو سنت نبی کا
 الفت کی بھیک دیدو دینا ہوں واسطہ میں صدیق کا عمر کا نعمان کا علی کا
 کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا
 میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمالِ ثعل رہے ہیں
 رکھ لو بھرم خدارا! عطار قادری کا

 مدینہ

لے سانس ہی خرازو

آیا ہے بُلا وَ أَبْهَرَكَ بَارِ مَدِينَةِ کَا

آیا ہے بُلا وَ أَبْهَرَكَ بَارِ مَدِينَةِ کَا
 پھر جاکے میں دیکھوں گا دربار مدینے کا
 گلشن سے حسین تر ہے گھسار مدینے کا
 بے مثل جہاں میں ہے گلوار مدینے کا
 میں پُھولوں کو پُومونگا اور ڈھولوں کو پُومونگا
 جس وقت کروں گا میں دیدار مدینے کا
 آنکھوں سے لگالوں گا اور دل میں بسالوں گا
 سینے میں اُتاروں گا میں خار مدنے کا
 سینے میں مدینہ ہو اور دل میں مدینہ ہو
 آنکھوں میں بھی ہو نقشہ سرکار! مدینے کا
 لاتی ہے سر بالیں رحمت کی ادا آن کو
 جس وقت ترپتا ہے بیمار مدینے کا

مدینہ

۱: کاثا ۲: سربانے

روتے ہیں جو دیوانے بے تاب ہیں متنے
 ان سب کو دکھا دتیجے دربار مدینے کا
 روتا ہے جو راتوں کو امت کی محبت میں
 وہ شفیع محشر ہے سردار مدینے کا
 راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پر سوتا ہے
 غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا
 قبضے میں دُو عالم ہیں پر باٹھ کا تکیہ ہے
 سوتا ہے چٹائی پر سردار مدینے کا
 ڈکھ ورد جہاں بھر کے سب دُور شہا کر کے
 مجھ کو تو بنا لیجے بیمار مدینے کا
 اس در کے بھکاری کی جھولی میں دُو عالم ہیں
 شاہوں سے بھی بڑھ کر ہے نادر مدینے کا
 مقبول جہاں بھر میں ہو "دعوتِ اسلامی" "
 صدقہ تجھے اے رپ غفار! مدینے کا
 تقدیر چک اٹھے قسمت ہی تو گھل جائے
 بن جائے جو اونی سگ، عطار مدینے کا

اُذن مل جانے گر مدینے کا

کام بن جائے گا کہیئے کا
 زخم دل اور داغ بینے کا
 ذُکر جب چھڑ گیا مدینے کا
 جب چلا قافلہ مدینے کا
 جو مسافر ہوا مدینے کا
 جا، گامباں خدا سفینے کا
 اُذن مل جائے گا مدینے کا
 درد بڑھتا رہے مدینے کا
 تم ہی رکھنا بھرم کہیئے کا
 ہم کو مل جائے غم مدینے کا
 کام کوئی نہیں قریئے کا
 یا نی! جام دیہ پہنیے کا
 لطف آجائے پھر تو جیئے کا
 اپنے عطار پر کرم کر دو
 سگ بنا لو اسے مدینے کا

اُذن مل جائے گر مدینے کا
 جا کے اُن کو دکھاؤں گا میں تو
 قلب عاشق اٹھا دھڑک اک دم
 آنکھ سے اشک ہو گئے جاری
 اُس کی قسمت پر رشک آتا ہے
 تمحک پر رحمت ہو زابر طیبہ!
 ہم کو بھی دو بلائیں گے اک دن
 ہو غم مُصطفیٰ عطا یارب!
 فوز میں، قبر میں، قیامت میں
 دور رنج و اُلم ہوں دُنیا کے
 لطف سے بے ترے بھرم ورنہ
 ایک سدت سے دل میں ارمائی ہے
 موت گر آئے تیرے قدموں میں

مدینے کی طرف پھر کب روانہ قافلہ ہو گا

مدینے کی طرف پھر کب روانہ قافلہ ہو گا

مجھے اُذنِ مدینہ کب مرے آقا عطا ہو گا

یقیناً روزِ محشر صرف اُسی سے خوش خدا ہو گا

یہاں دنیا میں جس نے مصطفیٰ کو خوش کیا ہو گا

وہی سر بَرْ محشر بُلندی پائے گا جو سر

یہاں دنیا میں ان کے آستانے پر جھکا ہو گا

کوئی ہفتہ نہ کوئی دن کوئی گھٹنا تو کیا افسوس

کوئی لمحہ بھی عصیاں سے نہیں خالی گیا ہو گا

نہیں جاتی گناہوں کی شہا! عادت نہیں جاتی

کرمِ مولیٰ پسِ مردان نہ جانے میرا کیا ہو گا

فقط تینیوں پہ ہو گا گر کرم اے سرورِ عالم!

کہاں جائے گا وہ بندہ جو بد ہو گا بُرا ہو گا

ترے رحم و کرم پر آس میں نے باندھ رکھی ہے
 بڑی امید ہے آقا! کرم روزِ جزا ہوگا
 نبی کے عاشقوں کو موت تو انمول تھفہ ہے
 کہ ان کو قبر میں دیدارِ شاہ آئیا ہوگا
 اندھیری گور ہے تباہوں مجھ پر خوف طاری ہے
 تم آؤ گے تو آقا دُور اندھیرا قبر کا ہوگا
 فرشتے قبر میں پوچھیں گے جب مجھ سے سوال آکر
 ہرے لب پر تراتہِ انشاء اللہ نعمت کا ہوگا
 نبی کے عاشقوں کی عید ہوگی عیدِ مختصر میں
 کوئی قدموں میں ہوگا کوئی سینے سے لگا ہوگا
 ترے دامانِ رحمت کی گھلے گی خشیر میں وسعت
 وہ آآکر بچپے گا جو گنہگار اور بُرا ہوگا
 تسلی رکھ تسلی رکھ نہ گھبرا خشیر سے عطار
 ترا حامی وہاں پر آمینہ کا لاڈلا ہوگا
 نہ گھبرا موت سے عطار برَّاخ میں ٹوپل لیما
 وہاں غوثِ الورا ہونگے وہاں احمد رضا ہوگا

قا فِلْه آج مدینے کو روانہ ہو گا

(الْحَمْدُ لِلّٰهِ غَرَبَ خَلٰ ذُو الْحِجَّةِ الْحِرَامِ شَرِيفٍ ۖ ۲۱) حکور و انگلی مدینہ منورہ زادہ اللہ شریف
تعظیماً سے قبل مگہ مکرمہ زادہ اللہ شریف تعلیماً میں یہ کلام تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی)

قا فِلْه آج مدینے کو روانہ ہو گا
 عقریب اپنا مدینے میں ٹھکانا ہو گا
 لب پہ نغماتِ محمد کا ترانہ ہو گا
 جھومتے جھومتے دیوانہ روانہ ہو گا
 کس قدر زائر! وہ وقت سُہانا ہو گا
 رُورو جب دری سلطان زمانہ ہو گا
 درد و آلام کا جب لب پہ فسانہ ہو گا
 ابر رحمت کے برنسے کا بہانہ ہو گا
 نیکیاں پلے مدینے کے مسافر کے کہاں!
 آنسوؤں کا مری جھوٹی میں خزانہ ہو گا
 اتنی بے تاب نہ ہو آنے دے طیبہ کی گلی
 روحِ مُضطَر تجھے کچھ وقت بڑھانا ہو گا

گُلِبَدِ خضرا کی جس وقت میں دیکھوں گا بہار
 مجھ گنہگار کی بخشش کا بہانہ ہوگا
 جب سوالات، تکمیرین کریں گے مجھ سے
 لب پہ سرکار کی نعمتوں کا ترانہ ہوگا
 خش میں جب ہمیں سرکار نظر آئیں گے
 کیا منظر وہ حسین اور سہانا ہوگا
 تجھ کو گر رُتیہ عالی کی طلب ہے بھائی!
 غور سے سن تجھے ہستی کو مٹانا ہوگا
 ان کی دلیز پہ سر اپنا تھکا دے بھائی!
 دیکھنا سب ترے قدموں میں زمانہ ہوگا
 بھائیو! چاہئے گر رت محمد کی رضا
 خود کو محبوب کی سنت پہ چلانا ہوگا
 میری سرکار کے قدموں میں ہی ان شاء اللہ
 میرا فردوس میں عطار ٹھکانا ہوگا
 اس برس بھی نہ مدینے میں اگر آئی موت
 گھر کو روتے ہوئے عطار روانہ ہوگا

مجھ کو آقامدینے بلانا، سبز گنبد کا جلوہ دکھانا

مجھ کو آقا مدینے بلانا، سبز گنبد کا جلوہ دکھانا
 تم نقاب اپنے رخ سے اٹھانا اپنے قدموں سے مجھ کو لگانا
 آنا آنا ہرے سرور آنا، آکر آنکھوں میں میری سمانا
 مجھ کو الفت کا ساغر پلانا، میرا سینہ مدینہ بنانا
 اب گھری ہائے! رخصت کی آئی، ماہ رمضان سے ہو گی جدائی
 دیدو اب غم مدینے کا دیدو مجھ کو عیدی میں شاہ زمانہ
 واپسے لاڈلی فاطمہ کا، واپسے غوث و احمد رضا کا
 واپسے میرے مرشد ضیا کا مجھ کو دیوانہ اپنا بنانا
 گو گنہگار بھی ہوں تو تیرا گرچہ بدکار بھی ہوں تو تیرا
 میں سیہ کار بھی ہوں تو تیرا بُر خاک مدینہ نجھانا
 رخصت اب ماہ رمضان کی ہے عید یا مصطفیٰ آگئی ہے
 غم مدینے کا عیدی میں دیدو از پے غوث شاہ زمانہ

عزّم داڑھی کا جب سے کیا ہے جب سے سر پر عمامہ سجا ہے
 سب قبیلہ مخالف ہوا ہے یا نبی اس پر تم رحم کھانا
 ہو گیا جرم سنت پر چلانا اور ألفت میں تیری مپنا
 میٹھی سنت سے لوگوں کا بٹنا آگیا ہائے کیا زمانہ
 شوٹھر جا ذرا روح مُضرِ آئیوالا ہے میٹھا مدینہ
 جبکہ آئے نظر سبز گنبد تن سے ہو جانا اُس دم روانہ
 جلد دفاؤ میت خدارا گھل نہ جائے کہیں بھید سارا
 میرے چہرے سے میرے عزیزو! تم کفن کونہ ہرگز بھانا
 بھر میں جو تڑپتے ہیں آقا یاد طیبہ میں روتے ہیں آقا
 دیکھ لیں وہ بھی شاہ مدینہ سبز گنبد کا منظر سہانا
 دشمن دیں اکڑ کھڑا ہے حاسد وں کا حسد بڑھ چلا ہے
 ظلم ہر سمت سے ہو رہا ہے جلد عطار کو تم بچانا

اب بلا لیجنے نا مدینہ، آرہا ہے یہ حج کا مہینا

اب بلا لیجنے نا مدینہ، آرہا ہے یہ حج کا مہینا
 ٹوٹ جائے نہ دل کا گنیہ، المدد تاجدار مدینہ
 آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو، اور آہوں سے پھشتا ہو سینہ
 ورواب ہو، ”مدینہ مدینہ“ جب چلے سوئے طیبہ سفینہ
 مجھ کو آقا! مدینے بلا لو! حسرتیں میرے دل کی نکالو
 غوثِ اعظم کا صدقہ نبھالو، اب تو کہد و مجھے ”چل مدینہ“
 جب مدینے میں ہوا پنی آمد، جب میں دیکھوں تراسبر گنبد
 بچکیاں باندھ کر روؤں بے حد، کاش! آجائے ایسا قریشہ
 کاش! اس شان سے حاضری ہو، مجھ پر دیوانگی چھائی ہو
 ہر رُکاؤٹ وہاں ہٹ گئی ہو، بس نظر میں ہوں شاہ مدینہ
 مشکلیں، آفتیں دور ہوں گی، ظالمتیں غم کی کافور ہوں گی
 میری آنکھیں بھی پُر نور ہوں گی، اک جھلک! میرے ماہِ مدینہ

دل سے اُلفت جہاں کی نکالو، اس تباہی سے مولیٰ بچالو
 مجھ کو دیوانہ اپنا بنالو، میرا سینہ بنا دو مدینہ
 مجھ پہ آقا! نگاہِ کرم ہو، دُور دُنیا کا رنج والم ہو
 بس عطا اپنا غم چشم نم ہو، دیجئے مجھ کو پُر سوز سینہ
 میں مُبلغ بُنوں سُتوں کا، ٹُوب چرچا کروں سُتوں کا
 یا خدا! درس دوں سُتوں کا، ہو کرم! بَهْرخاکِ مدینہ
 آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی ہے، یاد آقا کی تڑپارہی ہے
 اس پہ دیوانگی چھائی ہے، یاد آیا ہے اس کو مدینہ
 بعدِ مردان یہ احسان کرنا، مُسہ پہ خاکِ مدینہ چھڑکنا
 اور میرے کفن پر لگانا، گر میسر ہو ان کا پسند
 ہے تمناً عطار یارب! ان کے جلووں میں یوں موت آئے
 جھوم کر جب گرے میرالاش، تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

نزدیک آرہا ہے رَمَضَانُ کَا مہینا

نزدیک آرہا ہے رمضان کا مہینا
 ساحل سے حاجیوں کا پھر آگا سفینہ
 آقا! نہ ٹوٹ جائے یہ دل کا آگینہ
 بلوائیے مدینے دکھلائیے مدینہ
 دل رورہے ہیں جن کے آنسو چھلک رہے ہیں
 ان عاشقوں کا صدقہ! بلوائیے مدینہ
 بھر و فراق میں دل بے تاب ہو رہے ہیں
 عشقاق رو رہے ہیں لو چل دیا سفینہ
 بے تاب ہو رہا ہے طبیہ کی حاضری کو
 عاشق ترپ رہا ہے اور پھٹ رہا ہے سینہ
 روپے کو دیکھنے کو آنکھیں ترس رہی ہیں
 دکھلا دو سبز گلشنہ یا سپر مدینہ
 ظیر کرم خدارا میرے سیاہ دل پر
 بن جائے گا یہ دم بھر میں بے بہا گینہ

رُلگنی جہاں سے دل ٹوٹ جائے میرا
 یارب! مجھے بنادے ٹو عاشق مدینہ
 آنسو نہ ٹھرم رہے ہوں دل ٹوں اُگل ربا ہو
 جس وقت تیرے ڈر پر آؤں شہر مدینہ
 بس آرزو یہی ہے قدموں میں جان لکھے
 پیارے نبی ہمارا مدفن بنے مدینہ
 اے بیکسوں کے ہمدم! دُنیا کے ڈور ہوں غم
 بس جائے دل میں کعبہ سینہ بنے مدینہ
 تبلیغ ستون کی کرتا رہوں ہمیشہ
 مarna بھی ستون میں ہو ستون میں جینا
 آقا ہری ہخوری کی آرزو ہو پوری
 ہو جائے ڈور ڈوری اے والی مدینہ
 اُن کے دیار میں ٹو کیسے چلے پھرے گا؟
 عطار تیری جرأت! ٹو جائے گا مدینہ!!

آہ! شاہِ بحر و برا میں مدینہ چھوڑ آیا

(کاش! امیرے بھی یہ جذبات ہوتے، یہ صرف عاشق رسول کی مدینے سے جدائی کے جذبات کی ترجیحی ہے)

آہ! شاہِ بحر و برا میں مدینہ چھوڑ آیا
 کوہ غم پر اس پر، میں مدینہ چھوڑ آیا
 آہ! مسجد نبوی، ہائے گلگلہ حضرا
 آہ! روضہ انور، میں مدینہ چھوڑ آیا
 غم کے چھا گئے باذل، دل میں مج گئی کل چل
 آہ! اے مرے یادو! میں مدینہ چھوڑ آیا
 جب چلا تھا طیبہ کو، تھی خوشی مرے دل کو
 آہ! اب ہے دل مُفطر میں مدینہ چھوڑ آیا
 دل میں بیقراری ہے اور گری یہ طاری ہے
 بہ رہی ہے چشمِ نظر، میں مدینہ چھوڑ آیا

چھپ گیا نگاہوں سے، آہ! سب مدینے کا
 دلش و حسین منظر، میں مدینہ چھوڑ آیا
 قلب پارہ پارہ ہے، بھر شر نے مارا ہے
 آہ! میرے چارہ گر! میں مدینہ چھوڑ آیا
 اب غمِ مدینہ سے، چاک چاک سینہ ہے
 کیوں کہوں نہ رو رو کر، میں مدینہ چھوڑ آیا
 لطف جو ہے طیبہ میں وہ کہاں وطن میں ہے
 کیا کروں گا جا کر گھر، میں مدینہ چھوڑ آیا
 لوٹ کر نہ میں آتا، کاش! جان دے دیتا
 گر کے خاک طیبہ پر، میں مدینہ چھوڑ آیا
 آہ! دن مدینے کے، جلد جلد گزرے تھے
 ہائے جلد چھوٹا در، میں مدینہ چھوڑ آیا

دن کو بھی سُرور آتا، شب کو بھی ضرور آتا
 کیا فضا تھی کیف آور، میں مدینہ چھوڑ آیا
 تھا وہاں سماں نوری، رنج غم سے تھی ذوری
 آہ! نور کے پیکر! میں مدینہ چھوڑ آیا
 وقت بھر جب آیا، پھوٹ پھوٹ کر روایا
 درد ناک تھا منظر، میں مدینہ چھوڑ آیا
 بھر کا ہے صدمہ اور سینہ و جگر میرے
 رکھ کے قلب پر چھر، میں مدینہ چھوڑ آیا
 بھر کے میں صدموں سے، پور پور زخموں سے
 چل رہا تھا رو رو کر، میں مدینہ چھوڑ آیا
 جب مدینہ چھونا تھا غم کا کوہ تو نا تھا
 جان و دل لئے مُضطر میں مدینہ چھوڑ آیا
 سبز گنبد اور بیمار، آہ! چھٹ گئے سرکار
 پھر بلائیے سرور، میں مدینہ چھوڑ آیا

۱۔ پیار

تھا غمِ مدینہ میں، فرقَتِ مدینہ میں
 دلِ مرا بیٹتِ مُضطَر، میں مدینہ چھوڑ آیا
 میرے حامی و ہمدرم! دُور ہوں جہاں کے غم
 دے دو اپنا غم سرورا! میں مدینہ چھوڑ آیا
 دل میں ہے پریشانی، ہو کرم اے سلطانی
 آؤ خواب میں سرورا! میں مدینہ چھوڑ آیا
 دل کی ہے عجَب حالت، صدمہ و غم فرقَت
 الْفَرَاق اے سرورا! میں مدینہ چھوڑ آیا
 چلديا سفينة ہے چھٹ گیا مدینہ ہے
 بائے! کیا کروں سرورا میں مدینہ چھوڑ آیا
 غم کی ہو گیا تصویر، آه! بھر ہے تقدیر
 چپ ہوا ہوں رو رو کرا! میں مدینہ چھوڑ آیا
 دُور ہو گیا سرکار! آه! غمزدہ عطار
 جلد آؤں پھر در پر، میں مدینہ چھوڑ آیا

جس کو چاہا میٹھے مدینے کا اُس کو مہمان کیا

جس کو چاہا میٹھے مدینے کا اُس کو مہمان کیا

جس پر نظر کرم فرمائی اُس پر یہ احسان کیا

طالب دنیا نے تو طلب لندن ہے کیا جاپان کیا

دیوانوں نے حق سے طلب طیبہ کا ریگستان کیا

جن کا ستارا چمکا اُن کو طیبہ کا پیغام ملا

بختوروں نے در پر آ کر بخشش کا سامان کیا

شکر ادا ہو کیونکر تیرا پیارے نبی کی امت میں

مجھ سے نکلنے کو بھی پیدا تو نے اے رحمٰن کیا

شاہ مدینہ دین کی دولت اپنی الفت بھی دی اور

اپنی غلامی مجھ کو عطا کی تو نے بڑا احسان کیا

دورِ جہالت تھا ہر سو جب کفر کی ظلمت چھائی تھی

تم نے حیوانوں جیسے لوگوں کو بھی انسان کیا

حق کی راہ میں پتھر کھائے خون میں نہائے طائف میں
 دین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا
 جان کے دشمن خون کے پیاسوں کو بھی شہرِ مکہ میں
 عام معافی تم نے عطا کی کتنا بڑا احسان کیا
 رونا مصیبت کا مت روٹو پیارے نبی کے دیوانے
 کرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تو نے وھیان کیا
 پیارے بُلْغَ! معمولی سی مشکل پر گھبرا تا ہے
 دیکھِ حُسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا
 وہ دنیا کی زنجین میں کھویا رہا بر باد ہوا
 جس نے عشق نبی سے دل کو خالی اور ویران کیا
 شاہ کو یہ معراج کی شب کتنا اونچا اعزاز ملا
 آپ نے تو پشمائن سر سے دیدارِ رحمٰن کیا
 آه! مقدارِ عرصہ ہوا عطارِ مدینے جا نہ سکا
 ہائے! اسے حالات نے جکڑا یوں خونِ ارمان کیا

سر کار پھر مدینے میں عطار آگیا

(الحمد لله ربِّ رمضان المبارك ۱۴۱ کو مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً تعظیماً کی
میکن میکن فضاؤں میں پہلے ہی دن یہ معروضہ پیش کرنے کا حکم حاصل ہوا)

سر کار پھر مدینے میں عطار آگیا
 پھر آپ کا گدا شہ ابیار آگیا
 تم بخشوا وہ ہر خطا صدقہ حسین کا
 امیر مغفرت پہ گنہگار آگیا
 راضی ہمیشہ کیلئے ہو جائیے شہا!
 یہ دائیٰ رضا کا طلب گار آگیا
 ہوتی ہیں رات دن یہاں رحمت کی بارشیں
 بخشنا گیا جو طیبہ میں بدکار آگیا
 دولت کی تاج و تخت کی آقانہیں طلب
 تم سے فقط تمہارا طلبگار آگیا
 اس کی بلاسیں مل گئیں غم دور ہو گئے
 جو کوئی در پے بے کس و ناچار آگیا

آقا غمِ مدینہ میں بے حال کجھے
 ہر کوئی دیکھ کر کہے بیمار آگیا
 دل بیقرار دو مجھے آنکھ اشکبار دو
 یہ بھیک لینے درپے میں سرکار آگیا
 سوزِ جگر عطا کرو سیدہ فگار دو
 یہ بھیک لینے درپے میں سرکار آگیا
 اے کاش! یاد میں تری رونا نصیب ہو
 یہ بھیک لینے درپے میں سرکار آگیا
 مرضِ گناہ سے مجھے دے دیجھے خُنا
 یہ بھیک لینے درپے میں سرکار آگیا
 مجھ کو بقیع پاک میں دو گز زمین دو
 یہ بھیک لینے درپے میں سرکار آگیا
 ہے زائرِ مدینہ خفاعت کا مستحق
 یہ بھیک لینے درپے میں سرکار آگیا
 عاصی پ کچھے کرم اے شافعِ اُم
 عطّارِ مغفرت کا طلب گار آگیا

کیوں بار ہوئیں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا

کیوں بار ہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا آیا اسی دن احمد مختار آگیا
 گھر آمد کے سید ابرار آگیا خوشیاں مناؤ غزوہ غمنوار آگیا
 جس وقت کوئی مرخلہ دشوار آگیا اُس وقت کام سید ابرار آگیا
 بر سین گھٹائیں رحمتوں کی جھوم جھوم کر رسمت سراپا جب ہمرا سردار آگیا
 عرصہ جدائی کو ہوا اب تو بلایے پھر کاش! رو رو کر کہوں سرکار! آگیا
 آؤں گا جب مدینے تو روکر کہوں گا میں بھاگا ہوا یہ تیرا گنہگار آگیا
 بارگناہ سر پہ ہے آنکھوں میں اشک ہیں بخشش کی آس لے کے گنہگار آگیا
 مجھ کو شفا دو یا نی مرغی گناہ سے در پر تمہارے عصیاں کا بیمار آگیا
 بیمار اپنے عشق کا مجھ کو بنائے یہ عرض لے کے در پر میں سرکار آگیا

کاسہ لیے امید کا سلطان دو جہاں در پر تمہارا طالب دیدار آگیا
 خالی نہ لوٹا کوئی بھی دربار سے کبھی سلطان آیا یا کوئی نادر آگیا
 سرکار! مجھ کو شریعت دیدار ہو عطا
 غوث و رضا کا واپس ہم کو بلا یئے
 جوتے اتارلو چلو باہوش با ادب دیکھو مدینے کا حسین گلزار آگیا
 اب بر جھکائے زارو! پڑھتے ہوئے ذرود
 عشق نبی میں اشک کرو پیش زارو
 دربار عالی منبع انوار آگیا
 آگے بڑھاۓ عاصی قدموں میں جا پڑو
 وہ بے کسوں کا یاور و غنوار آگیا
 اب مکراتے آئے سوئے گناہ گار آقا اندری قبر میں عطار آگیا
 عطار کو جو دیکھا اُٹھا خُتر میں یہ شور
 دیکھو غلام سپر امداد آگیا

باليقين اُس کو تو جينے کا قرینہ آگیا

باليقين اُس کو تو جينے کا قرینہ آگیا
 جس کے لب پر ہر گھڑی ذکرِ مدینہ آگیا
 ساحلِ جدہ پہ لو اپنا سفینہ آگیا
 جھوم جاؤ عاشقو! میٹھا مدینہ آگیا
 خوب مخلوٰ تھوم لو اور خاک اٹھا کر چوم لو
 لو وہ ملہ آگیا دیکھو مدینہ آگیا
 غم غلط ہو جائیں گے بس مسکرا کے دیکھ لو!
 غم کا مارا درپہ یا شاہ مدینہ آگیا
 پاؤں میں جوتا ارے! محبوب کا کوچہ ہے یہ
 ہوش کر ٹو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا
 بھر کے ماروں کے دل میں ہوک سی اٹھنے لگی
 قالے طیبہ چلے حج کا مہینا آگیا
 مجھ کو روتا چھوڑ کر سب قالے والے چلے
 لوٹ کر میں غمزدہ، شاہ مدینہ آگیا
 موچ ہر بچری ہوئی ہے اب خدارا آئیے!
 گردشِ طوفان میں اپنا سفینہ آگیا

کس قدر ہے بامقدار وہ مسلمان بھائیو!
 خواب میں جس کو نظر شاہ مدینہ آگیا
 اک تبئم ریز ہونٹوں کی جھلک دکھائیے
 جاں بَلَبَ کے اب تو ماتھے پر پسینہ آگیا
 مل گیا مجھ سے عذاب اور قبر روشن ہو گئی
 قبر میں میری شہنشاہ مدینہ آگیا
 شافعِ محشر! مری امداد کو اب آئیے!
 حشر میں بارِ گنہ لیکر کمینہ آگیا
 کیوں نہ رشک اُس پر کریں پھریہ جہاں کے تاجدار
 باتحہ جسکے عشقِ احمد کا خزینہ آگیا
 عرض رو رو کروں گا جب مدینے جاؤ نگا
 یانی در پر گنگہار و کمینہ آگیا
 آپ کے لطف و کرم سے کہہ اُنھے عطار کاش!
 دل مدینہ ہو گیا دل میں مدینہ آگیا

مدینہ

لے ہرنے کے قریب ۷ خزانہ

پھر مدینے کی فضائیں پا گیا

(الحمد لله عز وجل مدينة مبارزة زادها الله شرفان تعظيمًا كي تكفين فضائل ميں ۲۸ ذوالحجۃ
الحرام ۱۴۱۵ھ کو یہ کلام اتمید کرنے کی سعادت نصیب ہوئی)

پھر مدینے کی فضائیں پا گیا	یار رسول اللہ مجرم آگیا
اپنے سر پر لاو کر بار گناہ	یار رسول اللہ مجرم آگیا
آہ! پلے نیکیاں پچھے بھی نہیں	یار رسول اللہ مجرم آگیا
اس کے نامے کی سیاہی دور ہو	یار رسول اللہ مجرم آگیا
نیکیوں سے دوبدل اس کے گناہ	یار رسول اللہ مجرم آگیا
دیکھنے اس کو شفاقت کی سند	یار رسول اللہ مجرم آگیا
از پغوث و رضا ہو مغفرت	یار رسول اللہ مجرم آگیا
صلحتہ شہزادوں کا ہو چشم کرم	یار رسول اللہ مجرم آگیا
لے کر امید کرم جان کرم	یار رسول اللہ مجرم آگیا
واسطہ زہرا کا دو خلد بریں	یار رسول اللہ مجرم آگیا
اس کو بھی تم تو لگاتے ہو گلے	جس کو ہر دروازے سے ٹالا گیا
اے مرے سردار عطا ہو چشم تر	بھیک لینے در پہ منگتا آگیا

بھیک لینے در پہ منگتا آگیا
 قلبِ مُفْطَر کا سوالی ہوں شہا!
 بھیک لینے در پہ منگتا آگیا
 دیجھے سوزِ جگر سلطانِ دیں!
 میرا سیسہ ہی مدینہ دو بنا
 بھیک لینے در پہ منگتا آگیا
 یابنی قفلِ مدینہ دیجھے
 سیدی! اخلاقِ اچھے کیجھے
 لے کے کشکول آپ کے دربار میں
 بھیک لینے در پہ منگتا آگیا
 دور ہو جائے گناہوں کا مرض
 بھیک لینے در پہ منگتا آگیا
 دو بنا مجھ کو لپندیدہ غلام
 بھیک لینے در پہ منگتا آگیا
 دولتِ اخلاص ہو آقا عطا
 امیرِ رحمت میرے سر پر چھا گیا
 آپ کی نظرِ کرم ہوں ہی پڑی
 الْمَدْعَى اے آمِد کے لاڈے
 بدرِ کامل دیکھ کر تکوا ترا
 اللہ اللہ! آپ کا صن و جمال
 فق ہوا پھیکا پڑا شrama گیا
 دوست کیا دشمن کے دل کو بھاگیا
 دشمنِ محبوب بُجھلِ لعین
 بدر میں رسوا ہوا مارا گیا

گلشنِ عالم کی کیا دیکھوں بہار
 میرے دل کو دشیتِ طیبہ بھاگیا
 ناخن پا کی خیائیں مر جبا!
 یہ ہلالِ عید بھی شرمًا گیا
 سبز ٹنڈل کی بہاریں دیکھے او!
 آنکھ کھواو دیکھو روپہ آگیا
 لے کے پنا ان سے منہ مانگی مراد
 جو کوئی دربار میں منتا گیا
 قافلہ سوئے مدینہ جب چلا
 لب پر نعمتوں کا ترانہ آگیا
 چاند دو تکڑے ہوا صدقے گیا
 جب اشارہِ مصطفیٰ کا پاگیا
 پاکے مرضی سرو رکونین کی
 ڈوبا سورج پھر پلٹ کر آگیا
 مرجا صلن علی کا شور اٹھا
 حشر میں جب ان کا دیوانہ گیا
 ناز اٹھائے تھے جہاں میں جس کے وہ
 حشر میں نازوں کا پالا آگیا
 خود جہنم کو پسند آگیا
 آنکھِ شہنشہی ہوتے دیدار سے
 طالبِ دیدار در پر آگیا
 شور اٹھا حشر میں یہ چاروں طرف
 آگیا عطار ان کا آگیا

مجھے مدینے کی دو اجازت، نبی رَحْمَت شفیعِ اُمت

مجھے مدینے کی دو اجازت،
پلاو بُلوا کے جامِ الفت،
نبی رَحْمَت شفیعِ اُمت
اگر نہیں میری ایسی قسمت،
سدا ہُھوری کی پاؤں لذت
رُلائے مجھ کو تمہاری فرقت،
عطایا ہو مجھ کو غمِ مدینہ
نبی رَحْمَت شفیعِ اُمت
بڑھے مجتَّب کی خوبِ بُندت،
قرار پائے نہ دل کبھی بھی
لگاؤ سینے میں آگِ ایسی،
رُلائے ہر دم تمہاری الفت،
میں نام پر تیرے واری جاؤں،
نبی رَحْمَت شفیعِ اُمت
بلے وہ جذبہ بلے وہ ہمت،
ہمارے غوثِ جلی کا صدقة،
حسین ابن علی کا صدقة،
عطایا مدینے میں ہو شہادت،
ہر اک نبی ہر ولی کا صدقة،
تجھے تری ہر لگلی کا صدقة
نبی رَحْمَت شفیعِ اُمت
دے طیبہ میں مرنے کی سعادت،
ہمارے مُرشِدِ ضیا کا صدقة،
امام احمد رضا کا صدقة،

بقیع غرقد کرو عنایت، نبی رحمت شفیع امت
 وسیله خلفائے راشدیں کا، تمام اصحاب و تابعین کا
 جوار جنت میں ہو عنایت، مجھے تم ایسی دو بہت آقا،
 دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
 بنادو مجھ کو بھی نیک حصلت، قلیل روزی پہ دو قناعت،
 نبی رحمت شفیع امت
 فضول گوئی سے دیدو نفرت
 دڑود پڑھتا رہوں بکثرت
 نبی رحمت شفیع امت
 مجھے سنہالو مجھے بچالو
 گنہ کے ولدال سے اب نکالو، کہیں نہ ہو جاؤں شاہ! غارت،
 بنادو صبر و رضا کا پیکر،
 بنوں خوش آخلاق ایسا سرور
 رہے سدا نرم ہی طبیعت، نبی رحمت شفیع امت
 نہ ہو عطا اس کو مال و دولت،
 نہ دستجے عطار کو حکومت
 یہ تیرا طالب ہے جان رحمت،
 نبی رحمت شفیع امت

پہنچوں مدینے کا ش! میں اس بے خودی کے ساتھ

پہنچوں مدینے کا ش! میں اس بے خودی کے ساتھ
روتا پھروں گلی گلی دیوانگی کے ساتھ

آتے ہیں مجھ کو یاد وہ لمحاتِ خوشنگوار
گزرے تھے طبیبہ میں جو کبھی مرشدی کے ساتھ

جوں ہی نگاہِ گلندِ حضراء کو چوم لے
قربانِ میری جان ہو خود رُنگلے کے ساتھ

مجھ کو بقیع پاک میں دو گز زمیں ملے
یارب! دعا ہے تجھ سے مری عاجزوی کے ساتھ

اللہ! میرا خشتر ہو یوبکر اور عمر
عثیاں غنی و حضرتِ مولیٰ علی کے ساتھ
پلٹئے گا پاک ہو کے درِ مصطفیٰ سے وہ
پہنچے گا جو گناہوں کی آلوڈگی کے ساتھ

دینہ

لے ج بے خودی، مدبوثی

ہر اک گناہ گار پکارے گا خشیر میں
 آقا کو اشکبار بڑی بے بسی کے ساتھ
 مَحْشَر میں مجھ کو ہوں ہی نظر آئیں گے ہُدُور
 قدموں میں لوٹ جاؤں گا وارثانی کے ساتھ
 یا رب! ترے کرم سے جگہ خلدے میں ملے
 مجھ کو رسولِ پاک کی ہمسایگی کے ساتھ
 وہ یا رب غار بھی ہیں تو یا رب مزار بھی
 ہُبکر آج بھی تو ہیں ہر دم نبی کے ساتھ
 روٹی بھی ہو کی اور بچھونا پچائی کا
 کرتے گزر بسر وہ بڑی سادگی کے ساتھ
 فیضانِ غوث پاک بلا ریب سب کے سب
 عطا ریوں کے ساتھ ہے ہر قادری کے ساتھ
 ایسا کرم ہو نیکیوں میں دل لگا کرے
 پڑھتا ہوں گر نماز بھی تو بے دلی کے ساتھ

دینہ

از دیوانِ حبیت میں بے شک

اے ڈوالِ جلال تجھ سے ہرے دو سوال ہیں
 طیبہ میں موت، زندگی گزرے خوشی کے ساتھ
 اک بار مسکرا کے مجھے دیکھ لیجئے
 دم توڑ دوں گا قدموں میں وارثگی کے ساتھ
 ماہیوں کیوں ہو عاصیو! تم حوصلہ رکھو
 رتب کی عطا سے انکا کرم ہے سبھی کے ساتھ
 خطبہ، اذال، نماز، عبادت کوئی سی ہو
 ذکرِ نبی ضرور ہے ہر بندگی کے ساتھ
 تم مدنی قافلوں میں اے اسلامی بھائیو!
 کرتے رہو ہمیشہ سفرِ خوہدی کے ساتھ
 اپنائے جو سدا کیلئے سفت نبی
 میری دعا ہے خلد میں جائے نبی کے ساتھ
 اسلامی بھائی، ”دعوتِ اسلامی“ کا سدا
 تم مدنی کام کرتے رہو شندہی کے ساتھ
 سرکار حاضری ہو مدینے کی بار بار
 عطار کی ہے عرض بڑی عاجزی کے ساتھ

مرحبا صد مرحبا صل علی خوش آمدید

(۵۱۴۲۶) صفر المظفر

مرحبا صد مرحبا صل علی خوش آمدید
 آمد نورِ خدا صل علی خوش آمدید
 یا حبیب کبریا صل علی خوش آمدید
 تاجدارِ انبیا صل علی خوش آمدید
 اے مرے مشکل کشا صل علی خوش آمدید
 جان و دل تم پر فدا صل علی خوش آمدید
 سروی ارض و سما صل علی خوش آمدید
 اے شہر ہر دوسرًا صل علی خوش آمدید
 شمس میں تیری ضیا صل علی خوش آمدید
 مہ میں تیرا چاندنا صل علی خوش آمدید
 کیوں یہ گھر گھر روشنی ہے آج کس کا جشن ہے؟
 آمنہ کے لال کا صل علی خوش آمدید

آج کیوں چاروں طرف یہ مر جا کی دھوم ہے؟
کیوں ہے ہر سو غلغلہ صلی علی خوش آمدید؟

بات یہ ہے آج دنیا میں ہوئے ہیں جلوہ گر
یتھے یتھے مصطفیٰ صلی علی خوش آمدید

مرجا جشن ولادت مرجا صد مرجا
نور عین آمنہ صلی علی خوش آمدید

جشن میلاد النبی کی دھوم ہے چاروں طرف
ہر کوئی ہے کہہ رہا صلی علی خوش آمدید
رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ کی ہو گئی جلوہ گری
باب رحمت وا ہوا صلی علی خوش آمدید

چشم ما روشن دل ما شاد اے جان چن
مرجا یامصطفیٰ صلی علی خوش آمدید

چھٹ گئے نظمت کے باطل دُور اندر ہیرا ہو گیا
نور والا آگیا صلی علی خوش آمدید

خانہ کعبہ میں جو بُت تھے سب اوندھے گر پڑے
 دبدبہ آمد کا تھا صلی علی خوش آمدید
 انٹیاء و مرسلین سب کی امامت کا ترے
 سر پہ ہے سہرا سجا صلی علی خوش آمدید
 آمِنہ کے گھر میں جب آمد محمد کی ہوئی
 چار سو یہ شور انھا صلی علی خوش آمدید
 خوب صدقہ بٹ رہا ہے آمِنہ کے گھر پہ آج
 آئے شاہِ اسْخیا صلی علی خوش آمدید
 ہم غریبوں کے تو بس دارے ہی نیارے ہو گئے
 در تمہارا مل گیا صلی علی خوش آمدید
 بھر دو سینے میں سُرور اور آنکھ کر دو نور نور
 دلِ میرا دو جگنگا صلی علی خوش آمدید
 قبر میں جلوہ نبی کا دیکھ کر عطار کاش!
 بول اُٹھے بے ساختہ صلی علی خوش آمدید

آگئے ہیں مصطفیٰ صلَّی علی خوش آمدید

(۱۶ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ)

آگئے ہیں مصطفیٰ صلَّی علی خوش آمدید ہو گئے جلوہ نما صلَّی علی خوش آمدید
 سپہ و سردار ما صلَّی علی خوش آمدید رازدار کبیرا صلَّی علی خوش آمدید
 مایک و مختار ما صلَّی علی خوش آمدید نائب ربِ الْعالَمِ صلَّی علی خوش آمدید
 گردی سے لوچا اور سیدھے رستے پر چلا اے ہمارے رہنمَا صلَّی علی خوش آمدید
 مسکراتی پھول برساتی اورِ احشائی ہوتی ٹھنڈتائی ہے صبا صلَّی علی خوش آمدید
 نلبیس ہیں نغمہ خواں اور پڑھ رہی ہیں فریان نعتِ پاکِ مصطفیٰ صلَّی علی خوش آمدید
 بزر پرجم چارسو لہرا رہے ہیں جشن ہے آمدِ محبوب کا صلَّی علی خوش آمدید
 غمِ زد غمِ کھاؤ مت اے بے کسو گھبراؤ مت آگئے مشکل گُشا صلَّی علی خوش آمدید
 جھوم جاؤ بے کسو امداد کرنے آگئے خلق کے حاجت رو اصلَّی علی خوش آمدید
 بے نواز آؤ تم، آؤ گداز آؤ تم صدقہ لے لونور کا صلَّی علی خوش آمدید

آمید کے گھر پہنچنے ہیں سب آذل کے ساتھ اور لگاتے ہیں صد اصلِ علی خوش آمدید
 بے کسوں کے دادرس اے فلق کے فریادرس دور کر رنج و بلا اصلِ علی خوش آمدید
 چشمِ رحمت سمجھے اپنی معجَّت دیجئے در پہ حاضر ہے گدا اصلِ علی خوش آمدید
 اپنا غم دے دیجئے اور چشمِ نم دے دیجئے در پہ حاضر ہے گدا اصلِ علی خوش آمدید
 ڈرُو عصیاں کی دوا دو تم شفَا دو تم شفَا در پہ حاضر ہے گدا اصلِ علی خوش آمدید
 ٹکنیڈِ ظہرا کے جلووں سے یہ دل آباد ہو در پہ حاضر ہے گدا اصلِ علی خوش آمدید
 آپ کے قدموں میں آقا خاتمه با تغیر ہو در پہ حاضر ہے گدا اصلِ علی خوش آمدید
 اب بقیٰ پاک میں ڈو گرزیں دے دیجئے در پہ حاضر ہے گدا اصلِ علی خوش آمدید
 جھوم کر ہاں جھوم کر عطاراب کو چوم کر
 مت ہو کر دو صد اصلِ علی خوش آمدید

جوچپ ریاس نے نجات پائی۔ (ترمذی حدیث ۲۵۰۹)

یابنی مجھ کو مدینے میں بُلانا بار بار

یابنی مجھ کو مدینے میں بُلانا بار بار
 بار بار آؤں بنے آخر مدینے میں مزار
 بیس ہوا میں مہکی مہکی تو فضائیں خوشنگوار
 ذرہ ذرہ ہے مدینے کا یقیناً نور بار
 کاش جب آؤں مدینے خوب طاری ہو جوں ۔
 ہو گریباں چاک سینہ چاک دامن تارتار
 مال کی کثرت کا تخت و تاج کا طالب نہیں
 ہو عطا خشته جگر اور آنکھ دے دو اشکبار
 واپسے سبھیں کا میرا گناہوں کا مرض
 دور کر دیجے خُدارا اے طبیب ذی وقار
 فکرِ قریع روح و قبر و حشر سے نج جاتا گر
 کاش ہوتا آپ کی گلیوں کا میں گرد و غبار
 مدینہ

۳: دیوالی

ان نور بر سانے والے

آہ چھایا ہے گناہوں کا اندھیرا چار سو
 ہو نگاہ نور مجھ پر یا شہ عالم مدار
 کاش یا وہ گوئی بد اخلاقی اور بے جا بھی
 کی مری سب عادتیں چھوٹیں مرے پر ڈال دگار
 مثل بسل میں ترپتا ہی رہوں سرکار کاش!
 آپ کے غم میں رہوں آقا ہمیشہ دل فگار
 دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے
 میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مادر
 ہو مدینہ ہی مدینہ ہر گھری وردِ زیاب
 بس مدینہ ہی کی ہو تکرار لب پر بار بار
 گنبدِ خضراء کی سختی سختی چھاؤں میں ہرا
 خاتمه یاخیر ہو اے کاش! میرے کردار
 اے مرے آقا عزیزوں نے جسے ٹھکرا دیا
 اُس کو قدموں سے لگا لو غمزدوں کے نغمکار
 عرصہِ محشر میں آقا لاج رکھنا آپ ہی
 دامنِ عطاء ہے سرکار بے حد و اندر

ل: ذی۔ بنقرار

غم کے ماروں پر کرم اے دو جہاں کے تاجدار

غم کے ماروں پر کرم اے دو جہاں کے تاجدار
 اپنے غم میں اپنی الفت میں رُلاڑ زار زار
 صدقے جاؤں مجھ سے عاصی پرشہ کون و مکان
 بے عَذَد تیری عطا کیں رحمتیں ہیں بے شمار
 جو تڑپتے ہیں مدینے کی زیارت کے لیے
 ان کو بھی آقا دکھادو تم مدینے کی بہار
 ہو ہرا سینہ مدینہ تاجدارِ آئیا
 دل میں بس جائے ترا جلوہ شہِ عالی و قار
 از پئے نوٹ و رضا مسکن مدینہ دو بنا
 کاش ہو مدفن مدینہ از طفیل چار یار
 گھونتے رہتے ہو تم آقا کی گلیوں میں سدا
 تم پہ ہو جاؤں تصدق اے سگان کوئے یار

بلبلو تم کو مبارک پھول، پر میری نظر
 میں مدینے کی حسین وہ جھاڑیاں ہیں خاردار
 آج کے اس سُتوں کے اجتماع پاک میں
 جو بھی آیا بخش دے اس کو مرے پروردگار
 کچھ تو کر احساس بھائی چھوڑ نافرمانیاں
 غم میں آقا اپنی امت کے ہیں ہوتے بے قرار
 میرے غیرت مند بھائی مت مُنڈا داڑھی کو تو
 یاد رکھ یہ دشمنِ مصطفیٰ کا ہے شعار
 چھوڑ انگریزی طریقے اور فیشن چھوڑ دے
 بھائی کر لے ستوں سے خوب رشتہ استوار
 دے شرف عطا کو ہرسال حج کا یاددا
 ہر برس اس کو دکھا میٹھے مدینے کا دیار
 ایہ کلام ”دعوتِ اسلامی“ کے ۱۴۱ھ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ باب المدینہ کراچی)
 کے موقع پر پیش کیا تھا لبذا شرکاء اجتماع کیلئے بھی دعائی شعر شامل کیا گیا
 ہے۔ سگِ مدینہ غفرانہ ۷ طریقہ ۷ مضبوط ۷ شہر۔ علاقہ

روسیا ہوں پر کرم اے دو جہاں کے تاجدار

روسیا ہوں پر کرم اے دو جہاں کے تاجدار!
 اپنے غم میں اپنی اُفتت میں رلا د زار زار
 حُسن گلشن میں سراسر ہے فریب اے دوستو!
 دیکھنا ہے حُسن تو دیکھو عرب کے ریگزار
 راہ بھولا آہ منزل سے بھٹک کر رہ گیا
 ساتھ لے لو اے عرب کے میریاں ناقہ سوار!
 ہم غریبوں کو مدینے میں بُلا لو یانی!
 والیطہ احمد رضا کا دو جہاں کے تاجدار
 گر مقدار میں مرے دُوری لکھی ہے یانی!
 کاش! اُفتت میں تری روتار ہوں میں زار زار
 ان کا دیوانہ عمامہ اور ڈلف و ریش میں
 واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

مدینہ

ل: اونچی سوار ۳: داڑھی

کاش! خدمت سنتوں کی میں سدا کرتا رہوں
 اہل سنت کا سدا بن کے رہوں خدمت گزار
 ہیں علی مُشکل کشا سایہ گناہ سر پر میرے
 لَا فَتْنَى إِلَّا عَلَى لَا سَيْفَ إِلَّا ذُو الْفِقَارٍ
 یا شہید کر بلاؤ! ہو دُور ہر رنج و بلاؤ
 اب مدد کو آؤ دُشت کر بلاؤ کے شہسوار
 المدد یاغوثِ اعظم دُشت گیر بے کساں
 پھنس گئی بے ناؤ طوفان میں لگادیں آپ پار
 یا مُعین الدَّین! آؤ اب مدد کے واسطے
 ہو کرم بدحال پر اے چشتیوں کے تاجدار
 یا امام احمد رضا! صدقہ ضیاء الدَّین کا
 ہو کرم کی اک نظر اے سنتیوں کے تاجدار
 مصطفیٰ والی ترے عطار ڈر کس بات کا
 کارگر ہو گا نہ تجھ پر دشمنوں کا کوئی وار

دینہ

إنما يميش حـ: حضرت علـى عـزيم اللـه وـجهـهـ الـكـريمـ جـيسـاـ كـوـئـيـ بـهـاـوـيـسـ اـورـذـوـالـفـقـارـ جـيـسـيـ كـوـئـيـ تـواـرـيـسـ

پھر مدینے کی گلیوں میں اے ڪردگار

پھر مدینے کی گلیوں میں اے ڪردگار کاش پہنچوں میں روتا ہوا زار زار
 کاش آ کر مدینے میں پروانہ وار سبز گنبد پہ ہو جاؤں آقا ثار
 مال و دولت کے انبال پیشک نہ دو بس مقدار میں لکھ دو مدینے کے خار
 ساقیا جام ایسا پلا دو مجھے بعد مردان مجھی اُترے نہ جس کا خمار
 چوتا رہتا تعلیم، سرکار کے کاش ہوتا میں طیبہ کا گرد و غبار
 آگیا حج کا موسم قریب آگیا مجھ پہ بھی ہو کرم میرے پروردگار
 سندھ کے باع آنکھوں میں بچپن نہیں اب دکھا دو غرب کے حسیں ریگزار
 ہم بھی ان کے وربار وربار میں جائیں گے ان شاء اللہ ضرور ایکبار
 از طفیلی بلال و اؤیس و رضا دو دل بے قرار آنکھ دو اشکبار
 مجھ کو آلامِ دُنیا سے آزاد کر میں ترے غم میں روؤں شہا زار زار
 مدنیہ

لے ذہیر ح موت سے موتی بر سانے والا

آپ کا نام سنتے ہی سرکار کاش دل مچلنے لگے جان ہو بے قرار
 میرا سینہ مدینہ بنا دیجئے قلب کی ہو مدینہ مدینہ پکار
 گرپڑوں کے قدموں میں روٹے ہوئے عاصیوں پر بھی ان کو تو آتا ہے پیار
 اب تو آجائیے مجھ کو چھڑوایے ہر طرف سے گناہوں کا ہوں میں شکار
 میرے آقا! سرہانے چلے آئے جاں بلبٹ کب تک اب کرے انتظار
 میری آمد ہو طیبہ میں اے کاش یوں چاک سینہ ہو دامن بھی ہو تارتار
 بھائیہ، بنو اپناو تم سُخنیں خوش ہو رب تم سے راضی شہ نامدار
 موت بدکار کو آئے طیبہ میں پھر ہو بقیٰ مبارک میں اس کا مزار
 یاخدا بے سب بخش عطا کو
 اس کو جنت میں دیدے نبی کا نوار

مدینہ

لے جو مرنے کے قریب ہو میں پڑوں

ہو گیا حاجیوں کا شروع اب شمار

ہو گیا حاجیوں کا شروع اب شمار
 اذن مجھ کو بھی دے دو شہزادی وقار
 تیری نظر کرم کا ہوں امیدوار
 گورے جرم سرکار ہیں بے شمار
 ہو گئے عاشقانِ نبی بے قرار
 پھر مدینے کی جانب چلے قافلے
 از پے غوثِ عظیم نگاہِ کرم
 پھر دکھا دو مدینے کے لیل و بھار
 میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 جس قدر بھی ہیں اسلامی بھائی بھگان
 سب کو بلوادِ خوب پروردگار
 عرش پر فرش پر خلد پر خلق پر
 اذنِ رب سے ہے نافرمانِ اقتدار
 آپ پر میرے حالات ہیں آشکار
 کبھی دُور دنیا کے رنج و الم
 میرے زدیک آئے نہ پت جھپڑ بھی
 تاجدارِ مدینہ دو ایسی بھار
 کچھ گئی ناؤ عصیاں کے طوفان میں
 اب لگا دو مرے ناخدا جلد پار
 میرے دامانِ خر کی شفیعُ الوری
 لاج رکھنا خدارا برداز شمار
 سُتوں کا میں چرچا کروں رات دن
 ہو عطا ایسا جذبہ پے چاریاں
 اے مدینے کے زائر در پاک پر عرض کرنا ہرا بھی سلامِ اشکار
 پیر و مرشد کے صدقے ہو ایسی عطا
 آئے عطار دربار میں بار بار

حضرت بھرے دلوں سے ہم آئے ہیں لوٹ کر

حضرت بھرے دلوں سے ہم آئے ہیں لوٹ کر
 ہے چاک چاک بھر میں یہ سینہ و جگر
 اچھا لگے گا اب ہمیں کیسے وطن میں گھر
 افسوس چھوڑ آئے محمد کا پاک در
 ہم کو تو اس لئے ہے مدینہ عزیز تر
 اس میں جناب رحمتِ عالم ہیں جلوہ گر
 ایسا سکون جا کے میں ڈھونڈوں گا اب کدھر!
 جیسا سکون تھا مجھے روشنے کو دیکھ کر
 وہ سبز گلباں اور وہ بینار پھٹ گئے
 سرکار کا مدینہ ہم آئے ہیں چھوڑ کر
 میٹھا مدینہ ہائے! نگاہوں سے چھپ گیا
 اے آنکھ! خون رو لے ٹو رو نا ہے جس قدر
 دل خون اُگل رہا تھا مرزا بھر شاہ میں
 جب چل پڑا تھا شہرِ مدینہ کو چھوڑ کر

اشکوں کی لگ گئی تھی جھڑی میری آنکھ سے
 پُھونٹا تھا جب مدینہ میں رویا تھا پھوٹ کر
 کوچے میں شاہ کون و مکان کے سکون تھا
 آتا تھا لطف گُلَبِ خضرا کو دیکھ کر
 بہتر ہے موت فُرْقَتِ طیبہ سے بالِ قیم
 مر جاتا کاش! آقا مدینے کی خاک پر
 روتا رہوں ترپتا رہوں چین ہی نہ آئے
 غم اپنا ایسا دو مجھے اے شاہ بخوبی
 سوز و گداز اس کی فضاوں میں چار سو
 پُر کیف و پُر سکون ہے سرکار کا نگر
 مجھ کو بقعی پاک میں دو گز زمین دو
 حسین کے طفیل، مدینے کے تاجر
 دنیا کے رنج میٹ کے غم اپنا دے اے
 بدکار پر ہو ایسی مرے مصطفے نظر
 عطار کر رہا ہے یہ رو رو کے ایجھا
 پھر سے بلا یئے گا مدینے میں جلد تر

لکھ رہا ہوں نعت سرور سبز گنبد دیکھ کر

لکھ رہا ہوں نعت سرور سبز گنبد دیکھ کر
 کیف طاری ہے قلم پر سبز گنبد دیکھ کر
 ہے مقدار یاؤری پر سبز گنبد دیکھ کر
 پھرنہ کیوں تھوڑے شنا گر سبز گنبد دیکھ کر
 مسجدِ بُوی پ پہنچے مر جا صل علی
 ہو گیا جاری زبان پر سبز گنبد دیکھ کر
 بُوں ہی میں پہنچا مدینے کی گلی میں بیقرار
 آنکھ میری ہو گئی تر سبز گنبد دیکھ کر
 روح کو تسلیم جانِ مُضطرب کو خین ہے
 دل کو بھی راحتِ میسر سبز گنبد دیکھ کر
 اُنکے منگتے، اُنکے سائلِ دوجہاں کی نعمتیں
 مانگتے ہیں با تحف اٹھا کر سبز گنبد دیکھ کر

آپ سے بس آپ ہی کو مانگتا ہے یا نہیں!
آپ کا ادنیٰ گداگر سبز گلبد دیکھ کر
لندن و پیرس کا عاشق بھی یقیناً مر جا!
بول اٹھے گا روح پرور سبز گلبد دیکھ کر
دھوپ روزانہ مدینہ جھوم کر ہے پھومتی
اور لپٹ جاتی ہے آکر سبز گلبد دیکھ کر
چوم لیتا ہے مدینہ روز آکر آفتاب
پھر لپٹ جاتا ہے آکر سبز گلبد دیکھ کر
ٹوٹ جائے دم مدینے میں مرا یارب! یقین
کاش ہو جائے میسر سبز گلبد دیکھ کر
جب جدائی کی گھڑی آتی ہے تو کوہ آلم
ٹوٹ پڑتا ہے دلوں پر سبز گلبد دیکھ کر

آپ کی گلیوں کے گئے مجھ سے تو اچھے رہے
 ہے سنوں ان کو میسر بزر گلبد دیکھ کر
 وقتِ رخصتِ ٹون اگلتے تھے مرے قلب و جگر
 آنکھ رو پڑتی تھی اکثر بزر گلبد دیکھ کر
 میرے مرشد نے گزارے ہیں مدینے میں برس
 ان کی رحمت سے سستہ بزر گلبد دیکھ کر
 یارِ رسول اللہ! مرشد پر کرم ہوں بے شمار
 سوئے ہیں قدموں میں آ کر بزر گلبد دیکھ کر
 آہ! اے عطّار اتنا بھی نہ مجھ سے ہو سکا!
 خان کر دیتا پچھاوار بزر گلبد دیکھ کر

نابینا کو چالیس قدم چلانے کی فضیلت

حضرت مسیح نا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ جو کسی نابینا کو چالیس قدم ہاتھ پکڑ کر چلائے
 گا اُس کے پھرے کو ہم کی آنکھ نہیں بخوبی گئی۔ (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر ج ۴۸ ص ۲)

سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حضور

سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حضور میٹھا مدینہ مجھ کو دکھا دیجئے حضور
 اب ”چل مدینہ“ کا مجھے مرشدہ سنائیے روتے ہوئے کواب توہنا دیجئے حضور
 پھر سبز لگنڈ اور وہ مینار کی بہار غوث و رضا کا صدقہ دکھادیجئے حضور
 مسکن ہوں غریب ہوں پانیں ہے کچھ خرچہ سفر کا دیجئے نا دیجئے حضور
 عرفات اور مژا قله اور مٹی چلوں حج کرلوں حق سے اذان دلا دیجئے حضور
 خلفاء راشدین کے صدقے میں یا نی خوابوں میں اپنا جلوہ دکھا دیجئے حضور
 سائل غم مدینہ کا ہوں شاہ بحرب میڈھ کو غم مدینہ شہا دیجئے حضور
 احمد رضا کا واسطہ الفت کا ساتھیا مجھ کو چھکلتا جام پلا دیجئے حضور
 ہر وقت سوزِ عشق میں تڑپا کروں شہا آگ ایسی میرے دل میں لگا دیجئے حضور
 زہرا کے لاڑلوں کا وسیلہ میں لایا ہوں پسمردہ دل کو میرے کھلا دیجئے حضور

صلوٰۃ شہید کربلا کا شاہ اُٹھیا دیوانہ مدینہ بنا دیجئے ہُھور
 یامصطفیٰ میں الفت دنیا میں پھنس گیا اس قید سے خدا را چھڑا دیجئے ہُھور
 پر خار و دیوں میں بھلک کے میں رہ گیا ہھولے ہونے کو راہ دکھا دیجئے ہُھور
 تو بہ نیا میں نہیں پاتا ہوں یا نبی! اب استقامت آپ شہادت دیجئے ہُھور
 ڈر لگ رہا ہے آہ! جہنم کی آگ سے بخشش کا مجھ کو مُودہ سنا دیجئے ہُھور
 ”تفل مدینہ“ دیجئے مرشد کا وارطہ خاموش رہنا مجھ کو سکھا دیجئے ہُھور
 عطا برخصال کا عصیان شعار کا
 دل مردہ ہو چکا ہے چلا دیجئے ہُھور

مَعْرِزٌ كَوْنٌ؟

حضرت پیر نامویٰ کلیم اللہ علیٰ بیسا و علیہ السلام نے عرض کی: اے رب اعلیٰ
 عزوجل! اتیرے نزدیک کونسا بندہ زیادہ عزت والا ہے؟ فرمایا: وہ جو بدلمہ لینے کی قدرت
 کے باوجود معاف کر دے۔

(شعب الانسان بن نبی مسیح حدیث ۸۲۷)

یار رسول اللہ اتیرے چاہنے والوں کی خیر

یار رسول اللہ تیرے چاہنے والوں کی خیر
 سب غلاموں کا بھلا ہو سب کریں طیبہ کی سیر
 کاشکے تحریر مدینہ مجھ کو رکھے بیقرار
 چین ہی آئے نہ مجھ کو یادِ طیبہ کے بغیر
 یانی اب تو مدینے میں مجھے بلوائیے
 ہو میسر با ادب پھر آپ کی گلیوں کی سیر
 کاش ! طیبہ میں شہادت کا عطا ہو جائے جام
 جلوہ محبوب میں انعام میرا ہو بخیر
 فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے حضورا !
 ہو زبان پر میری اکثر آپ ہی کا ذکرِ خیر
 عائد آقا فردِ عصیاں ہو گئی کر دے کرم
 کون ہے جو بخششائے گا مجھے تیرے بغیر
 تیز ہے تکوار کی بھی دھار سے یہ میں صراط
 تم سنبھالا دو کہیں جائے پھسل میرا نہ پیر
 امت محبوب کا یارب بنا دے خیر خواہ
 نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بیسر
 جام ایسا اپنی الفت کا پلا دے ساقیا
 نعت سن کر حالتِ عطار ہو رو رو کے غیر

ظلمت دنیا مجھے تنہا سمجھ کر یوں نہ گھیر

ظلمت دنیا مجھے تنہا سمجھ کر یوں نہ گھیر
ماہ طیبہ کی تجھی میں نہیں سکھ لگتی دیر
یانی تیری دُبائی آفتوں میں گھر گیا
رُخ بدل دے مشکلوں کا اور بلا کیں مجھ سے پھیر

لُقب خضرا کو دیکھے ایک عرصہ ہو گیا
کب ٹھلے گی میری قسمت اب گلے گی انتہی دیر!

نفس و شیطان پر مجھے غلبہ عطا کر یاخد
اُس علی کا واسطہ دیتا ہوں جو ہے تیرا شیر
آہ! میزاں پر کھڑا ہوں شافعِ محشر کرم!
نیکیاں پتے نہیں ہیں بس گناہوں کا ہے ڈھیر
نارِ دوزخ میں نہ لے جائے کہیں مالِ حرام
کر لو تو قبہ چھوڑ دو اے بھائیو! اسپ ہیر پھیر
سب کو مرنا ہی پڑیگا یاد رکھو بھائیو!
دیر میں جائیگا کوئی گوئی چلدے گا سویر
یاخدا عالم میں اوچا پرچمِ اسلام ہو
وہستان دیں مسلمانوں سے ہوں مغلوب و زیر
عشقِ احمد ہی سے عطار آدمی ہے آدمی
ورسے یہ مٹی کا چٹلا ہے فقط مٹی کا ڈھیر

دینہ

۱۔ ۲: دوفوں آشعار "نقش" نے متوجہ کئے ہیں۔

مرحباً آج چلیں گے شہرِ ابرار کے پاس

(الحمد لله عز وجل ۱۴۲۲ھ۔ ۱۴۲۳ھ میں حرمین طیبین میں یہ کلام قسمیند کیا)

مرحباً آج چلیں گے شہرِ ابرار کے پاس ان شاء اللہ پھر جائیں گے سرکار کے پاس
 پیش کرنے کیلئے کچھ نہیں بدکار کے پاس ذہروں عصیاں ہیں گنہگاروں کے سردار کے پاس
 مل چکا اذن، مبارک ہو مدینے کا سفر قافلے والوں چلو چلتے ہیں سرکار کے پاس
 خوب رو رو کے دہان غم کا فساد کہنا غزوہ و آڈ چلو احمد مختار کے پاس
 میں گنہگار گناہوں کے بوا کیا لاتا نیکیاں ہوتی ہیں سرکار نکوکار کے پاس
 سرہی خُم آکھو بھی خُم بخُرم سے پانی پانی کیا کرے نذر نہیں کچھ بھی گنہگار کے پاس
 آنکھ جب ٹھنڈہ حضرا کا نظارہ کر لے دم نکل جائے مر آپ کی دیوار کے پاس
 عرصہ خُثر میں جب روتا پلکتا دیکھا رحم کھاتے ہوئے دوڑ آئے وہ بدکار کے پاس
 مجرمو! اتنا بھی لگبراؤ ن محکمہ میں تم مل کے چلتے ہیں سمجھی اپنے مددگار کے پاس
 دونوں عالم کی بھلائی کا سوالی بن کر اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
 شاہ والا یہ مدینے کا بننے دیوانہ اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

اپنا غمِ چشمِ نم اور رقتِ قلبی دیجے اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
 الفت ناب ملے اور دلی بے تاب ملے اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
 حسنِ آخلاق ملے بھیک میںِ اخلاص ملے اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
 از پغ غوث و رضا "وقفلِ مدینہ" مل جائے اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
 استقامتِ اسے ایماں پر عطا کر دیجے اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
 ہے مدینے میں شہادت کا یہ ملتا مولی اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
 قبر و مکفر میں آماں کا ہے طلبگارِ حضور اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
 نارِ دوزخ سے رہائی کا ملے پروانہ اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
 اس کو جنت میں بوار اپنا عطا ہو داتا اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس
 آپ سے آپ ہی کا ہے یہ سوالی آقا اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

تبر میں یوں ہی نکیہ و انہیں آیا وَالله

ہے غلامی کی سند دیکھ لو عطاء کے پاس

۱: الفت ناب لیتی ایسی محبّت جس میں ملا وٹ نہ ہو۔ ۲: یہ دعوتِ اسلامی کی اصطلاح
 ہے۔ اس شعر میں "وقفلِ مدینہ" سے مراد خاموشی کی سعادت ہے۔ ۳: پڑوس

حضرتا واحسرو شاہ مدینہ الوداع

حضرتا وا حضرتا شاہ مدینہ الوداع
 پھٹ رہا ہے آپ کے غم میں یہ سیدنا الوداع
 خوب آتا تھا سُرور آقا مدینے میں مجھے
 چھوٹا ہے ہائے اب میٹھا مدینہ الوداع
 تیری گلیوں سے پھٹکر بھی ہے کوئی زندگی
 دُور رہ کر ہائے مرتا ہائے جینا الوداع
 آنکھ روتی ہے تڑپتا ہے دل غمگین اب
 لُٹ رہا ہے ہائے قربت کا خزینہ الوداع
 دل مراغم ناک فرقت سے کلیجا چاک چاک
 پھٹ رہا ہے تیرے غم میں ہائے! سیدنا الوداع
 میں ٹکستہ دل لئے بوجھل قدم رکھتا ہوا
 چل پڑا ہوں یا شہنشاہ مدینہ الوداع

خون روتا ہے دل معموم بخیر شاہ میں
 چاک ہے میرا کلیجا چاک سینہ الوداع
 قافیہ چلنے کو ہے سب رو رہے ہیں زار زار
 ٹوٹا ہے ہائے! دل کا آگبینہ الوداع
 جانے کب پھر آئے گا میٹھا مدینہ دیکھنے
 کب سفر پائے گا بدکار و کمینہ الوداع
 نام سنتے ہی مدینے کا میں آقا رو پڑوں
 کاش! آجائے مجھے ایسا قریبہ الوداع
 آپ کی یادوں کے صدقے وہ ملے سنجیدگی
 میں نہ پھر بے جا ہنسوں شاہ مدینہ الوداع
 مال کا طالب نہیں دے دو فقط سوزِ بلال
 ہو عطا اپنے گدا کو یہ خزینہ الوداع

اپنی اُلفت کی شراب ایسی پلا آئے نہ ہوش
 مجھ کو ہرگز اے شہنشاہ مدینہ الوداع
 کاش! میں جاؤں جدھر دیکھوں مدینے کی بہار
 ہو عطا آقا مجھے وہ چشمِ بینا الوداع
 گوئیا ہوں، بے عمل ہوں پر نہیں ہوں بے ادب
 آپ کا ہوں، آپ کا، گوئیں کمیتہ، الوداع
 الہراق آہ الہراق اے پیارے آقا الہراق
 پھر بُللو جلد آقائے مدینہ الوداع
 یا رسول اللہ! اب لے لو سلام آخری
 چلنے والا ہے کراچی کو سفینہ الوداع
 آہ! اب عطار جاتا ہے مدینے سے وطن
 ہائے مجبوری! سکون قلب چھینا الوداع

پھر عطا کر دیجئے حج کی سعادت یار رسول

پھر عطا کر دیجئے حج کی سعادت یار رسول ہو مدینے کی اجازت بھی عنایت یار رسول
 حج کا موسم آگیا جان نے باندھی کر میرے حج کی بھی کوئی ہو جائے صورت یار رسول
 چل پڑے میں قافلوں پر قافلے سوئے جاز میں رہا جاتا ہوں ہائے! جانِ رحمت یار رسول
 یار رسول اللہ! صَدَقَ فاطمہ کے لال کا دیجئے مجھ کو مدینے کی اجازت یار رسول
 سبزِ نلب کی نضاؤں میں بُلا لو اب مجھے از پئے شاہِ امامِ الہی سنت یار رسول
 گر مری تقدیر میں دُوری لکھی ہے یانی ہر گھری مجھ کو ز لائے تیری فرقہ یار رسول
 صَدَقَ صَدَقَ لِنْ وَغَرْ عَثَمَانَ وَحِيدَ رَكَھُور غمِ مدینے کا مجھے کرو دو عنایت یار رسول
 دل سے دُنیا کی مَحَجَّتُ دُور کر کے دیجئے اپنی ألفت اپنی چاہت و در درِ رقت یار رسول
 تاجِ سلطانی ہے میری ٹھوکروں پر یانی تیرا نخل پاک میرا تاجِ عزت یار رسول
 ٹوٹ جائے دمِ مدینے میں شہا! عطار کا
 اور لقچ پاک میں بن جائے گھرَت یار رسول

ہوبیاں کس سے تمہاری شان و عظمت یا رسول

ہوبیاں کس سے تمہاری شان و عظمت یا رسول
 جب تمہاری خود خدا اکرتا ہے مددت یا رسول
 جب بھی آتا ہے ترالیوم ولادت یا رسول
 خوب ہوتی ہے میرا دل کو راحت یا رسول
 عرش پر بھی سلطنت ہے فرش پر بھی سلطنت
 دونوں عالم پر تمہاری ہے حکومت یا رسول
 دولتِ دنیا کے پیچھے مارا مارا کیوں پھروں!
 آپ ہی ہیں میری دولت اور ثروت یا رسول
 جو ترپتے ہیں مدینے کے لئے آقا انہیں
 کاش! ہوجائے مدینے کی زیارت یا رسول
 لمحہ لمحہ بڑھ رہی ہیں ہائے! نافرمانیاں
 اور گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یا رسول
 کاش! ہنسنے کے بجائے مجھ کو رونا ہو نصیب
 آنکھ سے بنتے رہیں اشکِ محبت یا رسول

نیکیوں میں یا رسول اللہ دل لگ جائے کاش!
 اور گناہوں سے مجھے ہو جائے نفرت یا رسول
 یابی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے ڈور
 بس ڈرود پاک کی ہو خوب کثرت یا رسول
 آئندہ کے لال! مجھ کو دیجئے سوزی بال
 مالِ دنیا سے مجھے ہو جائے نفرت یا رسول
 رحمتِ عالم سرہانے مکراتے آئیے
 جاں بگب ہوں آگیا ب وقتِ رحلت یا رسول
 آپکے قدموں میں گر جاؤں گا فرطِ شوق سے
 قبر میں ہو گی مجھے جس دم زیارت یا رسول
 نارِ دوزخ میں گرا ہی چاہتا تھا میں ثار
 اپنی رحمت سے عطا فرمائی جنت یا رسول
 یا شہرِ ابرار! دے دو خلد میں اپنا ہو ار
 از پیغام بونوں اور ای ہو چشمِ رحمت یا رسول
 نیکیاں بالکل نہیں ہیں نامہ اعمال میں
 کیجئے عطا کی آکر شفاقت یا رسول

۱۔ پڑوں

پھر سے بلاو جلد مدینے میں یار رسول

پھر سے بلاو جلد مدینے میں یار رسول
 کرو کرم حُسْنُوراً پئے فاطمہ بَوْل
 دُنیا پرست ذر په مرے گل پہ عنزہ لیب
 اپنا تو انتخاب مدینے کا ہے بَوْل
 بیکار ہجر کا ابھی ہو جائے گا علان
 جاؤ اُٹھا کے لاو مدینے کی تھوڑی دھول
 دنیا کی لذتوں سے مری جان چھوٹ جائے
 مجھ کو بنا دے یاخدا تو عاشق رسول
 میری زبان تر رہے ذُکر و ذُرود سے
 بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول
 میری پسند خارِ مدینہ ہے بلبلو
 لیکر میں کیا کروں گا تمہارے یہاں کے پھول

خوش بخت بے شمار مدینے میں ڈفن ہیں
 ہو جائے ان میں کاش! مر ابھی کبھی شمول
 پر چار ستوں کا جو کرتا ہے رات دن
 ہر دم ہو اس پر رحمتوں کا یاخدا نژول
 دیتا ہوں مجھ کو واپسے یاربِ حضور کا
 ہر ہر خطأ تو بخش دے کر ہر معاف بھول
 غوث و رضا کا واپسے یا شافعی اُم
 رکھنا نہ مجھ کو خشر میں رنجیدہ و مکول
 گر لمحہ بھر بھی حاضری طیبہ کی ہو نصیب
 حاصل ہئی ہے زیست کا محنت ہوئی ڈھول
 سرکار! چار یار کے صدقے میں ہو کرم
 عطار کو سدا کے لئے کر لو تم قبول

آپ آقاوں کے آقا آپ ہیں شاہِ انام

(حَرَّمَنِ طَبِيعَنْ زَادَهُنَا اللَّهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِيمًا کی حاضری ۱۴۱۵ھ میں یہ کلام تحریر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی)

آپ آقاوں کے آقا آپ ہیں شاہِ انام
یا رسول اللہ میں ہوں آپ کا ادنیٰ غلام
بات کی ہمت نہیں پڑتی ادب کا ہے مقام
دل اجازت ہی نہیں دیتا کروں کیسے کلام
سوزِ سرکار اے خدائے پاک تو کردے عطا
عشقی سرور میں تڑپتا ہی رہوں مولیٰ مدام
یا الٰہی ! مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا
کاش ! ہو ذکرِ مدینہ میرے لب پر صبح و شام
تلخیوں میں خوش رہوں اور لذَّتوں سے بے نیاز
کاش ! قابو میں رہے یہ میرا نفسِ بد لگام
جو تڑپتے ہیں مدینے کی جدائی میں شہا!
ان غریبوں کا بھی کردو یا نبی کچھ انتظام

اب تو دید و تم مدینے میں شہادت کا شرف
یا نبی! کردو یہ پوری آرزوئے ناتمام

حشر کی گرمی بلا کی پیاس سے ہوں شم جاں
ساقیا! اللہ کوثر کا چھلتا ایک جام

یا الٰہی! فالتو باتوں کی عادت دور ہو
کاش! الہ پر کوئی بھی جاری نہ ہو بے جا کلام

ہر گھڑی شرم و حیا سے بس رہے نیجی نظر
پیکر شرم و حیا بن کر رہوں آقا مُدام

اے خدائے مصطفیٰ عطّار کو وہ آنکھ دے
ہو غمِ محبوب میں آنسو بہانا جس کا کام

سر ہو چوکھٹ په خم، تا جد اور حرم

سر ہو چوکھٹ په خم، تا جد اور حرم یہ نکل جائے دم، تا جد اور حرم
 یہ رہا میرا سر، سینہ قلب و جگر رکھ دو آقا قدم، تا جد اور حرم
 حاضری کا سبب، ہواے ماد عرب! آئیں طیبہ میں ہم، تا جد اور حرم
 ہر برس حج کروں، گرد کعبہ پھروں یا شہ محترم، تا جد اور حرم
 دیدو ختنہ جگر، کردو شوریہ سر اپنا جان کرم، تا جد اور حرم
 جو کہ بھتی رہے، درد بھتی رہے دیدو وہ چشم نعم، تا جد اور حرم
 آئیے خواب میں، قلب بے تاب میں سُر وہ محترم، تا جد اور حرم
 کر کے اطوارِ بھیک، استقامت کی بھیک دیدو شاہ حرم، تا جد اور حرم
 سب خطائیں معاف، اور نامہ ہو صاف پاؤں باغِ ازم، تا جد اور حرم
 دینہ

لے دیوانہ حنفیہ اعمال

پڑھ لے تحریر جو، اُس کی اصلاح ہو دیدو ایسا قلم، تاجدار حرم
 آئندہ کے پر، خیر سے ہوں بُر
 زیست کے پیچ و خم، تاجدار حرم
 میرے ماہِ میں جو ہیں آندہ گیں
 ان کے ہوں دُور غم، تاجدار حرم
 حاسدِ دُول کے حسد، کی نہیں کوئی حد
 اب تو کر دو کرم، تاجدار حرم
 یابی ناتاکے^۱، بائے کفار کے
 ہم سہیں گے سُتم، تاجدار حرم
 از طفیل رضا، خشم ہوں سرودا
 دشمنوں کے سُتم، تاجدار حرم
 اے مرے تاجور، دُور ہوں سارے شر
 ہو نگاؤ کرم، تاجدار حرم
 ہوں بڑا رُوسیہ، بے گنہ پر گنہ
 ہو نگاؤ کرم، تاجدار حرم
 کھولو رحمت کے پٹ، جائے ظلمت پلٹ
 ہو نگاؤ کرم، تاجدار حرم
 تیرے عطار کا، ہے یہ ارمان شہا
 نکلے طیبہ میں دم، تاجدار حرم

 دینہ

لذکب سک

هم په نظرِ کرم تاجدارِ حرم

هم پہ نظرِ کرم، تاجدارِ حرم نیک بن جائیں ہم، تاجدارِ حرم
 دردِ عصیاں میٹے، عادت بدْجھئے شاہِ غرب وَ عجم، تاجدارِ حرم
 نفس و شیطان کا، آہ! غلبہ بوا یانی ہو کرم، تاجدارِ حرم
 یکساں ہوں مذہج و ذم، مجھ کو، کردو کرم کچھ خوشی ہو نہ غم، تاجدارِ حرم
 بدکلامی نہ ہو، یادو گوئی نہ ہو بولوں میں کم سے کم، تاجدارِ حرم
 رکھوں پنجی نظر میں، ادھریا اُدھر کچھ نہ دیکھوں کرم، تاجدارِ حرم
 اشکباری کروں، آہ و زاری کروں ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 عشق خلائق لے دو، حسنِ اخلاق دو ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 خوب مخلص ہوں، میں ریا سے بچوں ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 آفتیں جائیں میل، مشکلیں بھی ہوں حل کردو ایسا کرم، تاجدارِ حرم
 ہوں دُرودِ سلام آقا لب پر مدام ہر گھری دم بدم، تاجدارِ حرم
 ص

لے بہت پیدا کرنے والا ۳: ہمیشہ

بدھاں کل میں، سیدھے رستے چلیں کر دو آقا کرم، تاجدار حرم
 ہو گیا گر عذاب، اے رسالت مآب سہہ سکیں گے نہ ہم، تاجدار حرم
 خُلد کی دو سند، از طفیل صمد یا شفیعِ اُمّم، تاجدار حرم
 روزِ محشر شہا! مجھ گنہگار کا آپ رکھنا بھرم، تاجدار حرم
 ظاہر و باطن ایک، آقا ہو کر دو نیک یا شفیعِ اُمّم، تاجدار حرم
 اپنا دیوانہ کر، مست و مستانہ کر شہریارِ ارم، تاجدار حرم
 اب مدینے بُلا، سبز گنبد دکھا چوموں خاکِ حرم، تاجدار حرم
 صبر و ہمت ملے، دل کو راحت ملے کر دو ایسا کرم، تاجدار حرم
 کاش آئے وہ پل، روتے روتے نکل جائے قدموں میں دم، تاجدار حرم
 کاش! ہوتا شہا، جسم عطار کا
 خاکِ طیبہ میں ڈم، تاجدار حرم

دینہ

لے: بُری عادیں ۷: ملانا، ایک چیز کو دوسرا چیز میں شامل کر دینا۔

هو عطا اپنا غم، تاجدار حرم

ہو عطا اپنا غم، تاجدار حرم دیجئے آنکھ نم، تاجدار حرم
 سمجھے شاد کام، اپنا کبہ کے غلام جھوم جائیں گے ہم، تاجدار حرم
 مال بھی آل بھی، بال بھی کھال بھی صدفے جان و دم، تاجدار حرم
 تیرا کھاتے ہیں ہم، تیرا پیٹتے ہیں ہم تیرے رب کی قسم، تاجدار حرم
 ایسا کر دو سبب، بس اُتر جائے اب ول میں خار حرم، تاجدار حرم
 یہ چمک یہ دمک، یہ مہک یہ لہک ہے بھار قدم، تاجدار حرم
 جو بھی ماںگا ملا، مر جما مر جما شانِ جود و کرم، تاجدار حرم
 گھر سجائتے رہیں اور مناتے رہیں عیدِ میلاد ہم، تاجدار حرم
 عیدِ میلاد میں، گاڑیں گے یاد میں سبز پیارا علم ہے تاجدار حرم
 مدنیہ

لے خوش حال ۷۷ پر چم

گنگاتے رہیں گیت گاتے رہیں عمر بھر تیرے ہم، تاجدارِ حرم
 تیرے دیوانے سب، آئیں نوئے عرب دیکھیں سارے حرم، تاجدارِ حرم
 سینہ جلتا رہے، دل مچلتا رہے ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 یار رسول خدا، سرورِ آنیا ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 غم کی کالی گھٹا، کوشہا دو ہٹا ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 مہرو ماہِ مہین، ہے یہ عرضِ خویں ۱ ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 یانی الْمَدْدَ، اے رسول المدد ہو کرم ہو کرم، تاجدارِ حرم
 جلوہ یار ہو، قبر عطار ہو
 کاش ہو یہ کرم، تاجدارِ حرم

مرد کیلئے سب سے بڑا وظیفہ: بکیرِ اولیٰ کے ساتھ پانچ وقتِ مسجد کی پہلی صاف میں تمہارا پڑھنا۔
 دینہ

لے: علیگیشن

میں سر آپا ہوں غم، تاجدارِ حرم

میں سر آپا ہوں غم، تاجدارِ حرم کیجھ رُخْم و کرم، تاجدارِ حرم
 اُجزاً اُجزاً سماں، چھائی ہے خواں برسے اہر کرم، تاجدارِ حرم
 اے شہبز بھروسہ، آہ! مکنور پر نوتا کوہِ آلم، تاجدارِ حرم
 صدھتِ خشین کا، مجھ سے بے خین کا دُور ہو رخ و غم، تاجدارِ حرم
 بگری قسم سونور، جائے لگی ہو نظر سوئے لوح و قلم، تاجدارِ حرم
 اب ملا لو وہیں، دُور رہ کر کہیں ثوٹ جائے نہ دم، تاجدارِ حرم
 شاہ جن و بشر، خیر سے میرے گھر تیرے آئیں قدم، تاجدارِ حرم
 دور ہوں آفتیں، دیجھے راستیں ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 از پے چار یار، اب تو پیرا ہو پار ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 اے مرے چارہ گرلے، اپنے بیمار پر ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 دونقاب اُٹھ آئیں جلوے سمٹ ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 مجھ کو دید و لقیع، اب تو دید و لقیع ہو نگاہ کرم، تاجدارِ حرم
 آپ حاضر بھی ہیں، آپ ناظر بھی ہیں پاں خدا کی قسم، تاجدارِ حرم
 سرو رو جہاں، آپ میں غیب داں کبریا کی قسم، تاجدارِ حرم
 اپنے عطار کو، مال و دولت نہ دو
 دیدو بس اپنا غم، تاجدارِ حرم

لطفیب

بِاٰشَهْنَشَاهِ اُمَّمٍ چشمِ کرم

(الحمد لله رب العالمين ۴۱) هکی حاضری کے دوران ۲۹ ذو الحجۃ الحرام کو مسجد بنوی شریف علی
صاحبہ الشفاعة والسلام میں بینہ تحریر کیا)

بِاٰشَهْنَشَاهِ اُمَّمٍ چشمِ کرم	بیجھے آقا! کرم چشمِ کرم
آگیا اب تو مدینہ ہو عطا	قلبِ مُقْطَر آنکھِ نعم چشمِ کرم
خوکریں درد کی کھائیں کب تملک	یار رسول اللہ! ہم چشمِ کرم
چاند سے چہرے کو چکاتے ہوئے	خواب میں کردو کرم چشمِ کرم
فالتو یاقتوں کی عادت دور ہو	یابنی محترم! چشمِ کرم
نفس کا زُنار توڑو جس طرح	توڑے کعبے کے صنم چشمِ کرم
کربلا والوں کا صدقہ یابنی!	دور ہوں رنج و الم چشمِ کرم
وڑ لب ہر دم ڈرو ڈپاک ہو	بیشہ غرب و عجم! چشمِ کرم
وابطہ آقا! ضیاءُ الدین کا	اپنا غم دو اپنا غم چشمِ کرم

یانبی! ذکر مدینہ ہی رہے لب پر میرے دم پشم کرم
 میرا سینہ ہو مدینہ یانبی! کاش! ہو ایسا کرم پشم کرم
 گنبد حضرا کے جلوے آنکھ میں جائیں بس شاہ حرم پشم کرم
 یانبی! ”نیکی کی دعوت“ کی ترپ ہو کسی صورت نہ کرم پشم کرم
 سارے دیوانوں کو طیبہ لو یا! یار رسول مُحَمَّد! پشم کرم
 موت آئے کاش! طیبہ میں مجھے از پئے خاک حرم پشم کرم
 دو بقع آقا بقع اب تو بقع ہو کرم آقا! کرم پشم کرم
 اب سربانے آئے یا مصطفیٰ! ٹوٹنے والا ہے دم پشم کرم
 مُحَمَّد ہے نامہ گناہوں سے ہے پر تم ہی اب رکھ لو بھرم پشم کرم
 لکھ سکے عطار نعتیں آپ کی
 وبحجۃ! ایسا قلم پشم کرم

گو ذلیل و خوار ہوں کر دو کرم

(الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ ۖ اَللّٰهُمَّ عَلٰى مَا جَبَتْ بِنِي عَلٰى صَاحِبِهَا الشَّفَوٰةُ وَالشَّامِ مَنْ يَنْهَا فَقْبَلَهَا)

گو ذلیل و خوار ہوں کر دو کرم پر سگ دربار ہوں کر دو کرم
 حاضر دربار ہوں کر دو کرم بیار رسول اللہ! رحمت کی نظر
 حاضر دربار ہوں کر دو کرم رحمتوں کی بھیک لینے کے لئے
 حاضر دربار ہوں کر دو کرم ذرزو عصیاں کی دوا کے واسطے
 حاضر دربار ہوں کر دو کرم اپنا غم دو چشمِ نعم دو درودِ دل
 مُفْلِس و نادار ہوں کر دو کرم آہ! پلے کچھ نہیں حسن عمل!
 ناقص و بیکار ہوں کر دو کرم جذبہِ حسن عمل ہے اور نہ علم
 ہائے وہ بدکار ہوں کر دو کرم عاصیوں میں کوئی ہم پلے نہ ہوا
 آہ! وہ بیمار ہوں کر دو کرم بے ترقی پر گناہوں کا مریض
 میں بھی تو حق دار ہوں کر دو کرم تم گنہگاروں کے ہو آقا شفیع
 ہائے! بدگفتار ہوں کر دو کرم دولتِ اخلاق سے محروم ہوں
 طالب دیدار ہوں کر دو کرم آنکھ دے کر مذہعا پورا کرو
 دوست، دشمن ہو گئے یامصطفیٰ بیکس و ناچار ہوں کر دو کرم
 کر کے تو پہر گئے کرتا ہے جو
 میں وہی عطار ہوں کر دو کرم

آپ کی نسبت اے ننانے خُسین

ہے بڑی دولت اے ننانے خُسین
 اپنی دے قربت اے ننانے خُسین
 آپ کی الفت اے ننانے خُسین
 دین کی دولت اے ننانے خُسین
 دُور ہوشامت اے ننانے خُسین
 ہر بُری خصلت اے ننانے خُسین
 دید دیر راحت اے ننانے خُسین
 یہ غُم فرقت اے ننانے خُسین
 آئے دو ساعت اے ننانے خُسین
 دید کا شربت اے ننانے خُسین
 نزاع میں راحت اے ننانے خُسین
 تم پئے خربت اے ننانے خُسین
 قبر کی وحشت اے ننانے خُسین
 دیکھ جت اے ننانے خُسین
 ثال دو آفت اے ننانے خُسین
 تا ابد نسبت اے ننانے خُسین

آپ کی نسبت اے ننانے خُسین
 دُور کر فرقت اے ننانے خُسین
 مر کے بھی لکلے نہ میرے قلب سے
 گھر چھپے یا سرکٹے پر گم نہ ہو
 ہوں گناہوں کا مریض دائی
 والط غوث و رضا کا دُور ہو
 غم تمہارا جنین لینے ہی نہ دے
 اب مدینے میں بُلا کر دُور کر
 سبز لُبند کی بہاریں دیکھ لوں
 موت سر پر آگئی کر دو عطا
 اپنے جلووں سے عطا فرمائے
 دو بقیع پاک میں دو گز زمیں
 از طفیل غوث اعظم دُور ہو
 نار دوزخ سے بچا کر یانبی!
 حضرت شیر و شیر کے طفیل
 آل سے اصحاب سے قائم رہے

ہوسدا رحمت اے ننانے ُخُسین
 نیک ہوامت اے ننانے ُخُسین
 عامل سنت اے ننانے ُخُسین
 کچھ رحمت اے ننانے ُخُسین

پیر و مُرشد پر مرے ماں باپ پر
 ہر طرف "یگی کی دعوت" عام ہو
 ستوں کی ہر طرف آئے بہار
 خوب مدنی قافلوں کی دھوم ہو
 "مدنی انعامات" کی ہوریل پیل
 نیکیوں میں دل لگے ہر دم، بنا
 میں گناہوں سے سدا پچتا رہوں
 جھوٹ سے بغض وحدتے ہم پیش
 بدگانی، بدگاہی سے پیش
 دیجھے قفل مدینہ دیجھے
 دولت اخلاص ہم کو دیجھے
 کچھ حج کا ثرف مجھ کو عطا
 پھر طواف خانہ کعبہ کروں
 میں مدینے کا سافر اب بنوں
 "چل مدینہ" کی پشارت دیجھے
 اپنا غم اور چشم نم دے دیجھے
 عشق میں آہیں بھروں، رو تارہوں

سچنے رحمت اے نانے حُسین
 سچنے رحمت اے نانے حُسین

ہر ولی کاواطع عطار پر
 سچنے رحمت اے نانے حُسین

”یا رَسُولَ اللَّهِ اُنْظُرْ خَالَنا“

”يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنا“

”إِنِّي فِي بَحْرِ حَمِّ مَغْرِقٍ“

”خَدِيدِي سَهْلٌ لَنَا شَكَالَنا“

استقامت دیجئے اسلام پر
 دل سے دنیا کی ہوں سب دُور ہو
 نُزُع، قُبْر و حَشْر، میراں ہر جگہ
 عیبِ محل جائیں نہ مُحشر میں کہیں
 از طفیل چار یاں باصفا
 صَدَقَة شہزادوں کا آقا سچنے
 سب صحابہ کا وسیلہ سپدا
 غوث و خوبیہ اور رضا کا واپسی
 مرشدی قطب مدینہ کے طفیل
 ”دُعَوتِ اسلامی“ والوں پر سدا

یا خدا حج پہ بلا آکے میں کعبہ دیکھوں
 یا خدا! حج پہ بلا آکے میں کعبہ دیکھوں
 کاش! اکابر میں پھر میٹھا مدینہ دیکھوں
 پھر مُمیز ہو مجھے کاش! ڈوقبِ عرفات
 جلوہ میں مُزدَلقہ اور منی کا دیکھوں
 جھوم کر خوب کروں خاتہ کعبہ کا طواف
 پھر مدینہ کو چلوں گنبدِ خضراء دیکھوں
 بزر گنبد کا حسین جلوہ دکھا دے یارب!
 مسجد نبوی کا پُر نور مغارہ دیکھوں
 روضہ پاک کے سائے میں بلا کر آقا
 آنکھ دے دیجئے میں آپ کا جلوہ دیکھوں
 چوم لوں کاش! نگاہوں سے سُنہری جالی
 اشکبار آنکھ سے منیر کا بھی جلوہ دیکھوں

کاش! وہ آنکھ عطا ہو میں مدینے آ کر
جس طرف جاؤں اُدھر نور برستا دیکھوں

جامِ عشق ایسا پلا دیجئے جانِ عالم
ہر گھڑی آہیں بھروں خود کو ترپتا دیکھوں

چشمِ تر سویں جگر دیجئے قلبِ مُفطر
عشق میں روتا رہوں جب بھی میں روپ دیکھوں

سویں عشق میں جلتا ہی رہوں میں ہر دم
آنکھ سے غم میں ترے خون برستا دیکھوں

اُس پر شک آتا ہے اور پیار بیت آتا ہے
عشق میں تیرے نے روتا پلکتا دیکھوں

کاش! میں رو نے لگوں قلب بھی ہو میرا اُداس
جب مدینے کی طرف قافلہ جاتا دیکھوں

زارو! کہنا یہ رو رو کے شہا! اک مسکین
 کہہ رہا تھا یہ تڑپ کر: ”میں مدینہ دیکھوں“
 تو جو چاہے تو مری آنکھ سے پردے انھیں
 میں وطن سے بھی مدینے کا نظارہ دیکھوں
 وہ کھلاتے ہیں پلاتے ہیں بھاتے بھی ہیں
 کیوں کبیں جاؤں کسی اور طرف کیا دیکھوں
 اپنی رحمت سے مجھے کرو عطا ایسی بہار
 منہ کبھی بھی نخواں کامرے آقادیکھوں
 تیرے احسان کروں ہیں ہو یہ بھی احسان
 یا خدا نزع میں جلوہ میں نبی کا دیکھوں
 باغِ جنت میں ہو اُر اپنا عطا فرمادو
 خلد میں ہر گھری جلوہ میں تمہارا دیکھوں
 دوڑ کر قدموں میں عطار گروں میں اُس دم
 حشر میں جس گھری سرکار کو آتا دیکھوں

دینہ

لے پڑوں

طیبہ کے مسافر مجھے تو بھول نہ جانا اے عازِم طیبہ! میں طلبگار دعا ہوں

(۲۸) اور ۲۹ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۱ھ کو یہ کلام تواریخ کیا گیا)

طیبہ کے مسافر مجھے تو بھول نہ جانا

اے عازِم طیبہ! میں طلبگار دعا ہوں

رو رو کے نبی کو مری رُوداد سنانا

اے عازِم طیبہ! میں طلبگار دعا ہوں

ہو مجھ پر کرم صدقۃ میں سلطانِ دنَا کے

وکھلا دے مناظر مجھے عرفات و منی کے

کہتا تھا پھر اللہ مجھے حج پر بلانا

اے عازِم طیبہ! میں طلبگار دعا ہوں

بے چارہ مدینے سے بیٹتُ دور پڑا ہے

بدکار سبی پر ترا دیوانہ بڑا ہے

کہتا تھا مجھے حاضری کا اذن دلانا

اے عازِم طیبہ! میں طلبگار دعا ہوں

دینہ

لے کیفیت

کہنا بڑا عرصہ ہوا طیبہ نہیں پہنچا
 برسوں سے نہیں دیکھ سکا گلنید خفرا
 مسکین کو اب قدموں میں سرکار بلانا
 اے عازِم طیبہ! میں طلبگارِ دعا ہوں

اے راہِ مدینہ کے مسافر تو ٹھہر کر
 مجبور کی بیپتا ذرا سُن کان کو وھر کر
 کر حق سے دعا رخ و الم اس کے مٹانا
 اے عازِم طیبہ! میں طلبگارِ دعا ہوں

تو رب کا ہے مہماں رہ جاناں کا ہے عازِم
 میں سنت گنہگار و خطا کار ہوں مجرم
 اللہ سے کر عرض اسے دوزخ سے بچانا
 اے عازِم طیبہ! میں طلبگارِ دعا ہوں

اللہ کے گھر کا جوں ہی دیکھے تو ذواراً
 جس وقت کہ کجھے کا کرے پہلا نظارہ
 گر ہوش ہوں قائم ترے مجھ کو نہ بھلانا
 اے عازِم طیبہ! میں طلبگارِ دعا ہوں

مدینہ

مسافر دروازہ

رو رو کے تو کرنا مرے حق میں یہ دعائیں
 بولے نہ فضول اور رکھے پنجی نگاہیں
 کر عرض خدا سے تو اسے نیک بنانا
 اے عازِم طیبہ! میں طلبگار دعا ہوں

بیکاتا ہے شیطان تو ہے نفس ستاتا
 تو بہ بھی بہت کرتا ہے پر نج نہیں پاتا
 کر حق سے دعا اس کو گناہوں سے بچانا
 اے عازِم طیبہ! میں طلبگار دعا ہوں

سکرات کے صدمے مرے بس میں نہیں سہنا
 کہتا تھا: تو سرکار سے رو رو کے یہ کہنا
 جلوہ بھی دکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا
 اے عازِم طیبہ! میں طلبگار دعا ہوں

کہتا تھا مرے خاتے کا خوف بڑا ہے
 دیکھا ہے اسے بار بار یہ رو بھی پڑا ہے
 یا رب اسے ایمان پر دُنیا سے انھانا
 اے عازِم طیبہ! میں طلبگار دعا ہوں

نادم ہے مزید اس کو ٹو شرمندہ نہ کرنا
 بے پوچھے ہی دے بخش قیامت میں نہ دھڑنا
 کر عرض خدا سے اسے جنت میں بسانا
 اے عازِم طیبہ! میں طلبگارِ دعا ہوں

جب نک ہو مدینے میں میر تجھے رہنا
 رو رو کے سلام ان سے ہرا روز تو کہنا
 خیرات شفاعت کی تبرک میں لے آنا
 اے عازِم طیبہ! میں طلبگارِ دعا ہوں

اخلاص کی اللہ اسے کر دے عطا بھیک
 اور غصتے کی عادت ملے آخلاق بھی ہوں بھیک
 حشین کے صدقے اسے بنس مکھ تو بنانا
 اے عازِم طیبہ! میں طلبگارِ دعا ہوں

دینہ

۱۔ گرفتار کرنا

چھائی ہے مرے رخ پر گناہوں کی سیاہی
 مقوم نہ ہو جائے کہیں بھائی تباہی
 کر عرض، انہیں آتا ہے تقدیر بنانा
 اے عازم طیبہ! میں طلبگارِ دعا ہوں

کہنا کہ ندامت اسے عصیاں پر بڑی ہے
 وَلَيْزَرْ پر موت آکے شہا اس کے کھڑی ہے
 تم نُوع میں دیدار کا جام اس کو پلانا
 اے عازم طیبہ! میں طلبگارِ دعا ہوں
 کہتا تھا کراچی میں نہیں مجھ کو ہے مرتا
 رو رو کے گزارش تو یہ سرکار سے کرنا
 سلطانِ مدینہ اسے قدموں میں سلانا
 اے عازم طیبہ! میں طلبگارِ دعا ہوں

مدینہ

اب حسن۔ نصیب۔ مختار جے دروازہ

تو دعوتِ اسلامی کے حق میں یہ دعا دے
اسلام کا ڈنکا یہ زمانے میں بجا دے
فرمائیں کرم اس پر شہنشاہ زمانہ
اے عازم طیبہ! میں طلبگار دعا ہوں

جب گنبد خضراء کو نظر جھوم کے چوئے
آجائے تجھے وجد تو بے ساختہ جھوٹے
کہنا: کہیں، عطار ہمارا ہے دوانہ
اے عازم طیبہ! میں طلبگار دعا ہوں

چغلی کی تعریف

کسی کی بات ضرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے
دوسروں کو پہنچانا چغلی ہے۔

(عمدة القاري ج ۲ ص ۵۹۴ تحت الحديث ۲۱۶)

دینہ

لے یہاں مراد ہے، "یا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمادیجھے۔"

ہے یہ فضلِ خدا، میں مدینے میں ہوں

(الحمد لله عزوجل مذید متورہ (نحوہ الحرام ۱۴۲۲ھ) کی حاضری کے بغیر کیفیت ماحات میں یا کام قائم نہیں)
 ہے یہ فضلِ خدا، میں مدینے میں ہوں ہے اُسی کی عطا میں مدینے میں ہوں
 یا رسول خدا میں مدینے میں ہوں تم نے بلوالیا میں مدینے میں ہوں
 گوئنگار ہوں، میں بدآطوار ہوں پر کرم ہے ترا میں مدینے میں ہوں
 سر پر عصیاں کا بار، آہ! ہے نامدار پر کرم ہے ترا میں مدینے میں ہوں
 جرم کی حد نہیں، شاہ دُنیا و دیں پر کرم ہے ترا میں مدینے میں ہوں
 کوئی خوبی نہیں، پاس نیکی نہیں پر کرم ہے ترا میں مدینے میں ہوں
 سخت بدکار ہوں، معصیت کار ہوں پر کرم ہے ترا میں مدینے میں ہوں
 میرا قلبِ رسیہ، دینجئے جگگا اب تو نور خدا میں مدینے میں ہوں
 زنگ کافور ہو، قلب پر نور ہو کردو چشمِ عطا میں مدینے میں ہوں
 ہے یہ رحمت تری، اور عنایت تری ساتھ بے قابلہ میں مدینے میں ہوں
 جانتے ہو میں کیوں، آیا طیبہ میں ہوں ہیں بیہاں مصطفے میں مدینے میں ہوں

مرشدی نے کہا، ٹوٹنیں جا رہا
 بلکہ ہے آرہا میں مدینے میں ہوں
 اپنے بہمان کو غم مدینے کا دو
 سروار آئیا میں مدینے میں ہوں
 آنکھ روایا کرے، قلب ترپا کرے
 کردوالی عطا میں مدینے میں ہوں
 شاہ خیرالانام اپنی اُفت کا جام
 اک جھلکتا پلا میں مدینے میں ہوں
 دیدو سینہ فگار آنکھ بھی اشکبار
 دل ترپا ہوا میں مدینے میں ہوں
 آہن کے پتھر مجھ کو خڑتے جگر
 اب تو کردو عطا میں مدینے میں ہوں
 ایسا مجھ کو ٹگما میں مدینے میں ہوں
 ایسی مستی ملے ہوش جاتا رہے
 بے قراری ملے آہ و زاری ملے
 ہو کرم مھٹلے میں مدینے میں ہوں
 اپنا دیوانہ کر مجھ کو متانہ کر
 مست و بے خود بنا میں مدینے میں ہوں
 جھومتا جھومتا خاک کو چوتا
 میں پھر وہ جا بجا میں مدینے میں ہوں

۔ اس شعر کا پان مظاہری ہے کہ جب ہلی بار (۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء) حاضری مدینہ مسجد کے بعد ڈلن وہی کا وقت آیا، بارگاہ رسالت اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں الوداعی حاضری دیکر سیدی مرشدی قطب مدینہ حمدۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور درود و عرض کی کمی ڈلن جادہ ہوں تو مرشد کی زبان سے لکھا "تم جانیں آرہے ہو، اس وقت یہ ارشاد یعنی مویحت میں نہ آیا مگر بعد میں سمجھ میں آگی کیوں کہ غصہ مرشد سے الْحَمْدُ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ بے شمار پادرست مرشد درجیں آیا کہ مرشدی نے جو فرمایا تھا کہ "تم جانیں آرہے ہو"

کاش! روتا پھروں اک تماشا ہوں
 بے خودی ہو عطا میں مدینے میں ہوں
 اپنے غم میں شہا مجھ کو ایسا گما
 ہونے اپنا پتا میں مدینے میں ہوں
 اپنا کہہ دیجئے مجھ کو دے دیجئے
 مُہودہ جانقرا میں مدینے میں ہوں
 اب خفاعت کی مجھ کو سند ہو عطا
 ڈھوپِ ٹھنڈی بیہاں چھاؤں ملکی بیہاں
 یا شعیع الوری میں مدینے میں ہوں
 ہے مُعطر فضا میں مدینے میں ہوں
 شب منور بیہاں دن مُعتمر بیہاں
 ہے سماں نور نور آ رہا ہے نمرور
 تھنڈی تھنڈی ہوا میں مدینے میں ہوں
 ہے منور فضا میں مدینے میں ہوں
 آپ کی دید کا میں مدینے میں ہوں
 خوب تیران ہوں اور پریشان ہوں
 دُور کر دو بلا میں مدینے میں ہوں
 جلوہ یار کا اُن کے دیدار کا
 مولیٰ شربت پلا میں مدینے میں ہوں
 جام پی لوں شبادت کا شاہِ آنام
 ہو کرم ہو عطا میں مدینے میں ہوں
 جھوٹتے ہیں شجر و جد میں ہیں جزء
 ہر سو ہے گیف سامیں مدینے میں ہوں
 نور چھایا ہوا میں مدینے میں ہوں
 گلنید بزر پر ہر منارے پر ہے
 دیدیہ

لے ذرخست ۲۷۱

دشت و گھسار پر کشت و گلزار پر
 ہر سو چھائی نصیا میں مدینے میں ہوں
 پھوموں اشجار لکو پھول کو خارگ کو
 ایسا بے خود بنایں مدینے میں ہوں
 کوئی چارہ نہ کمر نے دے چارہ گرہ
 لوں مزہ موت کا میں مدینے میں ہوں
 پھوموں ہر یالیاں چوم لوں ڈالیاں
 بوسے لوں خارکا میں مدینے میں ہوں
 میری عید آج ہے میری محراج ہے
 میں یہاں آگیا میں مدینے میں ہوں
 ان کے دربار و در اور دیوار پر
 نور ہے چھار بائیں مدینے میں ہوں
 ہے کرم ہی کرم ہاں خدا کی قسم
 کھا کے ہوں کبربائیں مدینے میں ہوں
 رحمتوں کی گھٹا میں مدینے میں ہوں
 آنکھ میں ہے بھی تی پہ بھی ہے گی
 خوب امنڈ آتی ہے ہر طرف چھائی ہے
 کھا کے ہوں کبربائیں مدینے میں ہوں
 میرے خاک شفایا میں مدینے میں ہوں
 مجھ کو تقدیر پر اس کی تحریر پر
 رشک ہے آرہا میں مدینے میں ہوں
 دو بقیٰ مبارک میں دُو گز زمیں تم سے ہے الجماں مدینے میں ہوں
 موت قدموں میں دو اپنے عطار کو
 ہو کرم سرورا میں مدینے میں ہوں

مدینے
 ایک حق، بولیا ہوا کہیت ہے شجری جمع ح کامنا ہے علاج ہے ذاکر، طبیب ہے روشنی، اور ایتیت، چمک

نہ دولت نہ مال اور خزینے کی باتیں

نہ دولت نہ مال اور خرچینے کی باتیں
 سناوہ ہمیں بس مدینے کی باتیں
 مدینے کی باتیں سناوہ کہ ہیں یہ
 مریضِ محبت کے جینے کی باتیں
 مقدّس ہیں ویگر مہینے بھی لیکن
 زرالی ہیں حج کے مہینے کی باتیں
 سناوہ نہ پیرس کے قصے، سناوہ
 مدینے کے پیارے سفینے کی باتیں
 نہ کرملک وغیرہ کی باتیں، بیان کر
 نبی کے نظر پسینے کی باتیں
 مری یا وہ گوئی کی عادت نکالو
 کروں میں ہمیشہ قرینے کی باتیں
 فضول اور بیکار باتوں کے بدالے
 کروں کاش! ہر دم مدینے کی باتیں
 گوگرنی میں شرودبِ خندابے مرغوب
 کرو جام آقا سے پینے کی باتیں
 خیالوں میں ہوں بس مدینے کی باتیں
 شہا! میرا سینہ مدینہ بنادو
 بنے کاش! عطار ایسا مبلغ
 مُؤثّر ہوں آقا کہینے کی باتیں

دل کو سکوں چمن میں نہ ہے لالہ زار میں

دل کو سکوں چمن میں نہ ہے لالہ زار میں
 سوزو گداز ہے فقط ان کے دیار میں
 یامصطفیٰ بلائیے اپنے دیار میں
 سرکار! آؤں طیبہ کے پھر لالہ زار میں
 ہر سال یا الہی مجھے حج نصیب ہو
 جب تک حیوں میں عالم ناپائیدار میں
 ہر سال حاضری ہو مدینے کی خیر سے
 ہر سال کاش! آؤں میں تیرے دیار میں
 سوزی بلال دو مجھے سوزی بلال دو
 دے سکتے ہو تمہارے تو ہے اختیار میں
 یارب! غمِ حبیب میں رونا نصیب ہو
 آنسو نہ رائیگاں ہوں غمِ روزگار میں
 افسوس گھٹتی جا رہی ہے روزِ زندگی
 پر میں دباہی جاتا ہوں عصیاں کے بار میں
 تجھ کو حسنِ حسین کا دیتا ہوں وابطہ
 اللہ! موت دے مجھے ان کے دیار میں
 دینہ

لبنانی - گلزار ج: شہر

کچھ روز پہلے تو میں، مدینے میں تھا اب آه!
 آکر وطن میں پھنس گیا پھر کاروبار میں
 پھر مدینہ میں جو تڑپتے ہیں یا نبی
 ان کو بلا یئے شہا! اپنے دیار میں
 کر مغفرت ہری تری رحمت کے سامنے
 میرے گناہ یاخدا ہیں کس شمار میں
 فضل خدا سے مالک کون و مکان ہیں آپ
 دونوں جہان آپ کے ہیں اختیار میں
 فیشن کو چھوڑو بھائیو! اپناو ستھیں
 کب تک جیو گے عالم ناپاسیدار میں
 وہ دستِ حق کے واپس طائف میں زخم کھائیں
 افسوس ہم پھنسنے رہیں بس کاروبار میں
 بدکارو نابکار کا ایمان یا نبی
 محفوظ رکھنا آپ کے ہے اختیار میں
 کرتے رہو یہ حق سے دعا میرے بھائیو!
 عطار کو دے موت نبی کے دیار میں
 سارا اندھیرا دور سماں ہو گا نور نور
 عطار جب وہ آئیں گے تیرے مزار میں

پاؤں وہ آنکھ تجھ سے اے پروردگار میں

پاؤں وہ آنکھ تجھ سے اے پروردگار میں
 روتا رہوں غمِ نبی میں زار زار میں
 دن رات بھر شاہ میں آہیں بھرا کروں
 رویا کروں فراق میں زار و قطار میں
 کہنا نہ حج مبارک اے اہل وطن مجھے
 ہائے فراق طیبہ سے ہوں دلفگار میں
 رویا کروں فراق تو ملا کاش! اب ایسا ہو
 داعیٰ مفارقت تو ملا کاش! اب ایسا ہو
 سینہ پاپ عطا ہو ملے قلبِ مُفطر ب
 غم میں تمبارے کاش! رہوں بے قرار میں
 دشتِ حرم پے واری میں، قمری چمن پے تو
 ٹوپھوں لے لے طیبہ کالیتا ہوں خار میں
 وہ دن اب آئے خیر سے یار پے مصطفیٰ
 ہوں ہی مجھے حبیب کا جلوہ نصیب ہو
 زبد و رزع میں یانبی تم بے مثال ہو
 بے حد گناہ گار میں عصیاں شعار میں
 گم ہو کے عشقِ مصطفیٰ میں اے خداۓ پاک
 کرتا رہوں بیان سدا انکبار میں
 تبلیغِ دین کے لیے درود پھروں اے کاش!
 طالب ہوں ایسے والے کا کردگار میں
 عطا نبیکیاں نہ تمیں زادِ سفر میں کچھ
 لے کر گیا تھا در پے بس انکوں کا ہار میں

دینہ

لے بندائی جے بندائی سی: فاختتہ کی قسم کا ایک طوق دار پرندہ

اے کاش کہ آجائے عطار مدینے میں

(الحمد لله عز وجل ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۱ هـ کو یہ معرفہ پیش کیا گیا)

اے کاش کہ آجائے عطار مدینے میں
 بُلوا لو خُدارا! اب سرکار مدینے میں
 کب تک میں پھروں در در مرنے بھی دواب سرور!
 دبلیز پہ سر رکھ کر سرکار مدینے میں
 روپے کے قریب آ کر گر جاؤں میں غش کھا کر
 ہو جائے تمہارا پھر دیدار مدینے میں
 روتی ہوئی آنکھوں سے بیتاب نگاہوں سے
 ہو گلیب خُضرا کا دیدار مدینے میں
 دنیا کے غموں کی تم لِلہ دوا دیدو
 بُلوا کے غم اپنا دو سرکار مدینے میں
 مل جائے شفنا اسکو دربارِ محمد سے
 آجائے جو کوئی بھی بیمار مدینے میں

ہو ”دعوتِ اسلامی“ کی دھوم مچی ہر سو
 ترکیب ہو مرکز کی سرکار مدینے میں
 نہ بھرو گے شفاعت کے حقدار یقیناً تم
 آجاو گنہگارو! اک بار مدینے میں
 اخلاص عطا کردو اور خلق بھلا کر دو!
 بلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 بے جا نہ پشی آئے سنجیدہ بنا دستجے
 بلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 اللہ کی الفت دو اور اپنی محبت دو
 بلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 بیتاب جگر دیدو اور آنکھ بھی ٹر دیدو
 بلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 عصیاں کی دوا دیدو سرکار ٹھنا دیدو
 بلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 اس نفسِ ستمگر کو قابو میں ہرے کروو!
 بلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں

دنیا کی محبت سے دل پاک ہرا کر دو
 بُلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 رونا بھی سکھا دو اور سکھلا دو ترپنا بھی
 بُلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 آنکھوں میں سما جاؤ سینے میں اُتر آو
 بُلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 جلووں سے دلی ویراں آباد کرو جاناں
 بُلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 سگ اپنا مجھے کہہ دو قدموں میں مجھے رکھ لو
 بُلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 قدموں سے لگاؤ تم دیوانہ بنالو تم
 بُلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 قسمت مری چکا دو تربت مری بُلوا دو
 بُلوا کے شہنشاہ ابرار مدینے میں
 رمضان کی بھاریں ہوں طیبہ کی فضائیں ہوں
 اور جھومتا پھرتا ہو عطار مدینے میں

بُلَالُو پھر مجھے اے شاہِ بَحْر وَ بَرِ مدینے میں

بُلَالُو پھر مجھے اے شاہِ بَحْر وَ بَرِ مدینے میں
 میں پھر روتا ہوا آؤں ترے ڈر پر مدینے میں
 میں پہنچوں کوئے جاناں میں گریباں چاک سینہ چاک
 گرا دے کاش مجھ کو شوق تڑپا کر مدینے میں
 مدینے جانے والو جاؤ جاؤ فی امَانِ اللّهِ
 کبھی تو اپنا بھی لگ جائے گا بُسْتِرِ مدینے میں
 سلام شوق کہنا حاجیو! میرا بھی رو رو کر
 تمہیں آئے نظر جب روضۃ انورِ مدینے میں
 پیام شوق لیتے جاؤ میرا قافیے والو
 سنانا داستانِ غم مری رو کر مدینے میں
 مراغم بھی تو دیکھو میں پڑا ہوں دُور طیبہ سے
 سکون پائے گا بس میرا ولی مُفطَرِ مدینے میں

نہ ہو مایوس دیوانو پکارے جاؤ تم ان کو
 بُلائیں گے تمہیں بھی ایک دن سرور مدینے میں
 بُلالو ہم غریبوں کو بُلا لو یا رسول اللہ
 پئے شَبَّیر و شَبَّیر فاطمہ حیدر مدینے میں
 خدا یا واسطہ دیتا ہوں میرے غوثِ عظیم کا
 دکھا دے سبز گلبد کا حسین منظر مدینے میں
 وسیلہ تجھ کو بُوکر و عمر، عثمان و حیدر کا
 الٰہی ٹو عطا کر دے ہمیں بھی گھر مدینے میں
 مدینے جب میں پہنچوں کاش ایسا کیف طاری ہو
 کہ روتے روتے گرجاؤں میں غش کھا کر مدینے میں
 نقاب رخ اُٹ جائے ترا جلوہ نظر آئے
 جب آئے کاش! تیرا سائل بے پر مدینے میں
 جو تیری دید ہو جائے تو میری عید ہو جائے
 غم اپنا دے مجھے عیدی میں بُلوا کر مدینے میں

مدینے جوں ہی پہنچا آشک جاری ہو گئے میرے
 دم رخصت بھی رویا چکیاں بھر کر مدینے میں
 مدینے کی جدائی عاشقوں پر شاق ہوتی ہے
 وہ روتے ہیں ترپ کر چکیاں بھر کر مدینے میں
 کہیں بھی سوز ہے دنیا کے گلزاروں میں باغنوں میں؟
 فضا پُر کیف ہے لو دیکھ لو آکر مدینے میں
 وہاں اک سانس مل جائے پہی ہے زیست کا حاصل
 وہ قسمت کا دھنی ہے جو گیا دم بھر مدینے میں
 مدینہ جنتِ الْفَرْدَوْس سے بھی اولیٰ و اعلیٰ
 رسول پاک کا ہے روضۃ انور مدینے میں
 چلو چوکھٹ پہ ان کی رکھ کے سر قربان ہو جائیں
 حیاتِ جاودا نی پائیں گے مر کر مدینے میں
 مدینہ میرا سینہ ہو ہمرا سینہ مدینہ ہو
 مدینہ دل کے اندر ہو دلِ مُفْطَر مدینے میں

مجھے نیکی کی دعوت کیلئے رکھو جہاں بھی کاش!
 میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں
 نہ دولت دے نہ ثروت دے مجھے بس یہ سعادت دے
 ترے قدموں میں مرجاوں میں رو رو کر مدینے میں
 عطا کر دو عطا کر دو بقیع پاک میں مدفن
 مری بن جائے تُبت یا شہ کوثر مدینے میں
 مدینہ اس لیے عطار جان و دل سے ہے پیارا
 کہ رہتے ہیں مرے آقا مرے سرور مدینے میں

دیوٹ کی تعریف

جو شخص اپنی بیوی یا کسی محروم پر غیرت نہ کھائے (وہ "ڈیٹ" ہے) (دریکریج، ۱۱۲) باوجودِ قدرت اپنی زوجہ، ماں بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سینٹرزوں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بے پرده گھونٹنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتے داروں، غیر محروم ملازموں، چوکیداروں اور ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پرواگی سے منع نہ کرنے والے دیوٹ، جنت سے محروم اور جہنم کے حصدار ہیں۔

مئتے ہیں جہاں بھر کے آلام مدینے میں

مئتے ہیں جہاں بھر کے آلام مدینے میں
 گزرے ہوئے بنتے ہیں سب کام مدینے میں
 آقا کی عنایت ہے ہر گام مدینے میں
 ہوتا نہیں کوئی بھی ناکام مدینے میں
 اے حاجی! رورو کر کہدیتا سلام ان سے
 لے جاؤ غریبوں کا پیغام مدینے میں
 سرکار کی رحمت تو ہے عام مدینے میں
 آجائے گنگارو بے خوف چلے آؤ
 وہ شافعِ محشر تو بُوا کے غلاموں کو
 دیتے ہیں فقاعت کا انعام مدینے میں
 چیزیں نہ طبیبو تم بیمار مدینے کو
 جتنے بھی مبلغ ہیں ہو خاص کرم ان پر
 اس کو تو ملے گا بس آرام مدینے میں
 سب آئیں شکنندادِ اسلام مدینے میں
 دربار میں جب پہنچوں اے کاش! شہزادم
 دیدار کا ہو جائے انعام مدینے میں
 اے کاش! کرو کرو تم توڑوں قدموں میں
 ہو جائے مرا پانچھر انعام مدینے میں
 اللہ! قیامت تک جس کا نہ تھمار آتے
 افت کا پیوں ایسا اک جام مدینے میں
 اور آپ مجھے بڑھ کر میں تھام مدینے میں
 بُوا کے پیچے آقا کشیں کے صدقے میں
 عیدی میں عطا کرو انعام مدینے میں
 مددیدہ

لے بہر قدم ج: نشر

وہ اپنے غلاموں کو شفقت سے پلاتے ہیں
 بھر بھر کے منے افت کے جام مدینے میں
 انساں کے بجائے میں اے کاش! سگِ لگنام مدینے میں
 ہوتا کوئی ادنیٰ امقدار سے
 جب شادِ مدینے نے پردہ کیا دنیا سے
 واللہ گیا تھا جو ٹھہرام مدینے میں
 عطار پر اب ایسا اے کاش! کرم ہو جائے
 ملے میں حُرّ گز رے تو شامِ مدینے میں

دینہ

اے اپنے آپ کو سگِ مدینہ کہنا کہلوانا عاشقان رسول کا طرہ امتیاز ہے پناچہ عارف
 بالله سیدی امام عبدالرحمن جاتی فتنہ سڑہ الشامی بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں: **سگت را کاش جائی نام بودے** کہ آید مرزا بانت گا ہے گا بے
 (یعنی کاش آپ کے شے کا نام جائی ہوتا کہ کبھی کبھی آپ کی زبان پاک پر آ جاتا) بطور عاجزی خود کو شیر
 انسان کہنے میں عظمت انسانی کی کوئی توہین نہیں، حضرت سید نا ابوکمر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش! میں کسی راستے کے سنارے پر کوئی ورخت ہوتا، وبا سے کسی اونت کا
 گزر ہوتا، وہ مجھے منہ میں ڈالتا چھاتا پھر لگ جاتا۔ اے کاش! میں انسان نہ ہوتا۔ (مسند ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۱۰۴)

حضرت سید نا عمر فاروقی عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کاش! میں
 انسان نہ ہوتا۔ (حلة الاولاد ج ۱ رقم ۸۸) حضرت عاشورہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوف
 خدا کے باعث بجائے انسان کے کبھی ورخت، کبھی ورخت کے ایک پتے تو کبھی لھاس تو کبھی
 خاک کی صورت میں پیدا ہونے کی آزو فرمائی۔ (الطبقات الکبریٰ ج ۸ ص ۶۰۰۹ تفصیل
 معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "سگِ مدینہ کہنا کیسا؟" کا مطالعہ فرمائیے۔

ہیں صَف آر اس ب حُور و ملک اور غِلاماں خُلد سجا تے ہیں ۱

بیں صَف آر اس ب حُور و ملک اور غِلاماں خُلد سجا تے ہیں
 اک وھوم ہے عرشِ اعظم پر مہمان خُدا کے آتے ہیں
 ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگنگ جگنگ
 محبوب خُدا کے آتے ہیں محبوب خُدا کے آتے ہیں
 قربان میں شان و نظمت پر سوئے ہیں جنین سے بستر پر
 جہر میں امیں حاضر ہو کر معراج کا مُریڈہ سناتے ہیں

دینہ
 ۱: دعوتِ اسلامی کے قیام سے کئی برس قبل ایک مشاعرے میں حصہ لینے کے لئے اس
 مصرعہ طرح: ”اک وھوم ہے عرشِ اعظم پر مہمان خُدا کے آتے ہیں“ پر گردہ لگا کر چند
 اشعار موزوں کئے تھے۔ دعوتِ اسلامی کے معرض وجود میں آنے کے بعد کسی موقع پر
 ایک شاعر سے اصلاح کروائی تھی، اصلاح کے ساتھ ساتھ ان کی طرف سے بعض
 مصرعے بھی ”چُست“ کروائے گئے تھے۔ اپنی یادداشت کے مطابق ان کے عطا کردہ
 مصرعے ”خلی“ کر دینے ہیں۔ سگ مدینہ غفران

جبریل امین برآق لئے جنت سے زمیں پر آپنچے
 بارات فرشتوں کی آئی میراج کو دو لہا جاتے ہیں
 ہے خلد کا جوڑا نیب بدن رحمت کا سجا سہرا سر پر
 کیا خوب سہانا ہے منظر میراج کو دو لہا جاتے ہیں
 ہے خوب فضام بکی مہکی چلتی ہے ہوا شھندی شھندی
 ہر سمت سماں ہے نورانی میراج کو دو لہا جاتے ہیں
 یہ عز وجلال اللہ! اللہ! یہ اوج وکمال اللہ! اللہ!
 یہ حسن و جمال اللہ! اللہ! میراج کو دو لہا جاتے ہیں
 دیوانو! تصویر میں دیکھو! اسرائی کے دو لہا کا جلوہ
 تھمرت میں ملائک لیکر انہیں میراج کا دو لہا بناتے ہیں
 اقصی میں سواری جب پہنچی جبریل نے بڑھ کے کہی تکبیر
 نبیوں کی امامت اب بڑھ کر سلطان جہاں فرماتے ہیں

وہ کیسا حسیں منظر ہوگا جب دولبا بنا سرور ہوگا
 عشقان تصور کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں
 یہ شاہ نے پائی سعادت ہے خالق نے عطا کی زیارت ہے
 جب ایک تجھی پڑتی ہے موسیٰ تو غش کھاجاتے ہیں
 چہر میل لکھمیر کر سد رہ پر بولے جو بڑھے ہم ایک قدم
 جل جائیں گے سارے بال و پر اب ہم تو یہیں رہ جاتے ہیں
 اللہ کی رحمت سے سرور جا پنجے دنا کی منزل پر
 اللہ کا جلوہ بھی دیکھا دیدار کی لذت پاتے ہیں
 مراعاج کی شب تو یاد رکھا پھر حشر میں کیسے بھولیں گے
 عطار اسی امید پر ہم دن اپنے گزارے جاتے ہیں

جو سینے کو مدینہ ان کی یادوں سے بناتے ہیں

جو سینے کو مدینہ ان کی یادوں سے بناتے ہیں
 وہی تو زندگانی کا حقیقی لطف اٹھاتے ہیں
 جو اپنی زندگی میں سُتھیں ان کی سجائتے ہیں
 انہیں پیارا محمد مصطفیٰ اپنا بناتے ہیں
 غم سرور میں رونے کا قریبہ یا الٰہی دے
 مجھے افسوس بے جا غم زمانے کے رُلاتے ہیں
 جو دیدارِ محمد کی ترپ رکھتے ہیں سینے میں
 نبی پاک ان کو خواب میں جلوہ دکھاتے ہیں
 زمانہ جس کو ٹھکرایدے، ہر اک ڈھنکار دے ایسے
 نکتے سے نکتے کو بھی سینے سے لگاتے ہیں
 فدا میں کیوں نہ ہو جاؤں، نبی کی شانِ رحمت پر
 وہ بڑھ کر تھام لیتے ہیں قدم جب لڑکھراتے ہیں

جب ان کے سامنے لال آمنہ کا مسکراتا ہے
غم و آلام کے مارے ہوئے غم بھول جاتے ہیں

بِإِذْنِ اللَّهِ سَارِي نَعْتُونَ كَيْمَنَ
بِهِمْسٍ آقَا كَحْلَاتَهُ بِهِمْسٍ آقَا پَلَاتَهُ بِهِمْسٍ

دینہ

لے سرکار بمدیہ، راحتِ تکب و سیمه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالمی شان ہے:
”إِنَّسًا آتَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي“ یعنی اللہ عزوجل عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۳ حدیث ۷۱) اس حدیث پاک کے تحت حضرت پیر نافٹی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں کہ دین و دنیا کی ساری نعمتیں علم، ایمان، مال، اولاد وغیرہ دین اللہ ہے با نئے حضور ہیں جسے جو ملا حضور کے ہاتھوں ملا کیونکہ یہاں نہ اللہ کی دین میں کوئی قید ہے نہ حضور کی تقسیم میں۔

(مراء السناجیج ج ۱ ص ۱۸۷)

اعلیٰ حضرت رحمة اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

رب ہے مُعْطی یہ ہیں قاسم بِرْزَقٍ أَسْ كَاهِيْ كَحْلَاتَهُ یہ ہیں

(حدائق بخشش)

مدینے کی تمنا میں جئے جاتے ہیں دیوانے
 کہ جانے کب ہمیں آقا مدینے میں بلا تے ہیں
 حسد کی آگ میں جل بھن کے شیطان خاک اڑاتا ہے
 ترا جشنِ ولادت وہوم سے جب ہم مناتے ہیں
 خدا و مصطفیٰ ناراض ہوتے ہیں سنو ان سے
 جو داڑھی کو مُنڈاتے ہیں یا مُٹھی سے گھاتتے ہیں
 غلامو، مت ڈرو مختشر کی گرمی سے چلے آؤ
 وہ کوثر کے پیالے بھر کے پیاسوں کو پلاتتے ہیں
 نظارے ان کے آگے بیج ہوتے ہیں گلستان کے
 جو صحرائے مدینہ کے مناظر دیکھ آتے ہیں
 نہیں ہیں نیکیاں پلے مگر گھبرا نہ اے عطار
 خطاکاروں کو بھی وہ اپنے سینے سے لگاتے ہیں

یادِ شہرِ بطحہ میں جواہشک بہاتے ہیں

گھر بیٹھ کے طبیبہ کا ذہن لطف اٹھاتے ہیں
 جینے کا مزہ ایسے غُشاق ہی پاتے ہیں
 عصیانِ غلاموں کے اشکوں سے مٹاتے ہیں
 دہاپے غلاموں کو دوزخ سے بچاتے ہیں
 اللہ کی رحمت سے جنت میں بساتے ہیں
 سرکارِ کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں
 سلطان و گدا سب کو سرکار بھاتے ہیں
 سرکار مدینے کو پھر قافلے جاتے ہیں
 پھری ہوئی موجودی میں جب انکو پکارا بے
 جتنے بھی ہیں دیوانے ان سب کو نکلا لجے
 ارمان غریبوں کو طبیبہ کے زلاتے ہیں
 جنت کی سند دینے روشنے پہنلاتے ہیں
 وہ دنگر کے میداں میں داہن میں بخچا میں گے
 ہم سب کے بیہاں پر بھی جو علیب بچھاتے ہیں
 آزار زمانے کے بیکار ڑلاتے ہیں
 غمِ مجھ کو مدینے کا سرکار عطا کرووا!
 قربان! سرخُشِرِ ہم پیاس کے ماروں کو بھر بھر کے دکوثر کے کیا خام پلاتے ہیں!

غرصہ ہوا اے آقا! طبیبہ سے خدائی کو
 عطار کو کب جانا! پھر درپہ بلاتے ہیں

جو مدینے کے تصوُّر میں جیا کرتے ہیں

جو مدینے کے تصوُّر میں جیا کرتے ہیں

ہر جگہ لطف مدینے کا لیا کرتے ہیں

عشق سرور میں جو بستی کو فنا کرتے ہیں

بھید الفت کے فقط اُن پُر گھلا کرتے ہیں

مال و دولت کی دعا ہم نہ خدا کرتے ہیں

ہم تو مرنے کی مدینے میں دعا کرتے ہیں

آگِ دوزخ کی جلا ہی نہیں سکتی ان کو

عشق کی آگ میں دل جن کے جلا کرتے ہیں

وَرَ نایاب بلاشک ہیں وہ بیرے انمول

اشک آقا کی جو یادوں میں بھا کرتے ہیں

درد و آلام میں تسلیم نہیں ملتی ہے

نام انکا جو مصیبت میں لیا کرتے ہیں

تو سلام ان سے در پاک پہ جا کر کہنا
 الچا تجھ سے ہم اے باد صبا کرتے ہیں
 کیوں پھریں شوق میں ہم مال کے مارے مارے
 ہم تو سرکار کے نگزوں پہ پلا کرتے ہیں
 سٹوں کی وہ بنتے رہتے ہیں ہر دم تصویر
 جام جو ان کی محبت کا پیا کرتے ہیں
 سٹوں کے اے مبلغ! ہو مبارک تجھ کو
 تجھ سے سرکار بڑا پیار کیا کرتے ہیں
 آپ کی گلیوں کے کتوں پہ تصدق جاؤں
 کہ مدینے کے دو کوچوں میں پھرا کرتے ہیں
 سُن لوا! نقصان ہی ہوتا ہے بالآخر ان کو
 نفس کے واسطے غصہ جو کیا کرتے ہیں
 پالیقیں ایسے مسلمان ہیں بے حد نادان
 جو کہ رُلینی دنیا پہ مرا کرتے ہیں

چاند سورج کا مقدر بھی تو دیکھو اکثر
 گنبدِ خضرا کے نظارے کیا کرتے ہیں
 جھلکلاتے ہوئے تاروں کی بھی قسمت ہے خوب
 گنبدِ خضرا کے نظارے کیا کرتے ہیں
 مسجدِ بُوی کے پُر نور منارے ہر دم
 گنبدِ خضرا کے نظارے کیا کرتے ہیں
 جھوم کر آتے ہیں بارش لئے باذل جب بھی
 گنبدِ خضرا کے نظارے کیا کرتے ہیں
 بامقدار ہیں مدینے کے کبوتر بے شک
 گنبدِ خضرا کے نظارے کیا کرتے ہیں
 رشک عطار کو ان ذروں پر آتا ہے جو
 ان کے تعلقیں کے تلوں سے لگا کرتے ہیں
 قابلِ رشک ہیں عطار وہ قسمت والے
 دفن جو میٹھے مدینے میں ہوا کرتے ہیں

اک بار پھر مدینے عطّار جا رہے ہیں

اک بار پھر مدینے عطّار جا رہے ہیں
آقا مدینے والے در پر بلا رہے ہیں
قسمت کو اس تصور سے وجد آرہے ہیں
رحمت کی بھیک دینے آقا بلا رہے ہیں
وہ فیض کا خزانہ ہر دم لٹا رہے ہیں
انوار ہر طرف ہی طیبہ میں چھا رہے ہیں
جو کوئی ان کے غم میں آنسو بھا رہے ہیں
جینے کا لطف ایسے عشق پا رہے ہیں
جس دم مدینے آئیں روئیں پچھاڑیں کھائیں
ہم مانگ تم سے آقا ایسی ادا رہے ہیں
خُن عمل ہمارے پلے میں کچھ نہیں ہے
آہوں کی آنسوؤں کی سونقات لا رہے ہیں

منظر ہے روح پرور روشنے کی جالیوں پر
 عشق آنسوؤں کے موتی لٹا رہے ہیں
 آقا! بہیں یہ آنکھیں بس آپ ہی کے غم میں
 بائے ہمیں زمانے کے غم رُلا رہے ہیں
 اذنِ خدا سے ہو تم بختار ہر دو عالم
 دونوں جہاں تمہاری خیرات کھا رہے ہیں
 دستور ہے کہ جس کا کھانا اُسی کا گانا
 ہم جس کا کھا رہے ہیں گیت اُس کے گا رہے ہیں
 مسکن بنے مدینہ مدن بنے مدینہ
 احمد رضا کا تم کو دے وابطہ رہے ہیں
 آقا! بلا اُن کو بے چین مُفطرِ ب جو
 دل کو جلا رہے ہیں آنسو بھا رہے ہیں

جن کا نہ بھاؤ کوئی دنیا میں پوچھتا ہو
 سینے سے ان کو آقا اپنے لگا رہے ہیں
 اُمت کے حال سے ہیں آگاہ ہر گھڑی آپ
 خوابوں میں آرہے ہیں بگڑی بنا رہے ہیں
 دنیا کے غم نے مارا اللہ دو سہارا
 سرکارِ خوکریں ہم در در کی کھا رہے ہیں
 اب گھر چکی ہے آقا طوفان میں اپنی بیتا
 اے ناخدا سہارا مانگ آپ کا رہے ہیں
 آقا حضورِ انور! نظرِ کرم ہو ہم پر
 اُبھر سیاہ دل پر عصیاں کے چھا رہے ہیں
 چشمِ کرم ہو جاناں سونے گناہگاراں
 سرکار! نش و شیطان ہر دم دبا رہے ہیں

آن سب مُبلغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو
 آقا جو سنتوں کی خدمت بجا رہے ہیں
 پروردگارِ عالیٰ دے جذبہ غزالی
 کر ہم کو خوش خصالیٰ کر یہ دعا رہے ہیں
 بیماری ٹھنڈے سے ہم کو ٹھفا دے یارب
 بن جائیں نیک ہم سب کر انجا رہے ہیں
 دولت کی جو صل دل سے اللہ دور کر دے
 عشقی رسول دے دے کر یہ دعا رہے ہیں
 تکشیر مال و زر کی ہرگز نہیں تمنا
 ہم مانگ آپ سے بس غم آپ کا رہے ہیں
 رخصت کی اب گھڑی ہے سر پر اجل کھڑی ہے
 آجائے اب خدارا ہم جاں سے جا رہے ہیں
 ۔۔۔۔۔

ل: یعنی پچھی عادتوں والا یہ زیادتی۔ کثرت

اب لَد میں عزیزو! جلدی اُتار بھی دو
 آہا! وہ نُسکراتے تشریف لا رہے ہیں
 فریاد جانِ عالم! کوئی نہیں ہے ہدم
 سُوئے سفر^۱ فرشتے اب لے کے جا رہے ہیں
 قربان روْجُنْشِرِ دامن کا پردہ ڈھک کر
 عَبُووں کو میرے سرور خود ہی پھੁپھا رہے ہیں
 مُنْشِر میں بندہ پرور لطف و کرم کے پیکر
 بھر بھر کے جامِ کوثر ہم کو پلا رہے ہیں
 صدقے میں مُرْثَضی کے سوزِ بلال دے دو
 یہ عرض لے کر آقا عطّار آ رہے ہیں
 ان کے کرم کے صدقے! فضل و کرم پر قربان
 عطّار کو وہ لیکر جتَّ میں جا رہے ہیں
 ہدینہ

لِلْجَنَّمَ كَإِيْكَ طَبَقَةَ كَانَ

مَحْبُوبِ رَبِّ اكْبَرْ تَشْرِيفٍ لَا رَهِيْ هِيْس

محبوب ربِّ اکبر تشریف لا رہے ہیں
 آج آئیا کے سرور تشریف لا رہے ہیں
 کیوں ہے فضا مُعطَّر! کیوں روشنی ہے گھر گھر
 اپھا! عبیبِ دا قر تشریف لا رہے ہیں
 عیدوں کی عید آئی رحمت خدا کی لائی
 ہُود و سخا کے پیکر تشریف لا رہے ہیں
 خوریں لگیں ترانے نعمتوں کے ٹکننا نے
 خور و ملک کے افر تشریف لا رہے ہیں
 عالم میں ہیں جو یکتا، بے مثل ہیں جو آقا^۱
 وہ آمدہ ترے گھر تشریف لا رہے ہیں
 اے فرشیو مبارک اے غرشیو مبارک
 دونوں جہاں کے سرور تشریف لا رہے ہیں
 دینہ

۱: یہ مصرع "مُفْتَقِش" نے موزوں کیا۔

اے بے کسو مبارک اے بے بسو مبارک
 اب غمزوں کے یاور تشریف لا رہے ہیں
 جھومو اے بنصیبو! ہو جاؤ خوش غریبو!
 دیکھو غریب پرور تشریف لا رہے ہیں
 کیما ہے پیارا منظر رنگین و روح پرور
 ہر ایک سے حسین تشریف لا رہے ہیں
 رحمت برس رہی ہے ہرست مت روشنی ہے
 دیکھو میہ مُؤور تشریف لا رہے ہیں
 اے بے نواو آو، آو گداو آو
 وہ آمنہ کے گھر پر تشریف لا رہے ہیں
 تیری حلیمه دائی تقدیر مسکراتی
 محبوب حق ترے گھر تشریف لا رہے ہیں

اُمّت کے ناز اٹھانے اُمّت کو بخشواني
 اللہ کے پیغمبر تشریف لا رہے ہیں
 آج از پئے ولادت جی ہاں ملے گی جنت
 مختار خلد و کوثر تشریف لا رہے ہیں
 خود چل کے منزل آئے آکر گلنے لگائے
 بھکلے ہوؤں کے رہبر تشریف لا رہے ہیں
 وقت ولادت آیا ہے شور مر جبا کا
 دونوں جہاں کے سرور تشریف لا رہے ہیں
 شیطان کی آئی شامت کیوں دور ہونہ ظلمت
 ہاں ہاں عرب کے خاور تشریف لا رہے ہیں
 کسری کا قصر شق ہے شیطان کا رنگ فتن ہے
 دیکھو! رسول انور تشریف لا رہے ہیں

تعظم کے لئے اب اے مومنو اُنھو سب
 آرام جان مُصطفٰ تشریف لا رہے ہیں
 اپنا غلام کہنے، اس اُجڑے دل میں رہنے
 کب اے غریب پرور تشریف لا رہے ہیں
 اف! ہائے گھب انہیرا چکانے گور تیرہ
 کب اے مدِ منور تشریف لا رہے ہیں
 اے تشنگانِ محشر دیکھو کرم کے پیکر
 کوثر کا لے کے ساغر تشریف لا رہے ہیں
 بدکارو! رکھو بہت فرمائیں گے شفاعت
 دیکھو شفیعِ محشر تشریف لا رہے ہیں
 عطار اب خوشی سے پھولا نہیں ساتا
 دنیا میں اس کے سرور تشریف لا رہے ہیں

جاه و جلال دو نہ ہی مال و منال دو

جاه و جلال دو نہ ہی مال و منال دو
سو ز بلال بس مری جھولی میں ڈال دو
ڈنیا کے سارے غم مردے دل سے نکال دو
شم اپنا یا صیب! برائے جلال دو
بیگر و فراق تو ملا دو انصڑاب بھی
بے تاب قلب آز پئے سو ز بلال دو
بہتی رہے جو ہر گھڑی بس یاد میں شہا!
وہ پشم اشکبار پئے ڈوال جلال دو
سینہ مدینہ ہو مرا دل بھی مدینہ ہو
لکر مدینہ دو مجھے مدنی خیال دو
ہر آن بس تصویر طیبہ میں گم رہوں
ایسا ٹانند شاہ مدینہ! خیال دو
دو ورد ستون کا پئے شاہ کربلا
امت کے دل سے لذت عصیاں نکال دو
خلق عظیم سے مجھے حصہ عطا کرو!
بے جا ہنسی کی حصلت بد کو نکال دو
ذکر و ذرود ہر گھڑی وری زبان رہے
میری فضول گوئی کی عادت نکال دو
دونوں جہاں کی آنکھیں مولا مصیبیں
صدقة میں میرے غوث کے سر کارا مال دو
عطار کو نلما کے مدینے میں دو بقیع
”دو پھولوں“ کے طفیل ہوں پورے سوال دو

مدینہ

لے ”دو پھولوں“ سے بیہان حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مُرَاد ہیں۔

اُذنِ طَيِّبَةِ مُجْهِي سرکارِ مدینہ دے دو

اُذنِ طَيِّبَةِ مُجْهِي سرکارِ مدینہ دے دو
 لے چلے مجھ کو جو طیبہ وہ سفینہ دیدو
 یادِ طیبہ میں ترپنے کا قریبہ دیدو
 چشمِ خر، سوزِ جگر شاہِ مدینہ دیدو
 پھونک دے جو مری خوشیوں کا شکن آقا
 چاکِ دل، چاکِ جگر سوزش سیند دیدو
 چاریاروں کا تھمیں واپس دیتا ہوں شہا!
 اپنا غمِ مجھ کو شہنشاہِ مدینہ دیدو
 وقتِ آخر ہے چلی جانِ رسولِ اکرم
 اک جھلک اے مرے سلطانِ مدینہ دیدو
 صدقِ شہزادی کوئی نہیں قادر ہوں میں موت
 مجھ کو دیدو مرے سلطانِ مدینہ دیدو
 کثرتِ مال کی آفت سے بچا کر آقا
 اپنے عطا کو الافت کا خزینہ دیدو

غیت سے محفوظ رہنے کا نسخہ

حضرت علام سعید الدین فیروز آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تحول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) ہمتوار کیوں: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ
 (اللَّهُغَورِ جَلَّ تَمَّ فِرِيشَ مَلَكَ رَقَمَادَ لَا يَوْمَ كَوْبِيْتَ سے بازِ رکھ کے) اور جب مجلس سے اٹھو تو کیوں:
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ تو فرشادوں کی تباری غیبت کرنے
 سے بازِ رکھ کے۔ (القولُ القويع من ۲۷۸)

ایسا یادِ خدا و مصطفیٰ سے ذور کرنے والی غفلت بھری خوشیاں مراد ہیں۔ امامؑ غلی عن

پھر گنبدِ حضرا کی فضاوں میں بُلا لو

پھر گنبدِ حضرا کی فضاوں میں بُلا لو
 سرکار بُلا کر مجھے قدموں سے لگالو
 قدموں سے لگا کر مجھے دیوانہ بنالو
 دنیا کی محبت کو مرے دل سے نکالو
 گو خوار و گنہگار ہوں جیسا ہوں تمہارا
 سرکار! بچالو مجھے سرکار بچالو
 صدقہ مجھے سرکار نواسوں کا عطا ہو
 آغیار کے ٹکڑوں سے شہنشاہ چالو
 یاشاہ مدینہ مریِ امداد کو آؤ
 آفات و بلیات کے پنجوں سے نکالو
 طوفان کی موجود میں جہاز اپنا گھر ابے
 سرکار! بچالو اسے سرکار! چالو
 سرکار! مرے خون کا پیاسا ہوا دشمن
 شہزادوں کا صدقہ مجھے دشمن سے چالو

اُو جو ہوئی جاتی ہے مری زیست کی بستی
 ہو جائے گی آباد نظر لطف کی ڈالو
 ویران ہوا جاتا ہے خوشیوں کا گھٹان
 اس اجڑے چمن پر بھی گلہ لطف کی ڈالو
 دم توڑنے والا ہے گناہوں کا مریض اب
 اے جانِ میخا! اسے تم آکے بچالو
 مرنے کا شرف اب تو مدینے میں عطا ہو
 دردر کی مجھے ٹھوکروں سے شاہ بچالو
 مدفن ہو عطا میٹھے مدینے کی گلی میں
 اللہ پڑوی مجھے جنت میں بنا لو
 کھینچ لئے جاتے ہیں جہنم کو ملانک
 اے شافعِ محشر پئے شخین بچالو
 فرقت میں ترپتے ہیں جو مسکین چارے
 اساباب عطا کر کے انہیں در پہ بُلالو
 محبوب خدا! سر پہ اجل آکے کھڑی ہے
 شیطان سے عطار کا ایمان بچالو

سعادت اب مدینے کی عطا ہو

سعادت اب مدینے کی عطا ہو
 کرم پشم کرم یامصطفے ہو
 مدینے کی بہاریں دیکھنے کی
 اجازت مرحبت اب تو شہا ہو
 ود لحاظت مسرت آئیں پھرے سے
 مرے پیش نظر غلبہ ہرا ہو
 ود لحاظت مسرت آئیں پھرے سے
 سدا دل عشق میں ترقا کرے اور
 یہ تاراںکھوں کا آنکھوں سے بندھا ہو
 سنبھری جالیوں میں اُن کے خاتمہ ہو
 مرے آقا! برائے پیر و مرشد
 بقیٰ پاک میں مدفن عطا ہو
 تو لب پر "مرجا یا مصطفے" ہو
 جب آقا قبر میں چلوہ نما ہوں
 فتحت مال کی چھٹی نیسیں بے
 کرم! دنیا سے میرا دل مرا ہو
 میں ایسا عاشق صادق بنوں کا ش!
 گناہوں کے سبھی امراض ہوں دور
 ہنسی لب پر رہے دل رو رہا ہو
 عطا میرے طبیب ایسی دوا ہو
 کلیجے سے لگاتے ہیں اُسے بھی
 پڑوئی خلد میں اپنا بنا لو
 کرم آقا پنے احمد رضا ہو
 جگہ جنت میں قدموں میں وہ دینا
 جہاں پر مرشدی احمد رضا ہو
 مری قسمت کی جتنی تھیں ہیں
 شلیخ سکتی ہیں آقا ثم جو چاہو
 نہدو اُس کا بگاڑے گا بھلا کیا!
 عنايت دین پر ہو استقامات
 مری مقبول یارب یہ دعا ہو
 خدا یا ولیط مشیحے نبی کا
 شرف عطار کو حج کا عطا ہو

اک بار پھر کرم شہ خیرِ الہ نام ہو

پھر جانب مدینہ روانہ غلام ہو
 ملے میں صح ہوتے مدینے میں شام ہو
 اے کاش! پھر مدینے میں میرا قیام ہو
 آخڑ میں زندگی کا دیں انتظام ہو
 چوکھت پ سر ہولب پ درود وسلام ہو
 یا رب بچا لے تو مجھے نار جحیم سے
 اولاد پر بھی بلکہ جہنم حرام ہو
 دیوانے رو رہے ہیں مدینے کے واسطے
 دل کی مراد پا گیا جو در پ آگیا
 دشمن کا زور بڑھ چلا ہے یا علی مدد!
 بیکار لفڑیوں سے مری جان چھوٹ جائے
 ہر وقت کاش! لب پ درود وسلام ہو
 ہو جائیں خشم کاش! انہوں کی عاذتیں
 نیکی کی دعوت آقا جہاں بھر میں عام ہو
 آقا! غم مدینہ میں رونا نصیب ہو
 جس وقت اس کی غمز کا لبریز جام ہو
 ہو روح تیرے قدموں پ عطار کی ثار

جس وقت اس کی غمز کا لبریز جام ہو

جدهر دیکھوں مدینے کا حرم ہو

جدهر دیکھوں مدینے کا حرم ہو
 کرم ایسا شہنشاہِ اُنم ہو
 کہاں سرکار دولت مانگتا ہوں
 مدینے کا عطا مجھ کو تو غم ہو
 جب آقا آخری وقت آئے میرا
 مرا سر ہو ترا باب کرم ہو
 کرے پرواز روحِ مُفطرِ ب یوں
 ترے دربار میں سر میرا خُم ہو
 بقیٰ پاک کی اللہ اب تو
 اجازتِ مُرحمت شاہ حرم ہو
 جو میٹھے مصطفیٰ کے غم میں روئے
 نہ کیوں میری نظر میں محترم ہو

ہمارے حالِ دل سے تم تو واقف
خداوندِ دُو عالم کی قسم ہو

اندھیرا لَحْڈَ میں ہے آہ! چھایا
مرے نورِ خدا چشمِ کرم ہو
اسے کیا خوفِ محشر ہو کہ جس کا
ترے دستِ شفاعت میں بھرم ہو
منا سکتا نہیں کوئی بھی اس کو
کہ حامی جس کا خود شاہِ اُم ہو
غمِ محبوب میں روتی رہے جو
مجھے یاربِ عطا وہ چشمِ نُم ہو

آہ "کیا کیا" کیا؟

حضرت پیدا ناصر فاروقؑ اعظم رضى اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ اپنا احتساب فرمایا کرتے اور جب رات
آئی تو اپنے پاؤں پر پڑھ مار کر فرماتے بتا، آج تو نے "کیا کیا" کیا ہے؟ (مساہیۃ الفطم ج ۵ ص ۱۴۱)

لدنیہ

۷ قبر

شہا جتنے بھی دیوانے ہیں تیرے
 کسی کا جذبہ الفت نہ کم ہو
 جو تم چاہو یقیناً دور مجھ سے
 شہا غُصّی کا ہر رخ و الم ہو
 کرے آنکھوں سے سل اشک جاری
 عطا بُخْر مدینہ کا وہ غم ہو
 سدا کرتا رہوں سُنت کی خدمت
 مرا جذبہ کسی صورت نہ کم ہو
 کریں اسلامی بہنیں شرعی پردہ
 عطا ان کو حیا شادِ اُمّم ہو
 دکھا دو سبز گنبد کی بھاریں
 شہا عطار پر اب تو کرم ہو

مدینہ

ل غم

اے کاش! تصور میں مدینے کی گلی ہو

اے کاش! تصور میں مدینے کی گلی ہو

اور یادِ محمد بھی بمرے دل میں بسی ہو

دو سو زی بلال آقا ملے درد رضا سا

سرکار عطا عشق اُویس قرنی ہو

اے کاش! میں بن جاؤں مدینے کا مسافر

پھر روتی ہوئی طیبہ کو بارات چلی ہو

پھر رحمت باری سے چلوں ٹوئے مدینہ

اے کاش! مقدار سے نمیسر وہ گھڑی ہو

جب آؤں مدینے میں تو ہو چاک گر بیان

آنکھوں سے برستی ہوئی آشکوں کی جھومی ہو

اے کاش! مدینے میں مجھے موت یوں آئے

چوکھٹ پہ تری سر ہو مری روح چلی ہو

جب لے کے چلو گور غریبان کو جنازہ
 کچھ خاک مدینے کی مرے منہ پر سمجھی ہو
 جس وقت تکیرین مری قبر میں آئیں
 اُس وقت مرے لب پر سمجھی نعمت نبی ہو
 اللہ کرم ایسا کرے تجھ پر جہاں میں
 اے دعوتِ اسلامی تری دھوم پھی ہو
 صدقہ مرے مرشد کا کرو ڈور بلا تائیں
 ہو بھڑکی اُس میں جو بھی ارمان دلی ہو
 اللہ کی رحمت سے تو جنت ہی ملے گی
 اے کاش! محلے میں جگد ان کے ملی ہو
 محفوظ سدا رکھنا شہا! بے آدبوں سے
 اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے آدبو ہو
 عطّار ہمارا ہے سرختر اے کاش!
 دستِ شہ بلطما سے یہی چھپھی ملی ہو

بیان کیوں کر شانے مصطفیٰ ہو

بیان کیوں کر شانے مصطفیٰ ہو خدا جب ان کا خود مددخت سرا ہو
 مدینے کی محبت میں جو روئے عطا وہ آنکھ میٹھے مصطفیٰ ہو
 سلام شوق کہدیا ادب سے گزر سوئے مدینہ جب صبا ہو
 ترپ کر یا رسول اللہ پکارو نہیں ممکن نہ آقا نے سنا ہو
 عطا کردو مجھے وہ بھیک داتا میرے سارے قبیلے کا بھلا ہو
 کروں بے لوث خدمت سنتوں کی شہا گرفت مجھ پر آپ کا ہو
 دے جذبہ "مدنی اعمالات" کا تو کرم یا سید ہر دو سرا ہو
 میں مدنی قافلوں ہی کا مسافر رہوں اکثر کرم ایسا شہا ہو
 کرم ہو دعوتِ اسلامی پر یہ شریک اس میں ہر اک چھوٹا بڑا ہو
 میں سب دولتِ رہ حق میں لادوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو
 گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا کرم مجھ پر حبیب کبریا ہو
 گناہوں کی چھٹے ہر ایک عادت سدھر جاؤں کرم یا مصطفیٰ ہو
 کثی ہے غفتتوں میں زندگانی نہ جانے خش میں کیا فیصلہ ہو
 کرم ہو وابط گل اولیا کا مرا ایماں پر مولی خاتمه ہو
 مرے اعمال تو لے جاربے یہ شفاعت شافع روزِ جزا ہو
 الہی ہوں بہت کمزور بندہ نہ دنیا میں نہ عقیمی میں سزا ہو
 پر دو خش آقا کاش! کہہ دیں
 تم اے عظارِ دوزخ سے رہا ہو

کیا سبز سبز گنبد کا خوب ہے نظارہ

کیا سبز سبز گنبد کا خوب ہے نظارہ
 ہے کس قدر سہانا کیا ہے پیارا پیارا
 انوار یاں پچھما چھم برسائیں ائمہ چشم
 پُر فور سبز سبز گنبد پُر فور ہر منارہ
 پیش نظر ہو ہر دم بس سبز سبز گنبد
 دل میں بسا رہے بس جلوہ سدا تمہارا
 سائے میں سبز گنبد کے توڑنے بھی دو دم
 چارہ گرو! خدارا کوئی کرو نہ چارہ
 غوث الوری کا صدقہ ایسا دے اپنا غم بس
 روتے ہوئے ہی گورے سرکار! وقت سارا
 سینہ بنے مدینہ دل میں بے مدینہ
 یادوں میں اپنی رکھنے گم یانبی! خدارا

مت چھوڑیئے مجھے اب دُنیا کی ٹھوکروں پر
 بس آپ ہی کے نکڑوں پر ہو مرا گزارہ
 سرکار! حُتِّ دُنیا دل سے ہرے نکالو
 دیوانہ اب بنالو! اپنا مجھے خُدارا
 تڑپا کروں سدا میں اے کاش! تیرے غم میں
 ہائے! مجھے زمانے کے رنج و غم نے مارا
 گری یہ گناہ ہیں یارب! شوق مدینہ میں جو
 طبیہ کا کاش! وہ بھی کر لیں گھنی نظارہ
 رنج و اُلم کے باذل سارے ہی چھٹ گئے ہیں
 جب بھی تڑپ کے ہم نے سرکار کو پکارا
 ٹھکرا دے جس کو دنیا اُس کو گلے لگانا
 یہ کام ہے تمہارا یامُصطفٰ! تمہارا

طیبہ میں اب تو مجھ کو دُو گز زمین دیدو
 کب تک پھر وہ میں ڈر ڈر سرکار مارا مارا
 دے دو بقیع دے دو، مجھ کو بقیع دے دو
 کر دو نوال پورا پیارے نبی خُدارا
 بیں مُصطفیٰ مدگار اے ڈشمنو خبردار!
 یہ مت سمجھنا حامی کوئی نہیں ہمارا
 ہے ڈشمنو نے گھیرا لِلَّهُ کوئی پھیرا
 یا مُصطفیٰ خُدارا اب آکے دو سہارا
 کر دے عذو کو غارت، حادید کو دے پدایت
 پوری ہو قلب مُضطَر کی عرض کر دگارا
 ظالم ڈرار ہے ہیں، آنکھیں دکھار ہے ہیں
 آقا! دو جلد آکر عطار کو سہارا

عَرْشُ عَلِيٍّ سَمِّيَّ مِنْهُ نَبِيٌّ كَاروْضَه

عَرْشُ عَلِيٍّ سَمِّيَّ نَبِيٌّ كَاروْضَه
 ہے ہر مکان سے بالا میٹھے نبی کا روضہ
 کیسا ہے پیارا پیارا یہ سبز سبز گلبد
 کتنا ہے میٹھا میٹھا میٹھے نبی کا روضہ
 رُفَدَوْسَ کی بُلندی بھی مُجْھو سکے نہ اس کو
 خُلَدِ بریں سے اوپچا میٹھے نبی کا روضہ
 ملتے سے اس لئے بھی افضل ہوا مدینہ
 ہتھے میں اس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ
 کعبے کی عظمتوں کا مُنکر نہیں ہوں لیکن
 کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ

مدینہ

۱: روضہ کے لفظی معنی یہ باعث ہے اس شعر میں روضہ سے مراد وہ حصہ زمین ہے جس پر رحمتِ عالم صلی اللہ عالیٰ علیہ والہ وسلم کا حرم مظلوم تشریف فرماتے ہے۔ اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمائے کرام ذ حفظہم اللہ الشام فرماتے ہیں: محبوب و اور صلی اللہ عالیٰ علیہ والہ وسلم کے حرم انور سے زمین کا جو حصہ لگا ہوا ہے، وہ کعبہ شریف سے بلکہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ (ذیختار معہ رذالحقتاج ۴ ص ۶۲)

آنسو پھلک پڑے اور بے تاب ہو گیا دل
 جس وقت میں نے دیکھا میٹھے نبی کا روضہ
 ہو گئی شفاعت اُس کی جس نے مدینے آ کر
 خواہ اک ظریبی دیکھا میٹھے نبی کا روضہ
 بادل گھرے ہوئے ہیں باریش برس رہی ہے۔
 لگتا ہے کیا سہانا میٹھے نبی کا روضہ۔
 پھر و فراق میں جو یارب! ترپ رہے ہیں
 ان کو دکھادے مولیٰ میٹھے نبی کا روضہ
 ہڑدہ ہزار عالم کا حسن اس پر قربان
 دونوں جہاں کا ذولہا میٹھے نبی کا روضہ
 اُس آنکھ پر نہ کیوں کر قربان میری جاں ہو
 جس آنکھ نے ہے دیکھا میٹھے نبی کا روضہ
 جس وقت روحِ شَّن سے عطا کی جدایو
 ہو سامنے خدا یا میٹھے نبی کا روضہ

لذت

لذت: مدینہ متوہہ کی گلی میں برستی برسات میں ٹینڈہ حصڑا کے جلووں میں ایک طرف کھڑے ہو کر یہ شعر
 قسمیدہ کیا تھا۔ لذت: عام بول چال میں بیڑنڈہ کو بھی روضہ کہتے ہیں اور بیان کی مراوے ہے۔

شدائد نزع کے کیسے سہوں گا یار رسول اللہ
 شدائد نزع کے کیسے سہوں گا یار رسول اللہ
 اندھیری قبر میں کیسے رہوں گا یار رسول اللہ
 مجھے مرتا ہے آقا گنبدِ حضرا کے سامنے میں
 وطن میں مر گیا تو کیا کروں گا یار رسول اللہ
 نہ چھوڑے جرم چھٹتے ہیں نہ مارے نفس مرتا ہے
 نہ جانے نیک آخر کب بنوں گا یار رسول اللہ
 سدا میلی ہی نظر رکھنا اگر تم ہو گئے ناراض
 نہ ہر گز میں کہیں کا بھی رہوں گا یار رسول اللہ
 اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے
 تو تہا قبر میں کیونکر رہوں گا یار رسول اللہ
 نکریں امتحان لینے کو جب آئینے خربت میں
 جوابات ان کو آقا کیسے دوں گا یار رسول اللہ
 برائے نام درود سر سہا جاتا نہیں مجھ سے
 عذاب قبر کیسے سہ کوں گا یار رسول اللہ

دینہ

قبر

یہاں چیونٹی بھی تڑپا دے مجھے تو قبر کے اندر
 میں کیونکرڈ کنک پچھو کے سہوں گا یا رسول اللہ
 یہاں معمولی گرمی بھی سہی جاتی نہیں مجھ سے
 تو گرمی خشکی کیسے سہوں گا یا رسول اللہ
 زمیں پتتی ہوئی خورشید بھی شعلہ فشاں ہوگا
 بڑھنہ پاکھڑا کیسے رہوں گا یا رسول اللہ
 سر محشر بلا کی وھوپ ہے آقا کرم کر دو
 میں کیا حروم کوثر سے رہوں گا یا رسول اللہ
 گناہوں کے گھلے دفتر کھڑا ہوں آہ! میزان پر
 نہیں ہیں نیکیاں اب کیا کروں گا یا رسول اللہ
 ہے سر پر بار عصیاں پل صراط اب پار ہو کیسے!
 سنبھالو رشد دوزخ میں گروں گا یا رسول اللہ
 بروز خشک گر پشم کرم مجھ پر نہ کی تم نے
 میں جا کر کس کے دامن میں پھپوں گا یا رسول اللہ

میں مجرم ہوں جہنم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو
 بلا کرت ہوگی بائے! کیا کروں گایار رسول اللہ
 لپک کر آگ کے غسلے لپتے ہوں گے بر بادی
 کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گایار رسول اللہ
 اندھیری آگ ہوگی روشنی بالکل نہیں ہوگی
 کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گایار رسول اللہ
 وہاں کانوں میں، انکھوں میں، دہن میں، پیٹ میں بھی آگ!
 کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گایار رسول اللہ
 جبالِ نار ہوں گے واڈیاں بھی نار کی ہوں گی
 کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گایار رسول اللہ
 فرشتے ڈانتے ہوں گے تھوڑے مارتے ہوں گے
 کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گایار رسول اللہ
 وہاں سانپ اور پچھو بھی مسلسل ڈس رہے ہونگے
 کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گایار رسول اللہ
 غذا دوزخ کی تھوڑہ اور اوپر گھولتا پانی
 کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گایار رسول اللہ

نہ مانے موت آئے گی نہ بیویو شی ہی چھائیں
 کرم کر دو یہ سب کیسے ہوں گا یار رسول اللہ
 جو تم چاہو گے تو ہو گی مری سب مشکلیں آسان
 وَكُرْنَاهِ نَارِ مِنْ، مِنْ جَاهِنْ گا یار رسول اللہ
 تمہارا ہوں غلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز
 کرم سے ساتھ جنت میں چلوں گا یار رسول اللہ
 زبان پر ہو گا اس دم یار رسول اللہ کا نزہ
 بروزِ حشر جس دم میں اٹھوں گا یار رسول اللہ
 غمِ امت میں روتا دیکھ کر تم کو سرِ محشر
 شہا! قابو میں کیسے دل رکھوں گا یار رسول اللہ
 سُو یامِ سُو میں تو پکارے جاؤں گا تم کو
 جہاں میں جب تک آ قاجیوں گا یار رسول اللہ
 کرم فرم اکہ ہو عطار بھی اس قول کا مصدقہ
 ”تری خاطر جیوں گا اور مژوں گا“ یار رسول اللہ

مجھے ہر سال تم حج پر بُلانا یار رسول اللہ
 مجھے ہر سال تم حج پر بُلانا یار رسول اللہ
 بُلانا اور مدینہ بھی دکھانا یار رسول اللہ
 رہے ہر سال میرا آنا جانا یار رسول اللہ
 بقیع پاک ہوا خوش کانا یار رسول اللہ
 مری آنکھوں میں تم ہر دم سانا یار رسول اللہ
 دل ویراں کو جلووں سے بسانا یار رسول اللہ
 نہ دولت دونہ دو کوئی خزانہ یار رسول اللہ
 سکھا و عشق میں رو تار لانا یار رسول اللہ
 نظر بھر کر شہا! میں دیکھ لوں پھر گنبدِ خضا
 خدا را پھر سب کوئی بھانا یار رسول اللہ
 دوا کے واپسے یا بار عصیاں در پہ حاضر ہے
 نہ تم ما یوس اسے در سے پھرانا یار رسول اللہ

نُقُوشِ الْفَتِّ دُنْيَا مَرَے دل سے مٹا دینا
 مجھے اپنا ہی دیوانہ بنانا یا رسول اللہ
 سلیقہ آپ کی یادوں میں رونے کا تڑپے کا
 پے غوث و رضا مجھ کو سکھانا یا رسول اللہ
 پے غوث اور رضا، احمد رضا، مرشد ضیاء الدین
 عطا ہو عشق وستی کا خزانہ یا رسول اللہ
 فرشتہ موت کا اب آچکا ہے روح لینے کو
 سر بالیں ذرا جلدی سے آنا یا رسول اللہ
 کھلے ہیں دفتر اعمال! ہائے! میرا کیا ہوگا!
 بچانا شافعِ محشر بچانا یا رسول اللہ
 یہ گندہ ہے یعنیتا ہے یہ جیسا ہے تمہارا ہے
 تمہیں عطاً عاصی کو نبھانا یا رسول اللہ

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یار رسول اللہ

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یار رسول اللہ
تمہیں اب کچھ کرو مار سالت یار رسول اللہ

گناہوں سے مجھے ہو جائے نفرت یار رسول اللہ
نکل جائے مردی ہر ایک خصلت یار رسول اللہ

گنہ لمحہ بمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں
نہیں پر اس پہ ہائے کچھ غدامت یار رسول اللہ

گنہ کر کر کے ہائے! ہو گیا دل تخت پتھر سے
کروں کس سے کہاں جا کر شکایت یار رسول اللہ

میں بچتا چاہتا ہوں ہائے! پھر بھی بچ نہیں پاتا
گناہوں کی پڑی ہے ایسی عادت یار رسول اللہ

کمر اعمال بدنتے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی
تابی سے بچاؤ جان رحمت یار رسول اللہ

مرے مند کی سیاہی سے اندر ہیری رات شرمائے
مرا چہرہ ہوتا باں نور عزت یار رسول اللہ

بوقتِ نیز ع آقا ہونہ جاؤں میں کہیں برباد
مرا ایمان رکھ لینا سلامت یار رسول اللہ

ترے رب کی قسم میں لائق نار جہنم ہوں
 بچا کنٹی ہے اس تیری حفاظت یا رسول اللہ
 یہاں جیسے ہماری عیب پوشی آپ کرتے ہیں
 وباں بھی آپ رکھ لیج گا عزت یا رسول اللہ
 فساں نفسِ ظالم سے بچاؤ از پے نہیں
 کرو شیطان سے میری حفاظت یا رسول اللہ
 سہی جاتی نہیں ہیں سختیاں سُکرات کی سرکار!
 سر بالیں اب آؤ جانِ رحمت یا رسول اللہ
 مر ای خواب ہو جائے شہا شرمندہ تعبیر
 مدینے میں پیوں جامِ شہادت یا رسول اللہ
 مرے دل سے ہوں دنیا کی دولت کی نکل جائے
 عطا کر دو مجھے بس اپنی الفت یا رسول اللہ
 مرے آنسونہ ہوں بر باد دنیا کی مَحَبَّت میں
 رُلائے بس مجھے تیری مَحَبَّت یا رسول اللہ
 پھنسا جاتا ہے دنیا کی مَحَبَّت میں دل عطار
 کرو عطار سے یہ دُور آفت یا رسول اللہ

عطا کر دو مدینے کی اجازت یا رسول اللہ

(منہجی متوں اور طلبہ کیلئے کلام)

عطا کر دو مدینے کی اجازت یا رسول اللہ
 کروں میں بزرگ نبڈ کی زیارت یا رسول اللہ
 کچھ ایسا ہو کرم ماہ رسالت یا رسول اللہ
 کروں اللہ کی دل سے عبادت یا رسول اللہ
 صحابہ کا گدا ہوں اور اہل بیت کا خادم
 یہ سب ہے آپ ہی کی توعیات یا رسول اللہ
 تمہارا فضل ہے جو میں غلام غوث و خواجہ ہوں
 نہ ہو کم اولیا کی دل سے الفت یا رسول اللہ
 اسی احمد رضا کا واسطہ جو میرے مرشد ہیں
 عطا کر دو مجھے اپنی محبت یا رسول اللہ
 مدینہ میٹھا میٹھا ہے مدینہ پیارا پیارا ہے
 مدینے سے مجھے بے حد بے الفت یا رسول اللہ

میں ہوں تھی رہوں تھی مروں تھی مدینے میں
 شیخ پاک میں بن جائے خیرت یار رسول اللہ
 نمازوں میں مجھے ہرگز نہ ہو شستی کبھی آتا
 پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یار رسول اللہ
 بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم
 کروں ماں باپ کی دن رات خدمت یار رسول اللہ
 بڑے جتنے بھی یہیں گھر میں ادب کرتا رہوں سب کا
 کروں چھوٹے بہن بھائی پر شفقت یار رسول اللہ
 میں سب سے "آپ" کہہ کر پیارے باتیں کروں آتا
 جھوکنے کی ہو میری دُور عادت یار رسول اللہ
 ادب استادِ دینی کا مجھے آتا عطا کرو
 دل و جاں سے کروں ان کی اطاعت یار رسول اللہ
 کرم کر دو کہ میرا حافظہ مضبوط ہو جائے
 نہ ہو استاد کو مجھ سے شکایت یار رسول اللہ
 میں گانے باجوں اور فلموں ڈراموں کے گنہ چھوڑوں
 پڑھوں نعمتیں کروں اکثر تلاوت یار رسول اللہ

حسد، وعدہ خلافی، جھوٹ، پُغْلی، غیبَت و تہمت
 مجھے ان سب گناہوں سے ہونفرت یا رسول اللہ
 مرے اخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں
 بنادو مجھ کو تم پابندِ ست یا رسول اللہ
 ضرورت سے زیادہ مال و دولت کا نہیں طالب
 رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یا رسول اللہ
 رہیں سب شادگروالے شہا تھوڑی سی روزی پر
 عطا ہو دو لبِ صبر و فقاعت یا رسول اللہ
 سب اہل خُشِرِ محشر میں اُبھی کو ڈھونڈتے ہوں گے
 پکاریں گے کبھی روز قیامت یا رسول اللہ
 بیہت کمزور ہوں قابل نہیں ہرگز عذابوں کے
 خدار ساتھ لیتے جانا جنت یا رسول اللہ
 مجھے تم یا رسول اللہ دے دو جذبہ تبلیغ
 شہا! دیتا پھر وہ نیکی کی دعوت یا رسول اللہ
 کرے دن رات یہ سنت کی خدمت یا رسول اللہ

کروں ہر آن میں تیری اطاعت یا رسول اللہ

کروں ہر آن میں تیری اطاعت یا رسول اللہ
 پئے مرشد بنا دے نیک سیرت یا رسول اللہ
 اندر ہیری قبڑ ہے اور ہائے! میں بالکل اکیلا ہوں
 اب آجھی جاؤ اے مہر رسالت! یا رسول اللہ
 بقیع پاک میں سوجاؤں میں آرام سے اے کاش!
 نمیر آئے گی یوں تیری قربت یا رسول اللہ
 عذاب قبڑ و محشر سے بچالو نارِ دوزخ سے
 خُدار اساتھ لے کے جاؤ جنت یا رسول اللہ
 جو غصہ نفس کی خاطر مجھے آقا کبھی آئے
 ملے صبر و شکلیائی کی دولت یا رسول اللہ
 مجھے رنج و الم نے ہر طرف سے گھیر رکھا ہے
 دُکھی دل کو کرم سے دید و راحَت یا رسول اللہ
 عطا کردو مجھے اسلام کی تبلیغ کا جذبہ
 میں بس دیتا پھر وہ نیکی کی دعوت یا رسول اللہ
 یقیناً آپ کا انعام ہے یہ مل گئے مجھ کو
 شبہ شاد بر میں اعلیٰ حضرت یا رسول اللہ

مجھے تم مسلکِ احمد رضا پر استقامت وو
 بنوں خدمتِ گزارِ اہل سنت یا رسول اللہ
 تمہارا ہی تو یہ لطف و کرم ہے رحمتِ عالم!
 صیامِ اللہ مدنی سے ہے نسبت یا رسول اللہ
 مدینے کی خدائی میں جو بے چارے ترقیتے ہیں
 انہیں دے دو مدینے کی اجازت یا رسول اللہ
 مسلمان باز آجائیں شہا! فیشن پرستی سے
 کرم کرو انہیں پابندِ سنت یا رسول اللہ
 مرے والستگاں کی اور مرے سارے قبلے کی
 تمہیں! ابلیس سے کرنا حفاظت یا رسول اللہ
 عمر کا واسطہ آنکھے دیں برباد ہو جائیں
 ملے ہر ایک حاصلِ کوہدایت یا رسول اللہ
 شہا! اس اجتماع پاک میں جتنے مسلمان ہیں
 ہو سب کی مغفرت ہو سب پر رحمت یا رسول اللہ
 ترا عطاً آنا چاہتا ہے تیرے روشنے پر
 عطا ہو حاضری کی پھر سعادت یا رسول اللہ

بہت رنجیدہ غمگین ہے دل یار رسول اللہ

بہت رنجیدہ غمگین ہے دل یار رسول اللہ

کرم کر دو کلی دل کی اٹھے کھل یار رسول اللہ

بلاؤں نے مجھے ہر سمت سے کچھ ایسا گھیرا ہے

مرے بڑھتے ہی جاتے ہیں مسائل یار رسول اللہ

پئے امداد اپنے شیر حمرہ کو شہا بھجو

مرے پیچھے پڑا ہے ہائے! قاتل یار رسول اللہ

دل مغموم کا سب حال آقا تم پ ظاہر ہے

شہا! ہوں مریم تسلیں کا سائل یار رسول اللہ

غم و آلام کا مارا ہوں آقا بے سپارا ہوں

مری آسان ہو ہر ایک مشکل یار رسول اللہ

تمہیں دیتا ہوں مولیٰ واسطہ میں چار یاروں کا

مرے ہو جائیں طے مشکل مرا حل یار رسول اللہ

جو ٹو چاہے تو میرے غم کی بیڑی گر پڑے کٹ کر
 نہیں تیرے لئے یہ کوئی مشکل یا رسول اللہ
 مسلمان آہ! غافل ہو گئے نیکی کی دعوت سے
 بڑھا جاتا ہے ہائے! زور باظل یا رسول اللہ
 شہا مذلا رہی ہے موت سر پر پھر بھی میرا نقش
 گناہوں کی طرف ہر دم ہے مائل یا رسول اللہ
 بڑھا جاتا ہے ہر دم آہ! غلبہ نفس و شیطان کا
 یہ ہر نیکی میں ہو جاتے ہیں حائل یا رسول اللہ
 گناہوں کے سبھی امراض آقا دور فرما دو
 سنور جائیں مرے سب بدھائیں یا رسول اللہ
 نہ لندن کی نہ پیرس کی نہ امریکا کی ہے خواہش
 مدینہ ہی ہماری تو ہے منزل یا رسول اللہ
 شفاعت حشر میں فرماؤ گے جب خوش نصیبوں کی
 مجھے کر لینا آقا ان میں شامل یا رسول اللہ

کرم کر دو بجز عصیاں نہیں ہے کچھ بھی نامے میں
 عبادت ہے نہ پلے میں نوافل یا رسول اللہ
 ہمارے زخم ہائے غم رسول پاک بھرجائیں
 جگر ہوتیرے غم میں کاش! گھائل یا رسول اللہ
 کچھ ایسی آگ الفت کی لگا دو میرے سینے میں
 میں تڑپوں خوب تڑپوں مثل بسمیل یا رسول اللہ
 ترے اخلاق پر قرباں ترے اوصاف پر واری
 مسلمان کیا عذر بھی تیرا قائل یا رسول اللہ
 شہا! جب خلد میں آپ آگے آگے جائیں اس دم کاش
 میں بھی ہو جاؤں پیچھے پیچھے داخل یا رسول اللہ
 ابھی بن جائے بگڑی تیرے اک ادنی اشارے سے
 ترے عطار کے حل ہوں مسائل یا رسول اللہ

غم فرقہ رلائے کاش ہر دم یار رسول اللہ

غم فرقہ رلائے کاش ہر دم یار رسول اللہ

رہوں ہر وقت میں بادیدہ غم یار رسول اللہ

چکر بھی سوختہ جاں سوختہ، دل چاک سینہ چاک

ملے غم اور غم بس آپ کا غم یار رسول اللہ

نہیں تاج شہی کی آرزو بس ایک ارمان ہے

نکل جائے تمہارے رو برو دم یار رسول اللہ

مرے آقا بھائے اشک جو تھیر مدینہ میں

عطاؤ کر دو مجھے وہ پشم پر غم یار رسول اللہ

ہمارے دل کی ہر دھڑکن سے طیبہ کی صدائیکے

رہے ذکر مدینہ لب پر ہر دم یار رسول اللہ

شہا! پشم کرم ہو تشنگان دید پر اب تو

تمہاری دید کا شربت پیس ہم یار رسول اللہ

مدینہ

۔ دیدار کے پیاسے۔

گناہوں کا اندھیرا چھا گیا ہے ہم کمینوں پر
 خدارا بکرم و رحمہم یار رسول اللہ
 جہاں جاؤں چدھر جاؤں مدینے کی فضا پاؤں
 ملے اُطفِ حضوری بجانِ عالم یار رسول اللہ
 طوافِ خانہ کعبہ کا تم مجھ کو شرف دے دو
 پیوں مکے میں آ کر آب زم زم یار رسول اللہ
 مدینے جب میں پہنچوں تو کلیجا میرا پھٹ جائے
 وہاں رورو کے اپنا تواریخ دوں ڈم یار رسول اللہ
 بقعہ پاک میں مجھ کو جگہ سرکار مل جائے
 طفیل پیر و مرشد غوثِ اعظم یار رسول اللہ
 حسین ابن علی کے واپسے کردو کرم جن کا
 کہ بے یوم شہادت دلِ محزم یار رسول اللہ
 وہی اُمت خطاوں میں پڑی ہے رات میں جن کے
 لئے رویا کئے ما نند شیعہم یار رسول اللہ
 شہا! عطار کا دل ٹوٹ جائے! کاش دنیا سے
 رہے گم آپ کی اُفت میں ہر دم یار رسول اللہ

گھٹائیں غم کی چھانیں دل پریشان یا رسول اللہ

گھٹائیں غم کی چھانیں دل پریشان یا رسول اللہ
 تمہیں ہو مجھوں کھلی کے ڈکھا درمائیا رسول اللہ
 زگا اطف و رحمت کے ہیں ہوا ہاں یا رسول اللہ
 ہماری مشکلیں ہو جائیں آسائیا رسول اللہ
 بجز تو نیست مُونس نیست همدام رحمت عالم
 نظر کن جا بپ مَا بِهِ صَبِیاں یا رسول اللہ
 سفینے کے پر چھے اڑ چکے ہیں زور طوفان سے
 سنبھالو! میں بھی ڈوبا اے مری جاں یا رسول اللہ
 نسمیں طیبہ سے کہد و دلِ م Fletcher کو جھوٹا دے
 عنوں کی شام ہو چکی بھاراں یا رسول اللہ
 مناظر بے وفا دنیا کے ہوں سب دُور نظروں سے
 تصور میں رہیں طیبہ کی گلیاں یا رسول اللہ
 نہ مجھ کو آزمایا کا مال و زر عطا کر کے
 عطا کراپنا غم اور چشم گریاں یا رسول اللہ

ترے دیدار کا طالب لگائے آس بیٹھا ہوں
 خدا اباب دکھادے رُوئے تاباں یا رسول اللہ
 میرا سینہ مدینہ ہو مدینہ میرا سینہ ہو
 رہے سینے میں تیرا درد پنہاں یا رسول اللہ
 سُنہری جالیاں ہوں آپ ہوں اور مجھ سا عاصی ہو
 وہیں یہ جاں جدا ہو جان جاناں یا رسول اللہ
 مجھے ہر یا لے گنبد کے تلے قدموں میں موت آئے
 سلامت لے کے جاؤں دین واپیاں یا رسول اللہ
 نہیں حسن عمل کوئی مرے اعمال نامے میں
 تری رحمت مری سخن کا ساماں یا رسول اللہ
 پڑوئی خلد میں بدکار کو اپنا بنا لیجے
 جہاں میں اتنے احسان اور احسان یا رسول اللہ
 مدینے میں شہا عطار کو دو گز زمیں دیدے
 وہیں ہو دفن یہ تیرا بنتا خواں یا رسول اللہ

دینہ

لے چھپا ہوا

مرے مشتاق کو کوئی دوا دو یا رسول اللہ

(دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مزوم نگران حاجی مشتاق عطا ریڈیواری کی سخت
عالات کے لیام میں بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں یا استفاش پیش کیا گیا)

مرے مشتاق کو کوئی دوا دو یا رسول اللہ
دوا دکیر شفای کاملہ دو یا رسول اللہ

طبیبوں نے مریض لادوا کہہ کہہ کے ٹالا ہے
بنا، ناکام ان کا عنیدیہ دو یا رسول اللہ

مرا مشتاقِ مولیٰ کب تک تڑپے گا بے چارہ
دعا بھی دو دوا بھی دو شفا دو یا رسول اللہ

مرے مشتاق کے اجزے چمن میں پھر بھارائے
کلی پُرمَدہ دل کی تم کھلا دو یا رسول اللہ

مرے مشتاقِ رنجیدہ پہ ہو چشم کرم آقا
بچارے غم کے مارے کوہنادو یا رسول اللہ

دینہ

برائے

کرم سے اب سر بائیں شہا تشریف لے آؤ
 اسے دیدار کا شربت پلا دویا رسول اللہ
 شفا پا کر یعنی نعمت پڑھ کے پھر ترپانے لگ جائے
 لعاب اپنا اسے آکر پکا دویا رسول اللہ
 شہا مشاق کب تک در بدر کی ٹھوکریں کھائے
 کہاں جائے بچارا تم بتا دویا رسول اللہ
 کرم کرو جس کھاؤ دکھی دل کی صدائں لو
 بلامشاق سے ہر اک بتا دویا رسول اللہ
 سنو یا مت سنو یہ رث لگائے جائیں گے ہم تو
 شفاذویا رسول اللہ شفاذویا رسول اللہ
 فقط امراض جسمانی کی ہی کرتا نہیں فریاد
 گناہوں کے مرض سے بھی شفاذویا رسول اللہ
 یہ پھر نیکی کی دعوت کے لئے دوڑے جہاں بھر میں
 مرے مشاق کو ایسا بتا دویا رسول اللہ
 شہا مشاق کو حج کی سعادت پھر عطا کرو
 بُلا کر سبز گنبد بھی دکھا دویا رسول اللہ

رضا پر رب کی راضی ہیں تمھارے ہم بھکاری ہیں
 ہماری آخرت بہتر بنا دو یا رسول اللہ
 گناہوں سے میں تو بے کر رہا ہوں رہنا تم شاہد
 مجھے اپنے خدا سے بخشادو یا رسول اللہ
 مجھے سُکرات میں کلمہ پڑھا کر میٹھی میٹھی نیند
 کرم سے اپنے قدموں میں سُلا دو یا رسول اللہ
 تمھاری یاد میں ہر دم ترپتا ہی رہوں آقا!
 مرے سینے میں عشق ایسا رچا دو یا رسول اللہ
 مجھے اذنِ مدینہ دو تمہیں صدقہ نواسوں کا
 دکھادو گلبد خضراء دکھادو یا رسول اللہ
 مری تاریک راتیں جگمگا دو از پئے شیخین
 مجھے تم جلوہ زیبا دکھادو یا رسول اللہ
 شہا عطار کا پیارا ہے یہ مشاق عطاری
 یہی مودہ اسے تم بھی سنادو یا رسول اللہ
 اندر ہیری قبر میں عطار پر اب خوف طاری ہے
 پے قطب مدینہ جگمگا دو یا رسول اللہ

کرم ہو جان کو ہے سخت خطرہ یا رسول اللہ

کرم ہو جان کو ہے سخت خطرہ یا رسول اللہ
 نہ پس جائے کہیں ناچیز ذرہ یا رسول اللہ
 بُلاؤں کس طرح میں اپنی گلیا میں تمہیں سرو ر
 کہ اس قابل نہیں ہے میرا جگہ یا رسول اللہ
 اگر پہشم کرم ہو تو تلاطم خیز موجوں سے
 ابھی ہو پار میرا ڈوبا بچرا یا رسول اللہ
 میں اس دنیاۓ فانی میں بھی قبر و خشرو جنت میں
 ہر اک جا پر لگاؤں گا یعنہ یا رسول اللہ
 یقیناً جس کے آگے چودھویں کا چاند شramaۓ
 تمہارا ہے وہ چہرہ نکھرا نکھرا یا رسول اللہ
 کرم سے تم بلاتے ہو کرم ہی سے تم آتے ہو
 تمہارے ہی کرم سے بجٹ سنورا یا رسول اللہ

میں بن جاؤں گا دیوانہ میں ہو جاؤں گا مستانہ
 عطا ہو عشق کا گرایک ذرہ بیارسول اللہ
 تمہاری یاد میں رویا کروں ترپا کروں کر دو
 عنایت اپنے غم کا زخم گہرا بیارسول اللہ
 ڑلائے تیرا غم، دنیا کے غم میں میرے آنسو کا
 نہ ہو بر باد آقا کوئی قطرہ بیارسول اللہ
 بلا لو گنبدِ حضرا کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں
 مدینے کا دکھا دو مجھ کو صخرہ بیارسول اللہ
 سعادت کر بلا کی حاضری کی بھی عنایت ہو
 دلکھا دیجے مجھے بنداد و بصرہ بیارسول اللہ
 نکلنے والی ہے اب روحِ مُفْطَر جسم سے جاناں
 کرم! ایماں کو ہے شیطان سے خطرہ بیارسول اللہ
 ہوئی جاتی ہے ہائے عمر ضائع جانتا ہوں میں
 نہیں آئے گا ہرگز وقت گزرا بیارسول اللہ
 کرم! عطارِ بدآطوار کے گلزار پر آقا
 لگایا ہے خواں نے سخت پہرا بیارسول اللہ

ہوا جاتا ہے دشمن سب زمانہ یار رسول اللہ

ہوا جاتا ہے دشمن سب زمانہ یار رسول اللہ

سناوں اب کے غم کافسانہ یار رسول اللہ

مجھے چاروں طرف سے دشمنوں نے گھیر کھا ہے

بچانا یار رسول اللہ بچانا یار رسول اللہ

جو اپنے تھے وہی بیگانے ہو کر اب ستاتے ہیں

کرمِ اللہ! یا شادِ زمانہ! یار رسول اللہ

بجنور میں پھنس چکی ہے ناؤ آقا ہائے کیا ہو گا!

شہا! جلدی سے پار آ کر لگانا یار رسول اللہ

غم و آلام نے ہر ستمت سے آقا جکڑ ڈالا

پے غوث و رضا آ کر چھپڑانا یار رسول اللہ

شہا! گزارِ سنت پر خواں نے کر دیا جملہ
 بہاریں سُنُوں کی پھر دکھانا یا رسول اللہ
 غمِ دنیا میں کیوں روئیں ہمیں کردو نصیب آتا
 تمہارے غم میں ہی آنسو بہانایا رسول اللہ
 ڈرایا بلکہ مارا بھی مجھے یامصطفے جس نے
 اُسے بھی اپنے سینے سے لگانا یا رسول اللہ
 نہیں عطار قابلِ امتحان کے سروِ عالم
 بہر صورتِ تھمیں اس کو تھانایا رسول اللہ

حَدَّ كَيْ تَعْرِيف

کسی کی نعمتِ محسن جانے کی آرزو کرنا۔ (فتویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۴۲۸)
 مثلاً کسی شخص کی شہرت یا عزت سے اب یہ آرزو کرنا کہ اس کی عزت یا
 شہرت ختم ہو جائے۔ البتہ دوسرا یہ کسی نعمت کا زوال (یعنی شائع ہو جانا) نہ
 چاہنا بلکہ ویسی ہی نعمت کی اپنے لیے حمدنا کرنا یہ غُلطہ (یعنی رُجُك) کہلاتا
 ہے اور یہ شرعاً جائز ہے۔
 (طریقِ تحریمین اس ۱۱۰)

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یار رسول اللہ

(تبليغ قران و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ”دعوت اسلامی“ کی بڑھتی ہوئی شان و شوکت سے مکھلا کر بعض دشمنوں نے ۲۵ رب جب المرجب تا ۱۴۱ھ شب دشنبہ تقریباً ۱۲ بجے مرکز الاولیاء (لاہور) میں فقیر اہل سنت کی جان لینے کی ناکام کوشش کی جس کے نتیجے میں دو جوان سال مبلغین الحاج احمد رضا عطاء ری قادری رضوی اور محمد سجاد عطاء قادری رضوی شہید ہو گئے، اس پر سگ مدینہ غفری غمہ نے بارگاہ رسالت میں استخاش پیش کیا)

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یار رسول اللہ
ہوئے دو جان بحق اسلامی بھائی یار رسول اللہ

مرا دشمن تو مجھ کو ختم کرنے آہی پہنچا تھا
میں قرباں تم نے میری جاں بچائی یار رسول اللہ

شہیدِ دعوت اسلامی سجاد و احمد آقا
رہیں بحق میں یکجا دنوں بھائی یار رسول اللہ

غدو حکم مارتا ہے خاک اڑاتا ہے ترے قرباں
مجھاب تک نہ کوئی آجی آئی یار رسول اللہ

نہیں سرکار! ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی
 بھی ہے نقش و شیطان سے لڑائی یا رسول اللہ
 شہا! دشمن ہوا بائے! ہمارے خون کا پیاسا
 دہائی یا رسول اللہ! دہائی یا رسول اللہ
 حفاظت دشمنوں سے آپ ہی فرمائیے آقا
 کہ مجھ کمزور پر کی ہے چڑھائی یا رسول اللہ
 مقابل دشمن اسلام کے ایسا بنا گویا
 کوئی دیوار ہو سیسے پلائی یا رسول اللہ
 تھی ہے جرم میرا ستوں کا ادنی خادم ہوں
 ہے میں نے ستوں سے لوگائی یا رسول اللہ
 اگرچہ لاکھ دشمن و حکمیاں دے جان لینے کی
 کسی سے کیوں ڈرے تیرا فد الی یا رسول اللہ
 اگرچہ جان جائے خدمت سنت نہ چھپوڑوں گا
 شہا! کرتے رہیں مشکل کشاںی یا رسول اللہ
 کسی صورت بھنک سکتا نہیں میں راہ سنت سے
 مجھے حاصل ہے تیری رہنمائی یا رسول اللہ

پدایت دشمنوں کو یابی! ایسی عطا کر دو
 یہ بن جائیں مرے اسلامی بھائی یار رسول اللہ
 تمبا ہے مرے دشمن کریں توبہ عطا کر دو
 انھیں دونوں جہاں کی تم بھلائی یار رسول اللہ
 بچالو! نارِ دوزخ سے بچارے حاسد ووں کو بھی
 میں کیوں چاہوں کسی کی بھی بُرائی یار رسول اللہ
 حقوق اپنے کئے ہیں درگز را دشمن کو بھی سارے
 اگرچہ مجھ پر ہو گولی چلائی یار رسول اللہ
 بہر صورت مجھے مرتا پڑے گا پر سعادت ہے
 شہادت راوی ست میں جو پائی یار رسول اللہ
 اندر ہیری قبر سے شاہ مدینہ خوف آتا ہے
 نظر میں نہ ہے رحمت پر جمائی یار رسول اللہ
 تمبا ہے بتے عطار کی یوں دعوم مجھ جائے
 مدینے میں شہادت اس نے پائی یار رسول اللہ

دینہ

۱۔ بندے کا اپنے حقوق میکھی معاف کرو دینا کارث واب ہے۔ تاہم حق تلقی کرنے والا گنجہ گار ہے۔

یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ زمانہ

(۲۹ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ۔ بمطابق 25-12-2011)

یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ زمانہ
جب آخری وقت آئے مجھے بھول نہ جانا

سکرات کی جب سختیاں سرکار ہوں طاری
لِلَّهِ! مجھے اپنے نظاروں میں گمانا

ڈر لگتا ہے ایماں کیس ہو جائے نہ برباد
سرکار ہرے خاتمے سے مجھ کو بچانا

جب روح مرے تن سے نکلنے کی گھڑی ہو
شیطانِ لعین سے ہرا ایماں بچانا

جب دم ہولیوں پر اے شہنشاہِ مدینہ
تم جلوہ دکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا

آقا ہرا جس وقت کہ دم ٹوٹ رہا ہو
اُس وقت مجھے چہرہ پُر نور دکھانا

سرکار! مجھے نہجع میں مت چھوڑنا تھا
 تم آکے مجھے سورہ یاسین سنانا

 جب گورِ غریب اس کو چلے میرا جنازہ
 رحمت کی ردا اس پر خدارا تم اڑھانا

 جب قبر میں احباب چلیں مجھ کو لے لانا کر
 اے پیارے نبی گور کی وحشت سے بچانا

 طخیر سے تدفین کے ہوں سارے مرال
 ہو قبر کا بھی لطف سے آسان دبانا

 جس وقت نکیریں کریں آکے سوالات
 آقا مجھے تم آکے جوابات سکھانا

 سُن رکھا ہے بوتا ہے برا سخت انہیمرا
 ثربت میں ہری ٹور کا قانوں جلانا

 جب قبر کی تھائی میں گھبرائے مرا دل
 دینے کو دلasse شہر امیر تو آنا

جب روزِ قیامت رہے اک میل پُر ج
کوثر کا چھلتا مجھے اک جام پلانا

ہو عرصہ محشر میں مرا چاک نہ پر دہ
لِلہ مجھے دامنِ رحمت میں پھپانا

محشر میں حساب آہ! میں وے ہی نہ سکوں گا
رحمت نہ ہوئی ہو گا جہنم میں ٹھکانا

فرمائیں گے جس وقت غلاموں کی شفاعت
میں بھی ہوں غلام آپ کا مجھ کو نہ بھلانا

فرما کے شفاعت بری اے شافعِ محشر!
دوزخ سے بچا کر مجھے جنت میں بسانا

یا شاہِ مدینہ! میر رمضان کا صدقہ
جنت میں پڑوی مجھے تم اپنا بنانا

اللہ کی رحمت سے یہ مایوس نہیں ہے
ہو جائیگا عطاً کی بخشش کا بہانہ

مدينه مدینہ همارا مدینہ

ہمیں جان دل سے ہے پیارا مدینہ
 سہانا سہانا دل آرا مدینہ
 دوانوں کی آنکھوں کا تارا مدینہ
 یہ ہر عاشقِ مصطفیٰ کبہ رہا ہے
 ہمیں تو سے جنت سے پیارا مدینہ
 یہ نکیں فضا کیں یہ ممکنی ہوا کیں
 معطرِ مغفرہ ہے سارا مدینہ
 مدنیت کے جلووں کے قریب ان جاؤں
 خدا نے ہے کیا سوارا مدینہ
 پہاڑوں میں بھی گلشن کانے بھی لکش
 بہاروں نے کیا نکھارا مدینہ
 وہ کہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ
 پہاڑوں میں بھی گلشن کانے بھی لکش
 وہ کہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ
 قباں پیارا کتبہ یہاں سبز گلبد
 بلکہ بیجھے اپنے قدموں میں آقا
 پھروں گرد کعبہ پیوں آب زم زم
 میں پھر آکے دیکھوں تمہارا مدینہ
 ملی مسکلیں ہو گئی آفتنیں دور
 گیا جب کوئی غم کا مارا مدینہ
 بے شاہ و گدا مغلس و انشیا کا
 دکھا دیجھے اب تو پیارا مدینہ
 بلکہ دیوانے آقا! مدینے کو آئیں
 پھر آنہیں اب خدارا مدینہ
 یہ دیوانے آقا! مدینے کو آئیں
 پکاریں گے دیوانے پیارا مدینہ
 خدا گر قیامت میں فرمائے مانگو
 مدینے میں آقا! ہمیں موت آئے
 بنے کاش! مدنوں ہمارا مدینہ
 اسے سیر گلشن سے کیا ہو سروکار
 کیا جس نے تیرا نظارہ مدینہ
 ضیا پیر و مرشد کے صدقے میں آقا
 یہ عطار آئے دوبارہ مدینہ

ل: مطلع اول (پشاشر) کسی معلوم شاعر کا ہے ای بجز (وزن) پر اشعارِ مذوق کے ہیں۔ سمجھ می غنی عن ج: بچک

ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ

ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ
 کیا خوب مہکا مہکا سرکار کا مدینہ
 ہم کو پسند آیا سرکار کا مدینہ
 کیوں ہونہ اپنا نعروہ ”سرکار کا مدینہ“
 ہر شہر سے ہے اچھا سرکار کا مدینہ
 جنت سے بھی سہانا سرکار کا مدینہ
 ہے کس کا ہے سہارا سرکار کا مدینہ
 ہے گھر کا ہے ٹھکانا سرکار کا مدینہ
 ٹھہمار دلکشا ہیں صحراء بھی دلزا ہیں
 حسن و جمال والا سرکار کا مدینہ

دونوں جہاں سے پیارا، کون و مکان سے پیارا
 ہر آنکھ کا ہے تارا سرکار کا مدینہ
 جنت کا حُسن سارا اس میں ہمت کر آیا
 ہے حُسن ہی سرپاپا سرکار کا مدینہ
 ہر رحمتوں کی بُرسات ہو رہی ہے
 ہے رحمتوں کا ذریا سرکار کا مدینہ
 فرقت کی آگ میں جو دل کو جلا رہے ہیں
 ان کو دکھا خُدا یا سرکار کا مدینہ
 اے زائرِ مدینہ! دل کو سنپھال لیتا!
 دیکھ آ گیا مدینہ سرکار کا مدینہ
 ”پیرس“ پر منیوالے! ”پیرس“ کو بھول جاتا
 ٹو بھی جو دیکھ لیتا سرکار کا مدینہ

ہے لاکھ لاکھ مولیٰ ہر آن بخیر تیرا
 اک بار پھر دکھایا سرکار کا مدینہ
 پھولوں کو چوتا ہوں، کانٹوں کو چوتا ہوں
 لگتا ہے مجھ کو پیارا سرکار کا مدینہ
 جی چاہتا ہے میرا ہر شے یہاں کی پھوموں
 کیسا ہے میٹھا میٹھا سرکار کا مدینہ
 میری نظر کو بھائے دُنیا کا حسن کیسے؟
 آنکھوں میں ہے سمایا سرکار کا مدینہ
 اللہ! مُصطفے کے قدموں میں موت دیدے
 مُفْنَ بنے ہمارا سرکار کا مدینہ
 عطار کی دعا ہے تقدیر میں خُدایا
 کلھ دے فقط مدینہ سرکار کا مدینہ

تِرا شکریہ تاجدارِ مدینہ

﴿یکام ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ کو مدینۃ المنورہ میں تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔﴾

تِرا شکریہ تاجدارِ مدینہ مجھے پھر دکھایا دیارِ مدینہ
 حسین پتا پتا حسین ڈالی ڈالی حسین سب کا سب لالہ زادِ مدینہ
 خدا! دل سے دنیا کی الگفت و نادے شو دے اُفت تاجدارِ مدینہ
 بھلا دے چمن کے نظاروں کو بیٹک
 ہے ایسا حسین ریگزارِ مدینہ
 عطا کیجھے چند خارِ مدینہ
 میں رضوانِ جنت کو ٹھنڈے میں دوناگا
 جبھی تو سمجھی ہیں شمارِ مدینہ
 مدنیے میں لگر سب کے غنوار کا ہے
 تجھے وارطہ یاخدا مصطفیٰ کا
 بنا دے مجھے دل فگارِ مدینہ
 اگر ہو یقین رُثم بھر جائیں گے سب
 لگا لو ذرا سا غبارِ مدینہ
 ترپتے ہیں جو بھر و فرقہ میں آقا
 لکھا دو انہیں بھی بھارِ مدینہ
 ادھر سے ادھر کیوں بھکتا پھروں میں
 مقدار سے ہوں ریزہ خوارِ مدینہ
 مدینے میں مرنے کا مجھ کو شرف دو کرم یانی تاجدارِ مدینہ
 دو عطار کو اشکبار آنکھ آقا
 پئے غوث یا شہریارِ مدینہ

اللہ عطا ہو مجھے دیدار مدینہ

(اٹوال ایکرم ۱۴۲۱ھ کو یکاہ قائم بند کیا گیا)

اللہ عطا ہو مجھے دیدار مدینہ
ہو جاؤں میں پھر حاضر دربار مدینہ
آنکھیں بڑی محروم ہیں مدت سے الی
عرصہ ہوا دیکھا نہیں گزار مدینہ
پھر دیکھ لون صحرائے مدینہ کی بھاریں
پھر پیشِ نظر کاش! ہوں گھسارِ مدینہ
پھر گنبدِ خضرا کے نظارے ہوں میر
اللہ دیکھا دے مجھے انوارِ مدینہ
خاک آنکھوں میں محبوب کے کوچے کی سجائے کر
دینے کو سلامی چلوں دربارِ مدینہ

مدینہ

الحمد لله بار بار آنکھوں میں خاکِ مدینہ کا حرام کیلئے حاضر ہونے کی سعادت پائی ہے، اس کیلئے سرے کی سلامی اکثر جیب میں رہتی تھی یہ سعادت پھر پانے کی آرزو ہے۔

کیا کیف و سرور آتا تھا فسوس وہ میرے
 تھے خواب وہ گویا سبھی اسفارِ مدینہ
 تعظیم کو اٹھ جاتے سبھی قافلے والے
 جوں ہی نظر آتے انہیں آثارِ مدینہ
 پڑھ پڑھ کے سنایا ہے انہیں کلمہ طیب
 ایمان پہ ہیں شاحد مرے آشجارِ مدینہ
 شادابی جنت کا میں منکر نہیں لپیں
 ہے حُسن میں بے مثل پھمن زارِ مدینہ
 مدینہ

اے متعدد بار پے در پے سفرِ مدینہ نصیب ہوا مگر تادِ محیر 8 سال سے محرومی ہے۔ اس شعر
 میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ نمکہ مکرمہ زادہ اللہ شرف و تعظیماً سے مدینہ منورہ زادہ
 شرف و تعظیماً جاتے ہوئے جب دور سے مدینہ پاک کے آثار نظر آتے تو بس کے اندر
 کھڑے ہو جاتے اور روکرو دو سلام عرض کرتے، اس پُرسوز منظر کا شعر میں اشارہ کیا
 گیا ہے۔ اللہ پر الحمد لله بارہ مدینہ منورہ کے درخواں لوکلمہ شریف سن کر اپنے ایمان پر
 گواہ کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ سگ مدینہ غافی عنہ

افسوس! مرے نفس کو پھولوں کی طلب ہے
 آ دل میں سما جا مرے اے خارِ مدینہ
 کثرت سے ڈرود آن پر پڑھو رب نے جو چاہا
 سینے میں اُتر آئیں گے انوارِ مدینہ
 سرکار بُلاتے ہیں مدینے میں کرم سے
 اُس کو کہ جو ہو دل سے طلبگارِ مدینہ
 رحلت کی گھٹری ہے مرے اللہِ وکھا دے
 صرف ایک جھلک جلوہ سرکارِ مدینہ
 اللہ مجھے بخش، نہ ہو کھتر میں پُرسش
 کر لطف و کرم از چئے سرکارِ مدینہ
 یارب دل عطّار پہ چھائی ہے اُدای
 کر شادِ وکھا کر اسے گلزارِ مدینہ

اللہی د کھادے جمالِ مدینہ

کرم سے ہو پورا سوالِ مدینہ
 عنایت ہو مجھ کو وصالِ مدینہ
 دکھادے مجھے بزرگنید کے جلوے
 چنچ کر مدینے میں ہو جائے مولا
 کرم یا شہ خوشِ خصالِ مدینہ
 میسر ہو مجھ کو وصالِ مدینہ
 مجھے از طفیلِ بلالِ مدینہ
 خدا نے مجھی بھی خیالِ مدینہ
 سدا رحمتوں کی برتری گھروی ہے
 مدینے میں یہ ہے کمالِ مدینہ
 مُعطرِ مُعطر ہے سب سے مُؤثر
 نہیں دو جہاں میں مثالِ مدینہ
 سمجھی پار ہے یہ اسی درست میں بھی
 ہوں آمیدوارِ نوالِ مدینہ

قدم چوم کر سر پر رکھ لیتا عطا
 نظر آئے گر تو بھالِ مدینہ

مدینہ

۱۔ جمالِ جمل کی جمع ہے، جمل یعنی پیہاڑ۔ ۲۔ احسان، بخشش۔ ۳۔ بیٹت چپوٹا، پچپا

مَدْتَ سَے مَرَے دَل مَيْسَ هَے اِرْهَامِ مَدِينَة

مَدْتَ سَے مَرَے دَل مَيْسَ هَے اِرْهَامِ مَدِينَة
 رُوْضَى پَ بُلَا لَبِحَى سَلَطَانِ مَدِينَة
 اَے كَاش! بَقِيَّ كَ دَرْ جَانَانِ مَدِينَة
 ہَوْ جَاؤں مَيْسَ تَوْ جَانَ سَے قَرْبَانِ مَدِينَة
 آتَيْتَ بَيْنَ مُقْدَّرَ كَ سَكَنْدَرِ جَرَى قَرَبَرَ
 بَيْنَ اِذَنَ ہَوْ كَيْسَ کَوْنَى مَهْمَانِ مَدِينَة
 آگَ اَيْسَى لَگَادَتْ بَحَى قَلْبَ اَورْ جَمَرَ مَيْسَ
 رُوتَارَهُوْنَ تَرَپَا كَرَوْنَ اَے جَانِ مَدِينَة
 گَلَزَارِ بَهَابَ كَ اَسَ اَتَھَى نَبِيْسَ لَگَتَنَ
 آنَکَھُوْنَ مَيْسَ سَائَنَ بَيْنَ بَيْانِ مَدِينَة
 اَبْ سَندَھَ كَ جَنَگَلَ مَيْسَ مَرَاجِيْنَ لَلَّا
 دُنْيَا كَ ظَارَى مَيْسَ اَكَ آنَکَھَنَ بَحَائِسَ
 لَنْدَنَ کَوْنَى جَاپَانَ جَلَ مَالَ كَماَنَ
 دَلْوَانَ کَوْنَى جَلَ سُوَى بَيْانِ مَدِينَة
 دُنْيَا کَا کَوْنَى شَبَرَ ہَوْ كَسَ طَرَحَ مَنَاثَلَ؟
 جَبْ خَلِدَ بَيْسَ بَھَجِي نَبِيْسَ بَهْمَشَانِ مَدِينَة
 کَرَدَتْ بَحَى دَيَارَ سَے آنَکَھِيْسَ مَرَى شَنَدَى
 اَے جَانِ جَهَانِ سَيَّدَ وَسَلَطَانِ مَدِينَة
 اَے كَاش! بَلْعَمَ مَيْسَ بَنَوْ دَسَنَ مُبَيْسَ کَا
 سَرَكَار! كَرمَ اَزَچَنَ خَتَانِ مَدِينَة
 قَدْمَوْنَ مَيْسَ بَلْأَبِحَى بَدَكَارَ کَوْ آقا
 عَطَارَ کَوْ دَولَتَ نَحَّلَوْمَتَ کَ طَلَبَ بَهَ
 دَيدَتْ بَحَى بَقِيَّ اَسَ کَوْ تو سَلَطَانِ مَدِينَة

مَدِينَة

لَلَّا جَنَگَلَ جَنَشَ

آہ اب وقتِ رخصت ہے آیا الوداع آہ شاہ مدینہ

(مدینہ طیبہ کی پہلی بار حاضری کی سعادتی سُنّت اہمی حاصل ہوئی یہ الوداعی کلامِ رخصت کے وقت شہری جالیوں کے سامنے عین محاوجہ شریف کے قریب پہنچ کیا گیا)

آہ اب وقتِ رخصت ہے آیا	الوداع آہ شاہ مدینہ
صدمة بھر کیسے سہوں گا	الوداع آہ شاہ مدینہ
بے قراری بڑھی جا رہی ہے	دل ہوا جاتا ہے پارہ پارہ
دل کا غنچہ خوشی سے کھلا تھا	کس طرح شوق سے میں چلا تھا
آہ! اب چھوٹا ہے مدینہ	الوداع آہ شاہ مدینہ
کوئے جاناں کی رنگیں فضاؤ!	اے مُعطر مُغافر ہہوا!
لو سلام آخری اب ہمارا	الوداع آہ شاہ مدینہ
کاش! قسمت ہرا ساتھ دیتی	موت بھی یا وری میری کرتی
جان قدموں پر قربان کرتا	الوداع آہ شاہ مدینہ
سو زلفت سے جلتا رہوں میں	عشق میں تیرے گھلتا رہوں میں

چاہے دیوانہ سمجھے زمانہ الوداع آہ شاہ مدینہ
 میں جہاں بھی رہوں میرے آقا
 بو نظر میں مدینے کا جلوہ
 لرتبہ میری مقبول فرما الوداع آہ شاہ مدینہ
 کچھ نہ حُسْن عمل کر سکا ہوں
 نذر چند اشک میں کر رہا ہوں
 بس یہی ہے مرا گل آٹا شاہ
 الوداع آہ شاہ مدینہ
 آنکھ سے اب ہوا خون جاریٰ روح پر بھی ہوا رنج طاری
 جلد عطار کو پھر بُلانا

الوداع آہ شاہ مدینہ

شماتت کی تعریف

دوسروں کی تکلیفوں اور مصیبتوں پر خوشی کا اظہار کرنے کو

شماتت کہتے ہیں۔ (حدیقه ندیہ شرح طریقہ محمدیہ ج ۱ ص ۶۳۱)

مدینہ

لے ”خون کے آنسو و نا“ بخواہدہ بے اس کے معنی ہیں ”غم سے رونا۔“

ہر دم ہو مرادِ مدینہ ہی مدینہ

بن جائے مرادِ تری الفت کا خزینہ
پھر کاش! تری پا ہوا پہنچوں میں مدینہ
دیدار کی خاطر ہو عطا آنکھ بھی رینا
اور یادِ تری دل میں رہے شاہِ مدینہ
آجائے مجھے کاش! فہشہادِ مدینہ
عصیاں کے عالم میں پھنسا ایراسفینہ
ڈوبا میں سنجالا مجھے سرکارِ مدینہ
ہوٹور سے پُرٹور یہ بے نورِ نگینہ
سرکار! تمغا ہے نوہنی غر بسر ہو
غمکینِ جرے غم میں رہوں کاش! ہمیشہ^۱
روتی رہیں آنکھیں تو سلگتا رہے سید
ساقی! مجھے خام ایسا محبت کا پلا دو
اثرے نہ نشا اس کا بھی شاہِ مدینہ
پھر ملنا کفن پر جو ملے ان کا پیسہ
عطار طلبگار ہے بس نظرِ کرم کا
لِلہ کرم، جان کرم، ببرِ مدینہ

۱. موجودوں کے پیغام ہے: عجیب لمحیٰ یعنی پتھر بیان اس کا مرادی معنی "دل" ہے۔ ان متوں پر "بے نور گینہ" یعنی باریک دل۔

کروں دم بدم میں شانے مدینہ

(الحمد لله عزوجل يكام ۷ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۱۰ھ کو مکہ المکومہ زادہ اللہ شرفاً
تعظیماً میں تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی)

کروں دم بدم میں شانے مدینہ لگاتا رہے دل صدائے مدینہ
 خدا کی قسم! پیاری پیاری ہے جنت مگر عاشقوں کو رُلائے مدینہ
 جہاں کے نثارے ہوں آنکھوں سے اوچھل نظر میں ہری بس سماۓ مدینہ
 کھلا دے کلی میرے مر جھائے دل کی خُدارا ٹو آکر ہواۓ مدینہ
 جسے چاہیئے دنوں عالم کی دولت وہ کشکولوں لے کر کے آئے مدینہ
 عِتایت سے اللہ کی رحمتوں کا شب و روز دریا بہائے مدینہ
 پچے پیر و مرشد ٹو فرمادے روشن مرا قلب تیرہ ضیائے مدینہ
 خفاعت کی خیرات کا جو ہے طالب براۓ زیارت وہ آئے مدینہ
 نہ دے یا الٰہی! مجھے تخت شاہی بنا دے مجھے بس گدائے مدینہ
 شب و روز جلوے ہیں ماہ عرب کے نہ کیوں رات دن جگمگائے مدینہ
 تجھے وابطہ غوث و احمد رضا کا عطا کر الٰہی قضاۓ مدینہ
 بقیع مبارک میں مدفن عطا ہو کرم کر خدا یا براۓ مدینہ

ہری خاک جس دم اڑے یا الٰہی اسے کاش اڑائے ہوائے مدینہ
 پڑو سی بنا مجھ کو جنت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ
 لگا فخر میں بھائی گھر گھر پہ جا کر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"
 میں دیتا ہوں اُس کو دعاۓ مدینہ جو دے روز دو "درسِ فیضانِ ست"
 سفر جو کرے قافلوں میں مسلسل میں دیتا ہوں اُس کو دعاۓ مدینہ
 جو پابند ہے اجتماعات کا بھی میں دیتا ہوں اُس کو دعاۓ مدینہ
 جو نیکی کی دعوت کی دھو میں مچائے میں دیتا ہوں اُس کو دعاۓ مدینہ
 زبان پر جو "تفہلِ مدینہ" لگائے میں دیتا ہوں اُس کو دعاۓ مدینہ
 جو آنکھوں پہ قتلِ مدینہ لگائے میں دیتا ہوں اُس کو دعاۓ مدینہ
 جو دیوانے فرقت میں روتے ہیں آقا وکھا دو انہیں اب فضاۓ مدینہ
 دے سو ز جگہ چشم تر قلبِ مفتر مجھے یا الٰہی برائے مدینہ
 یہ عطار مکے سے زندہ سلامت

ترپتا ہوا کاش آئے مدینہ

لے : بُجُرگی تماز کے لئے جگانا دعوتِ اسلامی کے مدینی ماحول میں "صدائے مدینہ" کا نام
 کھلاتا ہے۔

خُوشاجھومتا جارھا ہے سفینہ

خُوشاجھومتا جا رہا ہے سفینہ پہنچ جائیں گے ان شاء اللہ مدینہ
 اب آیا کہ اب آیا جہد کا ساحل اب آئے گامہ چلیں گے مدینہ
 میں ملکے میں جا کر کروں گا طواف اور نصیب آب زم مجھے ہوگا پیٹا
 خدا یا مدینہ نظر آئے بھول ہی ترپ کر گروں دے دے ایسا قریۃ
 نہ کیوں میری قسمت پر رشک آئے مجھ کو کہاں وہ مدینہ کہاں میں کمینہ
 رہے ورد لب کاش! ہر دم الہی مدینہ، مدینہ، مدینہ
 نظر ثور کی نور رب العلیٰ ہو مرے دل کا چکا دو میلا گھینیہ
 کرم کیجھ آقا دبائیں نہ مجھ کو کبھی نفس و شیطان اے شاہ مدینہ
 بچا لیتے مجھ کو فیشن سے آقا عطا کیجھ ستون کا خزینہ
 پلا دو مجھے ساقیا! جام ایسا رہوں مست و متخد میں شاہ مدینہ
 ترے عشق میں کاش اروتا رہوں میں رہے تیری اُفت سے معور سینہ

ٹو لکھ دے الہی! مقدار میں میرے مدینے میں مرنا مدینے میں جینا
 یہ تسلیم، نعمہ ہے خوشبوئے جنت مجھے کاش مل جائے ان کا پسند
 مرپیشِ محبت کا ذمہ ہے لبؤں پر بربانے اب آجاڑہ شاہ مدینہ
 بقیعِ نبارک میں ڈوگز زمیں دو خُدارا کرم تاجدار مدینہ
 نہیں روتے عشقان دنیا کی خاطر ژلاتی ہے ان کو تو یادِ مدینہ
 زگابوں میں ہر ذمہ مدینہ بسا ہو مجھے کاش مل جائے وہ چشمِ پیتا
 ترپتے ہیں روتے ہیں دیوانے تیرے جہاں میں جب آتا ہے حج کامِ نبیہا
 ترستے ہیں جو دیدِ طیبہ کی خاطر وکھا دیجئے نا انہیں بھی مدینہ
 پلا دو ہمیں جامِ دیدار ساتی! کرمِ نبیہ کاموں پر شاہ مدینہ
 پیاذِ الہی تری سب خُدائی ہے مخانہ تیرا ترا جام و مینا
 تمہیں اے مُبغث! ہماری دعا ہے کے جاؤ طم ترقی کا زینہ
 ترپ اُنھے آقا کے دیوانے عطاء

مدینے کی جانب چلا جب سفینہ

پھر مجھے آقا مدینے میں بُلایا شکریہ

پھر مجھے آقا مدینے میں بُلایا شکریہ شکریہ پھر گلبد خُضرا دکھایا شکریہ
 جس جگہ آنھوں پَھر انوار کی ہیں بارشیں اسی نورانی فضاؤں میں بُلایا شکریہ
 روشنہ انور کے زائر کے شہادت ہو شفیع میری نخشش کا بہانہ یوں بُلایا شکریہ
 پھر طوافِ خاتم کعبہ کا بخشا ہے شرف خوب آقا آب زم زم بھی پُلایا شکریہ
 مجھ سے عاصی کو شرفِ حج کا عطا فرمادیا کس زبان سے ہوا دیتا خدا یا شکریہ
 یا الٰہی! اپنے پیارے کی ولادت گاہ کا میٹھے ملے میں مجھے جلوہ دکھایا شکریہ
 بھیک لینے کیلئے یارب حبیب پاک کا آستانہ ہم غربیوں کو دکھایا شکریہ
 پھر مدینے کی حسین و دلکشا منظر دکھایا شکریہ کا حسین و دلکشا منظر دکھایا شکریہ
 مسجد نبوی کے محراب اور مثیر کا شہا! دُنواز و دلکشا جلوہ دکھایا شکریہ
 منہ لگاتا تھا کہاں دنیا میں کوئی بھی مجھے ایسے ناکارہ نکتے کو نجھایا شکریہ
 آہ! تم رویا کے امت کے غم میں یابی حوصلہ ہم عاصیوں کا یوں بڑھایا شکریہ
 خود رہے بخوکے شکم پر اپنے مظہر باندھ اور پیار سے تم نے ہمیں کھانا کھلایا شکریہ
 مجھ ذلیل و خوار دنیادار کی اوقات کیا! میں ثار آقا مجھے پھر بھی نجھایا شکریہ
 یا رسول اللہ! لوگوں نے مجھے مُھکرا دیا تھا گر تو نے مجھے اپنا بیانایا شکریہ
 اپنے غم میں اپنی اکفت میں رُلایا شکریہ اس قدر لطف و عنایت اپنے نافرمان پر

سُنُوں کو عام کرنے کا مجھے جذبہ دیا
 اہل سنت کا مجھے خادم بنایا شکریہ
 شکریہ کیونکر شہا تیرے کرم کا ہوا
 مجھ سے عاصی کو غلام اپنا بنایا شکریہ
 میری عزت اہل سنت کے والوں میں ڈال دی
 اور آغا پر مرزا سکہ بھایا شکریہ
 دل سے جس نے بھی اغشی یار رسول اللہ اکہا
 آفتوں سے آپ نے اُس کو بچایا شکریہ
 خاتمه پا نئی ہو میرا مدینے میں اگر
 بال بال اُنھی پکار اپنا، خدا یا شکریہ
 دُفن کر کے جب مرے احباب آقچلدے
 لحد کو جلووں سے آکر جگد گایا شکریہ
 پیاس بھی بڑھنے بھی پائی تھی نہ میری حشر میں
 جامِ کوثر جلد رحمت سے پلا یا شکریہ
 عیوب بخشنہ میں گھلا ہی چاہتے تھے میں شار
 ڈھک کے پروہ اپنے دامن کا بچھا یا شکریہ
 سوئے دوزخ جب ملائک مجھ کو لیکر چل دیے
 میں ترے صد قے مجھے آکر مخھرا یا شکریہ
 شکریہ کیونکر ادا ہوا آپ کا یامصطفیٰ
 ہے پڑی خلد میں اپنا بنایا شکریہ
 تم نے تھاما، جب بھی میں ڈمگ گایا شکریہ
 گرچہ شیطان ہر گھر کی ایمان کی ہے لگاتا میں
 دولت ایمان عطا کی اپنے دامن میں لیا
 ٹھنڈ سے ہم بیٹوؤں کو بچایا شکریہ
 دے دیا عطار کو مرشد ضیاء الدین سا
 اور سگ غوث و رضا اس کو بنایا شکریہ

اللَّهُ اللَّهُ تَرَا دِرْبَارَ رَسُولِ عَرَبِيٍّ

اللَّهُ اللَّهُ تَرَا دِرْبَارَ رَسُولِ عَرَبِيٍّ
 تِيَّرَا دِرْبَارَ كَرْمَ بَارَ رَسُولِ عَرَبِيٍّ
 بَيْتُوں کے ہو مددگار رسول عربی
 غَزَّدُوں کے بھی ہو غنِمَوَار رسول عربی
 مُلْ خَدَائِیٰ کے ہو خُتَّار رسول عربی
 ثُمَّ رَسُولُوں کے بھی سُردار رسول عربی
 اک نظر یا شَهِ اَبْرَارِ رسول عربی
 بُسْ تَرَا ہی رہوں بیمار رسول عربی
 پُھرِ دُکَادُو مجھے اک بار رسول عربی
 تم مدینے کا وہ گلزار رسول عربی
 سامنے ہوں ترے بیمار رسول عربی
 گُنْفَدِ بَزَ کے انوار رسول عربی
 تِيَّرَا صَحْرَاء، تَرَا گُبَّهَارِ رسول عربی
 اور ہو یہ تَرَا بَدْكَارِ رسول عربی
 تَرِی دِیوار کو پُھُومُوں تَرَا دروازہ بھی
 ہُوں ہی روتا ہوا آؤں میں ترے رو ضخ پر
 کوئی خالی نہیں لونا کبھی دَر سے آقا
 کوئی دُلَت، کوئی تَرَوْتَ کوئی شُبَرْت چاہے
 میں فَطَّا تِيَّرَا طَلَبِ گارِ رسول عربی
 آئَشِ عَشْقِ بَهْرَکَتِی ہی ربے سینے میں
 بُسْ تَرپَا رہوں سُرکارِ رسول عربی
 خون روتا رہوں سُرکارِ رسول عربی
 آپ کے بَهْرَ کا غم کاشِ زَلَانے مجھ کو
 ہو "مَدِینَةِ مَدِینَة" مَرے لَبِ پَرَے کاش
 هر گھری ہو ہیں سُرکارِ رسول عربی
 مجھ کو دیوانش بنا لو شہِ والا اپنا
 میرے سُرورِ مَرے سُردارِ رسول عربی
 دینہ

لے: دنیا۔ جہاں میں مالداری میں بُجَدَائی

اغیا^۱ ہوں کہوں نادر رَسُولِ عَزَّبِی
 وہ بھی دیکھیں ترا دربار رَسُولِ عَزَّبِی
 آه! فیشن کی ہے یکفار رَسُولِ عَزَّبِی
 دُور فیشن کی ہو بھرمار رَسُولِ عَزَّبِی
 سُنتوں کا ہو عطا ذر مسلمانوں کو
 میرا سینہ تری سُنت کامدینہ بن جائے
 جاہم دیدار پلا دو ہرے آقا! اب تو
 مشکلیں میری ہوں آسان برائے مرشد
 خال بکٹ ہے ترا بیمار رَسُولِ عَزَّبِی
 قبر میں ہوگا جو دیدار رَسُولِ عَزَّبِی
 الحمد یا شہ ابراہ! رَسُولِ عَزَّبِی
 ہوں گناہوں میں گرفتار رَسُولِ عَزَّبِی
 دو خفا سید امداد رَسُولِ عَزَّبِی
 پر ہوں کس کا؟ حراس کار رَسُولِ عَزَّبِی
 نیک بن جاؤں میں سرکار، رَسُولِ عَزَّبِی
 ہو نظر نوئے گنگاہر رَسُولِ عَزَّبِی
 اب تو سرکار! ہو عطا پر تظر رحمت
 کہہ دو اپنا سگ دربار رَسُولِ عَزَّبِی
 لے غنی کی جمع، غنی یعنی مالدار ۲ حملہ سے سرہانے ۳ مرنے کے قریب

حجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یابی

حجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یابی
پھر نظر میں پھر گئے حج کے مناظر یابی!

کر رہے ہیں جانے والے حج کی اب تیاریاں
رہ نہ جاؤں میں کہیں کر دو کرم پھر یابی!

آد! پلے ڈرنیں رخت سفر سروار نہیں
ثُمَّ بُلَالُو ثُمَّ بُلَانَے پر ہو قادر یابی!

کس قدر تھا خوش مجھے جب پیش آیا تھا سفر
مجھ کو اب کی بار بھی بُلوا یئے پھر یابی!

دل مرا غمگین ہے اور جان بھی ہے مُضطرب
مرشدی کا وایٹھ بُلوا یئے پھر یابی!

غم کے باذل چھار ہے ہیں آہ! میرے قلب پر
حاضری کی دو اجازت مجھ کو ثُمَّ پھر یابی!

گُلثید خُمرا کے جلوے دیکھنے کب آؤں گا
کب تک اب تڑپاؤ گے ثم مجھ کو آخر یابی!

آپ ہی اساب آقا پھر مہیا کجھے
پھر دکھا دتبے مدینے کے مناظر یانی!
کس طرح تسلیم دوں گا میں دل غمگین کو
رہ گیا گر خاضری سے میں جو قادر یانی!
مُجھ پ کیا گزرے گی آقا! اس برس گر رہ گیا
میرا حال دل تو ہے سب ثم پ ظاہر یانی!
آہ! طیبہ سے اگر میں دور رہ کر مر گیا
روح بھی رنجور ہوگی کس قدر پھر یانی!
میں سماں اس برس بھی کجھے ظفر کرم
میں گزشتہ سال آیا تھا پالا خر یانی!
جو مدینے کیلئے رہتے ہیں آقا بے قرار
وہ بھی ہو جائیں ترے روٹے پھر خاضر یانی!
چاک سینہ چاک دل سوز چگر اور چشم خر
دتبے مجھ کو طفیل عبید قادر یانی!
پائیقین قرآن عظمت پر تمہاری ہے گواہ
شاید و قاسم ہو ثم طیب ہو ظاہر یانی!

ثم کو علم غیب مولا نے عطا فرما دیا
 کر دیا ہر جا پہ حاضر اور ناظر یانی!
 استقامت دین پر مجھ کو عطا فرمائے
 یا رسول اللہ برائے آل یاسر یانی!
 آپ سب عبیوں میں افضل اور میں بدکار آہ!
 عاصیوں میں ہوں یگانہ اور نادر یانی!
 عاصی و بدکار کے اپنے خدائے پاک سے
 منکروا دو سب صغائر اور کبائر یانی!
 بال بھی بیکا نہ میرا تو کوئی کر پائے گا
 کیوں کہ میرے ثم ہو حامی اور ناصر یانی!
 تشنگان دید کو ہو دید کا شربت عطا
 از طفیلِ غوث اعظم عبد قادر یانی!
 آہ! میرا کیا بنے گا گر نہ حج پر جاسکا
 ہو کرم عطار پر ہو جائے حاضر یانی!

دینہ

ل: آل یاسر علیہم الرضوان پر خوب نظر و تم کے پہلا توڑے گئے تھے پھر بھی یہ دین پر ثابت قدم
 رہے تھے۔ کاش! ان کے طفیل ہمیں بھی استقامت فی الدین نیسب ہو جائے۔

هو مبارک اہل ایمان عیدِ میلاد النبی

ہو مبارک اہل ایمان عیدِ میلاد النبی
 ہو گئی قسم دُرخشاں عیدِ میلاد النبی
 خوب خوش ہیں نور و غلامان عیدِ میلاد النبی
 ہر ملک مسرور و شاداں عیدِ میلاد النبی
 چار سو ہیں کیا چھماچھم رحمتوں کی بارشیں
 جھومتے ہیں ابر باراں عیدِ میلاد النبی
 نور کی پھوپھاڑ بری چار سو ہے روشنی
 ہو گیا گھر گھر پراغاں عیدِ میلاد النبی
 چار جانب دھوم ہے سرکار کے میلاد کی
 جھومتا ہے ہر مسلمان عیدِ میلاد النبی
 عرش پر چاروں طرف صلی علی کی دھوم ہے
 آگئے ہیں نور یزداں عیدِ میلاد النبی

غنچے چکے، پھول مہکے ہر طرف آئی بہار
 ہو گئی صحیح بہاراں عیدِ میلاد اللہی
 جانتے ہو کیوں ہے روشن آسمان پر کھنکشان
 ہے کیا حق نے چراغاں عیدِ میلاد اللہی
 ہم نہ کیوں روشن کریں گھر گھر دیے میلاد کے
 خود کرے جب حق چراغاں عیدِ میلاد اللہی
 عیدِ میلاد اللہی تو عید کی بھی عید ہے
 یا لیقیں ہے عید عیداں عیدِ میلاد اللہی
 عیدِ میلاد اللہی پر جو بھی کرتا ہے خوشی
 اس پر غُراتا ہے شیطان عیدِ میلاد اللہی
 آئندہ کے گھر محمد کی ولادت ہو گئی
 خوب جھومو اہل ایماں عیدِ میلاد اللہی
 آؤ دیوانو! چلو سب آئندہ کے گھر چلیں
 نور سے بھر لائیں دامان عیدِ میلاد اللہی
 خوب جھومو اے گنہگارو! تمہاری عید ہے
 ہو گیا بخشش کا سامان عیدِ میلاد اللہی

غم کے مارو! بے سہارو! بس تمہاری عید ہے
 ہو گیا راحت کا سامان عیدِ میلادُ اللہِ
 بیقرارو! دلفگارو! بس تمہاری عید ہے
 کیوں ہو حیران و پریشان عیدِ میلادُ اللہِ
 غم نصیبو! اب غموں کا دُور اندھیرا ہو گیا
 تم مناؤ خوب خوشیاں عیدِ میلادُ اللہِ
 کھل اٹھے مُرجھائے دل اور جان میں جان آگئی
 آگئے ہیں جان جاناں عیدِ میلادُ اللہِ
 بے کسوں کے دن پھرے اور غم کے مارے ہنس پڑے
 ہو گیا خوشیوں کا سامان عیدِ میلادُ اللہِ
 إن شاء اللہ آج "عیدِی" میں ملے گی مغفرت
 ہے جبھی شیطان پریشان عیدِ میلادُ اللہِ
 یابی! اپنی ولادت کی خوشی میں اپنا غم
 دیکھنے طبیہ کے سلطان عیدِ میلادُ اللہِ
 عیدِ میلادُ اللہِ کا واسطہ عطاً کو
 بخش دے اے رب رحمان عیدِ میلادُ اللہِ

دل سے مرے دنیا کی محبت نہیں جاتی

دل سے مرے دنیا کی محبت نہیں جاتی
 سرکار! گناہوں کی بھی عادت نہیں جاتی
 دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تسلسل
 کچھ تم ہی کرو نا یہ نجومت نہیں جاتی
 کھانے کی زیادت ہے تو سونے کی بھی کثرت
 اور خندہ بے جائے کی بھی خصلت نہیں جاتی
 گو پیش نظر قبر کا پُرھول گڑھا ہے
 افسوس! مگر پھر بھی یہ غلنت نہیں جاتی
 اے رحمت کوئین! کمینے پر کرم ہو
 ہائے! نہیں جاتی بُری خصلت نہیں جاتی
 جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں ترے غم میں
 سرکار! مگر دل کی قسافت نہیں جاتی
 دینہ

۱۔ فضول نہیں ۲۔ بختی

کیا ہو گیا سرکار! خیالوں کو ہمارے
 آغیار کے فیشن کی نجومت نہیں جاتی
 گو لاکھ بُرا ہی سبی مایوس نہیں ہوں
 صد شکر کہ امیدِ شفاعت نہیں جاتی
 عادت مجھے معلوم ہے آقا کی کسی کا
 دل توڑ کے جاتی نہیں رحمت نہیں جاتی
 ”اپنوں“ کو تو سرکار! بتاہی سے بچا لو
 بے چاروں کے سینوں سے عداوت نہیں جاتی
 اللہ غنی! شان ولی! راج دلوں پر
 دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی
 کچھ ایسی کشش تجویں ہے اے شہر مدینہ!
 گو حاضری تو بار ہو حسرت نہیں جاتی
 نیر غنی^۱ دنیا کے تماشوں کی خبر ہے
 عطار تو کیوں دل سے یہ الفت نہیں جاتی
 مددینہ

۱۔ فریب۔ دھوکا۔ جادوگری

میں جو یوں مدینے جاتا تو کچھ اور بات ہوتی

میں جو یوں مدینے جاتا تو کچھ اور بات ہوتی
کبھی لوٹ کر نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

میں مدینے تو گیا تھا یہ بڑا شرف تھا لیکن
وہیں دم جو ٹوٹ جاتا تو کچھ اور بات ہوتی

غم روزگار میں تو مرے اشک بہ رہے ہیں
ترانغم اگر رُلاتا تو کچھ اور بات ہوتی

نہ فضول کاش! بنتا تری یاد میں تڑپتا
مجھے خوبیں ہی نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

یہی آہ! فکرِ دنیا مرا دل خلا ری ہے
غم پھر گرستاتا تو کچھ اور بات ہوتی

یہاں قبر میں کرم سے تری دید مجھ کو ہوگی
جو بقیع پاک پاتا تو کچھ اور بات ہوتی

بُدْ بَانِ زَانِرِ سِنِ تو مِنْ سَلَامْ بَهْيَجَتَا هُونِ
 كَبْحِي خُودْ سَلامْ لَاتَا تو كَچْه اور بَاتِ هُوتِي
 ارِے زَانِرِ مدِينَه! تو خُوشِي سِنِ هُنِسْ رَهَا هُے
 دَلِ غَزَدهِ جُو لَاتَا تو كَچْه اور بَاتِ هُوتِي
 هَرِي آنِكَھِ جَبْ بَهْيِي كَھْلَتِي تَرِي رَحْمَتوُنِ سِنِ آقا
 تَجْهِي سَامِنَهِ هِيَ پَاتَا تو كَچْه اور بَاتِ هُوتِي
 تو مدِينَه چَھُورِ آيا تَجْهِي كَيَا هَوا تَھَا عَطَارِ
 وَهِيَنِ گَھِرِ اَغْرِي بَسَاتَا تو كَچْه اور بَاتِ هُوتِي

بُهْتَانِ کی تعریف

کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اُس پر جھوٹ باندھنا بُہْتَان کہلاتا ہے۔

(الخطفة النبوية ج ۲ ص ۲۰۰) اس کو انسان لفظوں میں یوں سمجھتے کہ مردی نہ ہونے کے باوجود وہ اگر پینچھے یا زور دو دہ برائی اُس کی طرف منسوب کر دی تو یہ بُہْتَان ہو اما مثلاً پینچھے یا منز کے سامنے ریا کار کہہ دیا اور وہ ریا کار نہ ہو اگر ہو بھی تو آپ کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو کیوں کہ ریا کاری کا تعلق باطنی امراض سے ہے لہذا اس طرح کسی کو ریا کار کہنا بُہْتَان ہوا۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ہو امدینے کی

تھنڈی تھنڈی ہوا مدینے کی
 آرزو ہے خدا مدینے کی
 دن ہے کیا مُؤور و روشن
 چھاؤں تو ہر جگہ کی تھنڈی پر
 گیف آور ہے موسم سرما
 پھول تو پھول خار بھی دل کش
 ہے چمن تو حسین کانٹوں کی
 بے پہاڑوں پ نور کی چادر
 بزر گنبد کا حسن کیا کہنا
 گیف وستی بھر اسماں ہے وال
 ہر گھری رختیں برتی ہیں
 ذہدہ ذہدہ وہاں کا ٹورانی
 ظلمت شب ڈرائے گی کیونکر!
 غرزوں آنکھ کھول کے دیکھو
 کیوں ہومایوس اے مریضو! تم
 جھولیاں بھر کے تو بھی لا یگا
 میرے مر جھائے دل کو جھوکا دے

تھنڈی تھنڈی فضا مدینے کی
 مجھ کو گلیاں وکھا مدینے کی
 رات رائق فرا مدینے کی
 ڈھوپ بھی واد و امدینے کی
 گرمیاں مر جبا مدینے کی
 پیاں ولکشا مدینے کی
 جہازیاں خوشما مدینے کی
 واپیاں مر جبا مدینے کی
 جالیاں ولکشا مدینے کی
 کیف آور فضا مدینے کی
 ہے مبارک ہوا مدینے کی
 ہے مُؤور فضا مدینے کی
 ہر طرف ہے ضیا مدینے کی
 چھائی ہے لگتا مدینے کی
 لے لو خاکِ خفا مدینے کی
 راہ لے اے گدا مدینے کی
 آکے بادِ صبا مدینے کی

تافلے حاجیوں کے میں بتیا
دے دو رخصت شہا! مدینے کی
بھائیو! دو دعا مدینے کی
ہو گدائی عطا مدینے کی
کاش! ہر آن یاد تڑپائے!
رات دن یہ تمہارے دیوانے
بپر میں رو رہے میں دیوانے
اپنے بُوتے اُتار لیتا تم
پُرم کے پھول، ڈھول کو بھی تم
خاک در کا لگا کے سُرمہ تم
ایک مذہت ہوئی جدائی کو
ٹوب تھویں گے لوٹ جائیں گے
تجھ کو قدموں میں موت دے کر پھر
ہائے افسوس! میں بنا انساں
کیوں نہ مٹی بنا مدینے کی

جا کے عطار پھر مدینے میں
رُختیں لوٹا مدینے کی

مدینہ

۱۔ بسائس

شاد تم نے مدینہ اپنایا، واه! کیا بات ہے مدینے کی

شاد تم نے مدینہ اپنایا، واه! کیا بات ہے مدینے کی
 اپنا روضہ اسی میں بنوایا، واه! کیا بات ہے مدینے کی
 مجرموں کو بھی طیبہ بلوایا، واه! کیا بات ہے مدینے کی
 راستہ مغفرت کا دکھلایا، واه! کیا بات ہے مدینے کی
 ہر طرف رحمتوں کا ہے سایہ، واه! کیا بات ہے مدینے کی
 خوب رتبہ عظیم ہے پایا، واه! کیا بات ہے مدینے کی
 کوئی دیوانہ جب مدینے میں آیا، دل اُس کا ٹھوما سینے میں
 لب پر بے ساثتہ ہے یہ آیا، واه! کیا بات ہے مدینے کی
 اللہ اللہ گلید خضرا اور محраб و مثیر آقا
 حسن میں چاند ان سے شرمایا، واه! کیا بات ہے مدینے کی
 خوب دنیا کے یہیں حسیں باغات اور پھولوں کے حسن کی کیا بات
 دل کو پر دشت طیبہ ہی بھایا، واه! کیا بات ہے مدینے کی

باغِ طیبہ کا حسن کیا کہنا، جامد نور چیز ہو پہنا
 حسن سارا میں سمت آیا، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 خوب صورت وہاں کے سب گھسار اور میں دھول کے حسین انبار
 وادیوں پر بھی نور کا سایہ، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 حسن پیرس پر مرنے والے کیا! دشتِ طیبہ کا حسن بھی دیکھا؟
 بول اٹھے گا مدینے گر آیا، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 جس نے حسن عقیدت اپنائی، اس نے امراض سے شفا پائی
 جا کے جو خاک طیبہ مل آیا، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 جو مصیبت کا آگیا مارا، دور غم اُس کا ہو گیا سارا
 کھل اٹھا جو کہ ول تھا مر جھایا، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 جو سوائی مدینے آیا ہے، جھولیاں بھر کے اپنی لایا ہے
 کوئی خالی نہ لوٹ کر آیا، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 میرے آقا مدینے جب آئے بیجوں نے رثانے تھے گائے
 چار نو خوب کیف تھا چھایا، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 قلبِ عاشق نے کیف پایا ہے، روت کو بھی سرور آیا ہے
 لب پر نامِ مدینہ جب آیا، واد! کیا بات ہے مدینے کی

شوق طیبہ میں دل سُلگتا ہے، ہم کو اچھا مدینہ لگتا ہے
 یاد طیبہ ہمارا سرمایہ، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 رازِ روضہ کو شفاعت کی، یانجی آپ نے پشارت دی
 بامقدار ہے در پہ جو آیا، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 کب تک در بدر پھرے آقا! اپنے کوچے میں موت دے آقا!
 یہ گدا در پ عرض ہے لایا! واد! کیا بات ہے مدینے کی
 خود کو جو عشق میں رلاتا ہے، لا جرم^۱ وہ سکون پاتا ہے
 اُس کے اشک آخرت کا سرمایہ، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 ہر طرف بھئی بھئی ہے خوبی، سوز ہی سوز ہر جگہ ہر سو
 فرش تا عرش ٹور ہے چھایا، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 لب مدینہ مدینہ ید و لب، کاش! اکثر رہے مرے یارب
 دل کو نامِ مدینہ ہے بھایا، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 اپنے عطار کو شہرِ عالم، دے دو اپنی محبت اپنا غم
 کوئی دنیا کا دو نہ سرمایہ، واد! کیا بات ہے مدینے کی
 مدینہ

لے بے شک

مرے تم خواب میں آف، مرے گھر روشنی ہوگی

مرے تم خواب میں آؤ، مرے گھر روشنی ہوگی
 مری قسمت جگا جاؤ، عنایت یہ بڑی ہوگی
 مدینے مجھ کو آنا ہے، غم فرقہ مٹانا ہے
 کب آقا نے مدینہ در، پہ میری حاضری ہوگی
 شہنشاہِ مدینہ دو، ترپنے کا قریبہ دو
 وہ آنکھ آقا عنایت ہو، کہ جو آشکوں بھری ہوگی
 بنالو اپنا دیوانہ، بنالو اپنا مستانہ
 خوانے میں تمہارے کیا، کی پیارے نبی ہوگی
 غمِ دوری رُلاتا ہے، مدینہ یاد آتا ہے
 تسلی رکھ اے دیوانے، تری بھی حاضری ہوگی
 مجھے گر دید ہو جائے، تو میری عید ہو جائے
 ترا دیدار جب ہوگا، مجھے حاصل خوشی ہوگی
 خواں کا سخت پہرا ہے، غموں کا گھپ اندھرا ہے
 ذرا سا مسکرا دو گے، تو دل میں روشنی ہوگی

الٰہی گلگلہ حضرا، کے سائے میں شہادت دے
 مری لاش اُن کے قدموں میں، نہ جانے کب پڑی ہوگی
 ہمیں بھی اذن مل جائے، شہا قدموں میں آنے کا
 نہ جانے کب مدینے میں، ہماری حاضری ہوگی
 مدینہ میرا ہو مسکن، بقیع پاک ہو مدفن
 مری امید کی سمجھتی، نہ جانے کب ہری ہوگی
 ترپ کر غم کے مارو تم، پکارو یار رسول اللہ
 تمہاری ہر مصیبت دیکھنا دم میں نکلی ہوگی
 اگر وہ چاند سے چہرے، کو چمکاتے ہوئے آئے
 غنوں کی شام بھی ضمیر بہاراں بن گئی ہوگی
 فرشتے آچکے سر پر، بچالو شافعؑ محشر
 چھپا دامن میں لو سرور!، سزا ورنہ کڑی ہوگی
 گناہوں پر ندامت ہے، اور امیدِ خفاعت ہے
 کرم ہوگا ریبائی نارِ دوزخ سے جبھی ہوگی
 سرِ محشر وہ جس دم جلوہ زیبا دکھائیں گے
 فضا صلن علی یا مُصطفے سے گونجتی ہوگی

وہ جامِ کوثر اپنے ہاتھ سے بھر کر پلائیں گے
 کرم سے ڈورِ محشر میں، ہماری تسلی ہوگی
 میں بن جاؤں سراپا ”مدنی ائمہ“ کی تصویر
 بنوں گا نیک بیاللہ اگر رحمت تری ہوگی
 رہوں ہر دم مسافر کا ش ”مدنی قافلوں“ کا میں
 کرم ہو جائے مولا! گر، عنایت یہ بڑی ہوگی
 زباد کا، آنکھ کا اور پیٹ کا قفل مدینہ تم
 لگا لو ورنہ محشر، میں پشیمانی بڑی ہوگی
 مجھے جلوہ دکھا دینا مجھے کلمہ پڑھا دینا
 اجل جس وقت سر پر یانبی! میرے کھڑی ہوگی
 اندھیرا گھپ اندھیرا ہے، شہا وحشت کا ڈیرا ہے
 کرم سے قبر میں تم آؤ گے تو روشنی ہوگی
 مرے مرقد میں جب عطار وہ تشریف لا نہیں گے
 آئوں پر نعمت شاہ انبیا اُس دم حجی ہوگی

ہے کبھی دُرود و سلام تو، کبھی نعت لب پہ سجنی رہی
 ہے کبھی دُرود و سلام تو، کبھی نعت لب پہ بھی رہی
 غمِ بجزیر میں کبھی رو پڑا، کبھی حاضری کی خوشی رہی
 تری آنکھ میں جو غمی رہی، کلی تیرے دل کی کھلی رہی
 کبھی دل میں ہوک اٹھی رہی، تو نگاہ تیری جھلکی رہی
 مجھے کردے دیدہ ترا عطا، غمِ عشق سوزِ جگر عطا
 ہو بقیع پاک میں جا عطا، ہی آرزوئے دلی رہی
 نہ کثیر مال کی آرزو، نہ ہی اقتدار کی بخشش
 میں تو سائلِ غمِ عشق ہوں، مرے آگے بیچ شہی رہی
 جسے مل گیا غمِ مصطفے، اُسے زندگی کا مزہ ملا
 کبھی سیلِ آشک رواں ہوا، کبھی "آہ" دل میں دلی رہی
 یہ ہے زندگی کوئی زندگی، نہ نماز ہے نہ ہی بندگی
 یہی حُبٰ جاد کی گندگی، تری کیوں نظر میں بی رہی

دینہ

لے رونے والی آنکھ

جو نبی کی یاد میں کھو گیا، وہ خداۓ پاک کا ہو گیا
 دُجہان اُس کے سفور گئے، اُسے آخرت میں خوشی رہی
 مجھے یابی! تری دید ہو، تری دید ہو مری عید ہو
 تجھے جس نے دیکھا ہزار بار! اُسے پھر بھی تشنہ لبی رہی
 نہ پسند آئیں چن اُسے، نہ ہی کھیت بھائیں ہرے بھرے
 جونگاہ میں ہے بھی رہی، تو مدینے ہی کی گلی رہی
 مجھے اب مدینے میں لوپلا، اسی سال حج بھی کروں شہا
 ہو کرم پے شہ کربلا بھی اُنجما مدنی رہی
 مری جاں ہو جسم سے جب جدا، ہو نظر میں جلوہِ مصطفیٰ
 ہو مدینے میں مرا خاتمہ، یہ دعا خداۓ غنی رہی
 مدنی! گناہ کی عادتیں، نہیں جاتیں، آپ ہی کچھ کریں
 میں نے کوششیں کیں بہت مگر، مری حالت آہ! مری رہی
 مجھے شوق دیں شب و روز دے، بیہی ولولہ بیہی سوز دے
 تری سُٹھیں کروں عام میں، کہ اسی میں تیری خوشی رہی
 ٹو گَ مَ مدینہ کو یاخدا، غمِ روزگار سے لے بچا
 دے غمِ مدینہ پے رضا بھی بس دعائے دلی رہی

ل: پیاس

مل گئی کیسی سعادت مل گئی

مل گئی کیسی سعادت مل گئی
 مجھ کو اب حج کی اجازت مل گئی
 پھر مدینے کا سفر درپیش ہے
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی
 میرے مدنی پیر و مرشد کے طفیل
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی
 کیوں نہ جھوموں کیوں نہ لوٹوں مجھ کو تو
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی
 میں خوشی سے مر نہ جاؤں اب کہیں
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی
 دیدے یارب! مجھ کو توفیق ادب
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی

رونے والی آنکھ دیدے یاخدا!
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی
 یا الہی قلبِ مُضطَر ہو عطا
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی
 اب تو دیدے یاخدا ذوقِ بُخُون
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی
 یاخدا دیدے تڑپنے کی ادا
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی
 آتشِ شوق اور کر دے تیر تر
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی
 ہو عطا سوزِ بلال اے ڈوالجلال
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی
 ان کے جلوے دیکھ لے وہ آنکھ دے
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی

یا اللہ! تو عطا کر دے بقیع
 پھر مدینے کی اجازت مل گئی
 مل گیا جس کو بقیع پاک آئے
 قربتِ ماہ رسالت مل گئی
 جھومو جھومو خوب جھومو زاروا!
 کیا ملا در ان کا جنت مل گئی
 قبر انور کی زیارت جس نے کی
 اُس کو آقا کی شفاعت مل گئی
 عرش پر تو گنبد حضرا کہا!
 فرش تجھ کو یہ سعادت مل گئی
 رو رہے یہی عاشقانِ مصطفیٰ
 واہ وا کیا خوب قسمت مل گئی
 غم مدینے کا جسے بھی مل گیا
 دو جہاں کی اُس کو نعمت مل گئی

تاج شاہی اُس کے آگے بیچ ہے
 مصطفےٰ کی جس کو الفت مل گئی
 ہم کو فیضانِ مدینہ مل گیا
 کیسی اعلیٰ ہم کو نعمت مل گئی
 میں مدینے میں مَرُوں اس حال میں
 سب کہیں اس کو شہادت مل گئی
 ”المدینہ چل مدینہ“ جہوم کر
 جب پکارا دل کو راحت مل گئی
 جب تڑپ کر یار رسول اللہ کہا
 فوراً آقا کی حمایت مل گئی
 آنکھیا سارے کھڑے ہیں صَف بہ صَف
 میرے آقا کو امامت مل گئی
 خاکِ طیبہ سے کیا جس نے علاج
 ہر مَرض سے اس کو راحت مل گئی

میری قسمت کی تھی بیراج ہے
 ان کے کفش پا سے نسبت مل گئی
 دونوں عالم میں ہوا وہ سُرخرو
 جس کو ان کی چشمِ رحمت مل گئی
 میں امام احمد رضا کا ہوں غلام
 کتنی اعلیٰ مجھ کو نسبت مل گئی
 راہِ سنت میں ہوا جو بھی ذلیل
 اُس کو ان کے در سے عزت مل گئی
 تھے گنہِ حد سے سوا عطار کے
 ان کے صدقے پھر بھی جنت مل گئی
 کیوں نہ رشک آئے ہمیں عطار پر
 اس کو طیبہ کی اجازت مل گئی

مرا دل پاک ہو سرکار دنیا کی محبت سے

مرا دل پاک ہو سرکار! دنیا کی محبت سے
 مجھے ہو جائے نفرت کا ش! آقا مال و دولت سے
 مدینے سے اگرچہ دور ہوں تیری مشیثت سے
 تڑپنے کی سعادت دے الہی بھر و فرقہ سے
 نہ لندن کی نہ امریکہ نہ پیرس کی سیاحت سے
 سکون قلب ملتا ہے مدینے کی زیارت سے
 خدا حافظ مدینے کے مسافر جا خدا حافظ
 چلیں گے نوئے طیبہ ہم بھی اک دن ان کی رحمت سے
 خدا کی تجھ پر لاکھوں رحمتیں ہوں زاہر طیبہ!
 سلامِ شوق کہہ دینا مرا ماہ رسالت سے
 محمد مصطفیٰ اس کو بھی یعنی سے لگاتے ہیں
 جسے سب لوگ ٹھکراتے ہیں نفرت سے ہمارت سے
 مدینہ

۱۔ مرضی ۲۔ سیر۔ سفر

تمہارا نعلِ اقدس ہی ہمارا تاجِ عزت ہے
 ہمارا واسطہ کیا تاجِ شاہی سے حکومت سے
 جگر پیاسا زیاب سوکھی خواں چھائی بھار آئے
 دل پُشمردہ کھل اٹھے ترے جلووں کی نژہت سے
 گناہوں کی میں چادر تان کر دن رات سوتا ہوں
 جگادو یار رسول اللہ! مجھے اب خواب غفلت سے
 گناہوں سے مرا سارا ذمود افسوس ہے لقحرا
 مجھے اب پاک کر دیجے گناہوں کی ٹھوست سے
 ندامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا
 مجھے رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے
 کرم اے شافعِ محشر گھلے اعمال کے دفتر
 گو بدکار و کمینہ ہوں مگر ہوں تیری امت سے

دینہ

لے مر جھایا ہوا ۲ تروتازگی۔ پاکیزگی

نہ نامے میں عبادت ہے نہ پلے کچھ ریاضت ہے
 الٰہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رحمت سے
 الٰہی! وابطہ دیتا ہوں میں یتھے مدینے کا
 بچا دنیا کی آفت سے بچا عقبی کی آفت سے
 مسلمان عیدِ میلادِ الٰہی پر شاد ہوتا ہے
 فقط ابلیس کا چیلا چڑے جشن ولادت سے
 بچے گی رحمتوں کی جس گھڑی خیراتِ محشر میں
 شہا! محروم مت کرنا مجھے اپنی شفاعت سے
 تمہیں معلوم کیا بھائی! خدا کا کون ہے مقبول
 کسی مومن کو مت دیکھو کبھی بھی تم کھارت سے
 اُجالا ہی اُجالا ہوگا اُس کی قبر کے اندر
 ہو جس کا دل منور الفت میر رسالت سے
 کرم سے خلد میں عطار جس دم جا رہا ہوگا
 شیاطین دیکھتے ہوں گے سبھی مُرمُر کے حضرت سے

افسوس! بہت دُور ہوں گلزارِ نبی سے
 افسوس! بہت دُور ہوں گلزارِ نبی سے
 کاش آئے بُلاوا مجھے دربارِ نبی سے
 الفت ہے مجھے گیسوئے خمدارِ نبی سے
 ابرو و پلک آنکھ سے رُخسارِ نبی سے
 پیراہن و چادر سے عصا سے ہے معجّت
 نفلینِ شریفین سے دستارِ نبی سے
 بُوصیری! مبارک ہو تمہیں مردِ یمانی
 سوغات ملی خوب ہے دربارِ نبی سے
 بیمارا نہ مایوس ہو تو حُسْنِ یقین رکھ
 دم جا کے کرا لے کسی بیمارِ نبی سے
 ٹو خواب میں حُسین کے صدقے میں خدا یا
 فرمادے مُشرّف مجھے دیدارِ نبی سے
 دیدیہ

الہام ۲: عمما

اللہ کو مانے جو محمد کو نہ مانے
 لاریبؑ وہ ناری ہوا انکارنی سے
 وہ نارِ جہنم کا ہے حقدار یقیناً
 ہے جس کو عداوت کسی بھی یارنی سے
 اے زائرِ طیبہ! یہ دعا کر ہرے حق میں
 مجھ کو بھی نُلادا ملے دربارنی سے
 دنیا کے نظاروں سے بھلا کیا ہو سرو کار
 عشق کو بس عشق ہے گلزارنی سے
 دیوانوں کے آنسو نہیں تھمتے دم رخت
 جب سوئے وطن جاتے ہیں دربارنی سے
 جلووں سے خدایا ہمرا سینہ ہو مدینہ
 آنکھیں بھی ہوں ٹھنڈی مری دیدارنی سے
 دینہ

لے بیشک

سنت ہے سفر دین کی تبلیغ کی خاطر
 ملتا ہے ہمیں درس یہ اسفار نبی سے
 متانہ مدینے میں خدا ایسا بنادے
 تکرا کے میں دم توڑ دوں دیوار نبی سے
 صدقہ میں مرے غوث کے ہو دور انہیں
 تربت ہو منور ہری انوار نبی سے
 جب قبر میں آئیں گے تو قدموں میں گروں گا
 خوب آنکھیں ملوں گا میں تو پیزار نبی سے
 عطار ہے ایماں کی حفاظت کا سوالی
 خالی نہیں جائے گا یہ دربار نبی سے

مَدْنَىٰ بَهْوَل

فَرْمَانٌ مُصْطَفَىٰ مَلِي اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلَّمَ
 الْمُسْلِمُونَ مَنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ - یعنی مسلمان وہ ہے کہ اُس کے باٹھا اور زبان
 سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۵ حديث ۱۰)

دینہ

ج: بُجُوقِ مبارک

د: سفر کی جمع

آج ہے جشنِ ولادت مرجبیا مصطفیٰ

آج ہے جشنِ ولادت مرجبیا مصطفیٰ

آج آئے جانِ رحمت مرجبیا مصطفیٰ

مرجبیا بر سالت مرجبیا مصطفیٰ

مرجبیا نبوٰ ت مرجبیا مصطفیٰ

آمد شاہ مدینہ مرجب صد مرجب

مرجبیاے جانِ رحمت مرجبیا مصطفیٰ

مرجب آقا کی آمد مرجب نورِ خدا

ہو گئی کافر ظلمت مرجبیا مصطفیٰ

آج دنیا میں ولادت مصطفیٰ کی ہو گئی

خوب چکی اپنی قسمت مرجبیا مصطفیٰ

کعبہ بجدے کو جھکاہت سارے اوندھے گر پڑے

آگئی شیطان کی شامت مرجبیا مصطفیٰ

آگئے سرکار ہر سو بارشِ انوار ہے

جو ہوتے ہیں اب رحمتِ مرحبا مصطفیٰ

چار سو ہیں رحمتوں کی کیا چھما چھم باڑیں!

آئے لمحاتِ مسرتِ مرحبا مصطفیٰ

مرحبا کی دھومِ ڈالو سب پکارو مرحبا

جھوم کر اہلِ محبتِ مرحبا مصطفیٰ

آج گھر گھر روشنی ہے سبز پرچم ہیں بلند

جو ہوتے ہیں اہلِ سنتِ مرحبا مصطفیٰ

عیدِ میاہِ الائچی تو عید کی بھی عید ہے

شادماں ہے خود مسرتِ مرحبا مصطفیٰ

جشنِ میاہِ النبی کی دھوم ہے چاروں طرف

مست ہیں اہلِ محبتِ مرحبا مصطفیٰ

خوب گاتی تھیں ترانے داف بجا کر بچاں
 ہر طرف کہتی تھی خلقت مر جایا مصطفیٰ فر
 آگئی اُنھوں سواری آمینہ کے لال کی
 ان سے مانگوان کی الافت مر جایا مصطفیٰ فر
 لے کے کشکول اے فقیر و آمینہ کے گھر چلو
 مانگ لو جو چاہو نعمت مر جایا مصطفیٰ فر
 یا نی ! اپنی ولادت کی خوشی میں دیجئے
 خلد میں اپنی رفاقت مر جایا مصطفیٰ فر
 وابطہ تم کو ولادت کا مدینے میں جگہ
 مجھ کو دید و بھر تربت مر جایا مصطفیٰ فر
 دے دو تم عطار کو عیدی میں پشم اشکبار
 اپنا غم دو اپنی الافت مر جایا مصطفیٰ فر

جھوم کر سارے پکارو مر جبا یا مصطفیٰ

چوم کر لب کہ دو یارو مر جبا یا مصطفیٰ
 کہہ کر اے عصیاں غفار و مر جبا یا مصطفیٰ
 بگئی قسمت کو سوارو مر جبا یا مصطفیٰ
 مخلبو، غربت کے مارو مر جبا یا مصطفیٰ
 تم بھی کہہ دو مالدارو مر جبا یا مصطفیٰ
 کہہ کے دامن کو پسارو مر جبا یا مصطفیٰ
 بادشاہو، نامدارو مر جبا یا مصطفیٰ
 تم بھی کہہ دو پر وہ دارو مر جبا یا مصطفیٰ
 سب پکارو بے قرارو مر جبا یا مصطفیٰ
 کہہ درخشم کے مارو مر جبا یا مصطفیٰ
 آؤ ہنت اب نہ بارو مر جبا یا مصطفیٰ
 سب پکارو دلناگارو مر جبا یا مصطفیٰ
 کہہ دو اے سجدہ گزارو مر جبا یا مصطفیٰ
 تم بھی کہہ دو روز دارو مر جبا یا مصطفیٰ
 سب پکارو از دارو مر جبا یا مصطفیٰ
 کہہ دو بھی کے منارو مر جبا یا مصطفیٰ
 بزرگنبد کے نظارو مر جبا یا مصطفیٰ
 تم بھی کہہ دو خارزارو مر جبا یا مصطفیٰ
 باش عالم کی بہارو مر جبا یا مصطفیٰ
 سب پکارو آشناز دارو مر جبا یا مصطفیٰ
 وادیو اور کوہ سارو مر جبا یا مصطفیٰ
 تم بھی کہہ دو مرغ زارو مر جبا یا مصطفیٰ
 باش کے رنگیں نظارو مر جبا یا مصطفیٰ

کہہ دو تم بھی چاند تار و مر جبایا مصطفیٰ
پنچھیوں کی اڑتی ڈار و مر جبایا مصطفیٰ

بول انہوں نے شیر خوار و مر جبایا مصطفیٰ
ماہ پار و گل عذار و مر جبایا مصطفیٰ

کیوں نہیں کہتے ہو پیار و مر جبایا مصطفیٰ
کہہ بھی دونا ب ڈالا و مر جبایا مصطفیٰ

چلتے چلتے ہی پکار و مر جبایا مصطفیٰ
اے پیدا اور سوار و مر جبایا مصطفیٰ

سب پکار و پھ بدار و مر جبایا مصطفیٰ
اے جمال کے تاج دار و مر جبایا مصطفیٰ

تم بھی کہہ دو ریگ زار و مر جبایا مصطفیٰ
میکے پھلو اور خار و مر جبایا مصطفیٰ

کہہ دو دنریا کے گناہ و مر جبایا مصطفیٰ
بھر کی اے تیز دھار و مر جبایا مصطفیٰ

تم بھی کہہ دو شاخ سار و مر جبایا مصطفیٰ
اے پیاروں کی قیطر و مر جبایا مصطفیٰ

دوہوم ہے عطار ہر سو شاہ کے میلاد کی
جم جوں کرم بھی پکار و مر جبایا مصطفیٰ

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : مجھ پر ڈروپا ک کی کثرت کرو
بے شک یہ تھارے لئے تھمارت ہے۔ (ابو یقیں ج ۵ ص ۵۸ حدیث ۶۲۸۳)

اے کاش پھر مدینے میں عطار جا سکے

اے کاش! پھر مدینے میں عطار جا سکے
 رو رو کے حال شاہ کو اپنا نا سکے
 پچھلے برس تو حاضر در ہو گیا تھا آہ!
 اس سال کاش! جو کاشِ فر پھر سے پا سکے
 یارِ مصطفیٰ! کوئی ایسا سبب بنا
 سائے میں موت گنبدِ حضرات کے آسکے
 طیبہ بُلا، یا وہ دل غمگین دے مجھے
 دل سے نہ تیرا غم کوئی میرے مٹا سکے
 یار ب پئے رضا مجھے وہ آنکھوں دے کہ جو
 عشق رسول پاک میں آنسو بھا سکے
 پتھر سے سخت قلب کو بھی جو جلا سکے
 وہ آگ میرے سینے میں آتا گایے
 سرکار چار یار کا دیتا ہوں وابط
 ایسی بھار دو نہ خواں پاس آسکے
 دشمن اگرچہ گھات میں بے کوئی غم نہیں
 ان کی مدد رہے تو پگاڑ اپنا کیا سکے
 چشم کرم ہوا یسی کہ مٹ جائے ہر خطا
 کوئی گناہ مجھ سے نہ شیطان کرا سکے
 ہے صبر تو خزانہ فردوس بھایو!

عاشق کے لب پر ٹکوہ کبھی بھی نہ آسکے
 جس وقت سُتوں کامیں کرنے لگوں یاں
 ایسا اثر ہو پیدا جو دل کو بلا سکے
 میری زبان میں وہ اثر دے خداۓ پاک
 جو مصطفیٰ کے عشق میں سب کوڑا سکے

عطار تیرے حامی و ناصر میں مصطفیٰ
 کس کی مجال ہے کہ جو تمہوں کو دبا سکے

جلد ہم عازم گلزارِ مدینہ ہوں گے

جلد ہم عازم گلزارِ مدینہ ہوں گے
 حاضر ڈرگہ سردارِ مدینہ ہوں گے
 اب تو نورانی چن زوارِ مدینہ ہوں گے
 سامنے اب مرے کہ سارِ مدینہ ہوں گے
 سبزِ نلبد کی وہاں خوب بہاریں ہوں گی
 روپریو پھر مرے اشجارِ مدینہ ہوں گے
 وجد آجائے گا قسم کو بھی اُس دم واللہ
 سامنے جب مرے سرکارِ مدینہ ہوں گے
 اُن کی رحمت سے جوں جائے لقبح غرقد
 یا لیقیں قبر میں انوارِ مدینہ ہوں گے
 قافلے کی یوں مدینے سے خدا ائی ہو گی
 منظر و غمزوہ زوارِ مدینہ ہوں گے
 نزع میں قبر میں محشر میں دوپائیں آرام
 محشر سے کیوں ہو پریشان گنہگار و تم
 دار فانی میں جو بیمارِ مدینہ ہوں گے
 اپنے حامی و باب سرکارِ مدینہ ہوں گے
 اُن کو حاصل مرے آقا کی فضاعت ہو گی
 جو کوئی حاضر دربارِ مدینہ ہوں گے
 میری سرکار کا آئے گا نمادا اُن کو
 نزع میں عاشقوں کی عید ہی ہو جائے گی
 میری سرکار میں ہو جائے گی ان کے سرہانے تو سرکارِ مدینہ ہوں گے
 محشر میں جائیں گے عطار یوں ان شاء اللہ
 اپنی داڑھی میں بجھے خارِ مدینہ ہوں گے

منانا جشنِ میلاد النبی ہرگز نہ چھوڑیں گے

منانا جشنِ میلاد النبی ہرگز نہ چھوڑیں گے
 جلوں پاک میں جانا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

خدا کے دوستوں سے دوستی ہرگز نہ چھوڑیں گے
 نبی کے دشمنوں کی دشمنی ہرگز نہ چھوڑیں گے

خدائے پاک کی رسیٰ کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے
 نہیں چھوڑیں گے دامنِ نبی ہرگز نہ چھوڑیں گے

لگاتے جائیں گے ہم یار رسول اللہ کے نظرے
 مچانا مرحا کی دھوم بھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

جو چاہو مانگ لو دروازہ رحمت کھلا ہے آج
 تمہیں خالی ولادت کی گھٹری ہرگز نہ چھوڑیں گے

منائیں گے خوشی ہم حشرتک جشن ولادت کی
 سجاوٹ اور کرنا روشنی ہرگز نہ چھوڑیں گے

اگرچہ مال سب اس راہ میں قربان ہو جائے
 مگر نعمتِ نبی پڑھنا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

نبی کے نام پر سو جان سے قربان ہو جائیں
 غلامان نبی ذکر نبی ہرگز نہ چھوڑیں گے
 جو کوئی جس کا کھاتا ہے اُسی کے گیت گاتا ہے
 نبی کے گیت گانا ہم بھی ہرگز نہ چھوڑیں گے
 اگرچہ راستے میں لاکھ روڑے کوئی انکائے
 تھا وقت پہ چلتا ہم کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے
 کمانے وال وزر دار پھرے اپنی بلا ہم تو
 نہ چھوڑیں گے مدینے کی لگلی ہرگز نہ چھوڑیں گے
 اے میرے بھائیو! ہے تم سے مدنی انتباہ میری
 پکارو ہم رضا کی پیروی ہرگز نہ چھوڑیں گے
 صحابہ اور ولیوں کی محبت دل میں ڈالی ہے
 لہذا دعوتِ اسلامی بھی ہرگز نہ چھوڑیں گے
 ہمارا عبید ہے کہ دعوتِ اسلامی کو ہرگز
 کبھی بھی ہم نہ چھوڑیں گے کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے
 تسلی رکھ نہ ہو ماپس قبر و حشر میں عطار
 تجھے تھا رسول باشی ہرگز نہ چھوڑیں گے

جب تلک یہ چاند تارے جھلملاتے جائیں گے

جب تلک یہ چاند تارے جھلملاتے جائیں گے

تب تلک جشن ولادت ہم مناتے جائیں گے

اُن کے عاشق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے

جبکہ حاسدِ دل جلاتے پٹثاتے جائیں گے

نعتِ محبوب خدا سنتے ناتے جائیں گے

یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

خُشتر تلک جشن ولادت ہم مناتے جائیں گے

مرجا کی دھوم یارو! ہم چاتے جائیں گے

چار جانب ہم دیے گھنی^ل کے جلاتے جائیں گے

گھر تو گھر سارے محلے کو سجائے جائیں گے

دینہ

لے: "گھنی کے دیے جلانا،" محاورہ ہے اس کے معنی یہ: "بہت زیادہ خوشی منانا۔" (ہو سکتے نہت خواں صاحبان و شاحد فرمادیا کریں)

ہم مہِ میلاد میں لہرائیں گے جھنڈے ہرے
 ساری گلیاں روشنی سے جگاتے جائیں گے
 عیدِ میلادِ اللہی کی شب پڑانگا کر کے ہم
 قبر نورِ مصطفیٰ سے جگاتے جائیں گے
 ہم جلوسِ جشنِ میلادِ اللہی میں جھوم کر
 راستے بھرنعت بس سنتے ناتے جائیں گے
 لاکھ شیطان ہم کو روکے فضلِ رب سے تا ابد
 جشن، آقا کی ولادت کا مناتے جائیں گے
 جھوم کر سارے کہو، آقا کی آمد مرحا
 حشر میں بھی ہم یعنی نعرہ لگاتے جائیں گے
 سیار رسولَ اللہ کا نعرہ لگاؤ زور سے
 ان کے دشمن منہ پھلاتے پڑپڑاتے جائیں گے

تم کرو جشن ولادت کی خوشی میں روشنی
 وہ تمہاری گور تیرہ جگنگاتے جائیں گے
 دو جہاں کے شاہ کی شاہی سواری آئی
 رحمتوں کے وہ خزانے اب لٹاتے جائیں گے
 آرہے ہیں شافعِ محشر اٹھو اے عاصو!
 ہم گنہگاروں کو حق سے بخشوادتے جائیں گے
 ہو گئی صحیح بھاراں کیف آورہ سماں
 خوش نصیبوں کو وہ اب جلوہ دکھاتے جائیں گے
 صحیح صادق ہو گئی سب آمنہ کے گھر چلیں
 نور کی برسات ہو گئی ہم نہاتے جائیں گے
 ذکرِ میلادِ مبارک کیسے چھوڑیں ہم بھلا
 جن کا کھاتے ہیں انہیں کے گیت گاتے جائیں گے

مُعْقَدَ كَرْتَهِ رِئَنْ گَيْ اجْتَمَاعَ ذَكْرَ وَغُصَّةَ
 دَحْوَمَ أَنْ كَيْ نَعْتَ خَوَانِيَ كَيْ مَجَاتَهِ جَائِيَنْ گَيْ
 كَرْلُو بَيْتَ خَوْبَ كُوشَشَ كَرْكَهِ بَهْمَ اپَنَا عَمَلَ
 مَدْنِي إِنْعَامَاتَ پَرْ هَرَدَمَ بِرَحَاتَهِ جَائِيَنْ گَيْ
 كَرْلُو بَيْتَ سَنْتُوںَ كَيْ تَرَبِّيَتَ كَے وَابِطَهَ
 قَافِلُوںَ مِنْ هَمَ سَفَرَ كَرْتَهِ كَرَاتَهِ جَائِيَنْ گَيْ
 خَوْبَ بَرَسِيَنْ گَيْ جَنَازَهَ پَرْ خَدَا كَيْ رَحْمَتِيَنْ
 قَبْرَ تَكَ سَرَكَارَ كَيْ نَعْتِيَنْ سَاتَهِ جَائِيَنْ گَيْ
 حَثَرَ مِنْ زَيْرَ لَوَائَهَ حَمَدَ اے عَطَّارَ هَمَ
 نَعْتَ سَلَاطَانَ مدِينَ غُنَّنَاتَهِ جَائِيَنْ گَيْ

امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں : ہمیشہ
 باوضور ہنما مُسْتَحْبَ سے ۔ (فاتحی رضویہ مُخَرَّجہ، ج ۱ ص ۲۰)

ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ بلوائیں گے

ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ بلوائیں گے
 جائیں گے جا کر انہیں زخمِ جگر دھکائیں گے
 وہ اگر چاہیں گے تو ایسی نظر فرمائیں گے
 خوب روئیں گے پچھاڑوں پر پچھاڑیں کھائیں گے
 خشکِ اشکِ عشق سے آنکھیں ہیں دل بھی سخت ہے
 آپ ہی چاہیں گے تو آقا ہمیں ترپائیں گے
 موت اب تو گُلُبِدِ حضرات کے سامنے میں ملے
 کب تک آقا دربار کی ٹھوکریں ہم کھائیں گے
 اے خوش! تقدیر سے گر ہم کو مظہوری ملی
 رکھ کے سر ڈبلن پر سرکار کی مرجائیں گے

روتے روتے گر پڑیں گے ان کے قدموں میں وہاں
 روزِ محشر شافعِ محشر نظر جب آئیں گے

خلد میں ہوگا ہمارا داخلہ اس شان سے
 یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

حشر میں کیسے سنجالوں گا میں اپنے آپ کو
 آمرے عطار! آ وہ جب وہاں فرمائیں گے

ہائے اب کی بار بھی عطار جو زندہ بچے
 پھر مدینے سے کراچی روتے روتے آئیں گے

توکل کی تعریف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن فرماتے
 ہیں: توکل ترک اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا
 ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اسباب کو چھوڑ
 دینا توکل نہیں ہے توکل تو یہ ہے کہ صرف اسباب پر بکھر و ساندہ کرے۔

شکریہ آپ کا سلطان مدینے والے

شکریہ آپ کا سلطان مدینے والے
 مجھ سا عاصی بھی ہے مہمان مدینے والے
 مجھ کہنے کو مدینے میں نلایا تم نے
 ہے یہ احسان پر احسان مدینے والے
 زائر قبیر مُؤور کی شفاعت ہوگی
 ہے یہی آپ کا فرمان مدینے والے
 میں بھی تو زائر روضہ ہوں رسول عربی!
 مجھ کو مت بھولنا سلطان مدینے والے
 دولتِ عشق سے آقا مری جھوٹی بھر دو
 بس یہی ہو مرا سامان مدینے والے
 آپ کے عشق میں اے کاش کہ روتے روتے
 یہ نکل جائے مری جان مدینے والے
 تیرے در پر تو عدو کو بھی آماں ملتی ہے
 میں تری شان کے قربان مدینے والے

اپنے قدموں سے خدارا نہ جدائیجرے گا
 ہو ٹنہگار پہ احسان مدینے والے
 آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں
 نعمتوں کے دیں ہمیں خوان مدینے والے
 شتر میں تم مرے عبیوں کو چھپائے رکھنا
 ہوں گناہوں پہ پیشمان مدینے والے
 میں مدینے کی لگلی کا کوئی ٹھتا ہوتا
 کاش! ہوتا نہ میں انسان مدینے والے
 مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنالو آقا
 بس ہی ہے مرا ارمان مدینے والے
 اک جھلک چہرہ انور کی دکھا دو اب تو
 وقت رخصت ہے چلی جان مدینے والے
 اس ٹنہگار کو دامن میں چھپا لو آقا!
 یہ ڈچارا ہے پریشان مدینے والے
 کاش! عطار ہو آزاد غم دنیا سے
 بس تمہارا ہی رہے دھیان مدینے والے

مجھے در پہ پھر بُلانا مَدْنَى مدینے والے

مجھے در پہ پھر بُلانا مَدْنَى مدینے والے
 منے عشق بھی بُلانا مَدْنَى مدینے والے
 مری آنکھ میں سانا مَدْنَى مدینے والے
 بنے دل ترا ٹھکانا مَدْنَى مدینے والے
 تری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی
 مرے خواب میں ٹو آنا مَدْنَى مدینے والے
 مجھے غم ستا رہے ہیں مری جان کھا رہے ہیں
 تمہیں حوصلہ بڑھانا مَدْنَى مدینے والے
 مرے سب عزیز چھوٹیں مرے دوست بھی گورنھیں
 شہا تم نہ رُوٹھ جانا مَدْنَى مدینے والے
 میں اگرچہ ہوں کمینہ ترا ہوں شہر مدینہ
 مجھے قدموں سے لگانا مَدْنَى مدینے والے
 ترے در سے شاہ بہتر ترے آستاں سے بڑھ کر
 ہے بھلا کوئی ٹھکانا مَدْنَى مدینے والے

ترا ٹھجھ سے ہوں سُواں شہا پھیرنا نہ خالی
 مجھے اپنا تو بانا مَدْنَى مدینے والے
 یہ مریض مر رہا ہے ترے ہاتھ میں ٹھفا ہے
 اے طبیب! جلد آنا مَدْنَى مدینے والے
 تو ہی آنِبیا کا سرور تو ہی دُوجہاں کا یاور
 تو ہی رہبر زمانہ مَدْنَى مدینے والے
 تو ہے بیکسوں کا یاور اے مرے غریب پرور
 ہے تھنی ترا گھرنا مَدْنَى مدینے والے
 تو خدا کے بعد بہتر ہے سمجھی سے میرے سرور
 ترا ہاشمی گھرنا مَدْنَى مدینے والے
 تری فرش پر حکومت تری عزش پر حکومت
 تو شہنشہ زمانہ مَدْنَى مدینے والے
 ترا خلق سب سے بالا ترا حسن سب سے اعلیٰ
 فدا تجھ پہ سب زمانہ مَدْنَى مدینے والے
 کہوں کس سے آہ! جا کر سُئے کون میرے سرور
 مرے ذرو کا فسانہ مَدْنَى مدینے والے

بُخطائے رپتِ حاکم ٹو ہے رِزق کا بھی قاسم
 ہے ترا سب آب و دانہ مَدْنیٰ مدینے والے
 میں غریب ہے سہارا کھاں اور ہے گزارہ
 مجھے آپ ہی تھانا مَدْنیٰ مدینے والے
 یہ کرم بڑا کرم ہے ترے ہاتھ میں بھرم ہے
 مر خُشْ بخشوانا مَدْنیٰ مدینے والے
 کبھی جو کی موئی روئی تو کبھی کھجور پانی
 ترا ایسا سادہ کھانا مَدْنیٰ مدینے والے
 ہے چٹائی کا پچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا
 کبھی ہاتھ کا سرپانا مَدْنیٰ مدینے والے
 تری ساداگی پہ لاکھوں تری عاجزوی پہ لاکھوں
 ہوں سلام عاجزانہ مَدْنیٰ مدینے والے
 مرے شاہ! وقتِ رخصت مجھے میٹھا میٹھا شربت
 تری دید کا پلانا مَدْنیٰ مدینے والے
 ملے نُزُع میں بھی راحت رہوں قبر میں سلامت
 ٹو عذاب سے بچانا مَدْنیٰ مدینے والے

گھپ اندر ہیری قبر میں جب مجھے چھوڑ کر چلیں سب
 مری قبر جگانا مدنی مدینے والے
 پس مرگ سبز گنبد کی حصور ٹھنڈی ٹھنڈی
 مجھے چھاؤں میں سلانا مدنی مدینے والے
 اے شفیع روزِ محشر ہے گنہ کا بوجھ سر پر
 میں پھسا مجھے بچانا مدنی مدینے والے
 ہرے والدین محشر میں گوہوں جائیں سرور
 مجھے تم نہ بھول جانا مدنی مدینے والے
 شہا! تشنگی بڑی ہے یہاں دھوپ بھی کڑی ہے
 شہہ خوض کوثر آنا مدنی مدینے والے
 مجھے آئتوں نے گھیرا، ہے مصیتوں کا ذیرا
 یابی مدد کو آنا مدنی مدینے والے
 ترے ور کی حاضری کو جو ترپ رہے ہیں ان کو
 شہا! جلد تو بلانا مدنی مدینے والے
 کوئی اس طرف بھی پھیرا ہونگوں کا دُور اندر ہیرا
 اے سراپا نور! آنا مدنی مدینے والے

کوئی پائے بخت و رگر ہے شرف شہی سے بڑھکر
 ترے نعل پاک اٹھانا مَدْنِی مدینے والے
 مرا سینہ ہو مدینہ مرے دل کا آگبینہ
 بھی مدینہ ہی بانا مَدْنِی مدینے والے
 اے حبیب رب باری ہے گنہ کا بوجھ بھاری
 تمہیں حشر میں پھردانا مَدْنِی مدینے والے
 مری عادتیں ہوں بہتر بنوں سُنُتوں کا پیکر
 مجھے مُتقی بانا مَدْنِی مدینے والے
 شہا! ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں
 تری سنتیں سکھانا مَدْنِی مدینے والے
 ترے نام پر ہو واری مری جاں، حبیب باری
 ہو نصیب سب لٹانا مَدْنِی مدینے والے
 تری سُنُتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر
 چلے تو گلے لگانا مَدْنِی مدینے والے
 ہیں مُبلغ آقا جتنے کرو دُور اُن سے فتنے
 بُری موت سے بچانا مَدْنِی مدینے والے

مرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
 انہیں خلد میں بسانا مدنی مدینے والے
 مرے جس قدر ہیں آحباب انہیں کر دیں شاہ بتا ب
 ملے عشق کا خزانہ مدنی مدینے والے
 مری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
 انہیں نیک ٹو بانا مدنی مدینے والے
 ملے ستون کا جذبہ مرے بھائی چھوڑیں مولی
 سمجھی ڈاڑھیاں منڈانا مدنی مدینے والے
 مری کاش! ساری بکھیں، رہیں مدنی برقوں میں
 ہو کرم شہر زمانہ مدنی مدینے والے
 دو جہاں کے خزانے دیئے ہاتھ میں خدا نے
 ترا کام ہے لانا مدنی مدینے والے
 ترا غم ہی چاہے عطار اسی میں رہے گرفتار
 غم مال سے بچانا مدنی مدینے والے

ترانے مصطفیٰ کے جہوم کر پڑھتا ہوا نکلے

ترانے مصطفیٰ کے جہوم کر پڑھتا ہوا نکلے
 یہوں حج کو ”چل مدینہ“ کا وطن سے قافلہ نکلے
 نظر جب سبز گنبد پر پڑے غش کھا کے گر جاؤں
 ترے قدموں میں جان مُفطر ب یا مصطفیٰ نکلے
 اگر میزاں پ پیشی ہو گئی تو ہائے! بر بادی!
 گناہوں کے سوا کیا میرے نامے میں بھلا نکلے
 کرم سے اُس گھڑی سرکار! پرده آپ رکھ لینا
 سرِ محشر مرے عیبوں کا جس دم تذکرہ نکلے
 نظر آئیں ہوں ہی سرکارِ محشر میں مرے لب سے
 یہ نعرہ میار رسول اللہ کا بے ساختہ نکلے
 اگرچہ دولت دنیا ہری سب چھین لی جائے
 مرے دل سے نہ ہرگز یابی تیری و لائے نکلے
 دیدیہ

۱: مَعْجَبٌ

پڑوی خلد میں یا رب! بنادے اپنے پیارے کا
 یہی ہے آرزو میری یہی دل سے دعا نکلے
 تجھے ہرگز گوارا ہو نہیں سکتا کہ حکمر میں
 جہنم کی طرف روتا ہوا تیرا گدا نکلے
 رسول پاک سے میرا سلام شوق کبہ دینا
 قریب گنبد حضراتو جب باد صبا نکلے
 شلام خیز موجیں ہیں تپھیروں پر تپھیرے ہیں
 مری بیتا بھنوں سے اب سلامت ناخدا نکلے
 الٰہی موت آئے گنبد حضرات کے سامنے میں
 مدینے میں جنازہ دھوم سے عطار کا نکلے

مُعَافٌ كُرُونْ مُعَافٍ ياؤ

فَوْسَانِ مَصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالَّهُ وَسَلَّمَ: رحم کیا کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور
 معاف کرنا اختیار کرو اللہ عز و جل جہیں معاف فرمادے گا۔ (سنده إمام احمد بن حنبل حدیث ۶۸۲)

سلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے

سلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے
 بت نیا جرم ہر اک آن ہوا جاتا ہے
 قلب پتھر سے بھی ختنی میں بڑھا جاتا ہے
 ٹول پر خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے
 آہ! مائل مرے اللہ ہوا جاتا ہے
 نفس و شیطان کی ہر آن اطاعت پر دل
 لاڈوں وہ اشک کہاں سے جو سیاہی دھوئیں
 گندگی میں مرادل حد سے بڑھا جاتا ہے
 عارضی آفت دنیا سے تو ڈرتا ہے دل
 یہ تراجم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
 یہ مرض تیرے گناہوں کو بینا جاتا ہے
 بھائی کیوں اس کو فراموش کیا جاتا ہے
 اصل بر بادگن امراض گناہوں کے ہیں
 اصل آفت تو ہے ناراضی رپت اکبر
 امدد یا شیر ابرار مدینے والے
 قلب سے خوف خدا دور ہوا جاتا ہے
 حفظ ایماں کا تصور ہی مٹا جاتا ہے
 آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشش
 یاد رکھو! ہی بے عقیل ہے احتمق ہے جو
 کثرت مال کی چاہت میں مراجعتا ہے
 اپنی الفت کا مجھے جام پلا دو ساقی
 قلب دنیا کی محبت میں پھنسا جاتا ہے
 امتحان کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ
 بے سب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے

آہ! جاتی نہیں ہے عادتِ یا وہ گوئی
وقت، انمول یوں برباد ہوا جاتا ہے
آہ! آنسو غم دنیا میں بھے جاتے ہیں
دل بھی دنیا کے غموں ہی میں جلا جاتا ہے
اپنا غم ایسا عطا کر کہ کبجا پھٹ جائے
دیکھ کے سب کہیں دیوانہ چلا جاتا ہے
آہ! فیشن پہ مسلمان مرا جاتا ہے
ولولہ سنتِ محبوب کا دے دے مالک
تیرے دیوانے مدینے کے لیے ہیں بیتاب
جانے کبِ اذُن، مدینے کا دیا جاتا ہے
آہ! مجرم ترا دنیا سے شہا جاتا ہے
جلوہ پاک دکھا جا مرے مدنی آجا
آہ مجرم ترا دنیا سے شہا جاتا ہے
مجھ کو اب کلمہ پڑھا جا مرے مدنی آجا
آہ مجرم ترا دنیا سے شہا جاتا ہے
مجھ کو قدموں سے لگا جا مرے مدنی آجا
آہ مجرم ترا دنیا سے شہا جاتا ہے
میرے عصیاں کو منا جا مرے مدنی آجا
آہ مجرم ترا دنیا سے شہا جاتا ہے
میرے آقا سر محشر مرا پردہ رکھنا
رازِ عیوب کا مرے فاش ہوا جاتا ہے
آؤ اب بَرَ شفاعتِ مرے شافع آؤ
آہ بدکار عذابوں میں لگرا جاتا ہے
مسکرا کر ہری سرکار مجھے کہہ دو نا
آجھے دامنِ رحمت میں لیا جاتا ہے
کاش! عطار سے فرمائیں قیامت میں مھور
لے مبارک کہ تجھے بخش دیا جاتا ہے

عزیزوں کی طرف سے جب مرادِ ٹوٹ جاتا ہے

(اس کلام میں مختلف اسلامی بھائیوں کے جذبات و احساسات کی عکاسی کی گئی ہے)

عزیزوں کی طرف سے جب مرادِ ٹوٹ جاتا ہے

تراطف و کرم بڑھ کر مری ڈھارس بندھاتا ہے

نبی کے نور کا صدقہ خدا یا جگگا دینا

کرم! یا رب! اندر ہر قبر کا مجھ کو ڈراتا ہے

مُسلسل موت نزدیک آ رہی ہے، ہائے! بر بادی

کرم! مولی! گناہوں کا مرض بڑھتا ہی جاتا ہے

اللہی! واطھ پیارے کا، میری مغفرت فرمایا

عذاب نار سے مجھ کو خدا یا خوف آتا ہے

تیری سُنّت پہ چلتا ہوں، تو طعنے لوگ دیتے ہیں

شہنشاہِ مدینہ! نفس بھی بے حد ستاتا ہے

مبارک باد دیتے ہو مجھے تم بھائیوں ج کی
 مدینہ چھوڑنے کا غم مجھے تو کھانے جاتا ہے
 مصائب میں کبھی حرفِ شکایت لب پر مت لانا
 وہ کر کے مبتلا بندوں کو اپنے آزماتا ہے
 نئی امید ملتی ہے، دلِ مايون کو پھر سے
 مجھے شاہِ مدینہ! جب مدینہ یاد آتا ہے
 مجھے لگتا ہے وہ میٹھا، مجھے لگتا ہے وہ پیارا
 عمامہ سر پر، زلفیں اور داڑھی جو سجا تا ہے
 خدا ٹھنڈی کرے گا اُس کی آنکھیں حشر میں عطار
 یہاں جو سوزِ اُفت میں جگر اپنا جلاتا ہے

مدینہ

لَهُ اللَّهُ أَعُزُّ بِهِ جَلَّ ارشادِ فرماتا ہے: وَلَنْ يَلُوْكُنْكُمْ بِشَيْءٍ وَمِنَ الْحَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ
 تَقْصِيسٍ وَمِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۖ (بِ ۲، البقرة: ۱۵۵)

ترجمہ مکفر الایمان: اور خود ہم چیزیں آزمائیں گے کہہ رہا ہو کہ سے اور کہہ ما اول اور جانوں اور بیانوں کی کیست۔

غمِ فُرقت دلِ عُشاق کو بے حد رُلاتا ہے

غمِ فُرقت دلِ عُشاق کو بے حد رُلاتا ہے
 ترپِ اٹھتے ہیں جب ان کو مدینہ یاد آتا ہے
 مجھے اُس کے مُقدَّر پر بڑا ہی رُشک آتا ہے
 مدینے کی طرف کوئی مُسافر جب بھی جاتا ہے
 مجھے اُس وقت دیوانے پر بے حد پیار آتا ہے
 غمِ بُخْرہ مدینہ میں وہ جب آنسو بہاتا ہے
 یہ بیکارِ مدینہ ہے طبیبو! تم نہ سمجھو گے
 ترپتا ہے اسے حس و م مدینہ یاد آتا ہے
 دکھادو بزرگنبد کی بھاریں میار رسول اللہ
 نہ جانے کب مدینے کا بُلادا مجھ کو آتا ہے
 مدد سرکار فرماتے ہیں دیوانہ اگر کوئی
 ترپ کر میار رسول اللہ کا نعرہ لگاتا ہے

عطا کردو عطا کردو بقیع پاک میں مدفن
 مجھے گورِ غریبانِ وطن سے خوف آتا ہے
 نہیں ہے چاند سورج کی مدینے کو کوئی حاجت
 وہاں دن رات اُن کا سبز گلشنہ جگدا تا ہے
 حکومت کی طلب دل میں، نخواہش تاج شاہی کی
 نظر میں عاشقوں کے بس مدینہ ہی سماتا ہے
 سخاوت بھی ترے گھر کی عنایت بھی ترے گھر کی
 ترے ڈر کاؤالی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے
 عبادت ہو تو ایسی ہو، تلاوت ہو تو ایسی ہو
 سر شیر تو نیزے پہ بھی قرائ ساتا ہے
 برستی ہے خدا کی اُس پہ رحمت جھوم کر عطار
 غمِ محبوب میں جو کوئی دو آنسو بہاتا ہے

مصطفے کا کرم ہو گیا ہے، دل خوشی سے مرا جھومتا ہے

مصطفے کا کرم ہو گیا ہے، دل خوشی سے مرا جھومتا ہے

اذن پھر حاضری کا ملا ہے، قافلہ سوئے طیبہ چلا ہے

کوچ کا وقت اب آچکا ہے، قافلہ پھر مدینے چلا ہے

منہ دکھاؤں گا کس طرح ان کو، پاسِ حُسْنِ عمل میرے کیا ہے!

میں مدینے کے قابل نہیں ہوں، بس نبی نے کرم کر دیا ہے

بوجھِ عصیاں کا سر پر دھرا ہے، بس گناہوں کا ہی سلسلہ ہے

لوٹنے کو بہارِ مدینہ، چونسے کو غبارِ مدینہ

اذن سے تاجدارِ مدینہ، تیرے تیرا گدا چل پڑا ہے

ملجھی تجھ سے ہے اک کمینہ، مانگتا ہے یہ قفلِ مدینہ

دے کے دیدوا سے استقامت، پست ہمت یکمِ حوصلہ ہے

سوئے طیبہ سفر کرنے والو، لب پر قفلِ مدینہ لگالو

آنکھ شرم وحیا سے جھکالو، بس اسی میں تمھارا بھلا ہے

حاضری کو ملے چند لمحے نج گئے کوچ کے آڈی ڈکے

ہے عجب وَصل و فرقَت کا سُگم، بہر کے غم میں دل رورہا ہے

سیدی مصطفیٰ جان رحمت! کیجئے مجھ پر چشم عنایت
 دور ہو جائے دل کی قساوت تجھ کو صدیق کا وابطہ ہے
 یا نبی! مجرم آئے ہوئے ہیں، بار عصیاں اٹھائے ہوئے ہیں
 آس تجھ پر لگائے ہوئے ہیں، تیری رحمت ہی کا آسرا ہے
 میں نے جب بھی عبادت کا سوچا، نفس نے فوراً اُس دم دبوچا
 نیکیوں کا نہیں سلسلہ کچھ، بس گناہوں میں ہی دل پھسا ہے
 ہے ہوس مال کی، قلب بھٹکا، ہر نفس ہی ہے بس حکت دنیا
 اپنی الفت کا ساغر پلا دو، یاصیب خدا انتبا ہے
 حکت دنیا نے مردار دل میں، کرچکی گھر ہے سرکار دل میں
 تم جو آجائے دلدار دل میں، بس ٹلی دل سے پھری یہ بلا ہے
 یا نبی! آپ کے عاشقوں کو، آپ کی دید کے طالبوں کو
 اپنا جلوہ دخادر بیجئے نا، ان بیکاروں کو ارمان بڑا ہے
 عمر عطار باون برس کی، ہے ہوس تجھ کو دنیا کی پھر بھی
 اب تو جی جی کے کتنا بینے گا، وقتِ رحلت قریب آچکا ہے
 قافیہ ”چل مدینہ“ کا آقا، چل پڑا جانب طیبہ مولیٰ
 تیرے عشقان کے پیچھے پیچھے، تیرا عطار بھی آرہا ہے
ڈیزائن: سانس

جو نبی کا غلام ہوتا ہے

(٤-٤-٢٠١١ء۔ بمطابق ۲۹ ربیع الآخر ۱۴۳۲ھ)

جو نبی کا غلام ہوتا ہے قابلِ احترام ہوتا ہے
 جو کہ خوفِ خدا سے روتا ہو قابلِ احترام ہوتا ہے
 جو غمِ مصطفیٰ میں روتا ہو قابلِ احترام ہوتا ہے
 جو بُرے خاتمے سے ڈرتا ہو قابلِ احترام ہوتا ہے
 جو دے نیکی کی دعوت اے بھائی قابلِ احترام ہوتا ہے
 جو بھی اپناۓ ”مدنی اشغالات“^۱ قابلِ احترام ہوتا ہے
 جو بھی ہے ”قاپلوں کا شیدائی“^۲ قابلِ احترام ہوتا ہے
 جو بھی رہتا ہے ”مدنی خلیے“^۳ میں سُختیں ان کی جو بھی اپناۓ درسِ فیضانِ سنت اے بھائی
 گھر میں دینے سے کام ہوتا ہے پھیڑ میں جیسے جگر آسودہ کا دُور سے استلام ہوتا ہے یوں ہی عشقاق کا وطن رہ کر
 گھر میں دینے سے کام ہوتا ہے ”دُور سے بھی سلام ہوتا ہے“^۴ ہائے دُوری کو ہو گیا عرصہ
 کب یہ حاضر غلام ہوتا ہے دینیہ

^۱ یعنی دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قابلے۔

کب مدینے میں حاضری ہوگی
 یا نبی یہ غلام کب حاضر
 جو مدینے کے غم میں روئے وہ
 جو دُرود و سلام پڑھتے ہیں
 کیا دبے دشمنوں سے وہ، حامی
 آزمائش ہے اُس کی دنیا میں
 جو ہو اللہ کا ولی اُس کا
 جی لگانے کی جانہیں دنیا
 دارِ فانی میں خوش رہے کیسے!
 موت ایماں پر آتی ہے جس پر
 قبرِ روشن اُسی کی ہو جس پر
 بے سب بخشش اُس کی ہو جس پر
 بختوں ہے مدینے میں جس کی
 جس سے وہ خوش ہوں حشر میں حاصل
 اُس کو کوثر کا جام ہوتا ہے
 دیکھو عظار کب مرا طیبه
 جانے والوں میں نام ہوتا ہے

تمہارا کرم یا حبیبِ خدا ہے

(مکرہ مدرسہ، محروم الحرام ۱۴۲۱ھ کو مدینہ منورہ کی حاضری کیلئے بس میں سوار ہونے کے بعد الحمد للہ امام دینہ میں یہ اشعار تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی)

تمہارا کرم یا حبیب خدا ہے مدینے کی جانب چلا قافلہ ہے
 مدینے میں "عقل مدینہ" لگاؤں
 عبادت سے خالی ہے آعمال نامہ
 نہ کیوں تم پر اترائے مجرم تمہارا
 نہیں جانتا یہ مدینے کے آداب
 مجھے دیجئے آشکبار آنکھ آقا
 پلا دے چھلتا ہوا جامِ الفت
 مد کیلئے ناخدا آئیے اب
 شہا قافلے کے سبھی رازوؤں نے
 تمہیں لاج عہد و فاکی رکھو گے
 غفاقت کی خیرات یعنی کو عطا ہار

لئے قافلہ عنقریب آ رہا ہے

دینہ

لائے "چل مدینہ" کے قافلے کے بعض اسلامی یادگاریوں کی خواہش پر بس نے راوی دینہ میں گلبہ عشقی عندر کے باتحک پر بیعت کر کے تاد مزید ہٹ دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ساتھ وفاواری کا عہد کیا۔

قلب میں عشق آل رکھا ہے

قلب میں عشق آل رکھا ہے خوب اس کو سنجال رکھا ہے
 ایسا جود و ؤوال^۱ رکھا ہے سب غلاموں کو پال رکھا ہے
 شتر تیرا کہ ان کی امت میں مجھ کو اے ڈوالجلال رکھا ہے
 جمع کر کے کبھی نہ سورہ نے کوئی مال و منال رکھا ہے
 مجھ کو مشکل میں ڈال رکھا ہے حُبِ دنیا نے بیار رسول اللہ
 ان میں ایسا جمال رکھا ہے جو بھی دیکھے بنے وہ دیوانہ
 درد نے کر بڑھاں رکھا ہے جلد یلحے خبر گناہوں کے
 دل میں سوز بلال رکھا ہے ایسا دوشت سب کہیں اس کے
 نارِ دوزخ جلائے گی کیوں کر دل میں عشق ان کا ڈال رکھا ہے
 ہوں گنہگار پر غلاموں میں تم نے اب بھی بحال رکھا ہے
 میں شمار آپ نے سدا میرا ہر قدم پر خیال رکھا ہے
 میں جہنم میں اگر گیا ہوتا آپ ہی نے سنجال رکھا ہے
 ۱۔ بخشش، مہربانی

مصطفیٰ نے ہمارے عیسیوں پر پر وہ دامن کا ڈال رکھا ہے
 میری جھولی میں ڈال رکھا ہے
 عاشقوں نے سوال رکھا ہے
 سائلوں نے سوال رکھا ہے
 کیسا حسن و جمال رکھا ہے
 عشق اصحاب و آل رکھا ہے
 آپ ہی نے سنjal رکھا ہے
 کیا غرور و کمال رکھا ہے؟
 تیری، ریزق حال رکھا ہے
 اس جہاں کے کمال میں بے شک
 تمھ سے آفارتے سوائی نے
 خوب پھیلا کے جال رکھا ہے
 خود کو سانچے میں ڈھال رکھا ہے
 شکریہ تم نے آل کا عذر
 ”چل مدینہ“ کی بھیک مل جائے
 دیدو زادِ سفر مدینے کا
 دیکھو دیوانو! سبز گنبد میں
 کیوں جہنم میں جاؤں سینے میں
 میں کبھی کا بھیک گیا ہوتا
 عاشق مال اس میں سوچ آئڑ
 تمھ کو مل جائے گا جو قسمت میں
 اک ناک دن زوال رکھا ہے
 مغفرت کا سوال رکھا ہے
 سُن لوشیطان نے ہر سو شہوت کا
 جلتی ہے وہ جس نے سنت کے
 دینہ

۱: ترقی جاتی رہتا

جو ہے گستاخِ مُصطفیٰ اُس کو
میں نے دل سے بِکال رکھا ہے
کس قدر بختوں ہے وہ مومن
جس کے پاس ان کا باال رکھا ہے
مُفْلیسی کا میں کیوں کروں شکوہ
بغتوں سے بِهال رکھا ہے
مال کی جو حصہ مت کرو اس میں
دو چہاں کا وَبَال رکھا ہے
یہ کرم ہی تو ان کا ہے عطاء
تجھے نکتے کو پال رکھا ہے

وَسَوْسَةٍ كَيْفَ لَفْظُ مَعْنَىٰ

”وسوسہ“ کے لغوی معنی ہیں: ”دھرمی آواز“، شریعت میں بُرے
خیالات اور فایدہ فکر (یعنی بُری سوچ) کو وَسَوْسَہ کہتے ہیں۔ (اعلم ج ۱۳۰)

”تفسیر بَغْوَى“ میں ہے: وَسَوْسَہ اُس بات کو کہتے ہیں جو شیطان انسان
کے دل میں ڈالتا ہے۔
(تفسیر بَغْوَى ج ۲، ص ۵۱۸، ۱۲۷)

مدد یہ
۱۔ مالا مال خوشحال

مبارک ہو حبیب رب اکبر آنیواہ ہے

مبارک ہو حبیب رب اکبر آنے والا ہے
 مبارک! آنیا کا آج افسر آنے والا ہے
 ان دھروں میں بھکتے پھرنے والوں کو مبارک ہو
 تمہیں حق سے ملائے آج رہبر آنیواہ ہے
 مبارک بن نصیبوں کو مبارک ہو غریبوں کو
 جہاں میں بے بسوں کا سایہ گستاخ آنے والا ہے
 گنہگارو نہ گھبراو سیئہ کارو نہ غم کھاؤ
 سنو مودہ شفیع روزِ محشر آنے والا ہے
 لئے پرچم اتر آئے بیں جریل آسمان سے آج
 جہاں میں آج مولیٰ کا پیغمبر آنے والا ہے
 کرو گھر گھر چاناں سبز پرچم آج لمراو
 مجاوہ مرحا کی دھوم سرور آنے والا ہے
 دینہ

لے سایہ کرنے والا ۲: خوشخبری

اگر نہ آج جھومو گے تو کب جھومو گے دیوانو!
 محل جاؤ تمہارا آج یا ور آنے والا ہے
 تراوٹ کیوں نہ ہو حاصل مرے قلب و حلقہ کو آج
 جہاں میں بھر رحمت کا خناور آنے والا ہے
 دل غمگین کو مل جائے گا سامان راحت کا
 شرودِ دل، قرارِ جان مُفطر آنے والا ہے
 جو ہے سردار، عالم کے سبھی سجدہ گزاروں کا
 خدا کا آج وہ سچا شناگر آنے والا ہے
 مبارک غم کے مارو! غم غلط ہو جائیں گے سارے
 حبیب حق مددوا غم کا لے کر آنے والا ہے
 جہاں میں ظلمتوں کا چاک ہو گا آج سے سینہ
 خدا کے فضل سے ماہِ منور آنے والا ہے
 دینہ

لے تازگی۔ مختصر ۲: علاج

بِحَمْدِ اللّٰهِ ایماں اب تو میرا لے نہیں سکتا
 ارے چل بھاگ شیطان میرا یا ور آنے والا ہے
 خبر ہے اب رحمت آج کیوں دنیا پہ چھائے ہیں
 جہاں میں رحمتوں کا آج پیکر آنے والا ہے
 مبارک ہو حلیمه سعدیہ تجھ کو مبارک ہو
 تری گودی میں گل عالم کا سرور آنے والا ہے
 اُنھو تعظیم کی خاطر کہ گھر میں آئندہ کے اب
 ولادت کا وہ لمحہ کیف آور آنے والا ہے
 اٹھاؤ بزر پرچم اور چلو سب آئندہ کے گھر
 لثانے رحمتیں حق کا پیغمبر آنے والا ہے
 تسلی تو رکھو سیراب بھی ہو جاؤ گے عطاً
 چھلتا جام لے کر شاہ کوثر آنے والا ہے

ہوئیں امیدیں بار آور مدینہ آنے والا ہے

ہوئیں امیدیں بار آور مدینہ آنے والا ہے
 حُجَّکَالْوَابِ ادب سے سر مدینہ آنے والا ہے
 پلادے ساقیا ساغر مدینہ آنے والا ہے
 عطا اب کیف و مستی کر مدینہ آنے والا ہے
 عطا ہو مجھ کو چشم تر مجھے دیدو دل مُفطر
 ذرا جلدی ہرے سرور! مدینہ آنے والا ہے
 ترپنے کا قرینہ دو مجھے دو چاک سینہ دو
 پے شیر اور شیر مدینہ آنے والا ہے
 مبارک ہو گنہگارو! خطاكارو! رسیہ کارو
 تمہیں اب عاصیو! کیا ذر مدینہ آنے والا ہے
 مدینے کے مسافر پر چھما چھم رحمتوں کی اب
 ہے بارش خوب زوروں پر مدینہ آنے والا ہے

پڑھو اے زائر! ملک دُرود ان پر سلام آن پر
 لھاؤ اشک کے گوہر مدینہ آنے والا ہے
 تھہبُر جا روحِ مُضطَر ٹو نکل جانا مدینے میں
 خُدارا اب نہ جلدی کر مدینہ آنے والا ہے
 دُرود پاک کے گھبرے سلام و نعمت کے تخفے
 بڑھو اے زائر! لیکر مدینہ آنے والا ہے
 خوشی سے زائر! جھومو فضا میں جھوم کر چومو
 بس آیا روضہ انور مدینہ آنے والا ہے
 نکال اب پاؤں سے جوتا قریب طیبہ ٹو پہنچا
 اے زائر! ہوش اب تو کر مدینہ آنے والا ہے
 وہ برسا نور کا جھالا سماں ہے خوب اجیالا
 ہے کیسا دل گشا منظر مدینہ آنے والا ہے

مبارک! غم کے ماروں کو مبارک! بے سہاروں کو
 گھلے ہیں رحمتوں کے در مدینہ آنے والا ہے
 فضا میں بھی منور ہیں، ہوا میں بھی معطر ہیں
 سماں رکین و کیف آور مدینہ آنے والا ہے
 مری ہو آرزو پوری مجھے مل جائے منظوري
 پقیع پاک کی سرور مدینہ آنے والا ہے
 وسیله چار یاروں کا احمد کے جان شاروں کا
 دکھا دو اک جھلک سرور مدینہ آنے والا ہے
 نکالو، مصطفیٰ پیارے! خیال غیر اب سارے
 ہمارے قلب سے باہر مدینہ آنے والا ہے
 اٹھو تعظیم کی خاطر پڑھو تکریم کی خاطر
 سلام اے زائر! ملکر مدینہ آنے والا ہے
 اٹھو عطار اب اٹھو! ذرا وہ غور سے دیکھو
 ہے چھایا نور ہرشے پر مدینہ آنے والا ہے

مُجھے اُس کی قِسمت پہ رَشْک آرہا ہے

مجھے اُس کی قِسمت پہ رَشْک آرہا ہے مدینے کا جس کو بُلاوا ملا ہے
 یہ جو بچیاں باندھ کر رہا ہے غمِ بُھر نے اس کو تڑپا دیا ہے
 طبیبو! تمہارا بیہاں کام کیا ہے! کہ یہ تو مریضِ حبیبِ خُدا ہے
 ترے عاشقوں کو قرار آئے کیونکہ؟ مدینے سے دُوری بڑی جانُگزا ہے
 بُلالو! اسی سال آقا بُلالو! شب! حج کا موسم قریب آرہا ہے
 کہ ٹوہی غربیوں کا اک آسرابہ ترے ذر کے ہوتے کہاں جائیں آقا
 ہماری تمنا نیں بر آئیں مولی! سفینہ کبھی کا ہمرا ڈوب جاتا
 ہمارا تو سب حال تم پر گھلا ہے جری رحمتوں نے سہارا دیا ہے
 نگاہ کرم حالِ ختنہ جگر پر تسلسلِ گنہ کا بڑھا جارہا ہے

شفادو گناہوں کے امراض سے اب
 کہ بیمار عصیاں مرا جارہا ہے
 غمِ دُوجہاں سے پھردا کے خدا یا
 غمِ مُصطفیٰ دے تی انجا ہے
 مدینہ ہو سینہ تو سینہ مدینہ
 مری زندگی کا بیہی مددعا ہے
 ربے ورداب بس مدینہ مدینہ
 بیہی آرزو یا رتوں خدا ہے
 مبلغ ہنوں کاش! میں سُنُوں کا
 سدادیں کی خدمت کروں یہ دعا ہے
 حبیب خدا آکے چکائیے اب
 اندر ہمرا مری قبر میں چھارہا ہے
 پئے پیر و مرشد بقیع مبارک
 عطا ہو یہ ٹوٹے دلوں کی صدایہ
 شبا! مُسکراتے ہونے آبھی جاؤ!
 کہ دل شورِ محشر سے گھبرا رہا ہے
 شبا! اپنی جنت میں قدموں میں رکھنا
 بیہی عاجزانہ مری انجا ہے
 ن قدموں سے عطار کو دُور کرنا
 یہ تیرا گدا ہے بھلا یا بُرا ہے

تمہارے مقدار پر رشک آرہا ہے

(نواسیوں اور ان کے ماں باپ کے عزم مدینہ کے پر کیف موقع پر منظوم دعائیں اور نیکی کی دعوت)

(۵ شوال المکرم ۱۴۳۴ھ ۱۲.۰۹.۲۰۱۴)

تمہارے مقدار پر رشک آرہا ہے مدینے کا تم کو بُلاوا ملا ہے
 خدا اور نبی کا کرم ہو گیا ہے سفر سوئے طیبہ مری آل کا ہے
 سبھی بیجوں کے بھراہ ماں باپ چلا جو کوئی تھا سا یہ قافلہ ہے
 خدائے محمد ہو حامی و ناصر سفر خیریت سے ہو میری دعا ہے
 زبان اور آنکھوں کا قفل مدینہ لگا لو تمہارا اسی میں بھلا ہے
 تم احرام میں خوب لبیک پڑھنا ثواب اس میں لاریب حد سے سوا ہے
 حجاز مقدس کی گلیوں میں ہرگز نہ تم خھو کتا یہ مری اجبا ہے
 ادب خوب ملتے مدینے کا کرنا سبھی اولیا کا طریقہ رہا ہے
 جو ہے با ادب وہ بڑا بانصیب اور جو ہے بے ادب وہ نہایت بد ہے
 نظر پیارے کعبے پہلی پڑے جب تو رو رو کے کرنا دعا مشورہ ہے
 وہاں خوب رورو کے کرناؤ گائیں کہ در ہر گھر می رحمتوں کا کھلا ہے

نظر سبز گنبد کو جس وقت پھوئے ادب سے جھکا لینا سر انجا ہے
 ڈرود وسلام اور نعمتوں کی دھومیں مچانا کہ یہ روح و دل کی غذا ہے
 عبادت ریاضت تلاوت سے غلت
 نہ کرنا کہ موقع شہری ملا ہے
 مدینے میں ملے میں اک ایک قران
 خریداریوں میں تم انمول اوقات
 نہ ہرگز گنوانا ہرا مشورہ ہے
 کہ پیارخوری میں لفصال بڑا ہے
 پریشانیوں میں ڈباں بند رکھنا
 کئے جانا صبر آخر اس میں بڑا ہے
 کوئی جھاڑ دے تب بھی نرمی بر تنا
 گوا آفات و امراض ڈیرا جماں میں
 طواف و سعی گرچہ تم کو تھکا دیں
 کئے جانا صبر آخر اس میں بڑا ہے
 منی اور غرفات میں بھیڑ ہو گی
 دعاوں میں عطار کو یاد رکھنا
 سلام ان سے کہنا یعنی انجا ہے

افسوس وقتِ رخصت نزدیک آرہا ہے

افسوس وقتِ رخصت نزدیک آرہا ہے
 اک ہوک اٹھ رہی ہے دل بیٹھا جارہا ہے
 دل میں خوشی تھی کیسی جب میں چلا تھا گھر سے
 دل غم کے گھرے دریا میں ڈوبا جارہا ہے
 ہے فرقتِ مدینہ سے چاک چاک سینہ
 اپریاہ غم کا اب دل پ چھا رہا ہے
 آنکھ اشکبار ہے اب دل بے قرار ہے اب
 دل کو جدائی کا غم اب خون رُلا رہا ہے
 کیوں سبز سبز گنبد پر ہو گیا نہ قربان
 اے زائرِ مدینہ! تو بھول کھا رہا ہے
 افسوس! چند گھریاں طیبہ کی رہ گئی ہیں
 دل میں جدائی کا غم طوفان مچا رہا ہے

کچھ بھی نہ کر سکا ہوں ہائے ادب یہاں کا
یہ غم میرے کلیج کو کاٹ کھا رہا ہے

اب روح بھی ہے مغموم اور جان بھی ہے حیران
بادل غم والم کا ہر سمت چھا رہا ہے

موت آپ کی گلی کی بہتر ہے زندگی سے
ہائے مقدار ان کا در کیوں چھڑا رہا ہے

افسوں چل دیا ہے اب قافلہ ہمارا
ہر ایک غم کا مارا آنسو بھا رہا ہے

دل خون رو رہا ہے آنسو چھلک رہے ہیں
میری نظر سے طیبہ اب چھپتا جا رہا ہے

آہ! الفراق آقا! آہ! الوداع مولیٰ
اب چھوڑ کر مدینہ عطار جا رہا ہے

مجھے بُلالو شہِ مدینہ یہ هجر کا غم ستارہ ہے

مجھے بُلالو شہِ مدینہ، یہ بُلگر کا غم ستارہ ہے
 میں در پر آؤں تھیں تو اُرمان دل میں طوفان چارہ ہا ہے
 ہے سہنا دُشوار یہ جدائی، ہری ہو در تک شہا رسائی
 نہیں بھروسہا ہے زندگی کا، یہ دل ہرا ڈوبتا جا رہا ہے
 نہیں تمنائے مال و دولت، نہیں مجھے خواہش حکومت
 ہری نظر میں حسین و دلکش، وہ سبز گنبد سما رہا ہے
 یہی تو حسرت رہی ہے دل میں، مجھے اجل بھی وہیں پہ آئے
 جہاں پہ آقا ہے پیارا روضہ، یہی تو ارمال سدا رہا ہے
 ہے جھولی خالی اے شادِ عالیٰ کھڑا ہے در پر ترا سوالي
 غریب منگتا مرادیں لینے، کو با تھنگندے بڑھا رہا ہے
 اے بیٹاؤ! گداو آؤ، پیارے دامن صفیں بناؤ
 خزانہ رحمت کا بانتٹا وہ، خدا کا محبوب آرہا ہے

گدائے در جاں بدب بے آقا، نِقاب اُٹھاؤ دکھا دو جلوہ
 ہو تشنہ دید پر عنایت، جہاں سے پیاسا ہی جارہا ہے
 میں گور تیرہ میں آپڑا ہوں، فرشتے بھی آچکے ہیں سر پر
 چلے گئے ناز اٹھانے والے، ترا ہی اب آسرا رہا ہے
 ہے نفسی نفسی پچار جانب، شار جاؤں کہاں ہو مولیٰ
 مجھ پا لو دامن میں پیارے آقا، یہ شورِ محشر ڈرا رہا ہے
 خداۓ غفار بخش دے اب حبیب کی لاج رکھ ہی لے اب
 ہمارا غم خوار فکرِ امت، میں دیکھ آنسو بھارہا ہے
 صبا جو پھیرا ہو گوئے جاناں، تو غزدہ کا سلام کہنا
 یہ عرض کرنا غریب عطار کب مدینے کو آرہا ہے

دل میں نورِ ایمان پانی کا ایک سبب

حدیث پاک میں ہے: ”بسِ نفس نے غصہ شپا کر لیا ہو تو اس کے کروغصہ ہاتھ کرنے پر قدرت
 رکھتا ہے اللہ عز و جل جل اس کے دل کو شکون و ایمان سے بخوبی لے گا۔“ (جامع الصغر ص ۴۵۵ حدیث ۸۹۹۷)

نور والا آیا ہے ہاں نور لیکر آیا ہے

(یہ کلام نور ۱۹ اریج الاول ۱۴۳۲ھ کو موزوں کیا)

نور والا آیا ہے ہاں نور لیکر آیا ہے
 سارے عالم میں یہ دیکھو نور کیسا چھایا ہے
 چار جانب روشنی ہے سب سماں ہے نور نور
 حق نے پیدا آج اپنے پیارے کو فرمایا ہے
 آؤ آؤ نور کی خیرات لینے کو چلیں
 نور والا آمنہ بی بی کے گھر میں آیا ہے
 آگے پیچھے دائیں باسیں نور ہے چاروں طرف
 آ گیا ہے نور والا، نور والا آیا ہے
 ہو رہی ہیں چار جانب باشیں انوار کی
 چھائی نشکھت گلوں پر ہر شجر اٹھایا ہے
 دیدیہ

ا: مطلع کسی نامعلوم شاعر کا ہے۔

ذرہ ذرہ جگلگایا ہر طرف آیا نکھار
 گویا ساری ہی فضا کو نور میں تھلایا ہے
 نور والے کے ریخ روشن کی کیا تعریف ہو
 پھرہ انور کے آگے چاند بھی شرمایا ہے
 چھت پہ کعبے کی اُخڑ کر حکمِ رب پاک سے
 حضرت جبریل نے جھنڈا وہاں لہرایا ہے
 چار سو چھائی ہوئی تھیں اُنفر کی تاریکیاں
 تم نے آ کر نور سے سنوار کو چکایا ہے
 جوں ہی آمد ماہِ میلادِ مبارک کی ہوئی
 ابل ایماں جھوم اٹھے شیطان کو غصہ آیا ہے
 جب اندر ہیرے گھر میں آئے نور سے گھر بھر گیا
 گمشدہ سوئی کو بی بی عائشہ نے پایا ہے

اے خدائے دو جہاں احسان تیرا ہے بڑا
 تو نے پیدا ان کی امت میں ہمیں فرمایا ہے
 نور والے ہم گنہگاروں کے گھر بھی روشنی
 آ کے کر دو، نور تم نے ہر جگہ پھیلایا ہے
 اپنا جانا اور ہے ان کا بلانا ہے وگر
 خوش نصیبی ان کی جن کو شاہ نے بُوا یا ہے
 مجھ کو ڈھارس ہے غلام سپر ابرار ہوں
 ماہوا پلے میں میرے کچھ نہیں سرمایہ ہے
 نور والے! اب خدارا مسکراتے آئے
 روشنی ہو قبر میں ہائے! اندر ہمرا چھایا ہے
 سن لے شیطان ٹو دبا سکتا نہیں عطار کو
 دو جہاں میں اس پے میٹھے مصطفے کا سایہ ہے

مرحبا! مقدار پھر آج مسکرايا ہے

مرحبا! مقدار پھر آج مسکرايا ہے
پھر مجھے مدینے میں شاہ نے بلایا ہے
خوب مسجد نبوی کا حسین ہے مظفر
بزرگ تُنہد پر کیسا نور چھایا ہے
میری گندی آنکھوں کو ان بخش نگاہوں کو
شکریہ مدینے کا باغ پھر دکھایا ہے
مجھ سا پاپی اور بدکار اور آپ کا دربار!
پالیقین مجھ پر بھی رحمتوں کا سایہ ہے
یانبی! شفا دیدو از پئے رضا دے دو
خوب زور، عصیاں کے روگ نے دکھایا ہے
جس کو سب نے ٹھکرایا اور دل کو تڑپایا
ضدِ قہ جاؤں اس کو بھی آپ نے نبھایا ہے
مدینہ

۱۔ بیماری

نفروں کے دل میں دشمنوں کے چُنگل میں
 جب کبھی پھنسا ہوں میں آپ نے بچایا ہے
 عادتیں گناہوں کی ہائے! کم نہیں ہوتیں
 آہ! نفس و شیطان نے زور سے دبایا ہے
 داری جاؤں میں تم پر آبھی جاؤ اب سرور!
 کوئی دم کا ہوں ہمہاں دم لبوں پر آیا ہے
 حق نے کر دیا مالک تم کو سب خزانوں کا
 تم نے ہی کھلایا ہے تم نے ہی پلایا ہے
 کیوں قِدَّا نہ ہو عطار آپ پر شہ ابرار
 اس کو اپنے دامن میں آپ نے چھپایا ہے
 آپ کے کرم سے یہ دھوم ہے قیامت میں
 دیکھو دیکھو عطار اب کتنا خوش خوش آیا ہے

اے خاکِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

اے خاکِ مدینہ اترا کہنا کیا ہے
 شرُفِ مصطفیٰ کے قدم پُوچھنے کا
 مُغْتَر ہے کتنی تو خاکِ مدینہ
 لگاؤ تم آنکھوں میں خاکِ مدینہ
 مریضو! اٹھا کر کے خاکِ مدینہ
 مدینے کی منیٰ ذرا سی اٹھا کر
 عقیدت سے خاکِ مدینہ بدن پر
 پُچھے واسطِ خاکِ طیبہ کا یارب!
 ہمیں موت خاکِ مدینہ پر آئے
 مریٰ نعش پر آپ خاکِ مدینہ
 پس مرگِ مولیٰ تو منیٰ ہماری بلا خاکِ طیبہ میں یہ انتباہ ہے
 بدن پر ہے عطار کے خاکِ طیبہ
 پرے ہٹ جہنم ترا کام کیا ہے

مدینہ

اقرانِ مُعْتَلَه مَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالَّهُ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُبَشِّرُ بِالْجَنَّةِ لِمَنْ مَنَّ فِي الدُّنْيَا كے
 لیے نہ دُوبِ شفایت۔ (الْحَادِيْعُ الْفَقِيرُ مِنْ دَهْدَهَ حَدِيْثٌ ۚ حَفَرَتْ حَمَّةً قَطْلَانِيَّةً حَقَرَتْ حَمَّةً حَدِيْثَيَّةً فَرَمَيْتَ مِنْ نَدِيْرَهُ مُؤْرَدَهُ زَادَهُ اللَّهُ
 شُرُفًا زَعْلَتْنَا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی مبارک خاک کو زور اور غیرہ داشت کی بیماریوں بلکہ ہر بیماری سے بچتا ہے۔
(الصواب للطبلبي الفتنات في ح ۳۲۱)

ذرے ذرے پہ چھایا ہوا نور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 ذرے ذرے پہ چھایا ہوا نور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 نور سے سب فضا اس کی معنور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 نور پھولوں میں ہے نور گلیوں میں ہے، نور بازار میں نور گلیوں میں ہے
 دشت و گھسار پر نور ہی نور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 ہر طرف رحمتوں کی ہے چھائی گھٹا، مبکن مبکل ہے کیا خوب مدنی فضا
 ذرے ذرے پہ قرباں بیہاں طور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 کیا بیاں و شفیطہ کی ہوں نبیاں، مبکوں تو پھول کانے بھجی لکش بیہاں
 پتے پتے پہ چھایا ہوا نور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 کیف و مسی میں ڈوبے ہوئے رات دن، بھنی خوشبو سے مبکے ہوئے رات دن
 جس کو دیکھو بیہاں آ کے ممزود ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 باغ طبیہ میں رہتی ہے بردم بہار، آ کے دیکھو بیہاں کا سماءں نو شگوار
 سب فضا اس کی خوشبو سے نہر پڑ رہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 غزدہ جو بھی دربار میں آ گیا، شاہ کی وہ نگاہ کرم پا گیا
 سارا رخ و لم اس کا کافور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

ویکھو طیبہ کو کیسی فضیلت ملی، قبر انور اسی میں بنائی گئی
 گنبدِ نہر ہر آنکھ کا نور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 سہنگنبد کے جلووں پر قربان جاں، بلکہ قربان ہے خُسن گون و مکاں
 ہر منارے پر چھایا ہوا نور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 خاک طیبہ میں رُخی ہے رب نے خفا، ساری بیماریوں کی ہے اس میں دادا
 اس کی بد کت سے ہر اک مرض دور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 آسِ مجھ کو تمہارے کرم کی شہا، بھیک دے دو مجھے اپنے غم کی شہا!
 کہہ دو آقا! جری عرض منظور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
 پھر کرم اس پر سرکار کا ہو گیا، بخت بیدار عطار کا ہو گیا
 رو برو رو فڑہ پاک کا نور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

مرتد کی تعریف

جو اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو صروریاتِ دین سے ہو۔ یعنی زبان سے کلمہ کفر
 بکے جس میں تاویلِ حجج اُنجائش نہ ہو۔ یوں افضل افعال (کام) بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً
 کو بکہ در کرنا، مصحفِ شریف (قرآن پاک) کو جاستی جلد پھینک دینا۔ (بازریتِ سنت ۱۱۰، مکتبۃ المسیحیہ بالدمینہ کا اپنی)

ہے آج جشنِ ولادت نبی کی آمد ہے

(۱۴ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ کو یہ کلام قلمبند کیا گیا)

بے آج جشنِ ولادت نبی کی آمد ہے جلوہ شمعِ محبت نبی کی آمد ہے
 جہاں میں بھتی ہے تو بت نبی کی آمد ہے سنا و سب کو پشارت نبی کی آمد ہے
 ہوئی خدا کی عنایت نبی کی آمد ہے سجائے تاجِ شفاقت نبی کی آمد ہے
 گلوکوں پر چھاگنیِ نور ہت نبی کی آمد ہے چون میں پھیلی ہے فکہت نبی کی آمد ہے
 ہے اک عجیب سی فرشت نبی کی آمد ہے دلوں پر طاریِ مُسرت نبی کی آمد ہے
 نہ کیوں ہو وجد میں قسمت نبی کی آمد ہے نہیں خوشی کی نہایت نبی کی آمد ہے
 الہی! کرلوں زیارت نبی کی آمد ہے عطا ہو چشمِ بصیرت نبی کی آمد ہے
 ہے خوب بارشِ رحمت نبی کی آمد ہے نہالو پاؤ گے برکت نبی کی آمد ہے
 ہوا ہے وا در رحمت نبی کی آمد ہے خدا سے مانگ لوجنت نبی کی آمد ہے
 برائے رشد و پدایت نبی کی آمد ہے سنانے نیکی کی دعوت نبی کی آمد ہے
 عدو پر چھائی ہے بیت نبی کی آمد ہے ملی ہے ناک میں نسخوت نبی کی آمد ہے
 بُوں کی آگئی شامت نبی کی آمد ہے مٹے گئی کُفر کی ظلمت نبی کی آمد ہے

خوشی کی آگئی ساعت نبی کی آمد ہے
 مناؤ جشن ولادت نبی کی آمد ہے
 سجاو گھر کو پڑا غام کرو محلے میں
 مناؤ جشن ولادت نبی کی آمد ہے
 چھاؤ دھوم سمجھی مر جما کے نعروں کی
 مناؤ جشن ولادت نبی کی آمد ہے
 سجا دو گوجہ بازار سبز جھنڈوں سے
 مناؤ جشن ولادت نبی کی آمد ہے
 ملے گی قلب کو راحت نبی کی آمد ہے
 پکارو زور سے دیوانوا بیار رسول اللہ
 اٹھوادب سے صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں
 اب آیا وقت ولادت نبی کی آمد ہے
 پڑھو سلام کرو ڈوب کر مَحَبَّت میں
 ذردو پاک کی کثرت نبی کی آمد ہے
 کرم کے در ہیں گھلے جھوم کر برستی ہے
 خدائے پاک کی رحمت نبی کی آمد ہے
 کرو خدا سے دعائیں نہ ہوگی مایوسی
 ہے شاد شاد مسلمان مگر عدو ناخوش
 ہے ٹوٹی اس پر قیامت نبی کی آمد ہے
 چلوں جشن ولادت میں لغت کی دھویں
 چھاؤ ہے یہ سعادت نبی کی آمد ہے
 خوشی سے آج تو لوٹوں گا خوب چلوں گا
 جہاں میں ماہ رسالت نبی کی آمد ہے
 گھر آمد کے چلوچل کے عرض کرتے ہیں
 ہمیں ہو بھیک عنایت نبی کی آمد ہے

اے غزدواہومبارک کغم غلط ہو گئے
 ملے گی اب تمہیں راحت نبی کی آمد ہے
 خوشی سے پھولے ساتھ نہیں بیں عشق آج
 ہے چھائی رُخ پر بخشش نبی کی آمد ہے
 کرو گناہوں سے توبہ تو خوش خدا ہو گا
 بہاؤ اہلِ ندامت نبی کی آمد ہے
 الٰی! جشن ولادت کا واسطہ ہم کو
 عذاب سے دے براءت نبی کی آمد ہے
 تم ان سے ان کی محبت نبی کی آمد ہے
 بڑھا کے کاسرے دل آج ماگ لونگتو
 نہ مانگنے میں کسر سانکلو کوئی رکھنا
 جو چاہو ماگ لونعمت نبی کی آمد ہے
 سمجھی نی صخیں باندھ کر رے ہیں اقصی میں
 اندھیری گور میں گھبراوہ مت گنہگارو
 جو خوش نصیب ہیں وہاپنے رب کی رحمت سے
 پیشیں گے دید کا شرہت نبی کی آمد ہے
 گناہ گارو لپٹ جاؤ آج قدموں سے
 اندھیرا گھپ تھا پکا پوند ہو گئی یک دم
 یفضلہ مری خربت نبی کی آمد ہے
 کرم سے پاؤ گے جنت نبی کی آمد ہے
 یفضلہ مری خربت نبی کی آمد ہے
 ذرا بھی آج ڈرومٹ نبی کی آمد ہے
 فرشتگان عذاب اب تو چھوڑ دو مجھ کو
 ہوئی برائے شفاعت نبی کی آمد ہے
 لپٹ کے دامن رحمت سے قبر میں عطار
 نکالو آج تو حسرت نبی کی آمد ہے

یارِ رسول اللہ! مجرم حاضر دربار ہے

یارِ رسول اللہ! مجرم حاضر دربار ہے
 نیکیاں پلے نہیں سر پر گنہ کا بار ہے
 نامہ اعمال میں کوئی نہیں حسن عمل
 پاس دولت نیکیوں کی کچھ نہیں نادار ہے
 تم شہزاد باریہ سب سے بڑا عصیاں شعار
 یوں شفاقت کا نہیں سب سے بڑا احترار ہے
 کردو ما لامآل آقا دولت اخلاق سے
 خلق کی دولت سے یخروم و بدگفتار ہے
 اس کی آنکھیں پاک کر کے جلوہ زیاد کھا
 ایک مدت سے یہ تیراطاں دیدار ہے
 گنبد حضراپ آقا جاں برمی قربان ہو
 میری دیرینہ یہی حضرت شہزاد بار ہے
 مسکراتے آؤ آقا آکے کلمہ بھی پڑھا
 ہو کرم شاہ مدینہ! جاں بلب بیمار ہے
 ملتی چشم کرم کا بیکس دنا چار ہے
 آفتوں نے ٹھیر کھا بے شہابہرست سے
 جو ترے در پر جھکا وہ سر بندی پا گیا
 ملکتی چشم کرم کا بیکس دخوار ہے
 جو اکڑ کر دیا بے شک ذمیل دخوار ہے
 دشمنوں کے ظلم حد سے بھی تجاوز کر گئے
 آپ سے فریادِ مولیٰ حیدر کزار ہے
 قلبِ منظرِ چشمِ ترسو جگر سینہ پیاں طالب آد و فغاں جاں جہاں عطا رہے
 سب گنہگار اک طرف عطا رکیلا اک طرف
 مجرموں میں منتخب مجرم یہی عطا رہے

جو بھی سرکار کا عاشق زار ہے اُس کی ٹھوکر پہ دولت کا انبار ہے

جو بھی سرکار کا عاشق زار ہے
اُس کی ٹھوکر پہ دولت کا انبار ہے
سلطنت سے اُسے کیا سرکار ہے
اویطِ اقتدار اُس کے بیکار ہے
جو کہ دیوانہ شاہِ ابصار ہے
آن کی سنت کا جو آئندہ دار ہے
آشِ شوق میں کاش! جلتا رہوں
بس ” مدینہ مدینہ“ ہی کرتا رہوں
دُورِ دنیا کے ہو جائیں رنج و الم
ہو کرم ہو کرم یا خدا ہو کرم!
آہ! اعصیاں کے طوفان میں جانِ چن
بس تمہیں ایک آمید کی ہو کرن
رو ربا ہے یہ جو چیکیاں باندھ کر
کیا کرو گے طبیبو! اسے دیکھ کر
یٹھے یٹھے مدینے کی مہنگی فضا
ہر مسلمان کو یالی! وکھا
آہ! رنج و الم کی نہیں اب تو عقل و خود
کام کرتی نہیں اب تو عقل و خود

المدد اے مرے رہنمَا الْمَدْد
 مجھ کو سوزِ بیال اور سوزِ رضا
 دے دو سوزِ اولیا اور سوزِ ضیا
 وابستہ شجھ کو آقا اُسی غوث کا
 بھر کے جاتے ہیں ملگتے جہاں جھولیاں
 جس جگہ وشتوں نے بھی پائی آماں
 وہ حبیب خدا سروہ انس و جان
 اُس پر قربان دل اُس پر قربان جان
 اے مقدار کی روچنی ہوا و سو!
 آندھیوا گردیشا تم بھی آ و سو!
 مصطفیٰ میرا حامی و عنخوار ہے
 اے مُلِّیغ نہ ٹو ڈگنا ٹپر کر
 لب پر خرفِ شکایت نہ لا ٹپر کر
 یا حبیب خدا مجھ پر چشم عطا
 لے کر امیدِ عفو و کرم سرودا
 در پر حاضر تھمارا گنپکار ہے
 خواہ دولت نہ دے کوئی خروت نہ دے
 چاہے عزت نہ دے کوئی شہرت نہ دے
 تختِ شاہی نہ دے اور حکومت نہ دے
 شجھ سے عطاءً تیرا طلب گار ہے

مدد یہ

۱۔ تو گری، دل تندی

اے کاشِ تنهائی میں فرقت کا الٰم تڑپاتا رہے

اے کاشِ شبِ تنهائی میں، فرقت کا الٰم تڑپاتا رہے
 لمحہ لمحہ الفت کی آگ کو اور بھی ٹو بھڑکاتا رہے
 بے تاب جگر، قلبِ مُفطر، دے دیجئے سرور! چشمِ تر
 ہر وقت بھروس ٹھنڈی آہیں، غم تیرا خون رُلاتا رہے
 بے چین رہوں بے تاب رہوں، میں بچکیاں باندھ کے روتا رہوں
 یہ ذوقِ جُنوں بڑھتا ہی رہے، ہر دم یہ مجھ کو رُلاتا رہے
 میں عشق میں یوں گم ہو جاؤں، ہر گز نہ پتا اپنا پاؤں
 جب جب میں ترپ کر گر جاؤں، ترا دستِ عنایت اٹھاتا رہے
 جب آؤں مدینے روتا ہوا، ہو سامنے جب روضہ تیرا
 چہرے سے نقابِ اٹھ جائے اور تو جامِ دید پلاتا رہے
 بے کس ہوں شہا! میں ڈکھیارا، لوگوں نے مجھے ہے ڈھنکارا
 تو ہدم ہے پھر کیا غم ہے، گو سارا جہاں ٹھکراتا رہے

صد شکر خدایا ٹو نے دیا، ہے رحمت والا وہ آقا
 جو امت کے رنج و غم میں، راتوں کو اشک بھاتا رہے
 جب گرمی حشر ہو زوروں پر، اس وقت تمنا ہے سرورا!
 ہم پیاس کے ماروں کو کوثر، کے جام پر جام پلاتا رہے
 ہے میری تمnarپ جہاں، ہر خود و گاہ ہر ایک جواں
 ہر ”دعوتِ اسلامی“ والا، سنت کا علم لہراتا رہے
 ہے تجھ سے دعا رپ اکبر! مقبول ہو ”فیضانِ سنت“
 مسجد مسجد مگر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی شاتا رہے
 جب میرا یادوں ہے سرور، پھر ڈر حشر کا ہو کیوں نکر!
 وہ حشر میں رُسوٰ کیسے کرے جو عیوب یہاں پر پھپاتا رہے
 جب تن سے جدا ہو جاں مُقْطَر اس وقت ہو جلوہ پیش نظر
 ہو قبر میں بھی سایہ گستَر، تو میٹھی نیند سلاتا رہے
 یارب! یہ دعا عطا کی ہے جس وقت تلک دنیا میں جئے
 محبوب کی سنت عام کرے، یہ ڈنکا دیں کا بجا تا رہے
 دینہ

۱۔ بچپا اور بوزٹھا ۲۔ سایہ کرنے والا

مانگ لو جو کچھ تمہیں درکار ہے

(یکام ۱۲۔ ۱۴۲۲ھ کو مدینۃ المنورہ میں تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی)

مانگ لو جو کچھ تمہیں درکار ہے میرے آقا کا سنجی دربار ہے
 حاضر دربار ہوں میرے طبیب درو عصیاں کی دوا درکار ہے
 کثرت بندہ سے دل مردہ ہوا تجھ سے فریاد اے شہبہ ابرار ہے
 گر لخاڑی گریہ سرکار ہے ذکرِ حق میں لب کو بس مشغول رکھ
 راحتِ دل گر تجھے درکار ہے و بیجے "قتل مدینہ" یہ غلام
 آہ! بدآطوار و بدلتقار ہے عمرِ گھنٹی جا رہی ہے آہ! نقش!
 گزِ عصیاں کا مگر بازار ہے دلیں کا گور غریبان آہ! آہ!
 موتِ طبیبہ کی مجھے درکار ہے لاج رکھنا حشر میں بدکار کی
 تیرا بندہ ہے گو بدآطوار ہے دینہ

لے نہیں جے قبرِ حان میں شاید کی کو دوسرا آئے کہ اس شعر میں اپنے آپ کو "نی کا بندہ" ظاہر کیا گیا ہے، حالانکہ فرض صرف اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے۔ اس وہو کے مالکِ خاتم الرسل ہے۔ جنچھے "غیر و الفاقہ" میں "بندہ" کے 12 نعمتی کی کھیں جن میں خالماں، ملازم، خاکسار، حکم، مائتے والا اور آدمی وغیرہ شامل ہیں۔ عام پول چال میں جمارے یہاں لفڑا "بندہ" آدمی کے مقامی میں بکثرت استعمال ہوتا ہے جیسے کہ پوچھتے ہیں: ہاں بھی؟ آپ کے لئے "بندے" یہیں؟ جی! جاپا! جمارے بندے پورے ہو گئے، اس کو اپنے دو ہمراہ بندے ہے، کافار نے پہنچا "بندہ" بیجھ دیا تھا فلاں کو دو بندے آئے تھے اور بتا ہے تجھے غیر و غیرہ۔ جب عام آدمی ایک دسرے کو "پانابندہ" کہ کہتے ہیں تو اگر کوئی اپنے آپ کو اپنی کراماں بلیہ اتنا ہے، میاں ایک ایسا دسرے کا "بندہ" کہ کہو بھلاں میں کیا نہ شاید؛ و مکاتبے امیرے اقا ملیٰ حضرت، امام اکل سقفا، مولانا شاہ امام احمد رضا خاں میبدیہ حسن حنفی اور رضویہ جلد 24 صفحہ 705 پر قرئتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سید ناصر الدین عظیم رضویؒ محدث علیہ رحمۃ اللہ علیہ و سلم کا عبیدِ علیٰ بندہ اور رحیمؒ تھا۔ (تاریخ دمشق ج ۲۶۴ ص ۲۶۴)

جانکنی کا وقت ہے یامصطفیٰ
 آپ کے قدموں میں گر کر موت کی
 مغفرت فرماء طفیل مُرشِدی
 بلبو! تم کو مبارک پھول ہو
 کیا کروں میں دیکھ کر رُلگ چن
 سبز گنبد کی نصایمیں مرجا
 جگدا تا ہے مدینہ رات دن
 جس کی تربت ہے بقیع پاک میں
 مصطفیٰ اس روز آئے اس لئے
 مرجا! آقا کی آمد مرجا!
 جو کوئی گستاخ ہے سرکار کا
 دشمنوں کا شگ گھیرا ہو گیا
 آہ! دشمن خون کا پیاسا ہوا
 حاسدوں کو دے ہدایت یاخدا
 غوث کے دامن میں عطاً آگیا
 دُ جہاں میں اس کا بیڑا پار ہے

آہ! ہر نمہ گنہ کی کثرت اور بھرمار ہے

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت اور بھرمار ہے
غلبہ شیطان ہے اور نفسِ بداطوار ہے

مجرموں کے واسطے دوزخ بھی شعلہ بار ہے

ہر گنہ قصداً کیا ہے اسکا بھی اقرار ہے

ہائے! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں

آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھرمار ہے

چھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ

تیرے آگے یا خدا بر جرم کا اظہار ہے

زندگی کی شامِ دھلتی جا رہی ہے ہائے نفس!

گرام روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

یا خدا! رحمتِ تری حاوی ہے تیرے قہر پر

فضل و رحمت کے سہارے جی رہا بدکار ہے

بندہ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
 مغفرت فرماء الہی! تو بڑا غفار ہے
 موت کے جھکلوں پر جھکنے آرہے ہیں المدد
 سخت بے چینی کے عالم میں گھرا بیمار ہے
 اب سر بالیں خدارا مسکراتے آئیے
 جاں بکب شاد مدینہ طالب دیدار ہے
 غسل دینے کے لئے غستال بھی اب آچکا
 غسل میت ہو رہا ہے اور کفن میتار ہے
 یا نبی! پانی سے سارا جسم میرا ڈھل گیا
 نامہ اعمال کو بھی غسل اب درکار ہے
 لا د کر کنڈھوں پر احباب آہ! قبرستان چلے
 واسطے تدفین کے گھرا گڑھا میتار ہے
 قبر میں مجھ کو لٹا کر اور مٹی ڈال کر
 چل دیے ساتھی نہ پاس اب کوئی رشتہ دار ہے

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا
 جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے
 یا رسول اللہ! آکر قبر روش سمجھے
 ذات بے شک آپ کی تو منیع انوار ہے
 قبر میں شاہ مدینہ آچکے مُنکر نکیر
 ہو کرم! اللہ بندہ بیکس و ناچار ہے
 یا نبی! جنت کی کھڑکی قبر میں گھلوایے
 پھر تو فضل رب سے اپنی قبر بھی گزار ہے
 ٹو نے دنیا میں بھی عیوب کو چھپایا یا خدا
 حشر میں بھی لاج رکھ لینا کہ ٹو ستار ہے
 نیکیاں پلے نہیں آقا شفاعت سمجھے
 آپ کی نظرِ کرم ہوگی تو یہا پار ہے
 یا نبی! عطار کو جنت میں دے اپنا بھوار
 وابطہ صدیق کا جو تیرا یار غار ہے
 کاش! ہوا یہی مدینے میں کبھی تو حاضری
 یہ خبر آئے وطن میں مر گیا عطار ہے

مجھ کو درپیش ہے پھر مبارک سفر قافلہ اب مدینے کا متیار ہے

مجھ کو درپیش ہے پھر مبارک سفر
تیکیوں کا نہیں کوئی تو شہ فقط
میری جھولی میں اشکلوں کا اک ہار ہے
پکجھنے سجدوں کی سوغات ہے اور نہ پکجھ
زہد و تقویٰ مرے پاس سرکار ہے
چل پڑا ہوں مدینے کی جانب مگر
باۓ سر پر گناہوں کا انبار ہے
خزم و عصیاں پہ اپنے لجاتا ہوا
در پہ حاضر یہ تیرا گنہگار ہے
مجھ سا عاصی بھی امت میں ہو گا کہاں!
تیرا خانی کہاں! شاہ کون و مکان
کیا کوئی مجھ سے بڑھ کر بھی حصدار ہے؟
یا نی! شجھ پہ لاکھوں دُروڑ و سلام
اس پہ بے ناز مجھ کو ہوں تیرا غلام
مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے
محروم کو شہا! بخشواتا ہے ٹو
اپنی امت کی گزری بناتا ہے ٹو

غم کے ماروں کو سینے لگاتا ہے تو
 غزدوں بے گسوں کا ٹو غنوار ہے
 سرورِ آنیاء رحمتِ دوسراء
 ٹو ہی مشکل کھا ٹو ہی حاجت روا
 جب بھی سر پر مرے کوئی ٹوٹی نہ
 اذنِ رب سے تو میرا مددگار ہے
 نہیں جمِ مبارک کبھی بوڑیا
 باٹھ تکلیہ ہے بستر کبھی خاک کا
 جان و دل سادگی پر ہوں اُس کی فدا
 جو کہ سارے رسولوں کا سردار ہے
 دو ترپنے کا آقا قریبہ مجھے
 دے دو نکتہ جگر چاک سینہ مجھے
 چشمِ تر دے دو شاہ مدینہ مجھے
 تیرے غم کا یہ بندہ طلب گار ہے
 ٹھوکریں ذر بدر کب تک اب لکھاؤں میں
 پھر مدینے مقدار سے جب آؤں میں
 کاش! قدموں میں سرکار مر جاؤں میں
 یا نبی! یہ تمنائے بدکار ہے
 سنتیں مصطفیٰ کی ٹو اپنائے جا
 دین کو خوب محنت سے پھیلائے جا
 یہ وصیت ٹو عطار پنچائے جا
 اُس کو جو ان کے غم کا طلبگار ہے

دینیہ

لے چکائی

عیدِ میلاد النبی ہے دل بڑا مسرور ہے

عیدِ میلاد النبی ہے دل بڑا مسرور ہے
 ہر طرف ہے شادمانی رنج و غم کافور ہے
 اس طرف جو نور ہے تو اس طرف بھی نور ہے
 ذرہ ذرہ سب جہاں کا ٹور سے معمور ہے
 ہر مالک ہے شادماں خوش آج ہر اک خور ہے
 ہاں! مگر شیطان مع رفقاء بڑا زنجور ہے
 آمدِ سرکار سے ظلمت ہوئی کافور ہے
 کیا زمیں کیا آسمان ہر سمیت چھایا نور ہے
 جشنِ میلاد النبی ہے کیوں نہ جھوٹیں آج ہم
 مسکراتی ہیں بھاریں سب فضا پر ٹور ہے
 ہو رہی ہیں چار جانب باشیں انوار کی
 دشت و گہسار و چین ہر شے پہ چھایا نور ہے

مل کے دیوانو! پڑھو سارے دُرود اب جھوم کر
 آج وہ آیا جہاں میں جو سراپا نور ہے
 آئِمہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
 تیرا آنکن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے
 غزدو! تم کو مبارک! غم غلط ہو جائیں گے
 آگیا وہ جس کے صدقے ہر بلا کافور ہے
 آج دیوانے مدینے کے سبھی یہ شادماں
 میٹھے آقا کی ولادت سے ہر اک مسرور ہے
 بخش دے مجھ کو الٰہی بھر میلادِ الٰہی
 نامہ اعمال عصیاں سے مرا بھرپور ہے
 گلِ نبی خدا کا اُس کو بھی تو اب دیدار ہو
 یا الٰہی! جو مدینے سے ابھی تک دور ہے

آپ کی نظرِ کرم سے کام بنتے ہی گئے
ورنہ آقا یہ گدا تو بے کس و مجبور ہے
یا الہی! اپنے پیارے کا عطا ہو غم مجھے
خوش نصیبی اُس کی اُن کے غم میں جو رنجور ہے
شان کیا پیارے عمالے کی بیاں ہو یابی
تیرنے نقل پاک کا ہر ذرہ رشک طور ہے
صد کروڑ افسوس! فیشن کی نجاست چھائی
آہ! اک تعداد اُن کی سُٹتوں سے دور ہے
”ہوں غلامِ مصطفیٰ“ اپنا تو دعویٰ ہے یہی
کاش! آقا بھی یہ فرمادیں ہمیں منظور ہے
وہ پلا سے اہل محشر دیکھتے ہی بول انھیں
آگیا عطار دیکھو عشق میں مجنور ہے

میٹھا مدینہ دور ہے جانا ضرور ہے

میٹھا مدینہ دور ہے جانا ضرور ہے
 جانا نہیں ضرور ہے جانا ضرور ہے
 راہِ مدینہ کے سبھی کانٹے ہیں پھول سے
 دیوانہ باشغور ہے جانا ضرور ہے
 ہوتا ہے سخت امتحان الفت کی راہ میں
 آتا مگر سُرور ہے جانا ضرور ہے
 عشقِ رسول دیکھنے جبھی بلال کا
 زخموں سے چور چور ہے جانا ضرور ہے
 پُر خار راہ پاؤں میں چھالے بھی پڑ گئے
 اس میں بھی اک سُرور ہے جانا ضرور ہے
 ہمت جواب دے گئی سرکار المدد!
 زائر تھکن سے چور ہے جانا ضرور ہے

کیوں تھک گئے پلٹ گئے بھائی! بتائیے؟
 یہ آپ کا قصور ہے جانا ضرور ہے
 جو راہ طیبہ کی ہیں ڈرلتی ٹھوپتیں
 یہ نفس کا فثور ہے جانا ضرور ہے
 عشق کو تو ملتی ہے غم میں بھی راحت اور
 آتا ہذا ضرور ہے جانا ضرور ہے
 سرکار کا مدینہ یقیناً بلاشبہ
 قلب و نظر کا نور ہے جانا ضرور ہے
 منظرِ حسین و دلکشاً اُن کے دیار کا
 ہاں دیکھنا ضرور ہے جانا ضرور ہے
 دیکھوں گا جا کے گنبدِ خضرا کی میں بہار
 روپہ وطن سے دور ہے جانا ضرور ہے

محراب و مہنگا آپ کے ڈوبے ہیں نور میں
 جالی بھی نور نور ہے جانا ضرور ہے
 چادر تی ہے گنبدِ خضرا پ نور کی
 بینار نور نور ہے جانا ضرور ہے
 پُر نور ہر پہاڑ تو طیبہ کی خاک کا
 ہر ذرہ رشکِ طور ہے جانا ضرور ہے
 شاہ و گدا فقیر و غنی ہر کسی کا سر
 خم آپ کے حضور ہے جانا ضرور ہے
 پہتر اسی برس ہو تو جلدی بُلائیے
 یہ انتباح حضور ہے جانا ضرور ہے
 مرضی تمہاری تم سنو یا مت سنو مگر
 اپنی تو رث حضور ہے جانا ضرور ہے
 عطّار قافلہ تو گیا تم بھی اٹھ چلو
 منزلِ اگرچہ دور ہے جانا ضرور ہے

سارے نبیوں کا سرور مدینے میں ہے

سارے نبیوں کا سرور مدینے میں ہے سب رسولوں کا افسر مدینے میں ہے
 لطف جنت سے بڑھ کر مدینے میں ہے میٹھے بخوب کا گھر مدینے میں ہے
 کیا ہوا بھی مُعْطَر مدینے میں ہے سب فضا بھی متور مدینے میں ہے
 کر کے ہجرت یہاں آگئے مصطفے روشنی آج گھر گھر مدینے میں ہے
 جانتے ہو مدینہ ہے کیوں دل پسند دلوں عالم کا سرور مدینے میں ہے
 سارے دیوانے پیتاں ہیں اس لئے شاہ کی قبر انور مدینے میں ہے
 کیا سماں کیف آور مدینے میں ہے نور کی دیکھو برسات ہے چارسو
 بھجوہ فرقت کے یہاں کو لے چلو راحت جان مُفْتَر مدینے میں ہے
 دور رہ کر ہے دیران کی زندگی موت بھی کیف آور مدینے میں ہے
 کیوں کمبوپ دا ور مدینے میں ہے ہے مدینے کا رتبہ برا خلد سے
 مالداروا! نہ اتراؤ تم مال پر ان کا ملتا تو نگر مدینے میں ہے

اپنی مزیل کو پالو گے آجائے تم بھولے بھکلوں کا رہبر مدینے میں ہے
 بھول جاؤ گے پیرس کی سب رائقیں وہ سماں رُوح پروردہ مدینے میں ہے
 دشمنو! مت اکیلا سمجھنا مجھے میرا حامی دیا اور مدینے میں ہے
 آکو عصیاں شعار و نہالو یہاں رحمتوں کا سمندر مدینے میں ہے
 خشر میں جام کوڑ کی بے گر طلب آؤ ساقی کوڑ مدینے میں ہے
 آؤ آؤ گنہگارو! آجائے تم شافعی روزِ محشر مدینے میں ہے
 اے شفاعت کے امیدوارو! چلو! شافعی روزِ محشر مدینے میں ہے
 تم شفاعت میں شک مت کرو زارو! شافعی روزِ محشر مدینے میں ہے
 ”چل مدینہ“ وہی ہو سکے جس کا دل گھر میں رہ کر بھی اکثر مدینے میں ہے
 ”چل مدینہ“ کا دیوانو! مودود سنو جلد ہر یام قدر مدینے میں ہے
 بزر گنبد کا عطّار منظر تو دیکھ
 کس قدر کیف اور مدینے میں ہے

کیوں ہیں شاد دیوانے! آج غسلِ کعبہ ہے

(الحمد لله عز وجل يا شعار ۲۰ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۱۷ھ کو صحابہؐ میں غسلِ کعبہ کے وقت لئے گئے)

کیوں ہیں شاد دیوانے! آج غسلِ کعبہ ہے
 جھومنتے ہیں متانے آج غسلِ کعبہ ہے
 غسل ہو رہا ہے پر ہیں طواف میں مشغول
 گردِ شعع پروانے آج غسلِ کعبہ ہے
 ”چل مدینہ“ والوں پر ساقیا کرم کروو!
 دو چھلکتے پیانے آج غسلِ کعبہ ہے
 اپنے رب کی الفت میں پیش کیجھے ملکر
 آنسوؤں کے نذرانے آج غسلِ کعبہ ہے
 جانِ رحمت آجائے ہوں گے خیر سے آباد
 سب والوں کے ویرانے آج غسلِ کعبہ ہے
 جان کو مررت ہے روح کو بھی ہے فرحت
 اس خوشی کو دل جانے آج غسلِ کعبہ ہے
 لطف جو ملا مجھ کو کیا بتاؤں میں عطار
 اس کو میرا دل جانے آج غسلِ کعبہ ہے

اللہ کی رَحْمَت سے پھر عَزِّم مدینہ ہے

اللہ کی رَحْمَت سے پھر عَزِّم مدینہ ہے
 پھر عَزِّم مدینہ ہے بیمار سفینہ ہے
 چند اشک، ندامت کے ہے زادِ سفر میرا
 پئے میں عبادت کا کوئی نہ خزینہ ہے
 گوراہ مدینہ پر میں چل تو پڑا ہوں پر
 افسوس سلیقہ ہے کوئی نہ قرینہ ہے
 صدّقے میں محمد کے دے بخش اُسے یار ب
 مجرم ہے جو عاصی ہے بدکار و کمینہ ہے
 اے ٹور خدا آ کر چکا دو پئے مرشد
 سرکار مرے دل کا بے ٹور گنگینہ ہے
 جسمانی مريضوں کو اللہ شفا دیے
 اچھا ہے فقط وہ جو بیمار مدینہ ہے

تم جانتے ہو کیا ہے یہ دعوتِ اسلامی
 فیضانِ مدینہ ہے فیضانِ مدینہ ہے
 سرکار کی سُنّت کی تبلیغ کئے جاؤ
 جام آپ کے ہاتھوں سے گردش میں پینا ہے
 ہر دم مرے ہونٹوں پر بُس ڈُکرِ مدینہ ہو
 یہ میری تمنا اے سلطانِ مدینہ ہے
 عشقاقِ تڑپتے ہیں یادِ شہ بُطھا میں
 آتا یہ جہاں میں جب بھی حج کامہینا ہے
 محبوب کا متنانہ سرکار کا دیوانہ
 دل اس کا مدینہ ہے سینہ بھی مدینہ ہے
 غم میٹھے مدینے کا اے کاش! کمل جائے
 ارمان یعنی دل میں اے شادِ مدینہ ہے

ٹو کر دے عطا مجھ کوروتی ہوئی آنکھیں اور
 غم میں ترے آقا جو جلتا ہوا سینہ ہے
 افسوس مرض بڑھتا جاتا ہے گناہوں کا
 دے دستجھ ٹھفا غرض اے سرکارِ مدینہ ہے
 دنیا کا گلستان کیا جنت کی مہک سے بھی
 خوبیوں میں کہیں بڑھ کر آقا کا پسند ہے
 روتا ہوا پہنچا تھا روتا ہوا لوٹا تھا
 بیس وصل کی دو گھریاں پھر بھر مدینہ ہے
 دولت کی فراوانی ہے مانگنا نادانی
 بس اصل میں دولت تو ألفت کا خزینہ ہے
 عشق کی نظروں میں ویران گلستان ہیں
 دل ان کا تو شیدائے صحرائے مدینہ ہے
 عطار کو گر ٹو بھی ٹھکرا دے کہاں جائے
 تیرا ہے یہ تیرا ہے گو لاکھ کمینہ ہے

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے

(اس کلام کا مطلع (پیداشر) کی ہालوم شاعر کا بے اس کی تحریر پر کلام لکھا گیا ہے)

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عمر یونہی تمام ہوتی ہے
 پوری کب آرزو مدینے کی شاد و خیر الانام ہوتی ہے
 مصطفیٰ کا ہے جو بھی دیوانہ سنتوں کا ہے جو بھی شیدائی
 اُس پر رحمتِ مدام ہوتی ہے اُس پر دوزخِ حرام ہوتی ہے
 بحقور زائروں کی ملکے میں صبح، طیبہ میں شام ہوتی ہے
 دُور کب غم کی شام ہوتی ہے یا حبیب خدا کرم کر دو!
 خوب انساں کو کرتی ہے رسوا گر تکبیر ہودل میں ذرہ بھر
 سن لو جنتِ حرام ہوتی ہے مال و دولت کے عاشقوں کی ہر
 آرزو ناتمام ہوتی ہے یا عمر! دین حق کے آغا پر
 تیغ کب بے نیام ہوتی ہے پائے رتبہ شہید کا خلد اُس
 کیلئے دُو ہی گام ہوتی ہے سن لو ہر ایک نیک شخصیت
 قابلِ احترام ہوتی ہے اٹھو عطار طیبہ چلتے ہیں
 ان کی رحمت تو عام ہوتی ہے

دینہ

۱: بیشش ۲: قدم

جس طرف دیکھنے گاشن میں بہار آئی ہے

جس طرف دیکھنے گاشن میں بہار آئی ہے
دل مگر دشت مدینہ کا تمٹائی ہے
خوشنما پھول گلستان میں کھلے ہیں لیکن
میرا دل خارِ مدینہ ہی کا شیدائی ہے
مصطفیٰ کی یہ عنایت ہے کہ میرے دل میں
شلیل سبز کی تصویر آتی آتی ہے
جب کبھی جس نے بھی پالی ہے جہاں کی نعمت
آدا! مجھور پہ ناچار پہ رنج و غم کی
چار جانب سے شہا! کامی گھٹا چھائی ہے
لب پر رہ رہ کے بھی ایک دعا آئی ہے
فوراً امداد شہا آپ نے فرمائی ہے
کر دو سیراب دلِ تشد کو اب تو ساقی!
شربت دید کا مدت سے تمٹائی ہے
لند خود آکے مری نور سے چکائی ہے
لڑپ انہی راتخا گناہوں کا میں خندق جاؤں
نیزع میں، قمر میں، میرانِ عمل اور پل پر
ہر جگہ آپ کی نسبت ہی تو کام آئی ہے
ستھنیں شاہِ مدینہ کی ٹو اپنائے جا
دُنوں عالم کی فلاح اس میں مرے بھائی ہے
مالِ دوست کی ہوس دل سے منادے یارب
سوئی سرکار کا عطار تمٹائی ہے

مدینہ

ل: زیباں بزرگ شلیل شریف کی سچی تصویرِ مراد نہیں، روشن رسول کی محبوبت مراد ہے۔

بُلا وَا دُو بَارَهُ پُھرَ اک بَارَ آئَے

بُلا وَا دُو بَارَهُ پُھرَ اک بَارَ آئَے
 مدینے میں آقا! گنہگار آئے
 مرے اشک بہنے لگیں کاش اُس دم
 نظر ہوں ہی طیبہ کا گلزار آئے
 دل مُضطرب^۱ کی بڑھے میقراری
 تُرپ کر گروں ہوں ہی دربار آئے
 نظر میں نہیں کوئی پچتا گلتاں
 پسند اس کو صحرائے سرکار آئے
 ہے اپنی جگہ مُسْن پھولوں کا لیکن
 مخلات اونچے نہیں چاہتا میں
 پسند اس کو طیبہ ہی کا خار آئے
 عقیدت سے سر جھک گیا اس گھری جب
 مخلات اونچے نہیں چاہتا میں
 نظر بزر گنبد کے انوار آئے
 ترے سبز گنبد پ جائے وہ قربان
 مدینے میں جو کوئی اکابر آئے
 تمہاری ففاقت کا گھدار شہرے
 جو دربار میں بخت بیدار آئے
 ترے ہی کرم سے ہمارا بھرم ہے
 گناہوں کا سر پر لئے بار آئے
 عطا ہو سند مغفرت کی عطا ہو
 ادھر بھی مسیحا نگاہِ خفا ہو
 ترے دار پر عصیاں کے بیمار آئے
 گناہوں کی کثرت سے گھبرا گئے جب
 وہ محشر میں سوئے گنہگار آئے
 ہوئی قبر روش ہماری اُسی دم
 لئے جب وہ چہرہ پنکدار آئے
 مدینہ

لی: میقرار ۳: کاغذ ۲: بوجھ

پئے پیر و مُرِشدِ نبیمیں اپنا کہدو یہ ہم آرزو لے کے دربار آئے
 شہا تجھ سے تجھ ہی کو ناگنیں گے ہم تو ترے دار پ جس روز سرکار آئے
 دوا ہر مرض کی ہے خاکِ مدینہ شفا پائے دار پ جو بیدار آئے
 سرخُرِ دامن میں لیں گے اُسے جو ندامت سے روتا گنگہار آئے
 ترے عشق میں ایسا ہو جاؤں بے خود کبھی ہوش مجھ کو نہ سرکار آئے
 اشارہ ملے کاش! جنت کا فورا سرخُرِ جس دم یہ بدکار آئے
 نگاہِ کرم ہو کرمِ جانِ عالم دل غم زدہ لے کے غنوار آئے
 سدا سُخنیں عام کرتا رہوں میں اسی حال میں موت سرکار آئے
 پئے شاہِ کرب و بلا موت مجھ کو مدینے کی گلیوں میں سرکار آئے
 سب اسلامی بہنوں کو پردہ عطا ہو نہ پاس ان کے ابلیسِ عیار آئے
 سب اسلامی بھائی بھی فیشن سے بھاگیں شہا! سٹنوں پر انہیں پیار آئے
 بلالو مدینے میں شاہِ مدینہ ترپتا ہوا کاش! بدکار آئے
 ترے غم میں بے حال ہو جائے آقا
 پٹ کے جو طیبہ سے عطار آئے

نہ کیوں آج جھومیں کہ سرکار آئے

نہ کیوں آج جھومیں کہ سرکار آئے خدا کی خدائی کے مختار آئے
 نہ کیوں بارہویں پرمیں پیار آئے کہ آئے اسی روز سرکار آئے
 وہ آئے دُو عالم کے مختار آئے لوآج آئے امت کے غنووار آئے
 مرئت سے ہم کیوں نہ دھومیں پاگیں ہمارے شہنشاہ و سردار آئے
 مسلمانو! صحیح بہاراں مبارک وہ برساتے انوار سرکار آئے
 مبارک تجھے آمینہ ہو مبارک ترے گھر شہنشاہ ابرار آئے
 مبارک حلیہ تجھے بھی مبارک ترے گھر میں نبیوں کے سردار آئے
 مبارک تمہیں غم کے مارو مبارک نمادائے غم بن کے غنووار آئے
 سوال اپنی امت کی بخشش کا کرتے وہ ہم عاصیوں کے طرفدار آئے
 تیمیوں کے والی غربیوں کے حامی وہ آفت زدؤں کے مددگار آئے
 مصیبت کے ماروں کی ڈھاریں بندھانے بغلتہ دلوں کے خریدار آئے

سیاہی ہمارے گناہوں کی دھونے
 بہاتے ہوئے اٹک سرکار آئے
 جہاں میں وہ سکھ بٹھانے کو دیں کا
 منانے وہ باطل کے آثار آئے
 نہ کیوں آج جشن ولادت منائیں
 نظر رب کی رحمت کے آثار آئے
 عذر ہم کو بارہ کا کیوں ہونہ پیارا
 کہ بارہ کو دنیا میں سرکار آئے
 گھٹا چھا گئی ہر طرف رہتوں کی
 غدڑ ہم کو بارہ کا کیوں ہونہ پیارا
 چلو اے گرداؤ! چلو بے نواو
 ڈرودوں کے گجرے لیے اب بڑھو تم
 ”نہیں“ جن کی پیاری زبان پر نہیں ہے
 ولادت کا صدقہ جیوں میں جہاں تک
 وہ ملکے میں خیوں کے سالار آئے
 نہ نزدیک دنیاۓ بیکار آئے
 شہا چشمِ نم کے طلبگار آئے
 نہ ہم کو فسی شاہ بے کار آئے
 ولادت کا صدقہ ہو اخلاق اپھا
 ہو، اچھائیوں پر مجھے پیار آئے
 ولادت کا صدقہ گناہوں سے نفرت

ولادت کا صدقة بقیع مبارک
 کی دو گز زمیں کے طلبگار آئے
 ولادت کا صدقة ہوں پابندست
 ہمیں عارفیش سے سرکار آئے
 ولادت کا صدقة بیال میں اثر دو
 ہو إصلاح اس کی جو بدکار آئے
 ولادت کا صدقة مدینے میں آقا
 مجھے موت اے میرے سرکار آئے
 ولادت کا صدقة نقاب اب اٹھا دو
 لیے ہم سب اُمید دیدار آئے
 ولادت کا صدقة جگہ بیر مرکز
 ملے یہ لئے عرض سرکار آئے
 ولادت کا صدقة پڑوی ہانا
 شہا خلد میں جب یہ بدکار آئے
 ولادت کا صدقة شہا زندگی بھر
 مدینے میں ہر سال عطار آئے

دینہ

۱: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزُوْجَلٌ وَلَادَتِ پاک کے صدقے باب المدینہ کراچی میں پرانی
 سبزی منڈی کے پاس دعوت اسلامی کیلئے تقریباً دس ہزار گز جگہ اور اب وہاں عالمی
 مدنی مرکز قیضاں مدینہ اور جامعۃ المدینہ کی عالی شان عمارت قائم ہے۔

اپنا غم یا شو آشیا دیجئے چشم نم یا حبیب خدا دیجئے

چشم تم یا صب خدا دیجئے
 چاک سیدہ شہ دوسرا دیجئے
 مجھ کو آقا مدینے ملا لجئے
 در پہ بلو کے جلوہ دکھا دیجئے
 میرا سیدہ مدینہ بنا دیجئے
 اشکار آنکھ ہو جائے مجھ کو عطا
 آنسوؤں کا خزانہ شہا دیجئے
 سوز الفت کے دل میں خلاۓ دیے
 اور بے تاب میں خاطری کے لئے
 مجھ کو اخبار تھا چلے چھوڑ کر
 ٹھپ اندر ہے یا شاد ہن و بھر
 ہے گناہوں کا آثار سلطان دیں!
 چاک ہو جائے پردہ نہ میرا کہیں
 کاش! تیکی کی دعوت میں دوں جا جا
 گر بتم ہو اسے بھی سہوں جا جا
 پھر عرب کی حسین واویاں دیکھئے
 روزہ روزہ پاک کی جالیاں دیکھئے
 ہے تمنائے عطا ر اندوہ لیں
 بس یقیح نہارک میں آ گز زمیں

لے: اندوہ گیس یعنی رنجیدہ

اِذنِ طیبہ عطا کیجئے

اِذنِ طیبہ عطا کیجئے پھر کرم مصطفیٰ کیجئے
 پھر مدینے میں آجائیں ہم ایسا احسان شہا کیجئے
 لو مدینہ قریب آگیا زائرو! آنکھ وَا کیجئے
 سبز گنبد پر اے زائرو! جان اپنی فدا کیجئے
 دے کے غم اپنا دنیا کے ہر رنج و غم کی دوا کیجئے
 رات دن کاش! رویا کروں ایسی رفت عطا کیجئے
 اک نظر ہی کی تو بات ہے مست و بیخود شہا کیجئے
 کوئی پھیر اغربیوں کے گھر خیر سے تُرورا کیجئے
 زورِ طوفان ہے ناخدا پار بیڑا مرا کیجئے
 ماہِ میلاد پھر آگیا ذُکر، میلاد کا کیجئے
 چھیرنا ہو جو شیطان کو اُن کا چرچا کیا کیجئے
 از پئے شاہِ کرب و بلا دُور رنج و بلا کیجئے
 اپنے قدموں میں مدفن عطا یار رسول خدا کیجئے
 قبر میں گھپ اندر را ہے آپ آکر اب چاندنا کیجئے

پیارے آقا خزانہ مجھے
 آنسوؤں کا عطا کیجئے
 حاسدؤں سے حسد کا مرض
 سارے آغا کا خانہ خراب
 دشمنوں سے نہ ہرگز ڈرول
 میرے سارے مجھتین کو
 جس قدر میرے احباب ہیں
 آو! مجرم ہے میزان پر
 پاسِ حُسن عمل ہے کہاں!
 آو! تاریکی پل صراط!
 فردِ جرم آہ! عائد ہوئی
 لے کے دوزخ ملاٹک چلے
 کھانہ جائے کہیں مجھ کو آگ
 اب شفاعت پئے اہل بیت
 چار یاروں کا صدقہ شہا
 اذن، عطار کو اب حضور
 حاضری کا عطا کیجئے

آنسوؤں کا عطا
 دور یامصطفیٰ کیجئے
 یاعلیٰ مرتضیٰ کیجئے
 حوصلہ وہ عطا کیجئے
 جامِ الفت عطا کیجئے
 شاہ! سب کا بھلا کیجئے
 پلہ بھاری مرا کیجئے
 لطف شاہِ ولی کیجئے
 رحمِ شمسِ اللہی کیجئے
 اب شفاعت شہا کیجئے
 آپ آکر رہا کیجئے
 رحم و لطف و عطا کیجئے
 یاشقیع الورا کیجئے
 خلد میں جا عطا کیجئے

مجد پہ چشمِ شفا کیجئے

مجھ پہ چشمِ شفا کیجئے دور بار گنہ کیجئے
 آہ! عصیاں کی طغیانیاں اب مدد ناخدا کیجئے
 ہو گیا قلب ہائے سیاہ لطف نورِ خدا کیجئے
 کوششوں سے بھی چھٹتے نہیں ان گناہوں کا کیا کیجئے
 بائے! عصیاں نے توڑی کمر کچھِ مراء، مصطفے کیجئے
 مال کے جال میں پھنس گیا مجھ کو آقا رہا کیجئے
 بارِ عصیاں تلتے دب گیا آپ آ کر کھڑا کیجئے
 دُر و عصیاں سے مجھ کو شفا اے مسیح! عطا کیجئے
 قلبِ پتھر سے بھی سخت ہے اس کو نرمی عطا کیجئے
 چارہ گرلے چھوڑ کر چل دینے چارہ لا دوا کیجئے
 جگگا دتبے قلبِ سیاہ لطفِ بدرا اللہی کیجئے
 اب گناہوں کی عادت چھٹے چشمِ رحمت شہا! کیجئے
 اب کرم سوئے ختنے جگر شاہِ ارض و سما کیجئے
 چاند چیرا تھا ہوں، سوئے دل اک اشارہ ذرا کیجئے
 مدد دینے

ل:ڈاکٹر۔ طبیب

حُتْ دنیا کی مسٹی سوار
 چشمِ رحمت حبیب خدا
 یانی! آپ ہی کچھ علاج
 راہ بھولا چھٹا کارواں
 دین پر استقامت عطا
 مثلِ نسل ترپتا رہوں
 سُتوں کی بہاریں عطا
 بھائیو! گر سکوں چاہئے
 دین کے واسطے دیکے وقت
 سُتھیں سیخنے کیلئے
 چاہتے ہو کہ راضی ہو رب
 ان کی یادوں میں کھو جائیے
 مجھ کو آقا عطا اپنا عشق
 اہلِ ایمان کو فیشن سے پاک
 ہو خداں دور آئے بہار
 کاش! عطار کی مغفرت
 ہو کرم سرورا کیجھے

سبر گنبد کی زیارت کیجئے

سبز گنبد کی زیارت کیجئے زاروا! سامان راحت کیجئے
 گنبد حضرا کے جلوے دیکھ کر خوب روشن اپنی قسم کیجئے
 آگیا میٹھا مدینہ آگیا جھوم کر خوب ان کی مدحت کیجئے
 مسجدِ نبوی میں ہر دم بھائیو! دل لگا کر اب عبادت کیجئے
 زاروا! رو رو کر ان کے سامنے پیش اپنی اپنی حاجت کیجئے
 قلبِ منظرِ چشمِ تر سوز جگر یا نبی! مجھ کو عنایت کیجئے
 از پئے احمد رضا مجھ کو عطا سُنت پر استقامت کیجئے
 از پئے غوثِ الواری یامصطفیٰ میرے ایماں کی حفاظت کیجئے
 از طفیلِ مرشدی دل سے مرے دور دنیا کی محبت کیجئے
 فاطمہ زہرا کا صدقہ مجھ سے دور نفس و شیطان کی شرارت کیجئے
 دور غم دنیا کے فرمادیجئے غمِ مدینہ کا عنایت کیجئے

اپنے اخلاقی کریم سے مجھے ایک ذرہ ہی عنایت کیجئے
 ذرہ عصیاں کی دوا کیجسے عطا عاصیوں پر چشمِ رحمت کیجئے
 عادتِ عصیاں نہیں جاتی حضور آپ ہی کچھ جانِ رحمت کیجئے
 مجھ کو توفیقِ عبادت ہو عطا مجھ کو پابندِ شریعت کیجئے
 سنوں کی ہر طرف آئے بہار دورِ فیشن کی نگوست کیجئے
 یا نی! مجھ کو بقیع پاک میں بہر مدن جا عنایت کیجئے
 ہوں نہایت ہی ضعیف و ناتوان میری دشمن سے حفاظت کیجئے
 ہو عطا سوزِ بلال آقا مجھے اور اپنا غم عنایت کیجئے
 ٹھپ اندر ہیرے میں ہوں تباہِ الہمد قبرِ روشن نورِ عزت کیجئے
 عیبِ محشر میں نہ گھل جائیں کہیں سایہِ دامانِ رحمت کیجئے
 گرمیِ محشر سے جاں بے مفتر ب جامِ کوثر اب عنایت کیجئے
 مجرموں کی صاف میں ہوں آقا کھڑا یا نی! آکرِ شفاقت کیجئے

کر بلا والوں کے صدقے مجھ سے دور یا نبی! رُخ و مصیت کیجئے
 مختصر سی زندگی ہے بجا نہیو! نیکیاں کیجسے نہ غلطت کیجئے
 گر رضاۓ مصطفیٰ درکار ہے ستون کی خوب خدمت کیجئے
 سُنْتَین اپنا کے حاصل بجا نہیو! رحمتِ مولیٰ سے جلت کیجئے
 عیدِ میلادِ اُنہیٰ پر بجا نہیو! خوب اظہارِ مررت کیجئے
 پھر کے ماروں پر بھی چشم کرم! اذن، طیبہ کا عنایت کیجئے
 میرے چہرے پر کفنِ ذہک دیجئے ساتھیو رُسو مجنحے مت کیجئے
 ابِ نقابِ رُخِ الٹ دیجے خُضور جان بلب پر چشمِ رحمت کیجئے
 حاضر دربار پھر بدکار ہے پھر دیجئے
 بڑھتے جاتے ہیں گنہ عطار آد! کچھ تو اظہارِ ندامت کیجئے
 سبزِ گنبد پر فدا ہو جائیے
 کیجئے عطارِ نہمت کیجئے

مجھ پہ چشمِ کرم کیجئے

لطف شادِ اُمَّ سُبْحَنَ
 اب تو نظرِ کرم سُبْحَنَ
 دُور رنج و اُمَّ سُبْحَنَ
 یا نبی! اب کرم سُبْحَنَ
 تاجدارِ حرم سُبْحَنَ
 زارو! سر کو خم سُبْحَنَ
 ہر گھری دم بدم سُبْحَنَ
 مرحمت اپنا غم سُبْحَنَ
 مجھ پہ ایسا کرم سُبْحَنَ
 یافعی اُمَّ سُبْحَنَ
 اپنا غم چشمِ نم سُبْحَنَ

مجھ پہ چشمِ کرم سُبْحَنَ
 از طفیلِ بلال و رضا
 از طفیلِ حسین و حسن
 کاش! طبیب کی ہو حاضری
 اب بقیع مبارک عطا
 بزرگ نبید کا چکا وہ نور
 ذکرِ سرکار کا بھائیو!
 دور کر کے زمانے کے غم
 میرا سینہ مدینہ بنے
 اب خدار اشفاعت مری
 از پئے پیر و مرشد عطا

آہ! عطّار بدکار ہے

لِلٰهِ اس پر کرم سُبْحَنَ

خوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آگئے

خوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آگئے سرکار آگئے، شہر ابرار آگئے
 سب جھوم جھوم کر کہو سرکار آگئے دُنوں جہاں کے مالک وختار آگئے
 دُکھیوں کے حامی و غم خوار آگئے دُغزدروں کے بے کسوں کے مدگار آگئے
 وہ مسکراتے خلق کے سردار آگئے چکاتے اپنا پچھہ چندار آگئے
 ہے آج جشنِ امداد سرکار چار سو دنیا میں آج نبیوں کے سالار آگئے
 خوشیوں کے لمحے آگئے دیوانے جھوم اٹھے عیدوں کی عید آگئی سرکار آگئے
 دانیٰ حلیمه میں تیری تقدیر پر شمار گودی میں تیری احمدِختار آگئے
 پڑھتے ڈرود سارے ہی تعظیم کو انھوں اُٹھ کر پڑھو سلام کہ سرکار آگئے
 دیوانو! آؤ امداد بی بی کے گھر چلیں سُجھ بھاراں ہو گئی سرکار آگئے
 لہراو! بزر پرچم اے اسلامی بھائیو! گھر گھر کرو پر انگاں کہ سرکار آگئے
 اُمت کی مغفرت کے طلب گار آگئے ہوتے ہی پیدا کرتے ہیں اُمت کو یادا پ

رَحْمَوْنَاهُ گارو نہ اب خوف خشکا
 اے مجرمو! تمہارے طریقہ ندار آگئے
 اے غمزدو! تمہاری تو بس عید ہو گئی
 آفت زدو! تمہارے مددگار آگئے
 یا رب! کرم ہواز پئے میلادِ مصطفیٰ
 بخشش کی آس لے کے گنجگار آگئے
 صدقة خضوراً آپ کے میلاد پاک کا
 دیدہ شفایا گناہوں کے بیمار آگئے
 صدقة بے گا آبینہ بی بی کے گھر میں آن
 کشکول لے کے دوڑتے نادر آگئے
 بھولے نہیں ساتے ہیں عطار آج تو
 دنیا میں آج حامی عطار آگئے

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر روز جمعہ دوسوار
 دُرُزو پاک پڑھا اس کے دوسماں کے گناہ معاف ہوں گے۔

(کنز الفتاویٰ ج ۱ من ۲۵۶ حدیث ۲۲۳۸)

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہئے

شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے
باتکھ اٹھتے ہی بُر آئے ہر مرد عا
وہ دُعاوں میں موئی اثر چاہئے
عاشقانِ نبی کے ہے دل کی صدا
سینز لگنڈ کے سائے میں گھر چاہئے
ذوقِ بڑھتا رہے اٹھک بہتے رہیں
مُفطرِ ب قاب اور پشم تر چاہئے
راتِ دنِ عشق میں تیرے تڑپا کروں
یا نبی! ایسا سوز جگر چاہئے
یاخدا جسم سے جان جب ہو جدا
جلوہ شاہ پیش نظر چاہئے
بس مدینے میں دوگز زمیں دیجھے
اور نہ کچھ اے شہر بخوبیر چاہئے
ہم غریبوں کو روپے پہ بُلوائیے
راہ طیبہ کا زاد سفر چاہئے
اپنے عطار پر ہو کرم بار بار
اذن، طیبہ کا بار و گر چاہئے

غصہ ایمان کو خراب کرتا ہے

حَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا

فرمانِ عبرتِ نشان ہے: غصہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جس طرح الجواہ (جنی ایک کڑوے)۔
روخت کا جماہ (وارس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

(غصہ ایمان کی تبلیغی حجہ ۶۱ ص ۳۲۱ حدیث ۱۴۹۴)

یابو! بس مدینے کا غم چاہئے

یابو! بس مدینے کا غم چاہئے کچھ نہیں اور رب کی قسم چاہئے۔
 میرا سیدہ مدینہ بنا دیجئے چاک قلب و جگر پشم نم چاہئے
 بس مدینے کی یادوں میں کویار ہوں فکر ایسی شہر محترم چاہئے
 یاد میں تیری روتا ترپتا رہوں ایسا غم تاجدار حرم چاہئے
 تاج شاہی نہ دو، بادشاہی نہ دو بس تمہاری نگاہ کرم چاہئے
 میرے جینے کا سامان ہے بس بینی تیرا لطف و کرم دم بدم چاہئے
 آشِ شوق آقا بھڑکتی رہے مجھ کو غم یابو! تیرا غم چاہئے
 دینہ

۱۔ اگر حقیقی مفتوح میں کسی کو ”مدینے کا غم“، یعنی مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً تعظیں کا کامل عشق مل گیا وہ سچا عاشق رسول بن گیا اور عاشق رسول وہی ہوتا ہے جو ”عاشق الہی“ بھی ہوتا ہے۔ جب کوئی ”عاشق خدا و مصطفیٰ“ کا منصب پالے تو اسے اللہ عزوجلیٰ رضا کی میزبانی اور حس سے اللہ عزوجل راضی ہو گیا اس کا ایمان پر خاتم ہو گا اور یقیناً و دعست میں داخل ہو گا۔ اسی لئے عرض کیا ہے کہ مجھے ”مدینے کا غم“ چاہئے کہ یہ نصیب ہو جانے کی صورت میں خدا کی قسم اور کوئی مطالبہ نہیں کہ غم مدینہ کے ذریعے کبھی کچھ حاصل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

جاں بلکہ کے سر ہانے اب آجائیے جامِ دیدار شاہ حرم چاہیے
 تیرے قدموں میں موت اے جیب خدا! اے شہنشاہِ غرب و عجم چاہیے
 دیدو آقا بقیع مبارک مجھے کچھ نہیں اور شہ مختار چاہیے
 مغفرت کی تمہارے کرم سے مجھے اب سند یافتیعِ ائمہ چاہیے
 سارے دیوانے آقا مدینے چلیں اذن طیبہ کا شاہ ائمہ چاہیے
 تیرا سرکار ہوں گرچہ بدکار ہوں تیری رحمت مجھے ہر قدم چاہیے
 چھوٹیں عادات بدیھائیو! موت کی یاد ہر آن اور دم بدم چاہیے
 جو بھی سرکار پڑھ لے ہمارا کلام وہ ترپ انھی ایسا قلم چاہیے
 گر وہ فرمائیں عطار مانگو بھلا!
 میں کہوں گا: ”مدینے کا غم چاہئے“

اب کرم یا مصطفیٰ فرمائیے

اب کرم یا مصطفیٰ فرمائیے
 اذن، طبیہ کا عطا فرمائیے
 یا حسیب کہریا حج کا شرف
 حاضری کی اب سعادت پاؤں میں
 کچھ کرم ایسا شہا فرمائیے
 خواب میں آکر کے کچھ شیریں کلام
 بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ فرمائیے
 جن پر مددے جائیں سب جنت کے پھول
 آن لیوں کو اب تو وا فرمائیے
 بیار رسول اللہ میری مغفرت
 استقامت دین پر ہم کو عطا
 کب تک ترپیں امیران قفس
 قیدِ غم سے اب رہا فرمائیے
 آپ کی الفت میں ہورونا نصیب
 مجھ کو چشمِ نعم عطا فرمائیے
 دُور بیارے مصطفیٰ رنج و بلا
 از طفیل مرتضی فرمائیے
 آپ کے قدموں میں ہو جاؤں شہید
 از طفیل مرتضی فرمائیے
 کچھ سب ایسا شہا فرمائیے
 مجھ کو اللہ اک چھلتا ساقیا
 جام، کوثر کا عطا فرمائیے
 اپنے عاصی کی غفاعت خشتمیں
 شافعی روزِ جزا فرمائیے
 مدنی برقع پہنیں سب بہنیں، کرم
 فاطمہ کا والیط فرمائیے
 ماں میلاد آگیا گھر گھر پر اب
 نصب پر چم سب ہرا فرمائیے

عیدِ میلاد النبی پھر آگئی شکر کا سجده ادا فرمائیے
 عید آئی عید، عیدوں کی بھی عید اٹھے سامان جشن کا فرمائیے
 جھوم کر سارے خوشی سے باربار ”مردبا یامصطفیٰ“ فرمائیے
 ”یار رسول اللہ“ کہنے زور سے شق جگر الہیں کا فرمائیے
 گنبدِ خضرا کے جلوے ہوں نصیب یہ کرم یامصطفیٰ فرمائیے
 دیجئے دردِ مدینہ دیجئے یہ کرم یامصطفیٰ فرمائیے
 میرا سینہ ہو مدینہ یا نبی یہ کرم یامصطفیٰ فرمائیے
 دیجئے سوزِ رضا سوزِ فیا یہ کرم یامصطفیٰ فرمائیے
 نعمتِ اخلاق کر دیجئے عطا یہ کرم یامصطفیٰ فرمائیے
 غبیت و چغلی کی آفت سے بچیں یہ کرم یامصطفیٰ فرمائیے
 ہم ریاکاری سے بچتے ہی رہیں یہ کرم یامصطفیٰ فرمائیے
 نفس و شیطان کی شرارت دور ہو یہ کرم یامصطفیٰ فرمائیے
 دمِ لبوں پر آگیا عطار کا
 اب قدم رنجہ شہا! فرمائیے

جشنِ ولادت کی نعرے

رسول کی آمد مرجا	سرکار کی آمد مرجا
سرودار کی آمد مرجا	سردار کی آمد مرجا
سالار کی آمد مرجا	سالار کی آمد مرجا
مختار کی آمد مرجا	مختار کی آمد مرجا
غمخوار کی آمد مرجا	غمخوار کی آمد مرجا
نذریہ کی آمد مرجا	نذریہ کی آمد مرجا
مُبیر کی آمد مرجا	تاجدار کی آمد مرجا
بصیر کی آمد مرجا	شاندار کی آمد مرجا
شہیر کی آمد مرجا	شہیریار کی آمد مرجا
خیر کی آمد مرجا	شہزادہ ابرار کی آمد مرجا
ظہیر کی آمد مرجا	مشیح انوار کی آمد مرجا
رُوف کی آمد مرجا	حضور کی آمد مرجا
رجیم کی آمد مرجا	پُر فور کی آمد مرجا
کریم کی آمد مرجا	عینور کی آمد مرجا
فیض کی آمد مرجا	اُس نور کی آمد مرجا

مقبول کی آمد مرجا
آمنہ کے پھول کی آمد مرجا
یاسین کی آمد مرجا
لطہ کی آمد مرجا
مرء مل کی آمد مرجا
داتا کی آمد مرجا
پیارے کی آمد مرجا
اولیٰ کی آمد مرجا
اعلیٰ کی آمد مرجا
والا کی آمد مرجا
بالا کی آمد مرجا
پیشاوا کی آمد مرجا
رہنما کی آمد مرجا
رہبر کی آمد مرجا
افسر کی آمد مرجا
سرور کی آمد مرجا
علیم کی آمد مرجا
حليم کی آمد مرجا
حکیم کی آمد مرجا
عظمیم کی آمد مرجا
آقا کی آمد مرجا
مولیٰ کی آمد مرجا
جان جاناں کی آمد مرجا
سیاحِ لامکاں کی آمد مرجا
محبوبِ رحمان کی آمد مرجا
سرورِ دُوچہاں کی آمد مرجا
شہ کون و مکاں کی آمد مرجا
محبوب رب کی آمد مرجا
سلطانِ عزب کی آمد مرجا
رسولِ اکرم کی آمد مرجا
نورِ نجمسم کی آمد مرجا

شاہ بنی آدم کی آمد مرجا	تاجور کی آمد مرجا
بنی مُحَمَّد کی آمد مرجا	پیغمبر کی آمد مرجا
مُوتور کی آمد مرجا	مُوتور کی آمد مرجا
شادِ عزب و جنم کی آمد مرجا	معطر کی آمد مرجا
شافعِ ائمہ کی آمد مرجا	شاه بخروہ کی آمد مرجا
سرپاپوگودو کرم کی آمد مرجا	رسول انور کی آمد مرجا
دافتُ رنج و الم کی آمد مرجا	حبيب داود کی آمد مرجا
سید کی آمد مرجا	ساقی کوثر کی آمد مرجا
بچہ کی آمد مرجا	مکنی کی آمد مرجا
طیب کی آمد مرجا	مذنبی کی آمد مرجا
طابر کی آمد مرجا	عزبی کی آمد مرجا
حاضر کی آمد مرجا	قرشی کی آمد مرجا
ناظر کی آمد مرجا	پاشی کی آمد مرجا
ناصر کی آمد مرجا	مُظہی کی آمد مرجا
ظاہر کی آمد مرجا	سلطان کی آمد مرجا
باطن کی آمد مرجا	ذیشان کی آمد مرجا
حای کی آمد مرجا	غیب دان کی آمد مرجا
آقائے عطار کی آمد مرجا	

”جب روزِ حشر تخت پر بیٹھے گا کبیر یا“ کہنا کیسا؟

سوال: نماز کی تلقین سے متعلق ایک نظم کیسٹ میں سُنی جاتی ہے، اُس میں بے نمازی کی مدد ملت میں پڑھے جانے والے اس شعر کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

جب روزِ حشر تخت پر بیٹھے گا کبیر یا اُس وقت کیا کہو گے تمہیں آئے گی جا شرم و حیا سے اُس لگزی سر کو جھکاؤ گے جو تکیا ملے گی جہنم میں جاؤ گے

جواب: ”جب روزِ حشر تخت پر بیٹھے گا کبیر یا“ یہ الفاظ کفر یہ ہیں۔ قہائے کرام ز جمهم اللہ السلام فرماتے ہیں: جو کہے اللہ عزوجل انصاف کے لئے بیٹھایا کھڑا ہو گیا اُس پر حکم کفر ہے۔ (فتاویٰ تاتار خانیہ ج ۵ ص ۴۶۶) اس مصیر کو اگر یوں پڑھ لیں تو شعر درست ہو جائے گا: ”تم کو بروزِ حشر جو پوچھے گا کبیر یا۔“ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۲۴۲ مکتبۃ المدینہ)

یا علیَ الْمُرْتَضَى مولیٰ علی مشکلشَا

(یکام ۸ ربیع الآخر ۴۳۲ھ کو موزوں کیا)

یا علیَ الْمُرْتَضَى مولیٰ علی مشکلشَا
 آپ ہیں شیر خدا مولیٰ علی مشکلشَا
 صاحب لطف و عطا مولیٰ علی مشکلشَا
 ہیں شہید با دقا مولیٰ علی مشکلشَا
 ”علم کا میں شہر ہوں دروازہ اس کا ہیں علی“
 ہے یہ قول مصطفیٰ مولیٰ علی مشکلشَا
 ”جس کسی کا میں ہوں مولیٰ اُس کے مولیٰ ہیں علی“
 ہے یہ قول مصطفیٰ مولیٰ علی مشکلشَا
 پیغمبر خوف خدا اے عاشق خیر الورزی
 تم سے راضی کریا مولیٰ علی مشکلشَا

دینہ
 ۱۔ آتا مدينه العلیم و علی تابنها۔ یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔
 (التفہمۃ التکبیج ص ۱۱ ۵ حدیث ۶۶) ۲۔ مَنْ كُنْتَ مَوْلَاهُ فَقُلْ مَوْلَاهٌ۔ یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں علی کبھی اُس کے مولیٰ ہیں۔
 (ترمذی ج ۵ ص ۲۹۶ ۵ حدیث ۳۱۳۳)

بعد خلفائے ملائش سب صحابہ سے بڑا
 آپ کو رتبہ ملا مولیٰ علی مشکلشا
 قلعہ خیر کا دروازہ اکھڑا آپ نے
 مر جا! صد مر جا! مولیٰ علی مشکلشا
 تیکر بخودو سخا تو میں فقیر و بے نواز
 تو ہے داتا میں گدا مولیٰ علی مشکلشا
 شیر و خیر کے والد ہوتا مان فاطمہ
 سپد و سروار مولیٰ علی مشکلشا
 میں گناہوں کا مریض اور آپ یہ میرے طبیب
 دیجئے مجھ کو سخا مولیٰ علی مشکلشا
 جان کو خطرہ ہے میری دشمنوں سے ہر گھری
 المدد شیر خدا مولیٰ علی مشکلشا

دینہ

لبے سر و سامان۔ ۲: ہمارے سردار

حیدر کزار! لے کے آؤ تھی ڈوالفقار

زور دشمن بڑھ چلا مولیٰ علی مشکلشا

مغفرت کروایے جنت میں لے کے جائیے

واسطہ حسین کا مولیٰ علی مشکلشا

دل سے دنیا کی محبت دور کر کے یا علی!

دیدو عشقِ مصطفیٰ مولیٰ علی مشکلشا

از پئے غوث الورا ہم کو تجھے بلوایے

ہو کرم یا مرتضیٰ مولیٰ علی مشکلشا

شہر و شہر کے بابا مجھے دیدار ہو

خواب میں اب آپکا مولیٰ علی مشکلشا

انکبار آنکھیں عطا ہوں دل کی ختنی دور ہو

دیجھے خوفِ خدا مولیٰ علی مشکلشا

دینہ

لے شیر گے بار بار حملہ کرنے والا۔ بھگانے والا۔ عراق کے اس شہر کا نام جہاں مولیٰ علیٰ حکمۃ اللہ

وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کا مزار فاقہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اوارہے۔

ایک ذرہ اپنی اُلفت کا عنایت کر مجھے
اپنا دیوانہ بنا مولیٰ علی مشکلشا

بھیک لینے کیلئے دربار میں منگتا ترا
لے کے سکول آ گیا مولیٰ علی مشکلشا

کیوں پھروں در در بھلا خیرات لینے کیلئے
میں فقط منگتا ترا مولیٰ علی مشکلشا

نفس اُمارا^۱ ہو مغلوب اور سدا ناکام ہو
وار ہر شیطان کا مولیٰ علی مشکلشا

بے سب بخشش ہو میری یہ دعا فرمائیے
مصطفیٰ کا وابطہ مولیٰ علی مشکلشا

سچھے حق سے دعا ایمان پر ہو خاتمه
خیر سے عطا^۲ کا مولیٰ علی مشکلشا

مدینہ

^۱ برائی پر ایجاد نہ والائنس۔

ٹونے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا

ٹونے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
 دین کا ڈنکا بجايا اے امام احمد رضا
 زور باطل کا، ضلالت کا تھا جس دم ہند میں
 ٹو مجید بن کے آیا اے امام احمد رضا

اہل سنت کا چمن سر بر تھا شاداب تھا
 تازگی ٹو اور لایا اے امام احمد رضا

ٹونے باطل کو مٹا کر دین کو بخشی جلا
 سقنوں کو پھر جلایا اے امام احمد رضا

اے امام اہل سنت نائب شاہ اُمم
 سمجھئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا

علم کا چشمہ ہوا ہے موجود تحریر میں
 جب قلم ٹونے اٹھایا اے امام احمد رضا

حشر تک جاری رہے گا فیض مرشد آپ کا
 فیض کا دریا بھایا اے امام احمد رضا

ہے بدرگاہ خدا عطا عاجز کی دعا
 تجھ پر ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا
 دینہ

لے یہ مصر "مفتیش" نے موزوں کیا۔

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا

(شوال المکرم ۱۴۳۳ھ بمقابلہ 6-09-2012)

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
 خدا ان کا محمد مصطفیٰ فاروقِ اعظم کا
 کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پر رحمت ہے
 مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
 پس صدیق اکبر مصطفیٰ کے سب صحابہ میں
 ہے بے شک سب سے اونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا
 گلی سے ان کی شیطان دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے
 ہے ایسا رُغب ایسا وبدبہ فاروقِ اعظم کا
 صحابہ اور اہل بیت کی دل میں محبت ہے
 بقیہانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
 رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے
 ہمارے باتحہ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

بھلک سکتا نہیں ہرگز کبھی وہ سیدھے رستے سے
 کرم جس بحثت ور پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)
 خدا کی خاص رحمت سے محمد کی عنایت سے
 جہنم میں نہ جائے گا گدا فاروقِ اعظم کا
 سدا آنسو بھائے جو غمِ عشقِ محمد میں
 دے ایسی آنکھ یارب! واسطہ فاروقِ اعظم کا
 مجھے حجّ وزیارت کی سعادت اب عنایت ہو
 وسیلہ پیش کرتا ہوں خدا فاروقِ اعظم کا
 اللہ! ایک مدت سے مری آنکھیں ترسی ہیں
 دکھا دے سبز گلباً واسطہ فاروقِ اعظم کا
 شہادت اے خدا! عطار کو دیدے مدینے میں
 کرم فرما اللہ! واسطہ فاروقِ اعظم کا

پھر بُلا کربلا یا شہ کربلا

پھر بُلا کربلا، یا شہ کربلا اپنا روپہ دکھا، یا شہ کربلا
 تیرے دربار کو، اس کے انوار کو آہ! کب پاؤں گا، یا شہ کربلا
 میں نے پڑھی نہیں، کربلا کی زمیں ایک عرصہ ہوا، یا شہ کربلا
 کوچہ پاک کو، حس کو خاشاک کو چوموں آکر شہا، یا شہ کربلا
 ایسا پاؤں جنون لے، وھر کنوں میں سوون کربلا کربلا، یا شہ کربلا
 از پے چار یار، اے شہ ذی وقار اپنا شیدا ہنا، یا شہ کربلا
 پشم نم دیجئے اپنا غم دیجئے از طفیل رضا، یا شہ کربلا
 خواب میں آئیے، جلوہ دکھائیے از پے مصطفیٰ، یا شہ کربلا
 اس ٹنہیگار کو، خوار و بدکار کو جیسا بھی ہے بُجا، یا شہ کربلا
 اهن شادِ عرب امراضِ عصیاں سے اب دیدو مجھ کو بُشا، یا شہ کربلا
 مددِ ینہ

۔ دیوانی

ایک مظلوم کو اپنے مغموم کو آفوس سے بھڑا، یا شہ کربلا
 میرے اجزے چمن پر کرم کی بھرزاں۔
 اب تو برسا شہاء، یا شہ کربلا
 دل کو مل جائے جین امداد یا خسین
 ہوں بیت غزوه، یا شہ کربلا
 اب ہو رخصت خواں، کھل اٹھے کھل بتاں
 ذوالافتخار علی، جب عذو پر چلی
 آداشمن ہرے، خون کے پیاسے ہوئے
 لیکے توار آ، یا شہ کربلا
 سن لو فریاد کو آڈ امداد کو
 انہن مشکلشا، یا شہ کربلا
 ہو میسر امام اب شہادت کا جام
 کردو حق سے دعا، یا شہ کربلا
 جانب کربلا کاش! عطار کا
 چل پڑے قافله، یا شہ کربلا

جو اللہ عن عزو وجل اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ بھلائی
 کی بات کرے یا خاموش رہے۔ (بخاری، حدیث ۱۸۰)

مدد یعنی
 ۱: زورو شور کی بارش جو جمل تحل کر دے۔

بغداد کے مسافر میرا سلام کہنا

(یک ربیع الآخر ۱۴۳۴ھ۔ بیطابق 12-02-2013)

بغداد کے مسافر میرا سلام کہنا
 رو رو کے مرشدی سے میرا پیام کہنا
 یا پیر غوث اعظم! قسمت ٹھلے گی کس دم؟
 آئے گا کب یہ در پر تیرا غلام کہنا
 بغداد والے مرشد در پر بُلا لے مرشد
 دیکھے تری گلی کے یہ صبح و شام کہنا
 اپنی رضا کا مرشد مرشدہ سنائے اب
 مت پھیرنا اسے بے نیل مرام لے کہنا
 چھا جائے ایسی مسٹی مت جائے اپنی ہستی
 کر دو عنایت ایسا اُفت کا جام کہنا

دیکھے

۱۔ ناصر اد

کہتا تھا تیرہ مرشد حق سے دعا یہ کرنا
 دوزخ حرام ہو اور جنت مقام کہنا
 وعظوں کی تیرے مرشد ہے دھوم چار جانب
 میں بھی کبھی تو سن لون میٹھا کلام کہنا
 جلوہ دکھانا مرشد کلمہ پڑھانا مرشد
 جس دم ہو زندگی کا لبریز جام کہنا
 افتاد آپڑی ہے امداد کی گھری ہے
 فریاد کر رہا ہے تیرا غلام کہنا
 سائل نوازشوں کا کہتا تھا سازشوں کا
 مرشد ہو دشمنوں کا قصہ تمام کہنا
 عطار کو بُلا کر مرشد گلے لگا کر
 پھر خوب مسکرا کر کرنا کلام کہنا

دیتے

۲ مصیت۔

اجمیر بُلایا مجھے اجمیر بُلایا

اجمیر بُلایا مجھے اجمیر بُلایا اجمیر بُلَا کر مجھے مہمان بنایا
 ہو شکر ادا کیسے کہ مجھ پاپی کو خواجہ اجمیر بُلَا کر مجھے دربار دکھایا
 سلطان مدینہ کی محبت کا بھکاری بن کر میں شہا! آپ کے دربار میں آیا
 دنیا کی حکومت دونہ دولت دونہ ثروت ہر چیز ملی جامِ محبت جو پلایا
 قدموں سے لگالو مجھے قدموں سے لگالو خواجہ ہے زمانے نے بڑا مجھ کو ستایا
 ڈوبا ابھی ڈوبا مجھے اللہ سنجھا لو سیالاب گناہوں کا بڑے زور سے آیا
 ہو چشمِ شفاب تو شہا! نوئے مریضان عصیاں کے عرض نے ہے بڑا زور دکھایا
 سرکارِ مدینہ کا بنا دیجئے عاشق یہ عرض لیے شاہ کراچی سے میں آیا
 یا خواجہ کرم کیجئے ہوں ظلمتیں کافور باطل نے بڑے زور سے سراپا اٹھایا
 عطار کرم ہی سے ترے جم کے کھڑا ہے
 دشمن نے گرانے کو بڑا زور لگایا

ہو مدینے کا لکٹ مجھ کو عطا داتا پیا

ہو مدینے کا لکٹ مجھ کو عطا داتا پیا
آپ کو خواجہ پیا کا وابطہ داتا پیا
مجھ کو رمضان مدینہ کی زیارت ہو نصیب
خرج ہو راوی مدینہ کا عطا داتا پیا
دو نہ دو مرضی تمہاری تم مدینے کا لکٹ
میں پکارے جاؤں گا داتا پیا داتا پیا
دولتِ دنیا کا سائل بن کے میں آیا نہیں
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا
کاش میں رویا کروں عشقِ رسولِ پاک میں
سوز دو ایسا چے احمد رضا داتا پیا
غم مجھے میٹھے مدینے کا عطا کر دو شہا
میرا سینہ بھی مدینہ دو بنا داتا پیا

میٹھے میٹھے مصطفیٰ کی بارگاہ پاک میں
 سمجھنے میری سفارش آپ یا داتا پیا
 گوڈلیل و خوار ہوں پانی ہوں میں بدکار ہوں
 آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا داتا پیا
 آرزو ہے موت آئے گلبد خضرا تلے
 ہاتھ اٹھا کر سمجھنے حق سے دعا داتا پیا
 میں ہوں عصیاں کا مریض اور تم طبیب عاصیاں
 ہو عطا مجھ کو گناہوں کی دوا داتا پیا
 آپ کی چشمِ کرم ہو جائے گر بدحال پر
 دُور ہو غم کی ابھی کالی گھٹا داتا پیا
 کیا غرض در در پھروں میں بھیک لینے کیلئے
 ہے سلامت آستانہ آپ کا داتا پیا
 جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن
 ہو مری امید کا گلشن ہرا داتا پیا

مجھ کو داتا تاجدار ان جہاں سے کیا غرض
 میں تو ہوں منگتا ترے دربار کا داتا پیا
 اُجڑے گھر آباد ہوں اور غم کے مارے شاد ہوں
 ہو ترے ہر ایک منگتے کا بھلا داتا پیا
 دُم دبا کر بھاگ جائے شیر بھی گردیکھ لے
 آپ کے دربار کا گھٹا شہا داتا پیا
 کاش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو
 فیض کا دریا بہا دو سرو را داتا پیا
 مسجدیں آباد ہوں اور سنتیں بھی عام ہوں!
 فیض کا دریا بہا دو سرو را داتا پیا
 سارے منگتے اپنے چہرے پر سجا میں واڑھیاں
 فیض کا دریا بہا دو سرو را داتا پیا
 تختِ شاہی کی نہیں ہے آرزو عطار کو
 اس کو بس گھٹا بنالو اپنا یا داتا پیا

اپنے قدموں میں بلا خواجہ پیا خواجہ پیا

(یک رب الرجب ۱۴۳۴ھ۔ بیطابق 11-05-2013)

اپنے قدموں میں بلا خواجہ پیا خواجہ پیا
 اور جلوہ بھی دکھا خواجہ پیا خواجہ پیا
 ہو کرم بِرَحْمَلِ ما خواجہ پیا خواجہ پیا
 از پئے داتا پیا خواجہ پیا خواجہ پیا
 آہ! کتنی دیر سے میں دور ہوں اجمیر سے
 جانے میں کب آؤں گا خواجہ پیا خواجہ پیا
 مصطفیٰ کی انبیا کی ہر صاحبی اور ولی
 کی محبت ہو عطا خواجہ پیا خواجہ پیا
 یا مُعِینَ الدَّيْنِ اجمیری! کرم کی بھیک دو
 از پئے غوث و رضا خواجہ پیا خواجہ پیا
 شیر و شیر کا صدقہ بلا نیں دور ہوں
 اے مرے مشکلشا خواجہ پیا خواجہ پیا

آفتوں کی آندھیاں کر دُور دے اُمَنِ دام
 بھر خاک کر بلا خواجہ پیا خواجہ پیا
 دل سے دنیا کی محبت کی مصیبت دُور ہو
 دیدو عشقِ مصطفیٰ خواجہ پیا خواجہ پیا
 تیری ألفت میں جیوں تیری محبت میں مرلوں
 ہو کرم ایسا شہا! خواجہ پیا خواجہ پیا
 جھولیاں بھرتے ہو منگوں کی مجھے بھی ہو عطا
 حصہ جودو سنا خواجہ پیا خواجہ پیا
 نے میں سائل راج کا نئے تخت کا نئے تاج کا
 میں فقط منگتا ترا خواجہ پیا خواجہ پیا
 یہ سگ دربار خواجہ! طالب دیدار ہے
 چہرہ انور دکھا خواجہ پیا خواجہ پیا

دشمنوں میں ہوں لگھرا صدیق کا صدقہ بچا
 المدد خواجہ پیا خواجہ پیا خواجہ پیا
 اونٹ بیٹھے اٹھنے پائے سارا بائی ہمارا تھے
 یہ کرامت واد واد! خواجہ پیا خواجہ پیا
 آگیا سارا "انساگر" تیری چھاگل میں خوب
 شان تیری مر جا! خواجہ پیا خواجہ پیا
 اپنی منزل سے کبھی بھی وہ بھٹک سکتا نہیں
 جس کے تم ہو رہئا خواجہ پیا خواجہ پیا
 استقامت مذہبِ اسلام پر مل جائے کاش!
 با تھا اٹھا کر کر دعا خواجہ پیا خواجہ پیا
 دیہے
 ۱۔ اونٹ والے، اونٹ چلانے اور بانکنے والے۔ (فریبک آصفیہ ۲ ص ۷)
 ۲۔ آجیمیر شریف کے تالاب کا نام۔
 ح چھوٹی مٹکا۔ جتنی کا وہ برتق جس میں مسافر پانی پھر لیتے ہیں۔
 (گینی فیریز الالفاظات ص ۵۷۸)

خاتمہ پاٹھیر ہو میٹھے مدینے میں ہرا
 ہاتھ اٹھا کر کر دعا خواجہ پیا خواجہ پیا
 جج کی مل جائے سعادت سبز گنبد دیکھ لون
 ہاتھ اٹھا کر کر دعا خواجہ پیا خواجہ پیا
 کاش! قسمت سے مدینے میں شہادت پاؤں میں
 ہاتھ اٹھا کر کر دعا خواجہ پیا خواجہ پیا
 ہو بقیع پاک میں تدفین میری خیر سے
 ہاتھ اٹھا کر کر دعا خواجہ پیا خواجہ پیا
 ایک ذرہ ہو عطا عطار کے ہو جائیگا
 خواجہ! گھر بھر کا بھلا خواجہ پیا خواجہ پیا

شکریہ آپ کا بغداد بُلایا یا یاغوٹ

(اس منقبت کے اکثر اشعار بغداد مغلی میں لکھ کر یاغوٹ پاک کے دربار میں پیش کئے گئے)

شکریہ آپ کا بغداد بُلایا یا یاغوٹ

مجھ گنگار کو نہمان بنایا یا یاغوٹ

مرتبہ یوں ترا خالق نے بڑھایا یا یاغوٹ

اولیا کا تجھے سلطان بنایا یا یاغوٹ

یادِ طیبہ سے با دیجھے سینہ میرا

عرض یہ شہر ”کراچی“ سے ہوں لایا یا یاغوٹ

میں لکھتا تو کسی کام کے قابل ہی نہ تھا

مجھ سے بے کار کو تم نے ہی نبھایا یا یاغوٹ

قابلِ رشک ہے وَاللَّهُ وَهْ قسمٍ وَالا

تو نے سُننا جسے اپنا ہے بنایا یا یاغوٹ

قلبِ مردہ کو بھی ٹھوکر سے چلا دو مرشد

باقیتیں تم نے تو مردوں کو چلا یا یاغوٹ

آفتوں میں ہوں گرفتار، مدد کو آؤ
آؤ! دنیا کے غموں نے ہے ستایا یاغوٹ

”لَا تَخْفِ“ مکشر میں کہتے ہوئے آجانا تم
جیسے دنیا میں یہ ارشاد سنایا یاغوٹ

تیرے دامن سے لپٹ کر میں مچل جاؤں گا
مجھ کو جس دم سرمحکم نظر آیا یاغوٹ

میں جہنم میں نہ آب جاؤں گا ان شاء اللہ
زہنمہ تم کو جو میں نے ہے بنایا یاغوٹ

شاہ بغداد! ہو عطّار پہ نظر رحمت!
خالی کاسہ لئے ہے دُور سے آیا یاغوٹ

مذینہ

لے: ”لَا تَخْفِ“ سے غوث پاک کے اس ارشاد: میری بیدی لَا تَخْفِ اللَّهُ رَبِّي (یعنی میرے
مزیدمت ذر اللہ عز و جل میرا پروردگار ہے) کی طرف اشارہ ہے۔

تیرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یا شہ بغداد

تیرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یا شہ بغداد

یہ سن کر میں نے بھی دامن پسара یا شہ بغداد

مری قسم کا چمکا دو ستارہ یا شہ بغداد

دکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یا شہ بغداد

اجازت دو کہ میں بغداد حاضر ہو کے پھر کروں

تمہارے نیلے گنبد کا نظارہ یا شہ بغداد

غم شاہ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو

جگر تکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یا شہ بغداد

مدینے کا بنا دو تم مجھے کچھ ایسا دیوانہ

پھر وو دیوانگی میں مارا مارا یا شہ بغداد

خدا کے خوف سے روئے نبی کے عشق میں روئے
 عطا کر دو وہ چشم تر خدارا یا شہ بغداد
 گناہوں کے مرض نے کر دیا ہے نیم جانِ مجھ کو
 تمہیں آ کے کرو اب کوئی چارہ یا شہ بغداد
 مجھے اپھا بنا دو مرشدی بے شک یقیناً ہیں
 مرے حالات تم پر آشکارا یا شہ بغداد
 سُدھارو مرشدی اللہ اپنے ڈھیٹ بڑے کو
 نہ جانے تم نے کتوں کو سُدھارا یا شہ بغداد
 ہوئی جاتی ہے اوجہ اب مری اُمید کی کھیتی
 پھر ان برسا دو رحمت کی خدارا یا شہ بغداد
 کرم میراں! مرے اجڑے گلتاں میں بھارائے
 خواں کا رُخ پھرا دو اب خدارا یا شہ بغداد

ان غلام

شہا! خیرات لینے کو سلطانِ زمانہ نے
 ترے دربار میں دامن پسара یا شہ بگداد
 گرفتے باولوں کا شور چلتی آندھیوں کا زور
 لرزتا ہے کلیجا دو سہارا یا شہ بگداد
 بچالو دشمنوں کے وار سے یا غوثِ جیلانی
 بڑی امید سے تم کو پکارا یا شہ بگداد
 وسیله چار یاروں کا خدا سے بخشو دستج
 کرم فرمائیے مجھ پر خدارا یا شہ بگداد
 اگرچہ لاکھ پاپی ہے مگر عطار کس کا ہے؟
 تمہارا ہے تمہارا ہے تمہارا یا شہ بگداد

نفاقِ اعتقادی کی تعریف

ئیمان سے اسلام کا دعویٰ کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نفاق ہے۔
 (بابر شریعت حج ۱۸۲، اکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ (کراچی))

در پر جو تیرے آ گیا بغداد والے مرشد

(یکام کمپریج ایکس ۴۳۲ ہے کوموزوں کیا)

در پر جو تیرے آ گیا بغداد والے مرشد
 من کی مرادیں پا گیا بغداد والے مرشد
 لینے شفاقتے کاملہ دربار میں اے کامل
 بیکارِ عصیاں آ گیا بغداد والے مرشد
 جو کوئی تیرہ بخت لیباں ہو گیا ہے حاضر
 روشن نصیبہ پا گیا بغداد والے مرشد
 قدموں میں تیرے دنیا کے چھنچھت سے بس انکل کر
 جو آ گیا سو پا گیا بغداد والے مرشد
 جب بھی تڑپ کے کہہ دیا "یاغوث المدد" تب
 امداد کو ٹو آ گیا بغداد والے مرشد

م
ل بدنصیب

دینہ

جس نے لگایا زور سے یا غوث کا ہے نعرہ
 وہ دشمنوں پہ چھا گیا بغداد والے مرشد
 بیدار بخت وہ ہے حقیقت میں جس کو جلوہ
 تو خواب میں دیکھا گیا بغداد والے مرشد
 ایمان اُس کا نقش گیا شیطان سے، جو تیرے
 ہے ”سلسلے“ میں آ گیا بغداد والے مرشد
 کیوں بزرع و قبر و حشر کا ڈر آب مُریدوں کو ہو
 تو ”دلا تخفف“ سنا گیا بغداد والے مرشد
 بیدار بھی کرادے مجھے کلمہ بھی پڑھا دے
 اب وقتِ رحلت آ گیا بغداد والے مرشد
 عطار آ کے کاش! یہ دربار میں کہے پھر
 بغداد میں پھر آ گیا بغداد والے مرشد

رونقِ کل اولیا یا یاغوٹِ اعظم دشتِ گیر

رونقِ کل اولیا یا یاغوٹِ اعظم دشتِ گیر
 پیشوائے اصفیا یا یاغوٹِ اعظم دشتِ گیر
 آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشِ خمیر
 آپ شاہ اتفیا یا یاغوٹِ اعظم دشتِ گیر
 اولیاء کی گردئیں ہیں آپ کے زیرِ قدم
 یا مامِ الاولیا یا یاغوٹِ اعظم دشتِ گیر
 تھر تھراتے ہیں شہادتات تیرے نام سے
 ہے ترا وہ دبدبہ یا یاغوٹِ اعظم دشتِ گیر
 پیدا ہوتے ہیں رکھ رکھ رمضاں میں روزے، دن میں دودھ
 کا نہ اک قطرہ پیا یا یاغوٹِ اعظم دشتِ گیر
 جس طرح مردے جلانے اس طرح مرشد مرے
 مردہ دل کو بھی چلا، یا یاغوٹِ اعظم دشتِ گیر
 دینہ
 لے دشتِ یعنی ہاتھ، گیر یعنی تھامنے والا، مددگار۔ دشت۔ گیر پڑھے اکثر دش۔ گیر پڑھتے
 ہیں جو کہ درست نہیں۔

اہلِ محشر دیکھتے ہی حشر میں یوں بول آٹھے
 مر جبا صد مر جبا یا غوثِ عظیم دشت گیر
 آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض وَرَدَر پھروں
 آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ عظیم دشت گیر
 گو ذلیل و خوار ہوں بدکار و بدکردار ہوں
 آپ کا ہوں آپ کا، یا غوثِ عظیم دشت گیر
 راستہ پُر خار، منزل ڈور، بن سنسان ہے
 المدد اے رہنمایا یا غوثِ عظیم دشت گیر
 غوثِ عظیم! آئیے میری مدد کے وابطے
 دشمنوں میں ہوں گھرا یا غوثِ عظیم دشت گیر
 آفتیں بھی ڈور ہوں، رنج و بلا کافور ہوں
 از طفیلِ مصطفے یا غوثِ عظیم دشت گیر
 اذن دو بغداد کا ہر اک عقیدت مند کو
 گیارہوں والے شہا یا غوثِ عظیم دشت گیر
 میٹھے مُرِہد حاضری کو اک زمانہ ہو گیا
 در پہ پھر مجھ کو بُلَا، یا غوثِ عظیم دشت گیر

میرے میٹھے میٹھے مرشد آئے نا خواب میں
 واپس سرکار کا، یاغوثِ عظیم دشتگیر
 اپنی الفت کی پلا کرنے مجھے یا مرشدی
 مَسْت اور بخود بنا یاغوثِ عظیم دشتگیر
 لمحہ بڑھ رہا ہے ہائے ! عصیاں کا مرض
 دتبخے مجھ کو شفا، یاغوثِ عظیم دشتگیر
 مرشدی مجھ کو بنا دے تو مریضِ مصطفے
 از پئے احمد رضا، یاغوثِ عظیم دشتگیر
 اپنے رب سے مصطفے کا غمِ دلادے مرشدی
 با تھا اٹھا کے کر دعا یاغوثِ عظیم دشتگیر
 اب سر ہانے آؤ مرشد اور مجھے کلمہ پڑھاؤ
 دم لیوں پر آگیا یاغوثِ عظیم دشتگیر
 ہے یہی عطار کی حاجت مدینے میں مرے
 ہو عنایت سپدا، یاغوثِ عظیم دشتگیر

نِقَابِ اپنے رُخ سے اٹھا غوثِ اعظم

نِقَابِ اپنے رُخ سے اٹھا غوثِ اعظم مجھے اپنا جلوہ دکھا غوثِ اعظم
 مجھے ایسا شیدا بنا غوثِ اعظم کہ ہو جاؤں تجھ پر ندا غوثِ اعظم
 مرے پیر روشن ضمیر آپ کو تو مرے حال کا ہے پتا غوثِ اعظم
 تمہارے ہیں جتنے مرید ان سمجھی میں رُما ہوں، بنا دو بھلا غوثِ اعظم
 بروز قیامت ہمیں اپنے جنڈے تلے دیجئے گا جگہ غوثِ اعظم
 جو پیاریوں میں گھرے ہیں انہیں تم دلا دو خدا سے شفا غوثِ اعظم
 مریدین کو جو ستاتے ہیں جنات خدارا انہیں دو بھگا غوثِ اعظم
 نظر سے یا جادو سے جو ہیں پریشان ہوان پر بھی چشمِ عطا غوثِ اعظم
 لکھا شیاطین کا تھرا اُٹھے گا پکارو سمجھی مل کے یا غوثِ اعظم
 سجا ہمیں عمادہ بڑھائیں جو واڑی انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
 وہ بہنیں جو پہنیں سدا "مد فی بر قع" انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
 جو ہیں وقفِ ست کی خدمت کی خاطر انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
 جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ انہیں حشر میں بخشا غوثِ اعظم
 جو دیں راؤ مولا میں بارہ مینے انہیں حشر میں بخشا غوثِ اعظم
 جو اپناتے ہیں "مدنی انعام" اکثر انہیں حشر میں بخشا غوثِ اعظم
 دمِ نجع پانی اترتا نہیں ہے پلا شربت دید یا غوثِ اعظم
 ہے عطار کو سلپِ ایمان کا وہڑکا
 بچا اس کا ایمان بچا غوثِ اعظم

ہو کلمہ پرسال بھر کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرت سید نامویٰ کلیمُ اللہ علی فَیْضٍ وَ عَلَیْهِ الصلوٰۃ
 وَ السَّلَامُ نے بارگاہِ خداوندی عزّوجلّ میں عرض کی:
 یا اللہ عزّوجلّ جو اپنے بھائی کو تیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے
 اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اُس
 کے ہر ہر کلمہ کے بد لے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا
 ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے دیا آتی ہے۔

(مکاشفۃ القلوب ص ۴۸)

مرے خواب میں آبھی جا غوثِ اعظم

مرے خواب میں آبھی جا غوثِ اعظم
 پلا جام دیدار یاغوثِ اعظم
 کبھی تو غریبوں کے گھر کوئی پھیرا!
 ہماری بھی قسم جگا غوثِ اعظم
 کچھ ایسی پلا دو شرابِ مَحَبَّت
 نہ اترے کبھی بھی نشہ غوثِ اعظم
 ہیں زیرِ قدم گردنیں اولیا کی
 تمہارا ہے وہ مرتبہ غوثِ اعظم
 ہیں سارے ولی تیرے زیرِ نیلیں اور
 ہے تو سپدِ الاؤلیا غوثِ اعظم
 مدد کیجئے آدا! چاروں طرف سے
 میں آفات میں ہوں گھرا غوثِ اعظم

دینہ

لماٹخت

بہار آئے میرے بھی اجڑے چمن میں
 چلا کوئی ایسی ہوا غوثِ اعظم
 رہے شاد و آباد میرا گھرانا
 کرم ازپے مصطفیٰ غوثِ اعظم
 دم نزع شیطان نہ ایمان لے لے
 حفاظت کی فرما دعا غوثِ اعظم
 مریدین کی موت توبہ پر بوجی
 ہے یہ آپ ہی کا کہا غوثِ اعظم
 مری موت بھی آئے توبہ پر مرشد!
 ہوں میں بھی مرید آپ کا غوثِ اعظم
 کرم آپ کا گر ہوا تو یقیناً
 نہ ہوگا نہ خاتمه غوثِ اعظم
 مری قبر میں ”لائف“ کہتے آؤ
 اندھیرا رہا ہے ڈرا غوثِ اعظم
 گو عطار بد ہے بدوان کا بھی سردار
 یہ تیرا ہے تیرا ترا غوثِ اعظم

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم
 دکھا نیلا گنبد دکھا غوثِ اعظم
 مجھے جامِ الفت پلا غوثِ اعظم
 رہوں مست و بے خود سدا غوثِ اعظم
 کرمِ سچھے پھر میں بغداد آؤں
 مرے پیر کا والیط غوثِ اعظم
 مجھے اپنی پوچھت کا سٹتا بنا لو
 نیشہ رہوں باوفا غوثِ اعظم
 ترے آستاں کا ہوں منگتا گزارہ
 ہے لکڑوں پر تیرے مران غوثِ اعظم
 گناہوں کا بار اپنے سر پر اٹھا کر
 پھر وہ کب تک جا بجا غوثِ اعظم
 علاج آڑاے مرشدی کب کریں گے!
 گنہگار ہوں گر عذابوں نے گھیرا
 گناہوں کے یہاں کا غوثِ اعظم
 تو ہو گا مرا ہائے! کیا غوثِ اعظم
 نظرِ مرشدی تیری جانب لگی ہے
 عذابوں سے لینا پچا غوثِ اعظم
 جہاں میں چیوں ستوں کے مطابق
 مدینے میں ہو خاتمہ غوثِ اعظم
 ہو عطار کی بے سبب بخشش آتا
 یہ فرمائیں حق سے دعا غوثِ اعظم

شہنشاہِ بُضدادِ یاغوٹِ اعظم

شہنشاہِ بغدادِ یاغوٹِ اعظم سنو میری فریادِ یاغوٹِ اعظم
 بُلا لیج بغدادِ یاغوٹِ اعظم سانی ہے رُودادِ یاغوٹِ اعظم
 لگا کر مجھے اپنے قدموں سے مرشدِ
 ترے پاک جلووں سے یا پیرِ مرشدِ
 پلا جامِ ایسا ہوا تیرے آقا
 مرے قلب سے ہُب دنیا کی مرشدِ
 اکھڑ جائے بُیادِ یاغوٹِ اعظم
 پڑے کچھ نہ افتدِ یاغوٹِ اعظم
 کروں کس سے فریادِ یاغوٹِ اعظم
 ترے در کے منگتے سبِ اغوات و اقطابِ
 مکرم شہا تیرے سارے کے سارے
 ہیں آباء و آجداءِ یاغوٹِ اعظم
 مجھے تیری اولادِ یاغوٹِ اعظم
 رہیں شاد و آباد عالم میں میرے
 سمجھی گھر کے افرادِ یاغوٹِ اعظم
 کے لگتے ہیں اعدادِ یاغوٹِ اعظم
 عدوں قتل کرنے کے ذرپے ہوا ہے
 مد شاہ بغدادِ یاغوٹِ اعظم
 دینہ

۱۔ مصیت

غدو تو مخالف تھے پبلے ہی سے اب بڑھا زورِ خدا۔ یاغوٹ اعظم
 گناہوں نے مجھ کو کہیں کا نہ چھوڑا نہ ہو جاؤں برپا یاغوٹ اعظم
 مجھے نفسِ ظالم پر کر دستج غائب ہو ناکام ہمراو۔ یاغوٹ اعظم
 دمِ نیز دیدار کی بھیک دینا چلے جاں مری شاد یاغوٹ اعظم
 گرفتار رنج و بلا یہ گدا ہے کرو آکر آزاد یاغوٹ اعظم
 ”یہ عطار میرا ہے“ مُرشد خدا را
 شا وو یہ ارشاد یاغوٹ اعظم

غُبٹہ کی تعریف

غُبٹہ (غُبٹ - ط) سے مراد یہ ہے کہ انسان دوسرا

کی نعمت کا زوال (یعنی ضائع ہو جانا) نہ چاہے بلکہ ویسی ہی نعمت کی

اپنے لیتے تھا کرتے تو یہ **غُبٹہ** (یعنی ریش) کھلاتا ہے، نہ یہ حد

میں داخل اور نہ ہی حرام۔ (طریقہ محمدیہ حج اص ۶۱۰)

لے حاصل کی مجھ ۲ انسان کے بیچ کے ہمراہ پیدا ہونے والا شیطان جو کہ بہ کافی کیلئے ہر وقت
 ساتھ رہتا ہے۔

هو بغداد کا پھر سفرِ غوثِ اعظم

ہو بغداد کا پھر سفرِ غوثِ اعظم
مہبیا وسائل وہ کر غوثِ اعظم
فہنشا و حن و بشر غوثِ اعظم
ہولیوں کے بھی تاجور غوثِ اعظم
میں پہلے بھی بغداد حاضر ہوا تھا
ایجازت دو بار و گر غوثِ اعظم
میں گلیوں میں بستر جمادوں پھر آکر
دو بغداد میں مجھ کو گھر غوثِ اعظم
دکھا دو پھر اپنا نگر غوثِ اعظم
دکھا دو مزارِ منور کے جلوے
عطاؤ بی کی جو الفت میں روئے
خداونبی کی جو الفت میں روئے
عطایا ہو مجھے اپنے اللہ کا ڈر
دو عشق شہ بھرو بر غوثِ اعظم
مرے میٹھے مرشد مجھے پھر شرف دے
یہ سر ہوتا سنگ در غوثِ اعظم
ملا سلسلہ قادری فضل رب سے
میں ہوں کس قدر بختور غوثِ اعظم
عطا ہو وہ سوزی چکر غوثِ اعظم
تہیش ترا عشق بے چین رکھے
میری خالی جھوٹی دو بھر غوثِ اعظم
مجھے اپنی الفت کی خیرات دیدو
مری ڈوپتی ناؤ کو دو سہارا
ڈرا جلد آؤ دو ہر غوثِ اعظم

یہاں بھی سہارا وباں بھی سہارا
 مجھے دشمنوں نے کہیں کانہ نہ چھوڑا
 ادھر غوثِ اعظم ادھر غوثِ اعظم
 ہے فریاد! توٹی کر غوثِ اعظم
 رہوں کاش! سبیله سپر غوثِ اعظم
 غدوں کے مقابلہ وہ ہمت عطا ہو
 مدد الہد مُرشدی ورنہ دشمن
 زبان پر ربے میری یادیو مُرشد
 مراحتِ دنیا سے پیچھا چھڑا دے
 چلا جان سے مار کر غوثِ اعظم
 ترا ذکر آٹھوں پہر غوثِ اعظم
 عطا اپنی الفت تو کر غوثِ اعظم
 شبا نفسِ آثارہ مغلوب ہو اب
 ہو شیطان کا دُور شر غوثِ اعظم
 خدارا لو جلدی خبر غوثِ اعظم
 ہے عصیاں کے بیمار کا دم لبوں پر
 تمہیں میرے حالات کی سب خبر ہے
 شبا! کاش قُفلِ مدینہ لگا لوں
 زبان پر بھی اور آنکھ پر غوثِ اعظم
 زبان میں وہ دید و اثر غوثِ اعظم
 بیان سن کے توبہ گنہگار کر لیں
 میں بغداد کا کوئی سگ ہوتا اور کاش!
 مجھے رکھتے تم باندھ کر غوثِ اعظم
 شہیدِ مدینہ ہو عطارِ عاصی
 مراد اس کی یہ آئے بر غوثِ اعظم

مظہرِ عظمتِ غفار ہیں غوثِ اعظم

مظہرِ عظمتِ غفار ہیں غوثِ اعظم
 مظہرِ رفتہ جبار ہیں غوثِ اعظم
 واقفِ حکمت و اسرار ہیں غوثِ اعظم
 دل کے بھیدوں سے خبردار ہیں غوثِ اعظم
 نائبِ احمدِ مختار ہیں غوثِ اعظم
 اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم
 گر فقط آپ کے آذیار ہیں غوثِ اعظم
 وہ کہاں جائیں جو بدکار ہیں غوثِ اعظم
 میرے مرشدِ مری سرکار ہیں غوثِ اعظم
 میرے رہبرِ مرے غنخوار ہیں غوثِ اعظم
 نہ مخالف فقط آغیار ہیں غوثِ اعظم
 دوست بھی دے رہے آزار ہیں غوثِ اعظم

دینہ

لے جائے ظہور۔ ظاہر ہونے کی جگہ یعنی اخبار ہوندہ۔ اخبار کرنے والا

خُشْتِک گائیں گے ہم گیت تمہارے مُرشد
 ہم تمہارے جو نمک خوار ہیں غوثِ اعظم
 دودھ مال کا نہ پیا آپ نے رمضانوں میں
 آپ بچپن سے سمجھ دار ہیں غوثِ اعظم
 تم نے مُردوں کو جلایا ہے ہمارے دل بھی
 کر دو زندہ کہ یہ مُردار ہیں غوثِ اعظم
 مُنہ لگاتا نہیں دنیا میں ہے کوئی بھی
 بالیقیں اُس کے طرفدار ہیں غوثِ اعظم
 کھوئے سکے جہاں چل جاتے ہیں وہ ہے بغداد
 وہاں بکتوں کے خریدار ہیں غوثِ اعظم
 مال و دولت کی طلب ہم کو نہیں ہے مُرشد
 ہم فقط تیرے طلبگار ہیں غوثِ اعظم
 راہ بُھوا، مجھے یا غوثِ اسہارا دے دو
 تحک گیا پاؤں بھی افگار ہیں غوثِ اعظم

مدینہ

لے: رُشْدی

شاہ بغدادِ ادھر بھی ذرا چشمِ رُخت
 ہم نکلاوں میں گرفتار ہیں غوثِ عظم
 چار جانب سے گناہوں نے ہمیں گھیرا ہے
 تیرے ہوتے ہوئے کیوں خوار ہیں غوثِ عظم
 اب دعا کیلئے باٹھ اپنے اٹھا دو مرشد !
 پل میں اس پار سے اُس پار ہیں غوثِ عظم
 اب اٹھا بھی دو نقاب اپنے رُخ انور سے
 کب سے ہم طالبِ دیدار ہیں غوثِ عظم
 ہو کرم ! حُسن عمل آہ ! نہیں ہے کوئی
 نہ وظائف ہیں نہ آذکار ہیں غوثِ عظم
 خُشر کے روز ہماری بھی شفاعت کرنا
 آہ ! ہم سُخت گنہگار ہیں غوثِ عظم
 اپنے عطار کو چُمکار کے دتبے لکڑا
 درپر حاضر ہوئے عطار ہیں غوثِ عظم

عاشقِ مصطفیٰ ضیاءُ الدین

عاشقِ مصطفیٰ ضیاءُ الدین زايد و پارسا ضیاءُ الدین
 دلکش و دلکشا ضیاءُ الدین میرے دل کی ضیاءُ الدین
 تم کو قطبِ مدینہ یا مرشد! علاماً نے کہا ضیاءُ الدین
 یہ شرف کمنہیں ہے میرے لئے ہوں مرید آپکا ضیاءُ الدین
 مجھ کو اپنا بناؤ دیوانہ واسطہ غوث کا ضیاءُ الدین
 چشمِ رحمت بتوئے من مرشد از طفیل رضا ضیاءُ الدین
 ایسا کروے کرم رہیں یارب! مجھ سے راضی سدا ضیاءُ الدین
 کیسے بھکوں گا میرے ہیں میرے رہبر و رہنما ضیاءُ الدین
 ایک مدت سے آنکھ پیاسی ہے اپنا جلوہ دکھا ضیاءُ الدین
 مرضِ عصیاں سے نہم جاں ہوں میں مجھ کو دیدو شفا ضیاءُ الدین
 چشمِ تر اور قلبِ مُقطر دو صدقہ حسین کا ضیاءُ الدین
 میری سب مشکلیں ہوں حل مرشد میرے مشکل لٹا ضیاءُ الدین
 دیدہ

۱۔ بنوئے من یعنی میری طرف

پون سوال تک مدینے میں تم نے بانٹی خیا، خیاءُ الدین
 جامِ عشقِ نبی پلا کے مجھے مست و بے خود بنا خیاءُ الدین
 میرے دشمن ہیں خون کے پیاسے مجھ کو ان سے بچا خیاءُ الدین
 آہ ا طوفاں میں ہے گھری بیا اے مرے ناخدا خیاءُ الدین
 موت آئے مجھے مدینے میں کرو حق سے دعا خیاءُ الدین
 مجھ کو دیدو بقیعِ غرقد میں اپنے قدموں میں جا خیاءُ الدین
 خرث میں دیکھ کر پکاروں گا مرحا مرحبا خیاءُ الدین
 مصطفیٰ کا پڑوس جنت میں مجھ کو حق سے دلا خیاءُ الدین

بے عمل ہی سبھی مگر عطار

کس کا ہے؟ آپکا خیاءُ الدین

دینہ

لے زی هصرع "مُفْتَش" نے موزوں کیا۔

ضیاپیر و مرشد“ مرے رہنماء ہیں ”

ضیاء پیر و مرشد مرے رہنماء ہیں
 سُر در دل و جاں مرے دل رہا ہیں
 کلی ہیں گلستانِ غوثِ اُوری کی
 یہ باغِ رضا کے گل خوشنما ہیں
 شریعت طریقت ہو یا معرفت ہو
 یہ حق ہے حقیقت میں حق آشنا ہیں
 سہلادا ہیں بے کس کا، دکھیلوں کے والی
 سخا کے ہیں مخزن تو کانِ عطا ہیں
 خدا کی محجّت سے سرشار ہیں وہ
 دل و جاں سے مصطفیٰ پر فدا ہیں
 ملا سبز گنبد کا قسمت سے سایہ
 دیارِ محمد میں جلوہ نما ہیں
 بُلاؤ مجھے اپنے قدموں میں اب تو
 یہ ایامِ فرقہ ہڑے جانُدرا ہیں
 مجھے روئے زیبا ذرا پھر دکھا دو
 زیارت کے لئے ہڑے جانُفرا ہیں
 تصور بھاؤں تو موجود پاؤں
 کروں بند آنکھیں تو جلوہ نما ہیں
 نہ کیوں اہل سنت کریں ناز آن پر
 کہ وہ ناپ غوث و احمد رضا ہیں
 مُؤثر کریں قلبِ عطار کو بھی
 شہا آپ وینِ مُمیں کی ضیا ہیں

یقیناً منبعِ خوفِ خدا صدیق اکبر ہیں

یقیناً منبعِ خوفِ خدا صدیق اکبر ہیں

حقیقی عاشقِ حیر اوری صدیق اکبر ہیں

بلا شک پیغمبرِ صبر و رضا صدیق اکبر ہیں

یقیناً مخزنِ صدق و وفا صدیق اکبر ہیں

نہایتِ مُمْتَنی و پارسا صدیق اکبر ہیں

تُقیٰ ہیں بلکہ شاہِ آلقیا صدیق اکبر ہیں

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صدیق اکبر ہیں

وہی یارِ مزارِ مصطفیٰ صدیق اکبر ہیں

طیب ہر مریض لادوا صدیق اکبر ہیں

غريبوں بے کسوں کا آسراء صدیق اکبر ہیں

امیر المؤمنین ہیں آپ امام اُسمدین ہیں آپ

نبی نے جنتی جن کو کہا صدیق اکبر ہیں

سبھی اصحاب سے بڑھ کر مقرّب ذات ہے انکی
 رفیقِ رسولِ ارض و سما صدیق اکبر ہیں
 عمر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثمان سے بھی ہیں اعلیٰ
 یقیناً پیشوائے مرتضیٰ صدیق اکبر ہیں
 امامِ احمد و مالک، امامِ حنفیہ اور
 امامِ شافعی کے پیشوائے صدیق اکبر ہیں
 تمای اولیاء اللہ کے سردار ہیں جو اُس
 ہمارے غوث کے بھی پیشوائے صدیق اکبر ہیں
 سبھی علمائے اُمّت کے، امام و پیشوائیں آپ
 بلا شک پیشوائے اصفیا صدیق اکبر ہیں
 خدا نے پاک کی رحمت سے انسانوں میں ہر اک سے
 فُزوں تر بعد از کل اُنہیا صدیق اکبر ہیں

ہلاکت خیز طغیانی ہو یا ہوں موجیں طوفانی

نہ ڈوبے اپنا بیڑا ناخدا صدیق اکبر ہیں

بھٹک سکتے نہیں ہم اپنی منزل ٹھوکروں میں ہے

نبی کا ہے کرم اور رہنمای صدیق اکبر ہیں

گناہوں کے مرض نے شیم جاں ہے کر دیا مجھ کو

طبیب اب اس مرے تو آپ یا صدیق اکبر ہیں

نہ گھبراو گنہگارو تمہارے حشر میں حامی

محبت شافعی روزِ جزا صدیق اکبر ہیں

نہ ڈر عطار آفت سے خدا کی خاص رحمت سے

نبی والی برترے، مشکلکشا صدیق اکبر ہیں

میں ہوں سائل میں ہوں منگتا یا خواجہ مری جھوپی بھردو

میں ہوں سائل میں ہوں منگتا
 یا خواجہ مری جھوپی بھردو
 پا تھے بڑھا کر ڈال دو نکلا
 جو بھی سائل آ جاتا ہے
 میں نے بھی دامن ہے پسara
 سلطانِ کوشین کا صدقہ
 صدقہ خاتونِ جنت کا
 مجھ کو عشقِ رسولِ عطا ہو
 بنادو شاہِ مدینہ کا دیوانہ
 رب کی عبادت کی دشواری
 اور گناہوں کی بیماری
 دُونوں آفتیں دُور ہوں خواجہ
 یا خواجہ مری جھوپی بھردو
 دے دو تم عطار کو خواجہ
 سنت کی خدمت کا جذبہ
 ہر سو دیں کا بجا دے ڈلکا
 یا خواجہ مری جھوپی بھردو

یا غوث بلاو مجھے بغداد بلاو

یا غوث! بلاو مجھے بغداد بلاو
 بغداد بلا کر مجھے جلوہ بھی دکھاؤ
 دنیا کی محبت سے مری جان چڑراو
 دیوانہ مجھے شاہ مدینہ کا بناؤ
 چکا دو ستارہ مری تقدیر کا مرشد!
 مدفن کو مدینے میں جگہ مجھ کو دلاو
 خیا مری منجد ہارا میں سرکار! پھنسی ہے
 امداد کو آوا! مری امداد کو آوا
 کھنیں کے صدقے ہوں مری مشکلیں آسان
 آفات و بلیات سے یا غوث! بچاؤ

مدینہ

لائسنسدر کے پیچ کی دھار ۲: یونیورسٹی کی جمع۔ بلاکسیں

یا پیر! میں عصیاں کے تلامیں میں پھنسا ہوں
 لِلَّهِ گناہوں کی تباہی سے بچاؤ
 ابھوں کے خریدار تو ہر جا پہ ہیں مرشد!
 بدکار کہاں جائیں جو تم بھی نہ نجہاؤ
 آدکام شریعت ریں ملحوظ ہمیشہ
 مرشد! مجھے سنت کا بھی پابند بناؤ
 عطار جہنم سے بہت خوف زده ہے
 یاغوٹ! اسے دامن رحمت میں چھپاؤ

غیرت کی تعریف

کسی شخص کے پاس نعمت دیکھ کر اس لئے ڈوال (یعنی ضائع ہونے) کی جمنا کرنا کہ
 وہ نعمت دنیا یا آخرت میں اُس شخص کیلئے نقصان وہ اور گناہ کا باعث ہو۔

(طریقۃ محمدیہ ج ۱ ص ۶۱۱)

دیدیہ

۱: موجودوں کے تپیڑے ۲: لحاظ کیا گیا۔ خیال رکھا گیا

ترے در سے ہے منگتوں کا گزارا یا محمد شاہ

ترے در سے ہے منگتوں کا گزارا یا محمد شاہ
 یہ سن کر میں نے بھی دامن پسara یا محمد شاہ
 مری قسمت کا چکا دو ستارہ یا محمد شاہ
 دکھا دو اپنا چجز پیارا پیارا یا محمد شاہ
 گناہوں کے مرض نے کر دیا ہے شم جاں مجھ کو
 تمہیں آ کر کرو اب کوئی چارہ یا محمد شاہ
 غمِ شاہ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کرو
 جگر تکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یا محمد شاہ
 ہوئی جاتی ہے او جڑ اب مری امید کی کھیتی
 بھرن برسا دو رحمت کی خدارا یا محمد شاہ
 مرے دلہارے اجڑے گلتاں میں بہار آئے
 خواں کا رخ پھرا دو اب خدارا یا محمد شاہ
 دینہ
 اداش رہے کہ سابق صفات میں یہ کلام آپ تحریر کے ساتھ سر کار بخدا، حضور غوث پاک رحمة اللہ تعالیٰ علیہ
 کی شان میں عرض کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ ضروری ترقیت کے ساتھ دلوں کلام علیحدہ علیحدہ ہونے میں
 فارغین کو بولت رہے گی۔

چ پارش

مدینے کا بنا دو ایسا دیوانہ مجھے دولھا
 پھروں دیواگی میں مارا مارا یا محمد شاہ
 گر جتے بادلوں کا شور چلتی آندھیوں کا زور
 لرزتا ہے کلیجا دو سہارا یا محمد شاہ
 مری کشی بھنور میں پھنس گئی ہے بائے بر بادی
 میں ڈوبا تم بچا لو اب خدارا یا محمد شاہ
 بچالو دشمنوں کے وار سے اللہ میں نے ہے
 بڑی امید سے تم کو پکارا یا محمد شاہ
 شہا خیرات لینے کو سلاطین زمانہ نے
 ترے دربار میں دامن پسara یا محمد شاہ
 سدھارو میرے دولہا مجھ عکنے اور بگزے کو
 نہ جانے تم نے کتوں کو سدھارا یا محمد شاہ
 خدا کے خوف سے روئے نبی کے عشق میں روئے
 عطا کردو وہ چشم تر خدارا یا محمد شاہ
 اگرچہ لاکھ پانی ہے مگر عطار کس کا ہے
 تمہارا ہے تمہارا ہے تمہارا یا محمد شاہ

هو نائب سرورِ دو عالم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

ہو نائب سرورِ دو عالم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 سراجِ امت فقیرِ افحُم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 ہے نامِ ہمان این ثابت، ابوحنیفہ ہے ان کی لذتیت
 پکارتا ہے یہ کہہ کے عالم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 جو بے مثال آپکا ہے تقویٰ، تو بے مثال آپکا ہے فتویٰ
 یہ علم و تقویٰ کے آپ سَعْمَم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 گُنگز کے ولد میں پھنس گیا ہوں گے لیکن میں ہنس گیا ہوں
 زکالو مجھ کو برائے آدم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 حسد کی بیماری بڑھ چلی ہے لڑائی آپس میں ٹھن گئی ہے
 شہا مسلمان ہوں مظہم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 دیارِ بغداد میں مُلَا کر مزار اپنا دکھا جہاں پر
 یہ نور کی بارشیں چھما چھم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 عطا ہو خوفِ خدا خدارا دو الفتِ مصطفیٰ خدارا
 کروں عملِ ستون پر ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 ہے دھومِ چاروں طرف سما کی بھری ہے جھولی ہر اک گدا کی
 عطا ہو مجھ کو بھی طیبہ کا غم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

تمہارے دربار کا گدا ہوں، میں سائلِ عشقِ مصطفیٰ ہوں
 کرم پے شاہِ غوثِ اعظم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 فضول گوئی کی نکلے عادت، ہو دور بے جا بھی کی خصلت
 دُرود پڑھتا رہوں میں ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 بلا کا پھرا لگا ہوا ہے، مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے
 ترا مقلد امامِ اعظم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 شہا! عدو کا ستم ہے چیخ، مدد کو آؤ امامِ اعظم
 سوا تمہارے ہے کون ہندم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 نہ جیتے جی مجھ پاے آفت میں قبر میں بھی رہوں سلامت
 بروزِ مختصر بھی رکنا بے غم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 مرلوں شہا زیر سبزِ گنبد، ہو مدفن آقا بقیع عرقہ
 کرم برائے رسول اکرم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 ہوئی شہا فردِ جرم عائد، پچا پھنسا ہے ترا مقلد
 فرشتے لے کے چلے جہنم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
 جگر بھی زخمی ہے دل بھی گھائل، ہزار فکریں ہیں سوال
 دُکھوں کا عطار کو دو مردم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

مصطفیٰ کا وہ لادہ پیارا وہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا
سُتوں کے دلوں میں جس نے تھی
وہ حبیبِ خدا کا دیوانہ

واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
اللَّهُ اللَّهُ تَبَحْرِ عَلَيْهِ
اب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی
اہل سنت کا ہے جو سرمایہ

واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
علم و عرفان کا جو کہ ساگر تھا
خیر سے حافظہ قویٰ تر تھا
حق پر منہنی تھا جس کا ہر فتویٰ

واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
اس کی ہستی میں تھا عملِ بُوہر
علمِ دین، صاحبِ تقویٰ
جس نے دیکھا انہیں عقیدت سے

ستِ مصطفیٰ کا وہ پیکر
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
قلب کی آنکھ سے محبت سے
مرجا مرجا پکار اٹھا

دیں کا ڈنکا بجادیا جس نے
سُتوں کو چلا دیا جس نے
دینے

انہایتہ سمعتِ علیٰ

وہ مُحید ہے دین و ملت کا
 جو ہے اللہ کا ولی بے شک
 غوث اعظم کا جو ہے متوا
 جس نے احقاق حق کیا گھل کر
 جو کسی سے کبھی نہ گھبرا
 سن لو یکلک رضا ہے وہ خیر
 بول بالا ہے اہل سنت کا
 پھر برملی شریف جاؤں میں
 کروں روشنے کا خوب نظارہ
 مولا نبیر "حدائق بخشش"
 خلد میں کہتا کہتا جائے گا
 واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

دینہ

ل: قلم

شاہ بطحاء کاماءہ پارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

شاہ بطحاء کاماءہ پارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
 سپنڈہ فاطمہ کا پیارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
 یہ تو سب اولیا کا افسر ہے، اتنی رہرا ہے اہن حیدر ہے
 اور حشین کا دلارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
 غوثِ اعظم ہیں شاہ جیلانی، میر لاثانی، قطب ربانی
 اُن کے عشقان نے پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
 شہر بغداد مجھ کو ہے پیارا، خوب دلش وہاں کا نظارہ
 میر امرشد جو جلوہ آرائے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
 مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضل رپے کریم سے روشن
 میری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
 جب کہ دنیا میں مرشدی آئے، بُطْن مادر سے ہی ولی آئے
 جان و دل ان پر سب ثارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

میرے مرشد نے ”لائخ“ کہہ کر دو سب کر دیا ہے خوف اور در
 ان کا محشر میں بھی سہارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
 غوث رنج و المِ مناتے ہیں، اُس کو سینے سے بھی لگاتے ہیں
 آگیا جو بھی غم کا مارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
 غوث پیروں کے پیروں بیشک، اور وشن ضمیر ہیں بے شک
 حالِ دل اُن پہ آشکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
 کیوں نجاوں میں غوث پرواہی، آفتیں دور ہو گئیں ساری
 جب ترپ کر انہیں پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
 اُس کو من کی مراد ملتی ہے، اُس کی بگڑی ضرور بنتی ہے
 جس نے دامنِ یہاں پسراہی، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

دینہ

ای یعنی ”خوف نہ کر“ یہ قصیدہ غوشہ کے اس شعر کی طرف اشارہ ہے: میری دینی ”لائخ“
 اللہ رَبِّی ترجمہ: اے میرے مرید! خوف نہ کر، اللہ غزوہ خل میرا پروردگار ہے۔

جی اٹھے مردے حق کی قدرت سے حکم والاۓ رہت سے
 رب کو جب غوث نے پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ عظیم کی
 درد و آلام جب رُلاتے ہیں، غوثِ عظیم مدد کو آتے ہیں
 ہر جگہ غوث کا سہارا ہے، واہ کیا بات غوثِ عظیم کی
 ان کا دشمن خدا کا ہے مُقْبُر، اس کی رحمت سے ہو گیا وہ دُور
 بُخُض میں جس نے سر ابھارا ہے، واہ کیا بات غوثِ عظیم کی
 غوث پر تقدم نبی کا ہے، ان کے زیر قدم ولی سارے
 ہروں نے یہی پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ عظیم کی
 ہم کو ”گیارہ“ کا ہے عدد پیارا، ان کی تاریخِ عرس ہے گیارہ
 یوں عدد ہم کو پیارا گیارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ عظیم کی
 خوب صورت ہیں گُنبد اور مینار، ان پر رحمت برستی ہے عطار
 خوب دربار کا نظارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ عظیم کی

سُنیوں کے دل میں ہے عزت "وقار الدین" کی

سُنیوں کے دل میں ہے عزت "وقار الدین" کی
آج بھی ممنون ہے ملت "وقار الدین" کی
آپ علامہ و مفتی اور تھے شیخ الحدیث
آج بھی ہے قلب میں عظمت "وقار الدین" کی
صرف عالم ہی نہیں تھے آپ عالم گر بھی تھے
مرحباً تھی خوب علمیت "وقار الدین" کی
بے عدد علماء نے زانوئے تکمیل تھے
کیا بیال ہوشان علمیت "وقار الدین" کی
إن شاء الله كام آئے گی مجھے روزِ جزا
قدر دانی علم کی ألفت "وقار الدین" کی
إن شاء الله وہ یروزِ حشر بخشنا جائے گا
جس کو حاصل ہو گئی نسبت "وقار الدین" کی

۱۔ حضرت وقار الملک مفتی وقار الدین قادری رضوی اعلیٰ رحمۃ اللہ القوی کا یومِ عرس
۲۰ رائٹنگ الاول ہے لہذا میسوں کی مناسبت سے اس مقتبست میں ۱۶۰ اشعار ہیں۔ ۲۔ شاگردی
دینے

وہ مجسم عاجزی تھے اور سراپا سادگی
اس لئے تodel میں ہے بیت ”وقار الدین“ کی

چارپائی اور سکیم اور لوٹا جانماز
تحتی سراپا سادہ ہی طبیعت^۱ ”وقار الدین“ کی

چارپائی پر وہ ہوتے اور ہم بھی رو برو
یاد آتی ہے ہمیں صحبت ”وقار الدین“ کی

آئے دن خدمت میں آ کر ہم مسائل پوچھتے
یاد آتی ہے ہمیں صحبت ”وقار الدین“ کی

ملکتہ والی، موشگانی^۲ اور گل آفشا نیاں
یاد آتی ہے ہمیں صحبت ”وقار الدین“ کی

خندہ پیشانی تمسم ریز میٹھی گفتگو
یاد آتی ہے ہمیں صحبت ”وقار الدین“ کی

دینہ

اطبیعت ۲ بار یک بیتی

ان کو سینے سے لگایا مصطفیٰ نے خواب میں
 قابلِ صدر شک ہے قسمت ”وقارُ الدّین“ کی
 بندہ بدکار ہوں! افسوس میں بیکار ہوں
 کچھ نہ مجھ سے ہو سکی خدمت ”وقارُ الدّین“ کی
 سب مریدوں کے لئے سارے بھجوں کے لئے
 سانحہ جاں سوز تھا ِ حکمت ”وقارُ الدّین“ کی

مذہبیہ

لما ایک بار ہم چند اسلامی بھائی حضرت پیری وقارُ الْمُلْت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے
 ساتھ کار میں کہیں جا رہے تھے، سلسلہ نعمتوں جاری تھا۔ میں نے عرض کی: حضور! آپ
 نے کبھی خواب میں سرکار نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار کیا ہو تو ارشاد فرمایا
 کہ ہماری ذوق افزائی کیجئے۔ ارشاد فرمایا: ”ایک بار میں نے خواب میں اپنے آپ کو
 سرکار مذہبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روپ پر انوار پر حاضر پایا، اتنے میں قبر
 انور سے پیارے پیارے آقا میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم باہر
 تشریف لے آئے اور..... اور..... مجھے سینے سے لگایا۔“ سگ مذہبیہ غنیٰ خدا

آخری دیدار کے وقت آنکھ میری رو پڑی
 دیکھ کر زیر کفن صورت ”وقاڑ الدین“ کی
 یا اللہ! واسطہ تھوڑے کو رسول پاک کا
 نور سے معمور کر ثابت ”وقاڑ الدین“ کی
 واسطہ غوث و رضا کا اے خدائے مصطفیٰ
 خواب میں مجھ کو دکھا صورت ”وقاڑ الدین“ کی
 ان کے فیضِ خاص سے عطار بھی ہے فیضیاً
 اس پر کچھ زائد ہی تھی شفقت ”وقاڑ الدین“ کی
 تو تو ہے عطار بداعوار، وہ عالیٰ وقار
 کیا لکھے گا منقبت حضرت وقاڑ الدین کی
 مذینہ

الحمد لله عزوجل وقار المؤمن رحمة الله تعالى عليه نے مجھے اپنی خلافت سے
 نوازا۔ بطورِ تحدیث نعمت مذکورہ شعر میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔ سُبْ مدینَة غَيْرَ عَنْهُ

ملی تقدیر سے مجہ کو صَحابہ کی شناخوانی

ملی تقدیر سے مجھ کو صَحابہ کی شناخوانی
 ملا ہے فیضِ عثمانی ملا ہے فیضِ عثمانی
 رکھا مخصوص ان کو بند ان پر کر دیا پانی
 شہادت حضرت عثمان کی بے شک ہے لاثانی
 نبی کے نور دو لیکر وہ ذوالثُّرَیْن کھلائے
 انہیں حاصل ہوئی یوں قربتِ محبوب رحمانی
 نبی نے تیرے بد لے ”بیعتِ ٹھواں“ میں کی بیعت
 کہا قرآن نے دستِ نبی کو دشتِ یزدانی
 تمہیں کو جامِ قرآن کا حق نے دیا منصب
 عطا قرآن کو کر کے جمیع کی امت کو آسانی
 خدا بھی اور نبی بھی خود علی بھی اس سے ہیں ناراض
 عَدُوُّ أَنَّ كَانَ أَنْهَايَ گا قیامت میں پریشانی

عداوت اور کینہ ان سے جو رکتا ہے سینے میں
 ڈھی بد بخت ہے ملعون ہے مردود شیطانی
 ہم ان کی یاد کی دھومیں مچائیں گے قیامت تک
 پڑے ہو جائیں جل کر خاک سب آندرے عثمانی
 امام الائخیا! کر دو عطا حصہ سخاوت کا
 قناعت ہو عنایت، دیں نہ دولت کی فراوانی
 مجھے اپنی سخاوت کے سمندر سے کوئی قطرہ
 عطا کر دو نہیں درکار مجھ کو تاج سلطانی
 علویشان کا کیوں کر بیاں ہو آپ کی پیارے
 حیا کرتی ہے مولیٰ آپ سے مخلوق نورانی
 سُخن آکر بیاں عطار کا اتمام کو پہنچا
 تری عظمت پر ناطق اب بھی ہیں آیاتِ قرآنی

یا شہید کربلا فریاد ہے

یا شہید کربلا فریاد ہے نورِ چشمِ فاطمہ فریاد ہے
آہ! بسطِ مصطفیٰ فریاد ہے ہائے! اینِ مرثیٰ فریاد ہے
بیڑا آمواجِ شلامِ میں پھنسا آہ! میرے ناخدا فریاد ہے
اس علیٰ اکبر کا صدقة جو کہ ہیں ہم شفیعہ مصطفیٰ فریاد ہے
ہے مریٰ حاجت میں طیبہ میں مردوں اے مرے حاجت روا فریاد ہے
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا نورِ چشمِ مصطفیٰ فریاد ہے
ساقی کوثر کا صدقة ساقیا جام، الافت کا پلا فریاد ہے
و شمنوں کی دشمنی سے تگنگ ہوں شہسوار کربلا فریاد ہے
حاصلدوں کا بڑھ گیا حد سے حسد اور سلوک ناروا فریاد ہے
تھر تھراتا ہے کلیجا خوف سے دُور ہو خوف آبھی جا فریاد ہے
راستے ہی میں بھٹک کر رہ گیا رہبری کر رہنا فریاد ہے
دے دیا سارے طبیبوں نے جواب بُھر زہرا دے ہنقا فریاد ہے

میں نکما ہوں نکتے کو نجما
کون ہے تیرے سوا فریاد ہے
نفس و شیطان کی کپڑ میں آگیا
زور عصیاں بڑھ چلا فریاد ہے
دے علی اصغر کا صدقہ سرورا
بیکر جود و سخا فریاد ہے
جانکنی میں سختیوں پر سختیاں
بڑھ رہی ہیں سیدا فریاد ہے
پار اتارے راکبِ دوش نبی
محر غم سے ناخدا فریاد ہے
بے وفا دنیا کی الفت دُور ہو
بیکر صدق و وفا فریاد ہے
بُر رُتب بے حیائی کا حضور
خاتمه ہو خاتمه فریاد ہے
یا حُسین اسلامی بہنوں کو بنا
بیکر شرم و حیا فریاد ہے
ہر طرف سے ہے بلاوں کا بیجم
دفع کرب و بلا فریاد ہے
صَّبَر کا پیانہ اب لبریز ہے
بیکر صبر و رضا فریاد ہے
مغلس و ناچار و خستہ حال ہوں
مخزن بُود و عطا فریاد ہے
چھائی دل پر خواں پیارے حُسین!
دے بھاڑ جانفزا فریاد ہے

حُب سادات اے خدادے وابطہ اہل بیت پاک کا فریاد ہے
آفتوں پر آفتیں ہیں المدد سپد و سردار ما فریاد ہے
دین کی خدمت کا جذبہ دیجئے صدقہ نانا جان کا فریاد ہے
ستون کی ہر طرف آئے بہار صدقہ میرے غوث کا فریاد ہے
چل گئی باوِ مخالف الگیات اے حسین باوقا فریاد ہے
کاش! ہو جاؤں مدینے میں شہید آپ فرمادیں دعا فریاد ہے
بجنت کی ہیں جس قدر بھی گھنیاں ساری سلنجھا دو شہا فریاد ہے
کربلا کی حاضری ہو پھر نصیب بجنت خوابیدہ جگا فریاد ہے
حال ہے بے حال شاہ کربلا
آپ کے عطار کا فریاد ہے

تجسس کی تعریف

مسلمانوں کے عیوب اور ان کی چیزیں با توں کا کھون لگانا تجسس کہلاتا ہے۔

(حدیقه ندیہ شرح طریقۃ محمدیہ ج ۲ ص ۳۰۰ نوریہ رضویہ سردار آباد)

مفتی اعظم بڑی سرکار ہے

مفتی اعظم بڑی سرکار ہے جبکہ اونی سا گدا عطار ہے
 مفتی اعظم سے ہم کو پیار ہے ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے
 مفتی اعظم رضا کا لاڈلا اور محبت سید ابرار ہے
 عالم و مفتی، فقیر ہے بدل تاجدار اہل سنت المدد
 خوب خوش آخلاق و باکردار ہے بندہ در بے کس و ناچار ہے
 تاج حنفیت شاہی کیا کروں میرے لئے تاج عزت آپ کی پیزاری ہے
 اعلیٰ حضرت کا رہوں میں بادفا استقامت کی دعا درکار ہے
 آستانے پر کھڑا ہے اک گدا طالبِ عشق شہ ابرار ہے
 مسکرا کر اک نظر گر دیکھ لو میری شامِ غمِ ابھی گلزار ہے
 میرے دل کو شاد فرمادیجئے رنجِ وغم کی قلب پر یلخار ہے
 سیدی احمد رضا کا وابطہ تیرا منگتا طالبِ دیدار ہے
 ہوں گناہوں کے مرض سے شیم جان دینہ درو عصیاں کی دوا درکار ہے

۱۔ بحوثی شریف

ہاتھ پھیلا کر مرادیں مانگ لو سائلو ان کا تھی دربار ہے
 ان شاء اللہ مغفرت ہو جائیگی اے ولی ! تیری دعا درکار ہے
 خوب خدمت سنتوں کی میں کروں سپدی تیری دعا درکار ہے
 کاش ! نوریؒ کے سگوں میں ہوشمار
 یہ تمنائے دل عطار ہے

توريہ کی تعریف

”توريہ“ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنی ہیں وہ غلط ہیں مگر اس نے دوسرے معنی مراد لیے جو صحیح ہیں۔ مثلاً آپ نے کسی کو کھانے کے لیے کہا وہ بولا: میں نے کھانا کھایا۔ اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھایا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے۔ حکم: ایسا کرنا بلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۲)

دینہ

۱۔ تاجدار اہل سنت، شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضور مفتی اعظم ہند، مولینا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا تخلص ”نوری“ ہے۔

گیارہویں شریف کے نعرے

جواب	نعروہ
غوث پاک	سلطانِ ولایت
غوث پاک	ولیوں پر حکومت
غوث پاک	شہبازِ خطابت
غوث پاک	فانوسِ ہدایت
غوث پاک	سرتاجِ شریعت
غوث پاک	ہیں رب کی نعمت
غوث پاک	اللہ کی رحمت
غوث پاک	ہیں باعثِ برکت
غوث پاک	ہیں صاحبِ عزت
غوث پاک	ہیں بحرِ سخاوت
غوث پاک	دریائے کرامت
غوث پاک	فرماودھمایت
غوث پاک	ٹل جائے مصیبت
غوث پاک	سرتاپاشرافت
غوث پاک	ہیں مخزنِ عظمت

غوث پاک	اے ماڈولیت
غوث پاک	ہوتم پر عنایت
غوث پاک	کمزور کی طاقت
غوث پاک	محصور کی راحت
غوث پاک	ہومیری شفاعت
غوث پاک	دوایے جنت
غوث پاک	دوشوق عبادت
غوث پاک	دوزوق تلاوت
غوث پاک	عصیاں سے ہونفرت
غوث پاک	ینکی کی دوالفت
غوث پاک	دوبدیوں سے نفرت
غوث پاک	سرکار کی الفت
غوث پاک	دواپنی محبت
غوث پاک	بے کس کی حمایت
غوث پاک	بے بس کی میں راحت
غوث پاک	ہو دو ری فرقہ
غوث پاک	دے دیجئے قربت

غوث پاک	مسکین کی دولت
غوث پاک	محاج کی ثروت
غوث پاک	وہ آپ کی ہبیت
غوث پاک	جوں پر حکومت
غوث پاک	دودید کا شربت
غوث پاک	میں کرلوں زیارت
غوث پاک	دے دو یہ سعادت
غوث پاک	میں دیکھ لوں تربت
غوث پاک	جب ہومری رحلت
غوث پاک	دیکھوں تری صورت
غوث پاک	دو جذبہ خدمت
غوث پاک	دول نیکی کی دعوت
مرجا یاغوث پاک	مرجا یاغوث پاک
مرجا یاغوث پاک	مرجا یاغوث پاک

”عرشِ اعظم پہ رب“ والا شعر پڑھنا کیسے؟

سوال: یہ شعر درست ہے یا نہیں؟

عرشِ اعظم پہ رب سبز گلند میں تم کیوں کہوں میرا کوئی سہارا نہیں
میں مدینے سے لیکن یہت ذور ہوں یہ خلش میرے دل کو گوارا نہیں

جواب: اس شعر کے ابتداء میں الفاظ: ”عرشِ اعظم پہ رب“ عز و جل میں بظاہر معاد اللہ عز و جل عرشِ اعظم پر اللہ عز و جل کا مکان مانا گیا ہے اور اللہ عز و جل کیلئے مکان مانا گفرنگز و می ہے۔ اگر اس شعر کی ابتداء میں ”عرشِ اعظم کا رب“ عز و جل پڑھیں تو شعر شرعی گرفت سے نکل جائے گا۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۲۴۲ مکتبۃ المدینہ)

زارِ طیبہ! روشنے پہ جا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 زارِ طیبہ! روشنے پہ جا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 میرے غم کا فسانہ سنَا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 تیری قسمت پر رُنگ آرہا ہے تو مدینے کو اب جارہا ہے
 آہ! جاتا ہے مجھ کو رُلا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 جب پُنجی جائے تیرا سفینہ، جب نظر آئے میٹھا مدینہ
 با ادب اپنے سر کو جھکا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 جب کہ آئے نظر پیاراں، چوم لینا نظر سے تو کعبہ
 ہو سکے گر تو ہر جا پہ جا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 تو غرب کی حسین وادیوں کو، ریگزاروں کو آبادیوں کو
 میری جانب سے پلکیں بچا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 جب کہ پیش نظر جالیاں ہوں، تیری آنکھوں سے آنسو رواں ہوں
 میرے غم کی کہانی سنَا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 آمنہ کے دُلارے کو پہلے، بعد شیخین کو بھی تو کہہ لے
 پھر بقیع مبارک پہ جا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا

مانگنا مت تو دنیا کی دولت، مانگنا ان سے بس ان کی الفت
 خوب دیوانے دل کو لگا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 میرے آقا کے محراب و منبر ان کی مسجد کے دیوار اور در
 قلب کی آنکھ ان پر جما کر تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 پیاری پیاری وہ جنت کی کیاری، چوم لینا نگاہوں سے ساری
 سبز رحمت میں غوطہ لگا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 سبز گلبد کے دلکش نظارے، روح پرور وہاں کے منارے
 ان کے جلووں میں خود کو گما کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 وہ شہیدوں کے سردار حمزہ، اور جتنے وہاں میں صحابہ
 ٹو سبھی کے مزاروں پر جا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 تو نمازوں کا پابند بن جا اور سرکار کی ستونوں کا
 انقلاب اپنے اندر پا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 کوئے محبوب کی بکریوں کو، مرغیوں، بکڑیوں، لکڑیوں کو
 بلکہ تکھے وہاں کے اٹھا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 دینہ

اس طرح کے تمام اشعار جن میں مدینہ منورہ راذخ اللہ فرشقہ و نعیمہ سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو سلام
 کیا ہے یہ سلام نہیں جو یوقوت ملاقاتِ ستون اور اس کا جواب واجب ہوتا ہے ہے ”سلام تھیت“
 کہتے ہیں بلکہ عاشق صاوی محبوب اور محبوب سے نسبت رکھنے والی اشیاء کو ”سلامِ محبت“ پیش کرتا ہے =

بلیاں جب مدینے کی دیکھے، خوب ادب سے انہیں پیار کر کے
 باتحہ نرمی سے ان پر پھرا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 سُنْ مَدِينَةٍ مِّنْ بَادِلْ هَمْرِسْ جَبْ، اُن سے بیتاب قطرے گریں جب
 بارش نور میں ٹو نہا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 اہکِ الفت کی مہکی لڑی سے، رحمتوں کی برستی جھٹڑی سے
 اپنا سینہ مدینہ بنا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 زانِ طیبہ! میرا فسانہ، خوب رو رو کے ان کو سنانا
 سویزِ الفت سے دل کو جلا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 شکریزوں کو اور پتھروں کو، اوٹ گھوڑوں، بخروں، خچھروں کو
 اور پندوں پر نظریں جما کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 رو رہا ہے ہر اک غم کا مار، عرض کرتا ہے تجھ سے پچارا
 میری بھی حاضری کی دعا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا

مَدِينَةٍ

= اس طرح کے سلاموں سے یہی مقصود ہوتا ہے اس میں کوئی حرجنہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اس شعر میں ولادت مبارک کی مقدار گھری کو سلام پیش فرمائے ہیں: -
 جس شہانی گھری پر کاظمیہ کا پامد اس دل افرید ساعت پر لاکھوں سلام (عائی: پانچ سویں)
 (از: المدینہ العظیم)

باش طیبہ کی مہکی فضا کو، سخنڈی سخنڈی وباں کی ہوا کو
 ہاتھ لہرا کے سر کو جھکا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 چوم لینا مدینے کی گلیاں، پتیاں اور پھولوں کی کلیاں
 سب کو آنکھوں سے اپنی لگا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 جب مدینے کے صحراء گز رے، بھولنا مت، ذرایاد کر کے
 خاک طیبہ ذرا سی اٹھا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 تو مدینے کے ٹھہسار کو بھی، خس کو خاشاک کو خار کو بھی
 ذرے ذرے پہ آنکھیں بچا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 ان کا دیدار ہو گر میئر، ہوش بھی تیرا قائم رہے گر
 جوڑ کر ہاتھ، سر کو جھکا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 وہ مدینے کے مدنی نظارے، لکش ولکشا پیارے پیارے
 ان نظاروں پر قربان جا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 ان کا دیکھے جو نقش کف پا، خوب آنسو وباں پر بہانا
 اور پکلوں سے جھاڑو لگا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 بے بسوں، غم کے ماروں کو بھائی! بے کسوں، دلپکاروں کو بھائی!
 خود بھی روکر، انہیں بھی رُلا کر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا

اخْلَبَار آنکھِ والوں کو بھائی، آن کی آہوں کو نالوں کو بھائی!
 ٹو مزیداً ان کے غم میں رلا کر، ٹو سلام آن سے رو رو کے کہنا
 ٹو مدینے کی ہر یالیوں کو، اور سچلوں سے لدی ڈالیوں کو
 میٹھی میٹھی کھجوریں منگا کر، ٹو سلام آن سے رو رو کے کہنا
 ڈوہ مدینے کے پیارے کبوتر، جب نظر آئیں تھیں کو بد اور
 ان کو تھوڑے سے دانے کھلا کر، ٹو سلام آن سے رو رو کے کہنا
 ٹو ڈرختوں کو اور جھاڑیوں کو، آن کی گلیوں کی سب گاڑیوں کو
 ہاتھ اپنا ادب سے لگا کر، ٹو سلام آن سے رو رو کے کہنا
 بولتوں بلکہ تو ڈھنگوں کو، دال، گندم کے دانوں، چنوں کو
 چوم کر آنکھ سے بھی لگا کر، ٹو سلام آن سے رو رو کے کہنا
 پیگلوں، بھنڈیوں، توریوں کو، گوئیوں، گاجریوں، مولیوں کو
 آنکھ سے لوکیوں کو لگا کر، ٹو سلام آن سے رو رو کے کہنا
 کہنا سیبوں کو اور آڑوؤں کو، اور کیلوں کو ڈرد آلوؤں کو
 اور تربوز سر پر اٹھا کر، ٹو سلام آن سے رو رو کے کہنا

تو قنادیل کو ٹھیکیوں کو، ٹو سوچ، تار کو، کولوں کو
 شندہ پانی کسی کو پلا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 بچپنیوں، کھونیوں، ٹونیوں کو ہر طرح کی جزی بیٹیوں کو
 بار بار ان پر نظریں جما کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 چاولوں، روٹیوں بیٹیوں کو، مرغ، انڈوں کو اور مچھلیوں کو
 سبزیوں کو وہاں کی پکا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 تھالیوں کو پیالوں کو بھائی! برق کو اور مسالوں کو بھائی!
 چائے کی کیتی کو اٹھا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 شندے پنکھوں کو اور بیڑوں کو بلکہ تاروں کو اور بیٹروں کو
 پتیوں کو وہاں کی جلا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 جس قدر بھی ہیں پانی کے نلکے، پھل تو پھل بلکہ بیج اور چھکلے
 با تھا ان کی طرف بھی بڑھا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 ٹو مکانوں کو بھی کھڑکیوں کو اور دیوار و دریٹھیوں کو
 ہاں عقیدت سے دل میں بٹھا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا

رسیوں، قیچیوں اور چھریوں، چادروں، سوتی دھاگوں کو دریوں
 سب کو سینے سے اپنے لگا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 کاش ہوتا میں سگ سیدوں کا، بن کے دربان پھرا بھی دیتا
 رب نے بھیجا ہے انساں بنا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 مسجد پاک کے مٹھکھوں کو، خوبصورت وہاں کی صفوں کو
 خاک آنکھوں میں اپنی لگا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 جب مدینے سے ٹو ہو گا رخصت، غم سے ہو گی عجب تیری حالت
 اپنی پلکوں پر موتی سجا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 عرض کرنا کہ ہے عرض اتنی، حاضری ہو مدینے ہماری
 سب کی جانب سے یہ ایجا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 عرض کرنا یہ بے چارے بے بس، کہتے تھے سب یہ رو رو کے بیکس
 ہم کو قدموں میں مدفن عطا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 ٹو غلاموں پر کہنا کرم کر، یانی دور رنج و الہم کر
 ان کو اپنی فحبت عطا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا
 کہنا عطار اے شاد عالی! ہے فقط تجھ سے تیرا سوالی
 تو سوال اس کا پورا شہا کر، ٹو سلام ان سے رو رو کے کہنا

آنپیا کے سور و سردار پر لاکھوں سلام

آنپیا کے سرور و سردار پر لاکھوں سلام جہوم کر سارے کبوسر کار پر لاکھوں سلام
 رب کے محبوب احمد مختار پر لاکھوں سلام سب پکارو سید امداد پر لاکھوں سلام
 چارہ بے چارگان پر ہوں دُرزوں میں صد هزار بے کسوں کے حامی و غنوار پر لاکھوں سلام
 پُر خلیل نور پیاری پیاری داڑھی پر دُرزوں مصطفیٰ کے گیسوئے خدا پر لاکھوں سلام
 بجہہ القدس پر چادر پر عمامے پر دُرزوں جان عالم! آپ کی پیغمبر اُر پر لاکھوں سلام
 رحمنیں لاکھوں ابوکبر و عمر عثمان پر میرے مولا حیدر کردار پر لاکھوں سلام
 کربلا کے ہر شہید باوقا پر رحمتیں نبیوں پر، عالیہ یتیار پر لاکھوں سلام
 ہے یقیناً ہر صحابی جان ثانی مصطفیٰ مسجدِ نبوی کے محراب اور دُشتر پر دُرزوں
 دشت و گھسا مردینہ، خاک طیبہ پر دُرزوں بیرون، قصر، پھول اور ہر خار پر لاکھوں سلام
 مہکی مہکی بھیجنی بھیجنی ہے مدینے کی فضا اُس فضا نے پاک خوشبودار پر لاکھوں سلام
 دیدیں

لاروش ج مزے ہوئے۔ مل کھائے ہوئے سے نعل پاک۔ جوئی شریف

خوب بھجوں کے دیوانو ادب سے جھوم کر تم مدینے کے حسین گلزار پر لاکھوں سلام
 تبریزیں لہرائیں گے جس وقت جلو نور کے ہم پڑھیں گے زدے نہ انوار پر لاکھوں سلام
 اے مدینے کے مسافر اے کے جامیرا پیام بھیجا رورو کے ٹو سرکار پر لاکھوں سلام
 یانبی اجتنبی بھی دیوانے بیہاں موجود ہیں کاش! اب آکر پڑھیں دربار پر لاکھوں سلام
 میرے پیارے پیر مرشد سپدی غوث الونی اولیاء اللہ کے سردار پر لاکھوں سلام
 جو گیا اجیر میں دل کی مرادیں پا گیا میرے خواجہ کے تھنی دربار پر لاکھوں سلام
 سپدی احمد رضا نے خوب لکھا ہے کلام ان کے سارے نقیۃ اشعار پر لاکھوں سلام
 ہو چکے ہوں گے جہاں میں جس قدر بھی اولیا ان پر، ہر اک ان کے خدمتگار پر لاکھوں سلام
 مغفرت کرائے خدا عطا بردار اس طوار کی بھیج یارب امت سرکار پر لاکھوں سلام
 میٹھے مرشد نے بقیع پاک میں پایا مزار
 سارے بھیجو مرشد عطا بردار پر لاکھوں سلام

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں تم په ہر دم کروڑوں ڈرُز و دو سلام

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں
تم په ہر دم کروڑوں ڈرُز و دو سلام
ہو کرم مجھ په یا سید المرسلین
تم په ہر دم کروڑوں ڈرُز و دو سلام
دُور رہ کرنہ دم ٹوٹ جائے کہیں
کاش! طیبہ میں اے میرے ماہُ میں
ڈفن ہونے کو مل جائے ڈگر زمیں
کوئی حُسن عمل پاس میرے نہیں
اے شفیعِ انَّمَ لاج رکھنا تمہیں
ڈنلوں عالم میں کوئی بھی تم سانہیں
سب کسیوں سے بڑھ کر کے تم ہو حسین
تم په ہر دم کروڑوں ڈرُز و دو سلام
قاسمِ رِزْقِ ربِ الْعَالَیِ ہو تمہیں
نکرِ امت میں راتوں کو رو تر رہے
تم په قربان جاؤں مرے مہ بجیں!
عاصیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے
پھولِ رحمت کے ہر دم لٹاتے رہے
یاں غریبوں کی بگڑی بنا تے رہے
حوضِ کوثر پہ مت بھول جانا کہیں
تم په ہر دم کروڑوں ڈرُز و دو سلام
پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے
ظلُم، کُفار کے ہنس کے سببے رہے

سکتی محنت سے کی تم نے تبلیغ دیں
 تم پہ ہر دم کروڑوں ڈرزو دو سلام
 کاش اس شان سے یہ نکل جائے دم
 تم پہ ہر دم کروڑوں ڈرزو دو سلام
 سنگ در پر تمہارے ہو میری بھین
 اور سینہ مدینہ بنا دیجئے
 از پے غوثِ اعظم امامِ ممین
 عشق سے تیرے معمور سینہ رہے
 بس میں دیوانہ بن جاؤں سلطان دیں
 تم پہ ہر دم کروڑوں ڈرزو دو سلام
 ڈور ہو جائیں دنیا کے رنج و آلم
 مال و دولت کی کثرت کا طالب نہیں
 تم پہ ہر دم کروڑوں ڈرزو دو سلام
 اب بُلا لو مدینے میں عطا کو
 اپنے قدموں میں رکھ لو گنہگار کو
 کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں
 تم پہ ہر دم کروڑوں ڈرزو دو سلام

دینہ

م
لے: پیشانی حنفی

کربلا کے جان نثاروں کو سلام

کربلا کے جان نثاروں کو سلام
فاطمہ تہرا کے پیاروں کو سلام

مصطفیٰ کے ماہ پاروں کو سلام
نوجوانوں گل عذاروں کو سلام

کربلا تیری بھاروں کو سلام
جان نثاری کے نظاروں کو سلام

یا حسین اہن علی مشکل گشا
آپ کے سب جان نثاروں کو سلام

اکبر و اصغر پہ جان قربان ہو
میرے دل کے تاجداروں کو سلام

قاسم و عباس پر ہوں رحمتیں
کربلا کے شہنوواروں کو سلام

دینہ

۱: پھول جیسے رخساروں لے ۲: ماہ گھوڑے سوار

جس کسی نے کربلا میں جان دی
ان سبھی ایمانداروں کو سلام

بُھوکی پیاسی بیبوں پر رحمتیں
بھوکے پیاسے گل عذاروں کو سلام
بھید کیا جانے شہادت کا کوئی
اُن خُدا کے رازداروں کو سلام

بے بُسی میں بھی حیا باقی رہی
سب حُسینی پردہ داروں کو سلام
رحمتیں ہوں ہر صاحبی پر مدام۔
اور ٹھوڑا چار یاروں کو سلام

بیبوں کو عاپر بیمار کو
بے کسوں کو غم کے ماروں کو سلام

دینہ

ابیمیش

ہو گئے قرباں محمد اور عون
 سیدہ زینب کے پیاروں کو سلام
 کربلا میں ظلم کے ٹوٹے پھاڑ
 جن پہ ان سب دل فگاروں کو سلام
 ال و اصحاب نبی کے جس قدر
 چاہئے والے ہیں ساروں کو سلام
 یا خدا! اے کاش! جا کر پھر کروں
 کربلا کے سب مزاروں کو سلام
 تین دن کے بھوکے پیاسے آپ کی
 یا نبی! آنکھوں کے تاروں کو سلام
 جو حسینی قافلے میں تھے شریک
 کہتا ہے عطّار ساروں کو سلام
 مدینہ

۱: رخی دل، دکھیارے

اے بیان عَرَبْ تیری بھاروں کو سلام

(یہ کلام ۱۴۱ھ کے مبارک سفر میں مکرمہ زادہ اللہ شرفاؤ تعظیم میں لکھا گیا)

اے بیان عَرَبْ تیری بھاروں کو سلام
 تیرے پھولوں کو ترے پاکیزہ خاروں کو سلام
 جمل نور و جمل ثور اور ان کے غاروں کو سلام
 نور بر ساتے پہاڑوں کی قطاروں کو سلام
 جھومتے ہیں مسکراتے ہیں مُغیلانِ عَرَبْ
 خوب صورت وادیوں کو ریگزاروں کو سلام
 رات دن رحمت برستی ہے جہاں پر جھوم کر
 ان طوافِ کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام
 عشق میں دیوارِ کعبہ سے جو لپٹے ہیں وہاں
 ان سچی دیوانوں سارے بے قراروں کو سلام

دینہ

لے کا نئے کا ذرخت

حجر اسود، باب و میزاب و مقام و ملمک
 اور غلافِ کعبہ کے رکنیں نظاروں کو سلام
 مستخار و مشتبہ و پیر زم اور مطاف
 اور کھلیم پاک کے دُنیوں گزاروں کو سلام
 رُکنِ شامی و عراقی و یمانی کو بھی اور
 جلگاتے نور بر ساتے مناروں کو سلام
 جو مسلمان خانہ کعبہ کا کرتے ہیں طوف
 ان کو بھی اور سارے ہی سجده گزاروں کو سلام
 خوب پوئے ہیں قدم ثور و حرانتے شاہ کے
 مہکے مہکے پیارے پیارے دُنیوں غاروں کو سلام
 مدنی متوں کا بھی حملہ خوب تھا بوچل پر
 بذر کے آن دُنیوں نتھے جاں شاروں کو سلام
 جلگاتے گنبدِ خضراء پر ہو رحمتِ مدام
 مسجدِ نبوی کے نورانی مناروں کو سلام

میثیر و محراب جاناں اور سُنہری جالیاں
 سبز گلبَد کے مکیں کو دُلوں پیاروں کو سلام
 سپیدی حمزہ کو، اور جملہ شہیدانِ اُخُد
 کو بھی اور سب غازیوں کو شہسواروں کو سلام
 جس قدرِ جن و بشر میں تھے صاحبہ شاہ کے
 سب کو بھی پیشِ خصوصاً چار یاروں کو سلام
 جس جگہ پر آکے سوئے ہیں صاحبہ دس ہزار
 اُس لقیع پاک کے سارے مزاروں کو سلام
 شوقِ دیدارِ مدینہ میں تڑپتے ہیں جو، ان
 بے قراروں، دلِ فنگاروں، انگلباروں کو سلام
 غسلِ کعبہ کا بھی منظر کس قدر پُر کیف بے
 جھوم کر کہتا ہے عطار ان نظاروں کو سلام
 دیں

غسلِ کعبہ کیم ذوالحجۃ الحرام کو ہوتا ہے۔ یہ ۴۱۵ھ کی عاشری کا غسلِ کعبہ کے وقت کا مشتمل ہے۔

ہومبارک اہلِ عصیاں، ہو گیا بخشش کاساماں

[یانبی سلامُ علیک یار رسول سلامُ علیک]

[یاحبیب سلامُ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

ہومبارک اہلِ عصیاں، ہو گیا بخشش کاساماں

آگئی صبح بہاراں، ہو گیا گھر چرچاگاں

[یانبی سلامُ علیک یار رسول سلامُ علیک]

[یاحبیب سلامُ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

جشنِ میلادِ نبی ہے، نور کی چادرتی ہے

روشنی ہی روشنی ہے، دھوم ہر جانب مچی ہے

[یانبی سلامُ علیک یار رسول سلامُ علیک]

[یاحبیب سلامُ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

آج ہے صبح بہاراں، جھومتے ہیں سب مسلمان

گھر چکا ہے ابیر باراں، رحمتوں سے بھر لوداں

[یانبی سلامُ علیک یار رسول سلامُ علیک]

[یاحبیب سلامُ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

آئندہ بی بی کے گھر پر، آگیا نبیوں کا افر
 جھک گیا ہے گفر کا سر، پڑ گئی ہے ذہوم گھر گھر
 [یانبی سلامٰ علیک یار رسول سلامٰ علیک]
 [یا حبیب سلامٰ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

آئندہ بی بی کے ڈالارے، اے ڈھنی دل کے سہارے
 کون ہے جواب سنوارے، میرے بگڑے کام سارے
 [یانبی سلامٰ علیک یار رسول سلامٰ علیک]
 [یا حبیب سلامٰ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

تم مکین لامکاں ہو، اور حق کے رازداں ہو
 اذنِ رب سے غیب داں ہو، کیا ہے جو تم سے زیارات ہو
 [یانبی سلامٰ علیک یار رسول سلامٰ علیک]
 [یا حبیب سلامٰ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

اول و آخر تم آقا، باطن و ظاہر تم آقا
 حاضر و ناظر تم آقا، طیب و طاہر تم آقا
 [یانبی سلامٰ علیک یار رسول سلامٰ علیک]
 [یا حبیب سلامٰ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

دینہ

۱۔ پچھا ہوا پوشیدہ

آپ سلطانِ جہاں ہیں، درودِ منیر بے کسائیں ہیں
 چارہ بے چارگاں ہیں، بے آمانوں کی آماں ہیں
 [یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک]
 [یا حبیب سلام علیک صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

تم حبیب کبریا ہو، اور امامُ الْأَئمَّیا ہو
 دو جہاں کے پیشوا ہو، شافعی روزِ جزا ہو
 [یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک]
 [یا حبیب سلام علیک صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

یا حبیب ربِّ داور، از پئے صدیقِ اکبر
 اور عمر عثمان و حیدر، چشمِ تر دو قلبِ مُفطر
 [یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک]
 [یا حبیب سلام علیک صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

واسطِ غوثِ الواری کا، حضرت احمد رضا کا
 اور مرے مرشد پیا کا، رُخ بدلو ہر بلا کا
 [یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک]
 [یا حبیب سلام علیک صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

حُبِّ دنیا سے بچا لو، مجھ نکلتے کو نبھا لو
دل سے شیطان کو نکالو، اپنا دیوانہ بنا لو
[یابنی سلامٰ علیک یار رسول سلامٰ علیک]
[یاحبیب سلامٰ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علَيْكَ]

دُرُّ وِ عصیاں کو مٹانا، نیک مجھ کو تم بنانا
راہِ ست پر چلانا، اپنی الفت میں گمانا
[یابنی سلامٰ علیک یار رسول سلامٰ علیک]
[یاحبیب سلامٰ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علَيْكَ]

بادشاہت اور حکومت، دو نہ تم دنیا کی دولت
دو فقط اپنی محبت، اے شہنشاہِ رسالت
[یابنی سلامٰ علیک یار رسول سلامٰ علیک]
[یاحبیب سلامٰ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علَيْكَ]

رَحْمَةً لِلعلمِ مَيْنَ ہو، اور شفیعُ المُذَنِّینَ ہو
فضل رب سے کیا نہیں ہو، بعد رب کے بس تھیں ہو
[یابنی سلامٰ علیک یار رسول سلامٰ علیک]
[یاحبیب سلامٰ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علَيْكَ]

تم مدینے میں بلانا، اپنا جلوہ بھی دکھانا
 کلمہ طیب پڑھانا، اپنے قدموں میں سلانا
 [یابنی سلام علیک یار رسول سلام علیک]
 [یاحبیب سلام علیک صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

اے شہنشاہ مدینہ، عشق کا دید و خزینہ
 ہو مرا سینہ مدینہ، عرض کرتا ہے کمینہ
 [یابنی سلام علیک یار رسول سلام علیک]
 [یاحبیب سلام علیک صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَا، ہو عطا ایسا قریشہ
 دیکھ کر میٹھا مدینہ، عشق میں پھٹ جائے سینہ
 [یابنی سلام علیک یار رسول سلام علیک]
 [یاحبیب سلام علیک صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

نور میں محجوب داوار، کاش! دیکھوں رونے انور
 دیکھتے ہی جاں نچھاوار، تم پہ کروں کاش! سرور
 [یابنی سلام علیک یار رسول سلام علیک]
 [یاحبیب سلام علیک صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

اے مدینے والے آقا، جتنے ہیں متوا لے آقا
سب کے سن لے نالے آقا، سب کو تو بولا لے آقا

[یابنی سلامُ علیک یار رسول سلامُ علیک]
[یاحبیب سلامُ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

آخری لمحے جب آئیں، کاش! وہ تشریف لا میں
اپنے جلووں میں گما میں، جھوم کر ہم گلنگا میں
[یابنی سلامُ علیک یار رسول سلامُ علیک]
[یاحبیب سلامُ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

ٹنڈی خُضرا تمہارا، کس قدر ہے پیارا پیارا
کاش! کرتے ہی نظارہ، جان و دل کروں شارا
[یابنی سلامُ علیک یار رسول سلامُ علیک]
[یاحبیب سلامُ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

قبر میں ہو جس دم آنا، تم وہاں تشریف لانا
چہرہ روشن دکھانا، گور تیرہ جگنگانا
[یابنی سلامُ علیک یار رسول سلامُ علیک]
[یاحبیب سلامُ علیک صَلَوَةُ اللَّهِ علیک]

الامان! ہنگامِ محشر، پیاس کی بندت سے نرور
 جب ربانیں آئیں باہر، تم پلانا جامِ کوثر
 [یا نبی سلام علیک یار رسول سلام علیک]
 [یا حبیب سلام علیک صَلَوَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

خُشِر میں سرکار آنا، میرے عبیوں کو چھپانا
 اپنے رب سے بخشوانا، ساتھ جنت میں بسانا
 [یا نبی سلام علیک یار رسول سلام علیک]
 [یا حبیب سلام علیک صَلَوَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

کاش! عطا رخویں ہو، اور مدینے کی زمیں ہو
 اُس کا وقت واقعیں ہو، اور سر ہانے تھیں ہو
 [یا نبی سلام علیک یار رسول سلام علیک]
 [یا حبیب سلام علیک صَلَوَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

خُشِر میں عطار آئیں، آپ ان پر رحم کھائیں
 اپنے دامن میں چھپائیں، اور رب سے بخشائیں
 [یا نبی سلام علیک یار رسول سلام علیک]
 [یا حبیب سلام علیک صَلَوَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ]

اے مدینے کے تاجدار تجھے اہل ایماں سلام کہتے ہیں

اے مدینے کے تاجدار تجھے اہل ایماں سلام کہتے ہیں
 تیرے غشاق تیرے دیوانے جانِ جاناں سلام کہتے ہیں
 جو مدینے سے دور رہتے ہیں بھر^۱ و فرقہ کا رنج سہتے ہیں
 اے مری جاں سلام کہتے ہیں وہ طلب گار دید رو رو کر
 جن کو دنیا کے غم ستاتے ہیں خواریں در بدر کی کھاتے ہیں
 غم نصیبوں کے چارہ گر تم کو وہ پریشاں سلام کہتے ہیں
 دور دنیا کے رنج و غم کر وو اور سننے میں اپنا غم بھر وو
 اُن کو پشمائن خر عطا کر وو جو بھی سلطان سلام کہتے ہیں
 جو جرے عشق میں تڑپتے ہیں حاضری کے لئے ترتے ہیں
 وہ پُر آرمائ سلام کہتے ہیں اذنِ طیبہ کی آس میں آقا
 دینہ

لے جدائی

تیرے روپے کی جالیوں کے پاس آقا رحم و کرم کی لیکر آس
 سکتے دھیارے روز آ آ کے شاہ ذیشان سلام کہتے ہیں
 آرزوئے حرم ہے سینے میں اب تو بلوائیے مدینے میں
 تجھ سے تجھ ہی کو مانگتے ہیں جو وہ مسلمان سلام کہتے ہیں
 رُخ سے پردے کواب اٹھا دتبجھ اپنے قدموں سے اب لگا لیجھ
 آہ! جو نیکیوں سے ہیں سکر لے خالی دامان سلام کہتے ہیں
 آپ عطار کیوں پریشاں ہیں؟
 بد سے بدتر بھی نہیں دامان ہیں
 ان پر رحمت وہ خاص کرتے ہیں
 جو مسلمان سلام کہتے ہیں

دینہ

لے بنا کل۔ مکمل طور پر

سلطانِ اولیا کو ہمارا سلام ہو

جلیل کے پیشواؤ کو ہمارا سلام ہو
 محبوبِ مصطفیٰ کو ہمارا سلام ہو
 اُس دافعِ بلا کو ہمارا سلام ہو
 سرتاجِ آفتاب کو ہمارا سلام ہو
 سردارِ اصفیا کو ہمارا سلام ہو
 اُس مردِ باصفنا کو ہمارا سلام ہو
 عالم کے رہنماء کو ہمارا سلام ہو
 عنوارِ غمِ زدہ کو ہمارا سلام ہو
 اُس مخزنِ عطا کو ہمارا سلام ہو
 اُس مکملِ خدا کو ہمارا سلام ہو
 اُس رحمتِ خدا کو ہمارا سلام ہو
 پڑھتے رہو مدام یہ عطار قادری
 سلطانِ اولیا کو ہمارا سلام ہو

دینہ

۳: ہمیشہ

۱: روزوں کا ہمیشہ - رمضان المبارک

”تونہ ہم کو بھول جا“ کہنا کیسا؟

سوال: دُعائیں یہ اشعار پڑھنا کیسا ہے؟

یاخدا! اپنے نہ آئین کرم کو بھول جا ۔ ہم تجھے بھولے یہ لیکن تو نہ ہم کو بھول جا

ہے دعاۓ سُبْلِ نیم جا، کہ مری خطاوں کو بھول جا

ہے مجھے تو تیرا ہی آسر، تو غفور ہے تو رحیم ہے

جواب: ”بھولنا“ کے اصل معنی ”یاد نہ رہنا“ ہے۔ تو اگر قائل کی یہی مراد ہے تب تو کفر ہے اور کہنے والے نے لفظ ”بھولنا“ کو ”چھوڑنا“ کے معنی میں استعمال کیا تو کفر نہیں۔

(کفری کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۲۴ مکتبۃ المدینہ)

مَرْسَت سے سینہ مدینہ بنا تھا مزہ خوبِ رَمَضَان میں آرہا تھا

(یکام ۵ شوال المکرم ۱۴۳۱ھ کوکبِ زیارتی آیا)

مَرْسَت سے سینہ مدینہ بنا تھا
 مزہ خوبِ رَمَضَان میں آرہا تھا
 پرے رُنج و غم کا اندھیرا ہوا تھا
 مزہ خوبِ رَمَضَان میں آرہا تھا
 خبر جب کہ رَمَضَان کی آمد کی آئی
 تو مُرجھائے دل کی کلی مسکراتی
 اور ابر کرم نور برسا رہا تھا
 مزہ خوبِ رَمَضَان میں آرہا تھا
 نظر چاندِ رَمَضَان کا جس وقت آیا
 ہوا رَحْمَتوں کا زمانے پر سایہ
 افق پر بھی ابر کرم چھا گیا تھا
 مزہ خوبِ رَمَضَان میں آرہا تھا

کھلے بابِ جہت، جہنم کو تالے
 پڑے، ہر طرف تھے آجائے آجائے
 وہ مردُود شیطان قیدی بنا تھا
 مزہ خوبِ رمضان میں آرہا تھا
 ترانے خوشی کے فضا گنگاناتی
 ہوا بھی مَرَّت کے نفعے ساتی
 جدھر دیکھتے مرجبًا مرجبًا تھا
 مزہ خوبِ رمضان میں آرہا تھا
 فضائیں بھی کیا نور برسا رہی تھیں
 ہوا کیں مَرَّت سے اٹھلا رہی تھیں
 سماں ہر طرف کیف و مُستی بھرا تھا
 مزہ خوبِ رمضان میں آرہا تھا

شب و روز رحمت کی برسات ہوتی
 عطاوں کی جھولی میں خیرات ہوتی
 مسلمان کا دامن کرم سے بھرا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا

جو اُلفت کے پیانے تقسیم ہوتے
 تو بخشش کے پروانے ترقیم ہوتے
 خوش! سحرِ رحمت کو جوش آگیا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا

مسجد میں ہر سو بہار آگئی تھی
 خدا کے کرم کی لگھٹا چھا گئی تھی
 جسے دیکھو بجے میں آکر گرا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا

لذیثہ

ل: لکھے جاتے تحریر

فضائیں منور ہوائیں معطر
 خدا کی قسم تھا سماں کیف آور
 دلوں پر بھی اک وجد سا چھا گیا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا
 کلیجے میں ٹھنڈک تھی ، چہرے پہ پانی
 دلوں میں بھی تھی کس قدر شادمانی
 سکون ماہ رمضان میں کیسا ملا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا
 مسلمان تھے خوش رخ پر رونق بڑی تھی
 خدا کے کرم کی برستی جھٹڑی تھی
 عبادت میں دل کس قدر لگ گیا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا

سر شام افطار کی رونقیں تھیں
 بوقتِ سحر کس قدر برکتیں تھیں
 شُرور آرہا تھا مزہ آرہا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا

 مقدر نے کی یاوری ساتھ جن کے
 مساجد میں وہ مُعْتَکِف ہو گئے تھے
 عبادت کا کیا خوب جذبہ ملا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا

 عبادت میں عشق لذت تھے پاتے
 ادب سے تلاوت میں سر کو جھکاتے
 نمازوں کا روزوں کا بھی اک مزا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا

مُناجاتِ افطار میں قُسْطیں تھیں
 دعاوں میں بھی کس قدر لذتیں تھیں
 جسے دیکھو وہ خوب یادِ خدا تھا
 مزہِ خوبِ رمضان میں آرہا تھا

 شا خوان جس وقت نعمتیں سناتے
 تو آقا کے عشقِ آنسو بھاتے
 نشرِ خوبِ عشقِ نبی کا چڑھا تھا
 مزہِ خوبِ رمضان میں آرہا تھا

 بُلْغَ عذابوں سے جس دم ڈراتا
 کوئی سکپتا کوئی تھرٹھرا تا
 کوئی گڑا گرداتا کوئی پیختا تھا
 مزہِ خوبِ رمضان میں آرہا تھا

گھری جبکہ رمضان کی رخصت کی آئی
 تڑپتے تھے صدمے سے اسلامی بھائی
 پلکتا تھا کوئی ، کوئی غمزدہ تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا

دم رخصتِ ماہِ رمضان مسلمان
 تھے غمگین و حیراں، پریشان پریشان
 شب عید دیکھو جسے رو رہا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا

مجھے ماہِ رمضان کا غم دے الہی
 میٹا جب دنیا کی دل سے سیاہی
 مزہ فانی شمار میں کیا رکھا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا

جو تھے مُعْتَكِف ”مدنی مرکز“ کے اندر
 بچارے تھے عطار مغموم و مُفطر
 دمِ الوداع ان کا دل جل رہا تھا
 مزہ خوب رمضان میں آرہا تھا

مَدَنِي سَهْرَا

(مبینہ دعوتِ اسلامی مولیٰ بخش عطا ری سلیمانیہ ابادی کی شادی کے پُرمَسَّرت موقع پر
انہی کی فرمانش پر ۱۲ اشعار پر مشتمل دعاوں بھرا سہرا لکھا گیا تھا اس میں حبٰ ضرورت
ترمیم کی گئی ہے)

آج مولیٰ بخش فضلِ رب سے ہے دو لھا بنا
خوشما پھلوں کا اس کے سر پہ ہے سہرا سجا
اس کی شادی خانہ آبادی ہو رہے مصطفےٰ
از طفیلِ غوث و خواجہ از پئے احمد رضا
ان کی روجہ یاخدا کرتی رہے پر وہ سدا
از طفیلِ حضرت عثمان عثیٰ باحیا
ٹو سدا رکھنا سلامتِ ان کا جوڑا کر دگار
ان کو بھگڑوں سے بچانا از طفیلِ چار یار
ان کو خوشیاں دو جہاں میں ٹو عطا کر کبریا
سچھ نہ چھائے ان پہ غم کی رنخ کی کالی گھٹا

تو نحوسٰت سے انہیں فیشن کی اے مولیٰ بچا
 ستون پر یہ عمل کرتے رہیں یارب سدا
 نیک اولاد ان کو مولیٰ عافیت سے ہو عطا
 واسطہ یارب مدینے کی مبارک خاک کا
 یا الٰہی جب تک دونوں یہاں جیتے رہیں
 ستون کی خوب خدمت یہ سدا کرتے رہیں
 اس طرح مہکا کرے یہ گھر کا گھر پیارے خدا
 پھول مہکا کرتے ہیں جیسے مدینے کے سدا
 یا الٰہی! دے سعادت ان کو حج کی بار بار
 بار بار ان کو دلھا مشھے محمد کا دیار
 ہو بقیع پاک میں دونوں کو مدفن بھی عطا
 سبز گنبد کا تھجے دیتا ہوں مولیٰ واسطہ
 یہ میاں بیوی رہیں جنت میں سیکھا اے خدا
 یا الٰہی تھجھ سے ہے عطا بر عاجز کی دعا

دعائیہ نظم

(دعوٰتِ اسلامی کے ”مدرسۃ المدینۃ“ میں حفظ قرآن مکمل کرنے والے طالب علمِ موطّع میں
اُس کا نام موزوں کر کے پیش کی جانے والی ۱۲ آشعار پر مشتمل دعا نظم)

فضل سے مولیٰ کے خوم حافظ قرآن بنا

اہل خانہ کی بُخفاوت کیلئے سامان بنا

حافظ قرآن ہوا اب عامل قرآن بنا

دیں پہ چلتا یا خدا! اس کیلئے آسان بنا

ستُوں پر استقامت دے پئے احمد رضا

یا الٰہی! اس کو مجنتہ صاحب ایمان بنا

یا الٰہی! اس کے دل میں اپنی الفت ڈال دے

اپنا مَسْتَانہ بنا دیوانہ جانا بنا

مرشد و استاد کا یارب بنا اس کو مطیع

اور اسے ماں باپ کا بھی تابع فرماس بنا

دینہ

۱۔ فرمان بردار

اس کو روزانہ تلاوت کی بھی ٹو تو فیق دے
 قاری قرآن بنا اور خادم قرآن بنا
 اس کو مولیٰ ٹو گناہوں سے بچانا ہر گھری
 اس کو باخلاق باکردار نیک انساں بنا
 باجماعت یہ ادا کرتا رہے ہر اک نماز
 سُنتوں کا ہو مبلغ قبر بر شیطان بنا
 یا الہی! سُنتوں کی خوب یہ خدمت کرے
 واسطے نیکی کی دعوت اس کے ٹو آسان بنا
 دے شرف اس کو خدائے پاک حج کا بار بار
 بار بار اس کو مدینے کا بھی ٹو مہماں بنا
 یا الہی! اس کو فیشن کی نجاست سے بچا
 اس کو پیکر سُنتوں کا از پے کھانا بنا
 تجھ سے ہے عطار کی اے مدنی منے! الجنا
 کر کے قرآن پر عمل جنت کا ٹو سامان بنا

مَدْنِيْ چِيل سَنْتوُس کِي لَائِيگَا گَھر گَھر بَهار

مَدْنِيْ چِيل سَنْتوُس کِي لَائِي گَھر گَھر بَهار

مَدْنِيْ چِيل سے ہمیں کیوں والبَانَه ہونے پیار

مَدْنِيْ چِيل سے جسے بھی والبَانَه پیار ہے

إِن شَاء اللَّهُ وَجْهًا مِنْ أُسْ كَا يَزِدْ اِپار ہے

ناج گانوں اور فلموں سے یہ چِيل پاک ہے

مَدْنِيْ چِيل حق بیان کرنے میں بھی بے باک ہے

مَدْنِيْ چِيل کی مُهم ہے نفس و شیطان کے خلاف

جو بھی دیکھے گا کرے گا ان شَاء اللَّهُ اِعْتَراَف

نفسِ اُمارہ پر ضرب ایسی لگے گی زوردار

شَرِم عصیان کے سبب ہو گا گنبدگار اشکنبار

راہِ سُوت پر چلا کر سب کو جنت کی طرف

لے چلے بس اک یہی ہے مَدْنِيْ چِيل کا ہدف

اس میں موسیقی نہ تم ہرگز سنو گے سامعین
 یہ گنہ کا کام ہے اس کی اجازت ہے نہیں
 چھوڑ دو فلمیں ڈرامے دیکھنا تم چھوڑ دو
 توڑ دو ابلیس سے سب رشتہ ناتا توڑ دو
 اس میں ہے فیضانِ قرار اس میں فیضانِ حدیث
 جل مرے اور خاک ڈالے سر پر شیطانِ خبیث
 اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گر شفا
 آن کرتے ہی رہو تم مدنی چینل کو سدا
 اس میں عصیاں سے حفاظت کا بہت سامان ہے
 ان شاء اللہِ خلد میں بھی داخلہ آسان ہے
 مدنی چینل تم کو گھر بیٹھے سکھائے گا نماز
 اور نمازی دلوں عالم میں رہے گا سرفراز
 مدنی چینل میں نبی کی سنتوں کی وحوم ہے
 اور شیطانِ لعیں رنجور ہے مغموم ہے
 مدنی چینل حبّتِ احمد میں رُلاتا ہے تمہیں
 اور نشہِ عشقِ محمد کا چڑھاتا ہے تمہیں

خوب ترپاتا ہے یہ خوفِ خدائے پاک میں
 اور ملاتا ہے تکمیر کا نشہ بھی خاک میں
 مدنی چینل نارِ دوزخ سے اماں دلوائے گا
 ان شاء اللہ آپ کو باعثِ جہاں دلوائے گا
 مدنی چینل مدنی متوں کو بھی ہاں دھلائیے
 دین کی باتیں ابھی سے ان کو بھی سکھائیے
 کُفر کے آیواں میں مولیٰ ڈالدے یہ زلزلہ
 یا اللہی! تا ابد جاری رہے یہ سلسہ
 مدنی چینل کے سبب نیکی کی دعوت عام ہو
 عام دنیا بھر میں یا رب دین کا پیغام ہو
 مدنی چینل کے مبلغ، نعمتِ خواں، خدمتِ گزار
 جس قدر بھی ہیں کبھی کی مغفرت ہو کر دگار
 مدنی چینل کیلئے جو ساتھ دے عطا کا
 اس پر ہو رحمتِ خدا کی اور کرمِ سرکار کا

آو مَدْنِي قَافِلَے میں ہم کریں مل کر سفر

آو مَدْنِي قَافِلَے میں ہم کریں مل کر سفر
 سنتیں پیاسیں گے اس میں ان شاء اللہ سر بر
 تین میں اور باڑاہ باراہ دن کے مَدْنِي قَافِلَے
 میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے
 مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پُروردگار
 سنتوں کی تربیت کے قَافِلَے میں بار بار
 جھوٹ غیبت اور چُغلی سے جو بچنا چاہے وہ
 خوب مَدْنِي قَافِلَوں میں دل لگا کر جائے وہ
 جو بھی شیدائی ہے مَدْنِي قَافِلَوں کا یاخدا
 دُو جہاں میں اُس کا بیڑا پار فرمایا خدا
 تین دن ہر ماہ جو اپنائے مَدْنِي قَافِلَے
 بے حساب اس کا خُدایا! خلد میں ہو داخلہ
 تو ولی اپنا بنالے اُس کو رپت لم یوں
 "مَدْنِي انعامات" پر کرتا ہے جو کوئی عمل
 جو گناہوں کے مرض سے نگ ہے بیزار ہے
 قَافِلَہ عطار اُس کے وابطے تیار ہے

آہ! مَدْنِیٰ قَافِلَهُ ابْ جَارِهَا هے لَوْثُ کر

(یقین و ہوت اسلامی کے شہروں کی تربیت کے مدنی قافلے کی سفر سے واپسی کا وقت تقریباً آنے پر
شہروں کی ترپ رکھنے والے حتس عاشقان رسول کے ولاد اگریز چدبات کی عجاس ہے)

آہ! مَدْنِیٰ قَافِلَهُ ابْ جَارِهَا ہے لَوْثُ کر
کوئی دل تھامے کھڑا ہے کوئی ہے باچشم ہم تر
شہروں کی تربیت کے قافلوں کے قدر دال
جب پلتے ہیں گھروں کو روئے ہیں وہ پھوٹ کر
کس قدر خوش تھے نکل کر چلنے تھے گھر سے جب
اب اوسی چھارہی ہے بائے! اپنے قلب پر
فُلْر تھی گھر کی نہ کوئی فُلْر کاروبار کی
لُطف خوب آتا تھا ہم کو مسجدوں میں بیٹھ کر
جاتے ہی دنیا کے جھگڑے پھر گلے پڑ جائیں گے
کیا کریں ناچار ہیں قابو نہیں حالات پر

باجماعت سب نمازیں اور تہجد کے مزے

اتنی آسانی سے پھر مجاہیں گے کیا جا کے گھر؟

یا خدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کیسا تھا کاش!

ستنوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تر!!

ہائے! سارا وقت میرا غفلتوں میں کٹ گیا

آہ! کب ہو گا مُیسِر پھر مبارک یہ سفر

دینی ماحول اور مدنی قافلے والوں کی کچھ

بھی نہ کی ہے قدر ہائے! ہوں میں ناداں کس قدر

مُسْجِدِوں کا کچھ ادب ہائے! نہ مجھ سے ہو سکا

از طفیلِ مصطفے فرمَا الٰہی درگزرا

آہ! شیطان ہر گھری ہر وقت غالب ہی رہا

عادتِ عصیاں نے رکھدی توڑ کر ہائے! کمر

خوب خدمت سُنتوں کی ہم سدا کرتے رہیں
 دینی ماحول اے خدا ہم سے نہ چھوٹے عمر بھر
 اس علاقے والے سارے بھائیوں کا شکریہ
 ساتھ جو دیتے رہے ہیں قافلے کا سر بر
 سُنتوں کی تربیت کے واسطے نکلا تھا میں
 ہائے پر سوتا رہا غفلت کی چادر تان کر
 یا رسول اللہ اپنے درپہ اب ہلوائے
 ہو نصیب آقا ہمیں میٹھے مدینے کا سفر
 ہے دعا عطا کی: ”اس کی ہو حتمی مغفرت“
 قافلوں میں عمر بھر کرتا رہے جو بھی سفر

لعنۃ کی تعریف

”الله تعالیٰ کی رحمت سے دُوری اور حرمی۔“ خیال رہے کہ اللہ غُزو جل کی لعنۃ کے معنی ہیں:
 ”رحمت سے دُور کرنا“ بندوں کی لعنۃ کے معنی ہیں: ”اس دُوری کی بدُعاء کرنا۔“

(مراجع ۶ ص ۴۵۰)

آئیں گی سنتیں جائیں گی شامتیں، دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(یہ باقاعدہ نظم نہیں، فیضان سنت جلد اول کے باب ”فیضانِ رمضان“ کے بحیرہ فیضان اعتکاف کی مختلف ”مدنی بھاروں“، وغیرہ کے آخر میں لکھئے ہوئے اشعار کہیں کہیں ترمیم کے ساتھ یکجا کئے گئے ہیں)

آئیں گی سنتیں جائیں گی شامتیں، دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
 تم سُدھر جاؤ گے، پاؤ گے برکتیں،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
 جلوہ یار کی آرزو ہے اگر،
 میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر،
 دینی ماحول میں کر لو ثم اعتکاف
 مرض عصیاں سے چُھکارا چاہو اگر،
 آؤ آؤِ ادھر آبھی جاؤ ادھر
 دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
 چوٹ کھاجائے گا اک نہ اک روز دل،
 فضلِ رب سے ہدایت بھی جائے گیل،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
 فضلِ رب سے گناہوں کی کالک دھلے،
 نیکیوں کا تمحیں خوب جذبہ ملے،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
 گرچہ دل میں ہے فیشن کی ألفت بھری،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
 عمر آیندہ گزرے گی سنت بھری،

بھائی گرچاہتے ہو ”نمازیں پڑھوں“،
 نبیوں میں تمنا ہے ”آگے بڑھوں“،
 تم کو راحت کی نعمت اگر چاہتے،
 بنڈگی کی بھی لذت اگر چاہتے،
 موت فضلِ خدا سے ہو ایمان پر،
 رب کی رحمت سے جنت میں پاؤ گے لھر،
 رحمتیں لوٹنے کے لئے آؤ تم،
 سنتیں سکھنے کے لئے آؤ تم،
 گر تمنا ہے آقا کے دیدار کی،
 ہوگی میٹھی نظر تم پر سرکار کی،
 آؤ آ کر گناہوں سے توبہ کرو،
 رحمتِ حق سے دامن تم آ کر بھرو،
 خشم ہوگی شرارت کی عادت چلو،
 دُور ہوگی گناہوں کی شامت چلو،
 بگڑے اخلاق سارے سورجائیں گے،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف

بس مزہ کیا مزے کو مزے آئیں گے،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
ولولہ دیں کی تبلیغ کا پاؤ گے،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
فضلِ رب سے زمانے پر چھا جاؤ گے،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
حُبُّ دنیا سے دل پاک ہو جائیگا،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
جامِ عشقِ محمد بھی ہاتھ آئیگا،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
ستین کھانا کھانے کی تم جان لو،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
مان لو بات اب تو مری مان لو،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
لینے خیرات تم رحمتوں کی چلو،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
لوٹنے برکتین سنتوں کی چلو،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
پیارے اسلامی بھائی چلے آؤ تم،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
خالی دامنِ مرادوں سے بھر جاؤ تم،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
میٹھے آقا کی اُفت کا جذبہ ملے،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
دارِ حی رکھنے کی سُنّت کا جذبہ ملے،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
ان شاء اللہِ هر کام ہو گا بھلا،
دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف

دور ہوگی بفضلِ خدا ہر بکا،
 سیکھنے کو ملیں گی تمہیں ستمتیں،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 لوث لو آ کر اللہ کی رحمتیں،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 گیت گانے کی عادت نکل جائیگی،
 دینی ماحول میں کر بک کی خصلت بھی ٹل جائیگی،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 ساری فیشن کی مستی اُتر جائے گی،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 زندگی ستون سے نکھر جائے گی،
 دینی ماحول میں کر مدینے کا غم پیش نہ چاہئے،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 مدنی آقا کی نظرِ کرم چاہئے،
 دینی ماحول میں کر لو رحمتیں لوث لو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 دین کے علم کی برکتیں لوث لو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 تم گناہوں سے اپنے جو بیزار ہو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 تم پر فضلِ خدا، لطفِ سرکار ہو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 ذکر کرنا خدا کا یہاں صحح و شام،

پاؤ گے نعمتِ حبوب کی دھوم دھام،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 کر کے بہت مسلمانو آجاو تم،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 اخزوی دولت آؤ کما جاؤ تم،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 دردناکوں میں ہو، دردھنٹوں میں ہو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 پیٹ میں درد ہو یا کہ ٹھنڈوں میں ہو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 سُٹتوں کی تم آ کر کے سوغات لو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 آؤ بُتی ہے رحمت کی خیرات لو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 گور تیرہ کو تم جگنگانے چلو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 راجتیں روزِ محشر کی پانے چلو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 چھوٹ جائے گی فلموں ڈراموں کی لست،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 خوش خدا ہو گا بن جائیگی آخرت،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 نگ وقی کا حل بھی نکل آئے گا،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 روزگار ان شاء اللہ مل جائے گا،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 عاشقانِ رسول آؤ دیں گے بیان،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 دور ہوں گی عبادات کی خامیاں،

دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 باجماعت نمازوں کا جذبہ ملے،
 دل کا پُشمردہ غنچہ خوشی سے کھلے،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 سیخنے زندگی کا قرینہ چلو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 ان شاء اللہ بھائی سُدھرا جاؤ گے،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 مرض عصیاں سے چھکارا تم پاؤ گے،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 دل میں بس جائیں آقا کے جلوے ندام،
 دیکھو ملے مدینے کے تم صحیح و شام
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 صحبت بدیں رہنے کی عادت چھٹے،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 حصلتِ جرم و عصیاں تمہاری میٹے،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 آؤ عشقِ محمد کے پینے کو جام،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 مست ہو کر کرو خوب تم مدنی کام،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 زندگی کا قرینہ ملے گا تمہیں،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 آؤ دردِ مدینہ ملے گا تمہیں،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 آؤ سنت کا فیضان پاؤ گے تم،

ان شاء اللہ جنت میں جاؤ گے تم،
 تم کو تڑپا کے رکھ دے گو درد کر،
 پاؤ گے تم سکون ہو گا ٹھنڈا جگر،
 رنگِ رلیاں منانے کا چسکا میٹے،
 رقص کی مخالفوں کی ٹھوست چھٹے،
 ڈھول باجوں کو سُننے سے باز آؤ تم،
 فلمی گانے نہ ہرگز کبھی گاؤ تم
 چھوڑو چھوڑو بھائی ریزتِ حرام،
 آؤ کرنے لگو گے بہت نیک کام،
 فضلِ رب سے ہودیدار اسٹلانِ دیں،
 شادمانی سے جھوٹے گا قلبِ حویں،
 مان بھی جاؤ عطار کی التجا
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف
 ہو گا راضی خدا خوش شہِ آئیا،
 دینی ماحول میں کر لو تم اعیکاف

لدنہ

م: غمگین

عطائے حبیبِ خدا دینی ماحول

ہے فیضانِ غوث و رضا دینی ماحول
 یہ پھوٹے پھلے گا سدا دینی ماحول
 تم آجائو دیگا سکھا دینی ماحول
 نہیں ہے یہ ہرگز رُدا دینی ماحول
 کے اچھوں کے پاس آکے پادیں کی ماحول
 ترقی کا باعث بنا دینی ماحول
 قریب آکے دیکھوڑا دینی ماحول
 چلے آؤ سکھلائے گا دینی ماحول
 رہے گا سدا خوشنما دینی ماحول
 یہ بدنام ہو گا ترا دینی ماحول
 کہ ہو جائیگا بدئما دینی ماحول
 اُسی کو ہی راست آئے گا دینی ماحول
 تم اپنائے رکھو سدا دینی ماحول
 نہ عطاً تم چھوڑنا دینی ماحول
 ملینے لئے
 عطائے حبیبِ خدا دینی ماحول
 بفیضانِ احمد رضا ان شاء اللہ
 اگر سُنْتِیں سیکھنے کا ہے جذبہ
 ٹو داڑھی بڑھا لے عمامة سجا لے
 بُری صُحبتوں سے گناہِ گشی کر
 تیڑوں کے گھرے گڑھے میں تھاں کی
 تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا
 نبی کی مَحَبَّت میں روئے کا انداز
 ٹو نرمی کو اپنانا جگلڑے مٹانا
 ٹو غصے جھڑکنے سے بچنا وَ گرنہ
 اے اسلامی بھائی نہ کرنا لڑائی
 جو کوئی "مجالیسٰ" کا ہوگا وفادار
 سُبور جائے گی آخرت ان شاء اللہ
 بہت سخت پچھتاوے گے یاد رکھو

لے بزرقی کی شد کی۔ گھٹاؤ ۲۔ یہاں دعوتِ اسلامی کے نمذہنی کاموں کے مختلف شعبجات کی "مجالیس" مراد ہیں۔ سی موافق

تِرا شُکر موہ دیا دینی ماحول

تِرا شُکر موہ دیا دینی ماحول نہ چھوٹے کبھی بھی خدا دینی ماحول
 سلامت رہے یا خدا دینی ماحول بچے بد نظر سے سدا دینی ماحول
 خدا کے کرم سے خدا کی عطا سے نہ دشمن سکے گا چھڑا دینی ماحول
 دُعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چھوٹے کبھی بھی خدا دینی ماحول
 ہمیں عالموں اور بُریگوں کے آداب سکھاتا ہے ہر دم سدا دینی ماحول
 ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی ہے بے حد محبت بھرا دینی ماحول
 یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا دینی ماحول
 یہاں سنتیں سیکھنے کو ملیں گی دلاۓ گا خوفِ خدا دینی ماحول
 تو آبے نمازی، ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا دینی ماحول
 گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ دینی ماحول

اگر چور ڈاکو بھی آ جائیں گے تو سُدھر جائیں گے گر ملا دینی ماحول
 اے پیارِ عصیاں تُو آ جا یہاں پر گناہوں کی دیگا دوا دینی ماحول
 اگر درد سر ہو، کہیں کینسر ہو دلانے گا تم کو شفا دینی ماحول
 شفا کیں ملیں گی، بلا کیں ٹلیں گی یقیناً ہے برکت بھرا دینی ماحول
 گنہگارو آؤ، سیئہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چھڑا دینی ماحول
 پلا کر منے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مصطفیٰ دینی ماحول
 اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سنو ہے بہت کام کا دینی ماحول
 تمہیں ستون اور پردے کے احکام یہ تعلیم فرمائے گا دینی ماحول
 قیامت تک یا الہی سلامت رہے تیرے عطار کا دینی ماحول

آج ہیں ہر جگہ عاشقانِ رسول

(۱۴۳۲ھ کو یہ کلام مؤذن کیا گیا)

آج ہیں ہر جگہ عاشقانِ رسول مونعت و شنا عاشقانِ رسول
 جشن، میلاد کا سب رہے ہیں منا بندگان خدا عاشقانِ رسول
 جشن میلاد سے عشق ہے پیار ہے ہیں مناتے صدا عاشقانِ رسول
 ماہ میلاد میں خوب لہرائیے گھر پر جنتدا ہرا عاشقانِ رسول
 آمدِ مصطفیٰ مرجا مرجا سب لگاؤ صدا عاشقانِ رسول
 سیخene سنتیں، مسجد آؤ چلیں لائے ہیں قافلہ عاشقانِ رسول
 یاد رکھنا سمجھی چھوڑنا مت سمجھی دامنِ مصطفیٰ عاشقانِ رسول
 رحمت کبریا تم پر ہو دامنا ہے ہماری دعا عاشقانِ رسول
 تم پر فضل خدا، رحمتِ مصطفیٰ ہو بروزِ جزا عاشقانِ رسول
 کاش! دنیا میں تم دو بفضلِ خدا دیں کا ڈنکا بجا عاشقانِ رسول
 تم پر ہو قبر میں ہر جگہ حشر میں سایہِ مصطفیٰ عاشقانِ رسول
 بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
 عالمون پر نہیں، پہنچتیاں بھی کسیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

جو کہ گانے سنیں ، فلم بنتی کریں
ان کو کس نے کہا ؟ عاشقانِ رسول
بد نگاہی کریں ، بد کلامی کریں
ان کو کس نے کہا ؟ عاشقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام ، ایسے یہی بد کلام
ان کو کس نے کہا ؟ عاشقانِ رسول
عبد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں
ان کو کس نے کہا ؟ عاشقانِ رسول
جوتاتے رہیں دل ڈکھاتے رہیں
ان کو کس نے کہا ؟ عاشقانِ رسول
چغلیوں تھتوں ، میں جو مشغول ہوں
ان کو کس نے کہا ؟ عاشقانِ رسول
گالیاں جو یکیں عیوب دریاں کریں
ان کو کس نے کہا ؟ عاشقانِ رسول
واڑھیاں جو مُنڈا ائمہ کریں غیبیں
ان کو کس نے کہا ؟ عاشقانِ رسول
کاش ! عطار کا طبیبہ میں خاتمه
ہو کرو یہ دعا عاشقانِ رسول

بُخل کی تعریف

هُو نَلَكَةُ إِنْسَاكُ الْأَنَابِيلِ حَتَّى يَجِدَ بَذَلَةً يَمْعَلُ الشَّرْعُ أَوْ الْمُرْزُوقَةُ لِيَنْجِزَ
كَاخْرَجَ كَرْتَشْرَعَيَا مُرْزِقَهُ شَرْحُرُورِيَّ بُوْدَبَانْ خَرْجَ دَرْكَنَـ (حدیثہ نبی شرح طریقہ محمدیہ ج ۲ ص ۲۷)

غیبیت کی تعریف

کسی (زندہ یا مرنے) شخص کے پوشیدہ میب کو جس ۱۰ دوسروں کے سامنے غایرِ بودنا پہنچ دے کر تباہ اس کی برائی
کرنے کے طور پر ذکر کرتا۔ (بہادر شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۵ مکتبۃ المسیدہ باب المسیدہ کراچی)

نوحہ کی تعریف

پیٹ کے اضافہ نہ انداز کے ساتھ (انہیں بیندھ کر یا حاضر جا کر تعریف) بیان کر کے آواز سے روشن۔
(بہادر شریعت ج ۱۰ ص ۸۵ مکتبۃ المسیدہ باب المسیدہ کراچی)

قلبِ عاشق ہے اب پارہ آلو داع آد! رمضان

(اے کام میں بھیں کہیں بصرے کسی نامعلوم شابر کے ہیں، کلام نہایت بد سو زقا اس لئے کسی کی فرمائش پر اسی کام کی مدد سے اپنے مظلوم جذبات کو الخاظ کے قاب میں ڈھان لکھی کی ہے)

قلبِ عاشق ہے اب پارہ آلو داع آد! رمضان	آلو داع آلو داع آد! رمضان
نکفت لے بھر و فرقہ نے مارا	تیرے آنے سے دل خوش ہوا تھا
اور ذوقِ عبادت بڑھا تھا	آد! اب دل پہ ہے غم کا غلبہ
آلو داع آلو داع آد! رمضان	مسجدوں میں بہار آگئی تھی
بُوق در بُوق آتِ نمازی	ہو گیا کمِ نمازوں کا جذبہ
آلو داع آلو داع آد! رمضان	بزمِ افطار سمجھتی تھی کیسی!
خوب سحری کی روتق بھی ہوتی	سب سماں ہو گیا سونا سونا
آلو داع آلو داع آد! رمضان	تیرے دیوانے اب رو رہے ہیں
مُفطرِ بسب کے سب ہو رہے ہیں	ہائے اب وقتِ رخصت ہے آیا
آلو داع آلو داع آد! رمضان	تیرا غم ہم کو ترپا رہا ہے
آتشِ شوق بھڑکا رہا ہے	دنیہ

إن رُنْجٍ تَكْلِيفٌ

آلو داع آلو داع آه! رمضان
 آنسوؤں کی جھٹڑی لگ گئی ہے
 آلو داع آلو داع آه! رمضان
 تیرے عاشق مرے جا رہے ہیں
 آلو داع آلو داع آه! رمضان
 قلبِ عشق پر ہے قیامت
 آلو داع آلو داع آه! رمضان
 ہر کوئی خون اب رو رہا ہے
 آلو داع آلو داع آه! رمضان
 تم پر لاکھوں سلام آه! رمضان
 آلو داع آه! اے رب کے مہماں!
 آلو داع آلو داع آه! رمضان
 نیکیاں کچھ نہ ہم کر سکے ہیں
 آه! عصیاں میں ہی دن کئے ہیں
 آلو داع آلو داع آه! رمضان
 خش میں ہم کومت بھول جانا
 پھٹ رہا ہے ترے غم میں سینہ
 یادِ رمضان کی تپا رہی ہے
 کہہ رہا ہے یہ ہر ایک قطرہ
 دل کے ٹکڑے ہوئے جا رہے ہیں
 رو رو کہتا ہے ہر اک بچارا
 حستا ماہِ رمضان کی رخصت
 کون دے گا انہیں اب دلسا
 کوہ غمِ عاشقوں پر پڑا ہے
 کہہ رہا ہے یہ ہر غم کا مارا
 تم پر لاکھوں سلام آه! رمضان
 جاؤ حافظ خدا اب تمھارا
 نیکیاں کچھ نہ ہم کر سکے ہیں
 ہائے! غفلت میں تجھ کو گزارا
 وابطہ تجھ کو پیٹھے نبی کا

روزِ نجشر ہمیں بخشوana آلو داع آلو داع آہ! رمضان
 جب گزر جائیں گے ماہ گیارہ
 تیری آمد کا پھر شور ہوگا
 کیا ہری زندگی کا بھروسما
 آلو داع آلو داع آہ! رمضان
 ماہِ رمضان کی رنگیں فھاؤ!
 ابرِ رحمت سے مملو ہوا
 لو سلام آخری اب ہمارا
 کچھ نہ خُن عمل کر سکا ہوں
 نذر چند اشک میں کر رہا ہوں
 بس بھی ہے مرا گل آٹا شہ
 آلو داع آلو داع آہ! رمضان
 ہائے عطاء بدکار کابل
 رہ گیا یہ عبادت سے غافل
 اس سے خوش ہو کے ہونا روانہ
 آلو داع آلو داع آہ! رمضان

سالِ آیندہ شاہِ حرم تم
 کرنا عطاً پر یہ کرم تم
 تم مدینے میں رمضان دلکھانا
 آلو داع آلو داع آہ! رمضان

اے مرے بھائیو سب سنودھر کے کاں عیش و عشرت کی اڑ جائیں گی دھجیاں

اے مرے بھائیو سب سنودھر کے کاں عیش و عشرت کی اڑ جائیں گی دھجیاں

موت آکر رہے گی تمہیں بے گماں آخوت کی کرو جلد حیاریاں

موت کا دیکھو اعلان کرتا ہوا موت کا دیکھو اعلان کرتا ہوا

کہتا ہے، جامِستی کو جس نے پیا وہ بھی میری طرح قبر میں جائیگا

تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سنو اے صعیفو سنو! پہلوانو سنو!

موت کو ہر گھری سر پہ جانو سنو جلد توبہ کرو میری ماںو سنو!

جس کا سنار میں ہو گیا ہے جنم رب کی ناراضیوں سے بچ دم بدم

ورنہ پچھاتے گا قبر میں لا جنم ہو گا بزرخ میں رنج اُس کو دوزخ میں غم

فلم بنتی کا تم مخففہ چھوڑ دو سارے آلات لہو و لعب توڑ دو

بھائیو! سب گناہوں سے منہ موڑ دو ناتا تم نیکیوں ہی سے بس جوڑ دو

ایک دن موت آکر رہے گی ضرور اس کو تم بھرمو! پچھ سمجھنا نہ دُور

بعد مرد ان نہ پاؤ گے کوئی ضرور ایسے ہو جائے گا خاک سارا غرور

دیدیہ

لے: قبرستان ۲: زندگی کا جام سیزہ شمع موت

کب تک تم خلوت پہ اتراؤ گے
 یاد رکھو! جہنم میں تم جاؤ گے
 قبض پیک اجل^۱ روح کر جائیگا
 ساتھ تیرے نہ کوئی بشر جائیگا
 کہہ رہی ہیں نہ بننا کبھی حکمراں
 خش میں جب کہ جاؤ گے مر کر میاں
 گوشت اچھانہ کھانے کو پائے بشر
 موت سے آگئی ہے مگر بے خبر
 ورنہ پھنس جاؤ گے قبر میں سر بر
 تم بتاؤ کہاں جاؤ گے بھاگ کر
 کیا انہیں رُش کے انبار کام آئیں گے؟
 جی نہیں، نار دوزخ میں لے جائیں گے
 آیا قبر میں ساتھ ہرگز نہ مال
 ظالمو! بعد مرنے کے پچھتاوے گے
 احتساب اسکا گزرے گا تم پر گراں
 موت کا جانور کو ہو ادراک^۲ کر
 غافل انسان سے بڑھ گیا جانور
 چھوڑ و عادت گناہوں کی جاؤ سدھر
 گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ذر
 جوڑ کا نیں خیانت سے چکا نیں گے!
 قبر فہار سے کیا بچا پائیں گے؟
 مال دنیا ہے دونوں جہاں میں لے جائیں گے

۱: موت کا فرشتہ ۲: حساب کتاب سمجھے ۳: اقتیاد ۴: سونا، دولت

حضر میں ذرے ذرے کا ہو گا سوال
غافلو! قبر میں جس گھڑی جاؤ گے
سانپ مچھو جو دیکھو گے چلاو گے
سر پچھاڑو گے پر کچھ نہ کر پاؤ گے
بے حد اپنے گناہوں پر پچھتاو گے
قبر میں فکل تیری مگز جائیگی
پیپ میں لاش تیری لشہر جائیگی
ہال حمہر جائیں گے کھال ادھر جائیگی
ست گناہوں پر ہو بھائی بے باک تو
تھام لے دامن شاہ لولاک تو
کچی خوب سے ہو جائے گا پاک تو
جو بھی دنیا سے آقا کاغم لے گیا
ساتھ میں مصطفیٰ کا کرم لے گیا
جو مسلمان بندہ بکوکار ہے
قبر بھی اُس کی جنت کا گلزار ہے
باغ فردوس کا بھی وہ حقدار ہے
قب میں جس کے رانچ ہے خوفِ خدا
جو مقدر سے ہے عاشقِ مصطفیٰ
اُس کو نارِ جہنم سے کیا وابطہ
مرتے ہی بالیقین نوئے جنت گیا
مـ دینے

لـ: نیقینا

ہے عمل جس کا ہر ”مدنی انعام“ پر ”قافلوں“ میں میسر ہے جس کو سفر
 جو بھی ”نیکی کی دعوت“ پر باندھے کر اُس پر پشم کرم یا شہ بحود بردا
 تو بڑا بامقدار اے عطار ہے تو غلام شہنشاہ آئیار ہے
 ہر قدم پر محمد مدگار ہے ان شاء اللہ بیڑا ترا پار ہے
 ”قافلے“ کو جو ہر وقت میتار ہے
 مرجا اُس سے عطار کو پیار ہے
 اُس کے حق میں دعا کرتا عطار ہے
 اس کو جنت میں ساتھ اُس کا درکار ہے

دینہ

لے: دعوتِ اسلامی کے مرنی ماحول میں اپنی اصلاحِ حال کے لئے دینی ظلپ کو (92) دینی طالبات کو (82) اسلامی بھائیوں کو (72) اور اسلامی بہنوں کو (63) خصوصی (گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کو (27) ”مدنی انعامات“ سوالات کی صورت میں پیش کئے جاتے ہیں اور ترغیب وی جاتی ہے کہ ”فکری مددیہ“ (این اپنا بھاپر کرنے) کے ذریعے روزانہ ان سوالات کا رسالہ پر کریں اور ہر مدینی مادگی اتنا رخ نکل جمع کروادیں۔ جنہر اسلامی بھائی کو بہرام اعظم تمیں دن کے لئے مدینی قافلے میں سفر کرنے کی رخصیت دلائی جاتی ہے اور کمی خوش نصیب ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے گھر بار کے ھوچ نجاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے لئے وقف ہو جاتے اور ہر وقت مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہتے ہیں۔

تین روزہ اجتماع پاک کے ملتان میں

تین روزہ اجتماع پاک کے ملتان میں
 ہر طرف سے آرہے ہیں قافلے ملتان میں

آج ”صحرائے مدینہ“ میں ہے کیا آئی بہار
 چار سو ہیں رحمتوں کے گل کھلے ملتان میں

میں الاتوامی ہمارا اجتماع پاک ہے
 ہیں کئی نلکوں سے آئے قافلے ملتان میں

اجتماع پاک یارب! ابہدا تا انجتا
 خیر سے ہو خیر سے ہو خیر سے ملتان میں

میلے منسوبے عدو کے خاک میں مل جائیں سب
 دے تحفظ یاخدا اشرار سے ملتان میں

دینہ

۱: شریکی جمع

یار رسول اللہ کے نعروں کی ہر سو دھوم ہے
 چار سو رحمت کے بادل چھاگئے ملتان میں
 درگہ و دربار ہو یا کوچہ و بازار ہو
 جس طرف دیکھو عما مے ہیں ہرے ملتان میں
 لگر میں پو ہے بھی تو گھستے ہیں ٹھگوں سے ہوشیار!
 اپنی چیزوں کی حفاظت بھی ربے ملتان میں
 تکھرا تکھرا ہے سماں ہر ستمت ہے چھائی بہار
 یاں خواں کا کام کیا کیسے رہے ملتان میں
 اولیا کا ہے مدینہ رحمتیں ہیں ہر قدم
 کوئی بھی محروم پھر کیوں کر رہے ملتان میں
 ان شاء اللہ میں بھی جاؤں گا مرے احباب بھی
 تم نہیں چلتے ہو کیوں بھائی ارے ملتان میں
 ہر طرف کہتے پھرو ایک ایک کو دعوت یہ دو
 اجتماع پاک میں آپ آئے ملتان میں

پتھیں کر لو، کریں گے انفرادی کوششیں
 اور ملیں گے بڑھ کے خود ہر ایک سے ملتان میں
 سب کرو بیت، کریں گے قافلوں میں ہم سفر
 اب بہت سارے بنیں گے قافلے ملتان میں
 ”مجلسِ شوریٰ“ کا جو بھی ہے وفادار اے خدا
 امیرِ رحمت اُس پر برسا زور سے ملتان میں
 یاخدا وہ حج کرے میٹھا مدینہ دکھے لے
 غور سے ہر اک بیاں جو بھی سنے ملتان میں
 چور ڈاکو آگئے آکر پدایت پا گئے
 بے نماز آکر نمازی بن گئے ملتان میں
 سُتوں سے سب کے چہرے جگہا میں گے یہاں
 ان شاء اللہ مصطفیٰ کے فیض سے ملتان میں

سُنُتُوں کی تربیت کے خوب مدنی قافلے
 چار سو ہوں گے روانہ خیر سے ملتان میں گے
 ”مدنی انعامات“ کی دھومیں مچاتے جائیں گے
 سُنُتُوں کی تربیت کے قافلے ملتان میں
 فضلِ رب سے اہل حق کا بعدِ حج سب سے بڑا
 اجتماع پاک ہے یہ خیر سے ملتان میں
 بخش دے یارب! سبھی کو اور ان کو بالخصوص
 آئے ہیں کرنے سفر جو دور سے ملتان میں
 کاش! عشقِ مصطفیٰ میں یاخدا ترپا کروں
 آنکھ تیرے خوف سے روتنی رہے ملتان میں
 رُکنِ عالم اور بھاء الدین کے صدقے خدا
 ہوئیوں اس کی دعا جو بھی کرے ملتان میں
 ان شاء اللہ ہر دعا عطاً اب مقبول ہے
 ہیں خدا کی رحمتوں کے درگھلے ملتان میں

سنت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں

(بیدار آباد بابُ الاسلام (سنہ) میں "دعویٰتِ اسلامی" کے مدینی مرکز "فیضانِ مدینہ" میں ہونے والے اقتضائی اجتماع (شہر جمعہ ۷ جمادی الاولی ۱۴۱۳ھ) کے پُمرست موقع پر یہ کلام پیش کیا گیا)

سنت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں
 رحمت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں
 اس شہر کے آئے ہیں باہر سے بھی آئے ہیں
 سرکار کے شیدائی فیضانِ مدینہ میں
 داڑھی ہے عماء میں ڈلفوں کی بہاریں ہیں
 شیطان کو شترم آئی فیضانِ مدینہ میں
 لمحاتِ مُرَّت ہیں دیوانے بڑے خوش ہیں
 کیوں جھوے نہ ہر بھائی فیضانِ مدینہ میں
 سنت کی بہاروں کا کچھ ایسا سماں چھایا
 فیشن کو حیا آئی فیضانِ مدینہ میں
 القت کے انوت کے کیا خوب مناظر ہیں
 گویا ہیں سگے بھائی فیضانِ مدینہ میں

وہ لوگ ہی آتے ہیں اور فیضِ اٹھاتے ہیں
 تقدیرِ جنہیں لائی فیضانِ مدینہ میں
 اپنے ہوں یا بیگانے یوں ملتے ہیں دیوانے
 جیسے ہو شناسائی فیضانِ مدینہ میں
 ذرود اپنے دلوں میں جو اسلام کا رکھتے ہیں
 ہے ان کی پذیرائی فیضانِ مدینہ میں
 اللہ کرم کر دے ٹو بخش دے ان سب کو
 موجود ہیں جو بھائی فیضانِ مدینہ میں
 سنت کا لئے جذبہ آئے جو بیباں اُس کی
 ہے حوصلہ آفرائی فیضانِ مدینہ میں
 اپلیسِ لعین سن لے اب خیر نہیں تیری
 شامتِ تری ہے آئی فیضانِ مدینہ میں
 ”فیضانِ مدینہ“ میں ”فیضانِ مدینہ“ ہے
 فیضان ہے آقائی فیضانِ مدینہ میں

فیضانِ مدینہ ہی ہے ””عوتوتِ اسلامی““
 فیضان ہے مولائی، فیضانِ مدینہ میں
 مقبول جہاں بھر میں ہو ””عوتوتِ اسلامی““
 ہر لب پہ دعا آئی فیضانِ مدینہ میں
 آقا ہو کرم سب پر ٹبوادہ مدینے میں
 آئے ہیں تمثائی فیضانِ مدینہ میں
 سرکار عطا کر دو غم سب کو مدینے کا
 جتنے ہیں یہاں بھائی فیضانِ مدینہ میں
 قسست کا سکندر ہے زوروں پہ مقدار ہے
 جس نے بھی جگہ پائی فیضانِ مدینہ میں
 آج آقا کے دیوانے کیا مشت ہیں متانے
 عطار ہے عید آئی فیضانِ مدینہ میں

فَجْرٍ میں جَگَانے کے لئے

(گلی وغیرہ کے اندر آوازیں لگا کر یا فون کر کے نماز فجر کیلئے جگانا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں "صدائے مدینہ" لگانا کہلاتا ہے۔ گلی میں "صدائے مدینہ" لگانے میں میگافون استعمال نہ کیجئے، آواز لگانے میں یہ بھی احتیاط کیجئے کہ چھوٹے بچوں، مریضوں اور جو اسلامی ہمینس نماز پڑھ کر سوئی ہوں یا تلاوت وغیرہ میں مشغول ہوں انہیں پریشانی نہ ہو۔ مریض یا بچے وغیرہ کی تکلیف کے غذار کے سبب کوئی شخص "صدائے مدینہ" کی آواز دھینی رکھنے کا کہہ تو قوراؤ اُس کی بات مان لججے)

گلی میں صدائے مدینہ کا طریقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر دُرُود وسلام کے ذمیل میں دیئے ہوئے صیغہ پڑھ کر اس کے بعد والامضمون دو ہراتے رہئے:

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعَلٰى إِلَكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَيَ اللّٰهِ وَعَلٰى إِلَكَ وَأَصْحَابِكَ يَا نَوْرَ اللّٰهِ
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اور اسلامی بہنو! فجر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے، سونے سے نماز بہتر ہے، جلدی جلدی اٹھئے اور نماز کی تیاری کیجئے۔ اللّٰہ اَعْزُّ وَجْلٌ آپ کو بار بار حج نصیب کرے اور بار بار

یہ حادیۃ دکھائے، (موقع کی مناسبت سے یقینی ہوئی نظم میں سے منتخب اشعار
بھی پڑھئے)

(رمضان المبارک میں سحری کے لئے اٹھائیں تو تجھ کی بھی ترغیب دلائیں)

فَجْرٌ كَا وَقْتٍ هُوَ كَيْا أَنْهُوا!

فَجْرٌ كَا وَقْتٍ هُوَ كَيْا أَنْهُوا! اے غلامانِ مصطفیٰ اُنْهُوا!
 جاًگو جاًگو اے بھائیو، بہنو! چھوڑو اب تو بُسْتِرَا اُنْهُوا!
 تم کو حج کی خدا سعادت دے جلوہ دیکھو مدینے کا اُنْهُوا!
 اُنْهُوا ذُکْرِ خدا کرو اُنْهُوا کرا! دل سے لو نامِ مصطفیٰ اُنْهُوا!
 فَجْرٌ کی ہو چکیں آذانیں وقت ہو گیا ہے نماز کا اُنْهُوا!
 بھائیو! اُنْہُ کر اب وضو کروا! اور چلو خانہِ خدا اُنْهُوا!
 نیند سے تو نماز بہتر ہے اب نہ مُطلق بھی لیٹنا اُنْهُوا!
 آنکھ شیطان نہ دے لگا اُنْهُوا! اُنْہُ چکو اب کھڑے بھی ہو جاؤ!
 جاًگو جاًگو نماز غفلت سے کر نہ بیٹھو کہیں قضا اُنْهُوا!
 اب ”جو سوئے نماز کھوئے“ وقت سونے کا اب نہیں رہا اُنْهُوا!

یاد رکھو! نماز گر چھوڑی قبر میں پاؤ گے سزا اٹھو!
 بے نمازی پھنسے گا محشر میں ہو گا ناراضِ کبر یا اٹھو!
 میں "صدائے مدینہ" دیتا ہوں تم کو طیبہ کا وابطہ اٹھو!
 میں بھکاری نہیں ہوں ڈرورکا میں ہوں سرکار کا گدرا اٹھو!
 مجھ کو دینا شے پائی پیسہ تم! میں ہوں طالبِ ثواب کا اٹھو!

تم کو دیتا ہے یہ دعا عطار
 فضل تم پر کرے خدا اٹھو!

اخلاص کی 2 تعریفات

- ﴿۱﴾ صرف اللہ عزوجلٰ کی رضاکے لیے عمل کرنا اور مخلوق کی خوشنودی یا اپنی کسی نفسانی خواہش کو اس میں شامل نہ ہونے دینا۔
 ﴿۲﴾ حضرت علام عبد الغنی نابلسی حقی علیہ رحمۃ الرحمٰن القوی لکھتے ہیں: اخلاص اس چیز کا نام ہے کہ بنہ عمل سے صرف اللہ عزوجلٰ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ کرے، کسی قسم کا ذمیوی لفظ مقصود نہ ہو۔
- (الحقیقتۃ النبویۃ ج ۲ ص ۶۴۲)

وقت سحری کا ہو گیا جاگو

وقت سحری کا ہو گیا جاگو
 نور ہر ستمت چھا گیا جاگو
 اٹھو سحری کی کر لو میاری
 روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو
 ماہ رمضان کے فرض میں روزے
 ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو
 تم تجدید کرو ادا جاگو
 اٹھو اٹھو وضو بھی کر لو اور
 پھسکیاں گرم چائے کی بھراو
 کھا لو ہلکی سی کچھ غذا جاگو
 کھا کے سحری کرو دعا جاگو
 ہو گی مقبول فضلِ مولیٰ سے
 ماہ رمضان کی برکتیں لوٹو
 لوت لو رحمت خدا جاگو
 سفت شاہِ انبیاء جاگو
 کھا کے سحری اٹھوادا کرلو
 تم کو مولیٰ مدینہ دکھلاتے
 اور حج بھی کرو ادا جاگو
 تم کو ز رمضان کے صدقے مولیٰ دے
 افت و عشقِ مصطفیٰ جاگو
 تم کو ز رمضان کا مدینے میں
 دے شرفِ رتبِ مصطفیٰ جاگو
 کیسی پیاری فہما ہے ز رمضان کی
 دلکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو
 رحمتوں کی بھڑی برستی ہے جلد انٹھ کر کے لوٹھا جاگو
 تم کو دیدارِ مصطفیٰ ہو جائے
 ہے یہ عطاء کی دعا جاگو

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو^۱

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
 سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
 پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
 خشم ہوں شامتیں قافلے میں چلو
 طبیہ کی بُجھو ج کی گر آزو
 الفتِ مصطفیٰ اور خوفِ خدا
 گر مدینے کا غم چاہئے پوشم نم
 قرض ہوگا ادا آکے مانگو دعا
 دُکھ کا درماں ملے آئیں گے دن بھلے
 غم کے باطل تھیں خوب خوشیاں میں
 کام سارے بنیں قافلے میں چلو
 علم حاصل کرو تھلک زائل کرو
 قرض کا بار ہو، بے کسی یار ہو
 گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں
 گوندیں گر بھیاں یا چلیں آندھیاں

^م دینہ

۱: ایک اسلامی بھائی نے اس طرح کے کچھ اشعار لکھے تھے، ان میں سے بعض شامل کر کے
 الحمد لله میں نے اسی بحر پر کافی اشعار موزوں کئے۔ سُلَّمَ مُدِعِّی عنہ

پاراہ مہ کیلئے تمّ دن کیلئے
 سُنْشیں سیکھنے تینّ دن کیلئے
 ہر میئنے چلیں قافلے میں چلو
 اے مرے بھائیو! رَث لگاتے رہو
 قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
 فون پر بات ہو یا ملاقات ہو
 آپ بازار میں ہوں یا دفتر میں ہوں
 سب سے کبتے رہیں قافلے میں چلو
 سب سے کبتے رہیں قافلے میں چلو
 اس میں یہ بھی کہیں قافلے میں چلو
 درس دیں یا سُنْشیں یا بیان جو کریں
 عاشقان رسول ان سے ہم مدّنی پھول
 آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
 عاشقان رسول آئے لینے دعا
 آؤ کر چلیں قافلے میں چلو
 خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
 آپ جب بھی سیں قافلہ آگیا
 کھانا لے کے چلیں سُنْشادِ اشرفت بھی لیں
 خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
 اُن پر ہوں رُحشیں قافلے کا سُنس
 بخش دے میرے مولیٰ تو ان کو کہ جو
 خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
 یاددا ہر گھری رَث ہو عطار کی

قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

دینہ

لے دوستِ اسلامی کے ذمہِ احوال میں اسلامی بجا بھیں کہاں ہوں مدنی قافلے والوں "عاشقان رسول" کیجیے جس مدنی مکر زندگی ہے
 ہے کہ جب آپ کے علاطہ میں عاشقان رسول کامنی قافلہ تیرپڑا لے تو ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عما کے طالب ہوں۔ اُرجنیت
 ہو تو کھانا، چائے، غیر و نہ سادہ پانی نہ قبول کریں۔ اس طرح خاطرِ مدارت کرنے کو دوستِ اسلامی کے مدنی احوال میں "خیر خواہی" کیجیے ہیں۔

غم کے بادل چھٹیں قافلے میں چلو

غم کے بادل چھٹیں قافلے میں چلو خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو^۱
 مال چوری ہوا، یا کہیں گم گیا خیر ہوگی نہیں، قافلے میں چلو^۲
 مانگو آ کر دعا، پاؤ گے مددعا در کرم کے گھلیں، قافلے میں چلو^۳
 اچھی صحبت ملے، خوب برکت ملے چل پڑو چل پڑیں قافلے میں چلو^۴
 لُوث میں رحمتیں، خوب لیں برکتیں خواب اچھے و گھیں، قافلے میں چلو^۵
 عُفر کی کالکیں، دور ہوں ظلمتیں آؤ کوشش کریں، قافلے میں چلو^۶
 رب کے در پر گھلکیں، انجامیں کریں باب رحمت گھلیں، قافلے میں چلو^۷
 ہے نبی کی نظر، قافلے والوں پر پاؤ گے راحیں قافلے میں چلو^۸
 سادگی چاہئے، عاجزی چاہئے لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو^۹
 عاشقان رسول، آئے سنت کے پھول دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو^{۱۰}
 دیتے یہ فیض عام، اولیائے کرام نوئے سب چلیں، قافلے میں چلو^{۱۱}

اولیا کا کرم، تم پہ ہو لاجرم خوب جلوے ملیں، قافلے میں چلو
 خواب میں ڈر لگے، بوجھ دل پر لگے آئیے چل پڑیں، قافلے میں چلو
 نبی امداد ہو، گھر بھی آباد ہو لطف حق دیکھ لیں، قافلے میں چلو
 سندھستی مٹے، دور آفت بٹے لینے کو برکتیں، قافلے میں چلو
 بے عمل باعمل بن گئے خاص کر آپ بھی دیکھ لیں قافلے میں چلو
 خوب ہو گا ثواب اور ملے گا عذاب پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو
 بے شک اعمال بد اور آفعال بد کی چھٹیں عادتیں، قافلے میں چلو
 کرسفر آئیں گے، تو شدھرجائیں گے اب نہ سستی کریں، قافلے میں چلو
 دل پر گرزنگ ہو، سارا گھر نگ ہو داغ سارے ڈھلیں، قافلے میں چلو
 ایسا فیضان ہو، حفظ قران ہو، خوب خوشیاں ملیں، قافلے میں چلو
 عاشق قافلہ بن کے گھر لو بنا
 قلب عطار میں قافلے میں چلو

پاؤ گے بخششیں قافلے میں چلو

پاؤ گے بخششیں قافلے میں چلو بخششیں بھی ملیں، قافلے میں چلو
 رزق کے ورکھلیں، قافلے میں چلو برکتیں بھی ملیں، قافلے میں چلو
 زخم بزرے بھریں، پھوڑے بخشنی ملیں
 گروہوں سے جھوڑیں، قافلے میں چلو
 کالے یرقان میں، کیوں پریشان ہیں
 پائیں گے صحشیں، قافلے میں چلو
 ڈرد سارے ملیں، قافلے میں چلو
 ہوں گی حل مشکلیں، قافلے میں چلو
 گرچہ بیماریاں، ہوں کہیں پھریاں
 سخنداشتی ہو گھر میں یا ناچاریاں
 جو کہ متفقداً ہو وہ بھی موجود ہو
 ڈور ہوں گے اُلم ہوگا رب کا کرم
 دردسر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر
 ڈرد دُنوں میں، قافلے میں چلو
 باب پیمار ہو، سُخت بیزار ہو
 پائے گا صحشیں، قافلے میں چلو
 ماں جو بیمار ہو، یا وہ ناچار ہو
 رنج و غم مت کریں، قافلے میں چلو
 واٹ ہو باب کرم، ڈور ہوں رنج و غم
 پھر سے خوشیاں ملیں، قافلے میں چلو
 دینہ

لے: غائب، گشیدہ ج: داہونا لعینی ٹھلنا

ہزار لہ آئے گر، آکے چھا جائے گر
 ہزار لہ عام تھا ہر سو گھنام تھا
 ہزار لے سے آماں، دے گاربِ جہاں
 ہوں پا ہزار لے، گرچہ آندھی چلے
 ہے ٹھفا ہی ٹھفا، مر جا! مر جا!
 پیش میں وہڑو ہو رنگ بھی ڈرد ہو
 ہے طلب دید کی، دید کی عید کی
 دل میں گر ڈرد ہوڑ سے رُخ ڈرد ہو
 آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر
 آپ کو چارہ گرے نے گو ما یوس کر
 گھر میں آن ہن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو
 بیوی سچے سمجھی، خوب پائیں خوشی
 خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو
 کیا سمجھ وہ دھیس قافلے میں چلو
 پاؤ گے فرجتیں قافلے میں چلو
 لینے آسانیں، قافلے میں چلو
 بھی دیامت ڈریں، قافلے میں چلو
 غم کے سائے ڈھیس، قافلے میں چلو
 بیوی سچے سمجھی، خوب پائیں خوشی
 خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو
 ہزار لہ عام تھا ہر سو گھنام تھا
 ہزار لے سے آماں، دے گاربِ جہاں
 ہوں پا ہزار لے، گرچہ آندھی چلے
 ہے ٹھفا ہی ٹھفا، مر جا! مر جا!
 پیش میں وہڑو ہو رنگ بھی ڈرد ہو
 ہے طلب دید کی، دید کی عید کی
 دل میں گر ڈرد ہوڑ سے رُخ ڈرد ہو
 آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر
 آپ کو چارہ گرے نے گو ما یوس کر
 گھر میں آن ہن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو
 بیوی سچے سمجھی، خوب پائیں خوشی
 خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو

دینہ
 لے۔ ۲۰ مصانع الْبَازَكَ ۶۴۲۶ھ (۰۵-۱۰-۸) بروز جنت مشرقی پاکستان (کشمیر، بختونخواہ، اخغیرہ میں آئے
 والے خوفناک ہزار لے کی طرف اس شعر میں اشارہ ہے۔ اس ہزار لے میں لاکھوں افراد فوت ہوئے
 تھے۔ زیبیوں، پچھڑنے والوں اور مالی اقصانوں کا توکوئی شماری نہیں۔ جعیتی طریقہ۔ واکر

زوجہ بیمار ہے، بیٹا ”بے کار“ ہے غم تمہارے میں، قافلے میں چلو
 نوکری چاہئے، آئیے آئیے قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو
 غم سے روتے ہوئے، جان گھوٹے ہوئے مرحا! بس پڑیں! قافلے میں چلو
 قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو شادیاں بھی رچیں، قافلے میں چلو
 سب بلائیں ٹلیں، قافلے میں چلو فرض اُتر جائے گا، خوب رُزق آیا
 گر ہو عرق الشَّاء عارضہ^۱ کوئی سا دے خدا صحتیں، قافلے میں چلو
 گھر میں ”امیدتے“ ہو، اس کی تمہید ہو جلد ہی چل پڑیں، قافلے میں چلو
 زچہ^۲ کی خیر ہو، بچہ باخیر ہو اٹھنے بہت کریں، قافلے میں چلو
 دور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو
 آکے تم با ادب، دیکھ لو فضل رب مدنی متنے ملیں، قافلے میں چلو
 گھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری مٹا مٹی ملیں، قافلے میں چلو
 سن لے عطار کی، اپنے غنوار کی
 یہ ندا ”سب چلیں“! قافلے میں چلو

دینہ

۱۔ جذبے لعنی ران کے اوپر کے جوڑ سے لکر ٹھنڈک پہنچنے والا درد۔ گی بیماری
 ۲۔ حمل یا کسی بات کا آغاز ہے وہ عورت جس نے پہنچ جا ہو 40 دن تک ”زچہ“ کہلاتی ہے۔

دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو

دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو رنج و غم بھی میش قافلے میں چلو
 نصل کی بارشیں، رحمتیں نعمتیں اگر تھیں چاہئیں قافلے میں چلو
 کافروں کو چلیں، مشرکوں کو چلیں دعوت دین دیں، قافلے میں چلو
 آئیے عالمو! دیں کی تبلیغ کو مل کے سارے چلیں، قافلے میں چلو
 آؤ اے عاشقیں، مل کے تبلیغ دیں کافروں کو کریں، قافلے میں چلو
 کافرا جائیں گے، راہ حق پائیں گے ان شاء اللہ چلیں، قافلے میں چلو
 کُفر کا سر جھکے، دیں کا ڈنکا بجے ان شاء اللہ چلیں، قافلے میں چلو
 پشم پینا ملے سکھ سے جینا ملے آؤ سارے چلیں، قافلے میں چلو
 دل کی کالک ڈھلنے، درد عصیاں ملے آؤ سب چل پڑیں، قافلے میں چلو
 خوب خوداریاں، اور خوش آخلاقیاں آئیے سیکھ لیں، قافلے میں چلو
 عاشقان رسول ان سے لے لو جو پھول تم کوست کے دیں قافلے میں چلو

قحط سالی ملے نہ صل پھولے پھلے خوب ہوں بارشیں، قافلے میں چلو
 قافلے میں ذرا، مانگو آکر دعا
 پاؤ گے نعمتیں قافلے میں چلو
 چھوڑیں مے نوشیاں مت کیمیں گالیاں
 آئیں توبہ کریں قافلے میں چلو
 اے شرابی ٹو آ، آ جواری ٹو آ
 پھوٹیں بد عادتیں قافلے میں چلو
 ہوگا لطفِ خدا، آو بھائی دعا
 مل کے سارے کریں، قافلے میں چلو
 ہوں گی بس جل پڑیں، قافلے میں چلو
 دور بیماریاں اور پریشانیاں
 اُسر اور کینسر اب یا ہو درد کمر
 چلنے ہمت کریں، قافلے میں چلو
 درد گرچہ تمہارے مکانے میں ہے
 درس فاروق لے دیں قافلے میں چلو
 فائدہ آخرت کے بنانے میں ہے
 سب مبلغ کہیں قافلے میں چلو
 کہتے عطار ہیں، جو مرے یار ہیں
 وہ ہر اک سے کہیں، قافلے میں چلو

دینہ

یعنی مشتی و عوت اسلامی الحاج محمد فاروق عطاری مدفیٰ علیہ رحمۃ اللہ الغنی۔ اس شعر میں
 ایک ”مدفیٰ بہار“ کی طرف اشارہ ہے، ملاحتظ فرمائیے: ”فیضان سنت“ جلد اول ص ۱۳۰۰

ہوا جاتا ہے رُحْصَت مَاهِ رَمَضَانَ يَا رسولَ اللَّهِ

ہوا جاتا ہے رُحْصَت مَاهِ رَمَضَانَ يَا رسولَ اللَّهِ
 رہا بچندگھریوں کا یہ مہماں یا رسولَ اللَّهِ
 خوشی کی لہر دوڑی ہر طرفِ رمضان جب آیا
 ہیں اب رنجیدہ رنجیدہ مسلمان یا رسولَ اللَّهِ
 مسمرت ہی مسمرت اور خوشی ہی تھی خوشی جس دم
 پڑھ آیا بلی مَاہِ رَمَضَانَ يَا رسولَ اللَّهِ
 شہا! اب غم کے مارے خون کے آنسو بھاتے ہیں
 چلاترپاکے ہائے ماؤ رَمَضَانَ يَا رسولَ اللَّهِ
 چلا اب جلد یہ رَمَضَانَ ستائیں آگئی تاریخ
 فقط دو دن کا اب رَمَضَانَ ہے مہماں یا رسولَ اللَّهِ
 فضا میں نور یہ سایں ہوا میں مسکراتی تھیں
 سماں اب ہو گیا ہر سمت ویراں یا رسولَ اللَّهِ

ریاضت کچھ نہ کی ہم نے عبادت کچھ نہ کی ہم نے
 رہے بس ہر گھر می مشغول عصیاں یا رسول اللہ
 میں ہائے جی پڑتا ہی رہا رب کی عبادت سے
 گزار غفلتوں میں سارا رمضان یا رسول اللہ
 میں سوتا رہ گیا غفلت کی چادر تان کرا فوس
 خدار امیری بخشش کا ہو سامان یا رسول اللہ
 جدائی کی گھری جاں سوز ہے عشقی رمضان پر
 چلا ان کو رلا کر ماہ رمضان یا رسول اللہ
 تذپتے ہیں بلکتے ہیں قرار آتا نہیں ان کو
 بہت بے چین ہیں عشقی رمضان یا رسول اللہ
 گناہوں کی سیاہی چھارہ ہے رخ پہنچر میں
 مر اچھرو پئے رمضان ہوتا باں یا رسول اللہ
 میہ رمضان کی رخصت جان عاشق پر قیامت ہے
 گدا تیرے ہیں حیران و پریشان یا رسول اللہ
 خدا کے نیک بندے نیکیوں میں لگ گئے لیکن
 لگنے کرتا رہا عطار ناداں یا رسول اللہ

رخصتی نامہ

دعاوں اور نصیحتوں بھرا رخصتی نامہ اپنی مدنی بیٹی بنت کے نام
 فضل رب سے بنت ولهن بنی
 پھول خوشیوں کے کھلے چادر حیا کی ہے تنی
 تجھ کو ہو شادی مبارک ہو رہی ہے رخصتی
 رخصتی میں تیری پہاڑ قبر کی ہے رخصتی
 گھر ترا ہو مُشکلبار اور زندگی بھی پر بہار
 رب ہو راضی خوش ہوں تجھ سے دو جہاں کے تاجدار
 مدنی بیٹی کا خدا یا گھر سدا آباد رکھ
 فاطمہ زہرا کا صدقہ دو جہاں میں شادی رکھ
 یہ میاں یوی الہی مگر شیطان سے بچیں
 یہ نمازیں بھی پڑھیں اور سُنتوں پر بھی چلیں
 یہ میاں یوی چلیں حج کو الہی! بار بار
 بار بار ان کو مدینہ بھی دکھا پروردگار
 مدینہ

لے پو شیدہ ۲ خوش

تیرا سُرال اپنے رب کے فضل سے خوش حال ہو
 تیرا میکا بھی کرم سے رب کے مala مال ہو
 ٹو نہ غفلت کرنا شوہر کی اطاعت سے بھی
 ورنہ ٹو اے پیاری بیٹی حشر میں پچھتائے گی
 مدنی بیٹی یا خدا غصے کی ہو ہرگز نہ تیز
 یہ کرے سُرال میں ہر دم لڑائی سے گریز
 یاد رکھ! تو آج سے بس تیرا گھر سُرال ہے
 ساس نندوں پر گزرنا آفتوں کا جال ہے
 ماں سمجھ کر جو بہو کرتی ہے خدمت ساس کی
 راج کرتی ہے سدا سارے گھرانے پر وہی
 ساس نندوں کی تو خدمت کر کے ہو جا کامیاب
 ان کی غیبت کر کے مت کر بیٹھنا خانہ خراب

ساس اور نندیں اگر سختی کریں تو صبر کر
 صبر کر بس صبر کر چلتا رہے گا تیرا گھر
 ساس اور نندوں کا شکوہ اپنے میکے میں نہ کر
 اس طرح برباد ہو سکتا ہے بیٹی تیرا گھر
 میکے کے مت کر فضائل تو بیان سُرال میں
 اب سمجھ سُرال ہی کو اپنا گھر ہر حال میں
 یاد رکھ تو نے زبان کھولی اگر سُرال میں
 پھنس کے تو جھگڑوں کے سُن رہ جائے گی جنجوال میں
 ساس چینی تو بھی نپھری اور لڑائی مٹھن گئی
 ہے کہاں بھول ایک کی دو ہاتھ سے تالی بجی
 درس دے ”فیضانِ سفت“ سے سدا سُرال میں
 دینی ما حول اس طرح بن جائے گا سُرال میں
 گر نصیحت پر عمل عطار کی ہوگا ترا
 ان شاء اللہ اپنے گھر میں ٹو سکھی ہوگی سدا

آہ! رمضان اب جا رہا ہے ہائے تڑپا کے رمضان چلا ہے

ہائے تڑپا کے رمضان چلا ہے
ہائے تڑپا کے رمضان چلا ہے
سامنے بھر کا غم کھڑا تھا
ہائے تڑپا کے رمضان چلا ہے
بھر کا غم جو ہم سر ہے ہیں
ہائے تڑپا کے رمضان چلا ہے
کس سے غم کا فسانہ کہوں گا
ہائے تڑپا کے رمضان چلا ہے
قلب ہے غمزدہ اور بے چین
ہائے تڑپا کے رمضان چلا ہے
آہ! رنجیدہ دل کر کے ٹو شاد
ہائے تڑپا کے رمضان چلا ہے
ٹو یہ کرنا خدا سے سفارش،
اس گنہگار کی کر دے بخشش
تجھ سے عطار کی اجبا ہے
ہائے تڑپا کے رمضان چلا ہے

آہ! رمضان اب جا رہا ہے
تلکڑے تلکڑے مرا دل ہوا ہے
دیکھ کر چاند میں رو پڑا تھا
جلد رخصت کا وقت آگیا ہے
اشک آنکھوں سے اب بردہ ہے ہیں
وہ دل غمزدہ جانتا ہے
غم جدائی کا کیسے سہوں گا
آنکھ پُرم ہے دل رو ریا ہے
جالِ فدا تجھ پ ناتائے کھشیں
دل پہ صدمہ بڑھا جا رہا ہے
کر کے تقسیم بخشش کی آساد
سب کو روتا ہوا چھوڑتا ہے
ٹو یہ کرنا خدا سے سفارش،

مجھ کو اللہ سے محبت ہے

(۲۲ ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ)

مجھ کو اللہ سے محبت ہے یہ اُسی کی عطا و رحمت ہے
 جس کو سرکار سے محبت ہے اُس کی بخشش کی یہ شماںت ہے
 دل میں قرآن کی میرے عظمت ہے اور پیاری ہر ایک سنت ہے
 سب سے اچھی نبی کی سیرت ہے چاند سے بھی حسین صورت ہے
 مل گئی مجھ کو تیری نسبت ہے یہ شرف ہے یہی سعادت ہے
 آل و اصحاب سے محبت ہے اور سب اولیا سے اُفت ہے
 یہ سب اللہ کی عنایت ہے مل گئی مصطفیٰ کی امت ہے
 غوث و خواجہ کی دل میں اُفت ہے قلب میں عشق اعلیٰ حضرت ہے
 مرجا ! اپنی خوب قسمت ہے پیر و مرشد کی دل میں چاہت ہے
 عاشقانِ نبی سے افت ہے دشمنانِ نبی سے انفرت ہے
 بائے دنیا کی دل میں چاہت ہے نفس کی یہ کھلی شرارت ہے

نہ طلبگار مال و دولت ہے اس گدا کو کرم کی حاجت ہے
 دو جہاں میں وہی سلامت ہے جس مسلمان پر رب کی رحمت ہے
 یا نبی ! پھنس گیا بلاکت ہے یہ گدا سائل شفاعت ہے
 حق سے امید عفو و رحمت ہے تیرے صدقے میں ملنی جنت ہے
 ایک عمر سے دل میں رغبت ہے سوئے طیبہ چلوں یہ حسرت ہے
 ایک مدت سے ہجرہ فرقہ ہے کیا مدینے کی اب اجازت ہے؟
 آہ ! پلے نہ کچھ تلاوت ہے نہ ڈرودوں کی کوئی کثرت ہے
 آہ ! عصیاں کی خوب کثرت ہے یا نبی ! التجاء رحمت ہے
 ایسی عصیاں کی پڑگئی لٹ ہے پھر وہی بعدِ توبہ حالت ہے
 نیک بندوں پر رب کی رحمت ہے ہر گندے باعث بلاکت ہے
 آگیا آہ ! وقتِ رحلت ہے یہ گدا طالب زیارت ہے
 آنکھ نہ ہے نہ کچھ ندامت ہے آہ ! اعمال کی یہ شامت ہے
 موت سر پر ہے تجھ پر حیرت ہے جاگ کیوں خوب خواب غفلت ہے
 تیری عطار کیا حقیقت ہے جو ہے سرکار کی بدولت ہے

مُعَتَّرِ کیلئے دُعاوں اور نصیحتوں کا گلَدَستہ

(مسافر مدینہ متورہ، عازمِ مکہ مکرمہ محمد یوسُس رضا نوری کی خدمت میں دعاوں اور پندو انصاح کی خوشبوؤں سے مہکاتا مدنی گلَدَستہ)

پائے گا یوں رضا غُرمے کی خیر امید ہے

گُلَنِدَ خُضرا کی دیدِ اس کی بِلا شک عید ہے

مرحبا! تم کو مبارک ہو مدینے کا سفر

فضلِ رب سے تم پہ نازلِ رحمتیں ہوں ہر دُگر لے

یا خدا! آسان ہو اس کیلئے پیارا سفر

ذوقِ بڑھتا ہی رہے اس کا خدائے بخود بر

رونے والی آنکھ دے اور چاک سینہ کر عطا

یارب! اس کو الفت شاہ مدینہ کر عطا

مدینہ

بِراست

ذرے ذرے کا ادب اللہ اس کو ہو نصیب
 سیدی احمد رضا کا واپسہ رب مجیب!
 امتحان درپیش ہو راہ مدینہ میں اگر
 ضمیر کر تو ضمیر کر ہاں ضمیر کر بس ضمیر کر
 کوئی دھنکارے یا جھاڑے بلکہ مارے ضمیر کر
 مت بھگڑا، مت نیز بڑا، پا اُبھر رب سے صبر کر
 راہ جاناں کا ہر اک کائنات بھی گویا پھول ہے
 جو کوئی شکوہ کرے اُس کی یقیناً ہھول ہے
 تم زبان کا آنکھ کا "عقل مدینہ" لو لگا
 ورنہ بڑھ سکتا ہے عصیاں کا وہاں بھی سلسلہ
 گفتگو صادر نہ کچھ بے کار ہو احرام میں
 لب پ بس لشیک کی تکرار ہو احرام میں

جب کرے تو خانہ کعبہ کا رو رو کر طواف
 یہ دعا کرنا خدا میرے گنہ کردے معاف
 حاضری ہو جب مدینے میں تمہاری زائرہ!
 عشق شہ میں خوب کرنا آہ و زاری زائرہ!
 اے مدینے کے مسافر در پلے کے میرا نام
 دست بستہ عرض کرنا ان سے رو رو کر سلام
 روکے کرنا میرے ایماں کی حفاظت کی دعا
 دے شہادت کا شرف مجھ کو مدینے میں خدا
 ہو مدینے کا سفر تم کو میسر بار بار
 اور بقیع پاک میں مدفن بننے انجام کار
 کرنا تم عطار کے حق میں دعاۓ مغفرت
 اس جہاں میں عافیت ہو اس جہاں میں عافیت

حاجی کیلئے دعاوں اور نصیحتوں کا گلڈستہ ۱

(فلام زادہ حاجی بلال رضا اتن عطاء مسلم اللہ خدا کے سرین مبارک کے پھر مسٹر موقع پر پندرہ نصائح پر گلڈستہ)

حج کا پائے گا شرف میرا بلال امید ہے
گُلیبِ حضرا کی دید اس کی بلا شک عید ہے

مر جا تم کو مبارک ہو مدینے کا سفر
فضل رب سے تم پر نازل رحمتیں ہوں ہر دُر
یا خدا! آسان ہو اس کیلئے حج کا سفر
ذوق بڑھتا ہی رہے اس کا خدائے بحر و مر
رونے والی آنکھ دے اور چاک سینہ کر عطا
یارب! اس کو الفت شاہ مدینہ کر عطا
ذرے ذرے کا ادب اللہ اس کو ہو نصیب
پسپدی احمد رضا کا وایسطہ رپٰ مجیب!

مدینہ

لے واخچ رہے کہ سابقہ صفات میں یہ کلام کچھ تغیر کے ساتھ تغیر کے لیے کہا گیا ہے امید ہے کہ ضروری تفریق کے ساتھ دونوں کلام علیحدہ علیحدہ ہونے میں قارئین کو سہولت رہے گی۔ مذہ راستہ

امتحان درپیش ہو راہ مدینہ میں اگر
 صبر کر ٹو صبر کر ہاں صبر کر بس صبر کر
 کوئی دھنکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صبر کر
 مت بھگز، مت بُرُدَا، پا ابھر رب سے صبر کر
 راہ جاناں کا ہر اک کائنات بھی گویا پھول ہے
 جو کوئی شکوہ کرے اُس کی یقیناً بھول ہے
 تم زبان کا آنکھ کا "عقل مدینہ" لو لگا
 ورنہ بڑھ سکتا ہے عصیاں کا وہاں بھی سلسلہ
 گفتگو صادر نہ کچھ بے کار ہو احرام میں
 لب پے بس لبیک کی تکرار ہو احرام میں
 جب کرے ٹو خانہ کعبہ کا رو رو کر طواف
 یہ دعا کرنا خدا میرے گنہ کر دے معاف

پیارے حاجی! جب ہوتیرا داخلہ عرفات میں
 کرنا نادم ہو کے ٹو آہ و بکال عرفات میں
 حالت احرام میں یاد گفن ہو قبر ہو
 یاد کر عرفات میں ٹو حشر کے میدان کو
 ٹو کو جب عرفات میں حاجی اکھنے ہوں بھی
 بھول مت جانا دعاوں میں مجھے ٹو اُس گھڑی
 جس گھڑی کرنے لگے قرباں منی میں جانور
 ٹو تھوڑی ہی میں اپنے نفس کو بھی ڈنچ کر
 حاضری ہو جب مدینے میں تمہاری حاجیو!
 عشق شہ میں خوب کرنا آہ و زاری حاجیو!
 اے مدینے کے مسافر در پے لے کے میرا نام
 ڈشت بست عرض کرنا ان سے رو رو کر سلام

لدینہ

لہ زرونا

روکے کرنا میرے ایماں کی حفاظت کی دعا
 دے شہادت کا شرف مجھ کو مدینے میں خدا
 اس کا حج یارب! نبی کا وابط کر لے قبول
 دو جہاں میں اس پر بر سایا خدا رحمت کے پھول
 اپنے مُنہ سے خود کو " حاجی" بھائی تم کہنا نہیں
 بے ضرورت اپنی نیکی کا بیان لپھا نہیں
 ہر برس حج کا شرف پاؤ مدینے جاؤ تم
 اور بقیع پاک میں آخر میں مدد فون پاؤ تم
 کرنا تم عطاؤ کے حق میں دعائے مغفرت
 اس جہاں میں عافیت ہو اس جہاں میں عافیت

جوہت کی تعریف

خلافِ واقع بات کرنا خواہ جان بوجوہ کر ہو یا غلطی سے۔

(فتح الباری ج ۱ ص ۱۸۲ تحت الحدیث ۱۰۷)

حجَّنْ کیلئے دعاوں اور نصیحتوں کا گلdestہ

آمِنہ عطاریہ حج کو چلے اُمید ہے
 گنبدِ خضرا کی دید اس کی بلا شک عید ہے
 مر جا تم کو مبارک ہو مدینے کا سفر
 فضلِ رب سے تم پر نازل رحمتیں ہوں ہر رُغَر
 یاخُد! آسان ہو اس کیلئے حج کا سفر
 ڈوق بڑھتا ہی رہے اس کا خداۓ مجھ و بر
 رونے والی آنکھ دے اور چاک سینہ کر عطا
 یارب! اس کو الفت شاہ مدینہ کر عطا
 ذرے ذرے کا ادب اللہ اس کو ہونصیب
 از طفیل سپدی احمد رضا ربِ مجیب!
 امتحان درپیش ہو راہِ مدینہ میں اگر
 صبر کر ٹو صبر کر ہاں صبر کر بس صبر کر
 لے واسخ رہے کہ سابقہ صفحات میں یہ کام کچھ تغیر کے ساتھ مذکور کے لیے کہا گیا ہے اُمید
 ہے کہ شروری تفریق کے ساتھ دونوں کلام علیحدہ علیحدہ ہونے میں قارئین کو سہولت
 رہے گی۔

کوئی دھنکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صبر کر
 مت بھگز، مت بُرُدا، پا آجڑ رب سے صبر کر
 راہ جاناس کا ہر اک کائنات بھی گویا پھول ہے
 جو کوئی ٹھکوہ کرے اُس کی یقیناً ٹھول ہے
 تم زبان کا آنکھ کا "تقلیل مدینہ" لو لگا
 ورنہ بڑھ سکتا ہے عصیاں کا وہاں بھی سلسلہ
 گنتگو صادر نہ کچھ بے کار ہو احرام میں
 لب پر بس لبیک کی تکرار ہو احرام میں
 جب کرے ٹو خانہ کعبہ کا رو رو کر طواف
 یہ دعا کرنا خدا میرے گنہ کر دے معاف
 تیرا جتن! جس گھری ہو داخلہ عرفات میں
 کرنا ناوم ہو کے ٹو آہ و بُکا عرفات میں
 حالت احرام میں یادِ کفن ہو قمر ہو
 یاد کر عرفات میں ٹو خش کے میدان کو
 نوکو جب عرفات میں حاجی اکٹھے ہوں سبھی
 بھول مت جانا دعاوں میں مجھے ٹو اُس گھری
 م

اے رونا

جس گھری کرنے لگے قرباں منی میں جانور
 ٹو ٹھوڑی ہی میں اپنے نفس کو بھی ڈینگ کر
 حاضری ہو جب مدینے میں تمہاری حجّنو!
 عشق شہ میں خوب کرنا آہ وزاری حجّنو!
 لے کے جن! بارگاہِ مصطفیٰ میں میرا نام
 وَشَتْ بَشَتْ عرض کرنا ان سے رو رو کر سلام
 رو کے کرنا میرے ایماں کی حفاظت کی دعا
 دے شہادت کا شرف مجھ کو مدینے میں خدا
 اس کا حج یارب! نبی کا واسطہ کر لے قبول
 دو جہاں میں اس پے بر سایا خدا رحمت کے پھول
 اپنے مُمہ سے خود کو جن ٹو کبھی کہنا نہیں
 بے ضرورت اپنی نیکی کا بیان اچھا نہیں
 ہر برس حج کا شرف پاؤ مدینے جاؤ تم
 اور بقیع پاک میں آخر میں مددفن پاؤ تم
 کرنا تم عطار کے حق میں دعائے مغفرت
 اس جہاں میں عافیت ہو اس جہاں میں عافیت

”درسِ نظامی“ سے فارغ ہونے والوں کیلئے 25 آشعار

مرجاٰ ثاقب کے سر پر کیا تھی دستار ہے
ہے کرم اللہ کا اور رحمت سرکار ہے
تجھیت دستار بندی کی کرو بھائی قبول
پیش کرتا ہوں تمہیں میں تھفتہ کچھ ”مد نی پھول“
گرچہ دستار فضیلت کو ہے تم نے پایا
بارگاہ حق میں بھائی! کیا خبر ہے حال کیا
علم جو پایا ہے تم نے عمر بھر باقی رکھو!
تم پڑھاتے بھی رہو تا بھول جانے سے بچو
جو بھلا دے علم کیوں کرو وہ بھلا عالم رہا
گو سند ہے پاس لیکن نام کا عالم رہا
اعلیٰ حضرت کے نہ مسلک کو کبھی بھی چھوڑنا
ان کے آدما سے نہ ہرگز کوئی رشتہ جوڑنا

سُلُطِ ایماں پُرسش قبر و قیامت سے ڈرو
 علم کو کافی نہ سمجھو نیکیاں کرتے رہو
 علم دین سے ہو فقط مقصود مولیٰ کی رضا
 دُور رہنا بھائی نذر انوں کے لائق سے سدا
 سُنّتی عالم کی سدا تجھیل سے بچتے رہو
 بے سبب تغليط اور تقيید بھی تم مت کرو
 دیکھنا مت تم کھارت سے کسی آن پڑھ کو بھی
 کیا خبر پیش خدا مقبول بندہ ہو وہی
 علم پر آنے لگے تجھ کو تکثیر بھائی گر
 درس حاصل بد نصیب اپن سقہ جیسوں سے کر
 تحقیق ہے اور یادہ گوئی میں ترا نقصان ہے
 بے ضرورت بولنے والا بڑا نادان ہے

بھاگتے ہیں سُن لے بدآخلاق انساں سے سبھی
 مسکرا کر سب سے ملنا دل سے کرنا عاجزی
 بھائیو! ہر دم بچو تم حب جاہ و مال سے
 ہر گھڑی چوکس رہو شیطان کی اس چال سے
 مالداروں کی خوشامد میں ہلاکت ہے بڑی
 ٹو گناہوں میں پڑے گا آئے گی شامت تری
 کان وھر کے سُن! نہ بننا ٹو حریص مال و زار!
 کرقناعت اختیار اے بھائی تھوڑے رِزق پر
 دل میں یہ خواہش نہ رکھنا سب کریں میرا ادب
 ڈر کہیں ناراض ہو جائے نہ تجھ سے تیراب
 قلب میں خوفِ خدار کھو تو سارے کام کر
 کامیابی ہو گی تیری ان شاء اللہ ہر ڈگر

دل کو عشقِ مصطفیٰ سے بھائی تو آباد کر
 تجھ پہ ہوگی سرورِ کونین کی میٹھی نظر
 خوب خدمتِ شتوں کی رات دن کرتے رہو
 تم رسالہ مدنی ائمماً کا بھرتے رہو
 جائیے نیکی کی دعوتِ دیجھے جا جا کے گھر
 سمجھے ہر ماہ مدنی قافلوں میں بھی سفر
 ٹو کمر بستہ رہا کر خدمتِ اسلام پر
 راہِ مولیٰ میں جو آفت آئے اس پر صبر کر
 مالکی ہو حنبلی ہو حنفی ہو یا شافعی
 مت تھلب رکھنا اور کرنا نہ ان سے دشمنی
 سارے سُنّتی عالموں سے ٹو بنا کر رکھ سدا
 کر ادب ہر ایک کا، ہونا نہ ٹو ان سے جدا
 مجھ کو اے عطاءِ سُنّتی عالموں سے پیار ہے
 ان شاء اللہ و وجہاں میں میرا یہ اپار ہے

هم کو اللہ اور نبی سے پیار ہے

ہم کو اللہ اور نبی سے پیار ہے
 ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے
 سب صحابہ سے ہمیں تو پیار ہے
 سے بھی اور ہر اک ولی سے پیار ہے
 غوث و خواجہ داتا اور احمد رضا
 طالب ظفر کرم بدکار ہے
 التجا یاسید الابرار ہے
 ناؤ ذانواں ڈول و رمجد حار ہے
 تأخذ آؤ تو پیرا پار ہے
 جان عالم! تیرا یار غار ہے
 یاعمر! درکار وہ تلوار ہے
 دشمنوں کی جو اڑادے گردنیں
 دشمنوں نے مجھ پکی یلغار ہے
 "يَارَسُولَ اللَّهِ اُنْظُرْ حَالَنَا"
 "يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنَا"
 "إِنَّنِي فِي بَحْرِ هَمٍ مُغْرِقٌ"
 "خُذْيَدُى سَهْلُ لَنَا شَكَانَا"
 ہو وعدہ غارت و سیلہ اُس کا جو
 واپرطہ عثمان کا آقا المدد

عرض تم سے حیدر کردار ہے
و شمنان دین کو کر دو تباہ
دامن احمد رضا مجھ کو ملا
ہاں یہ انعام شہہ ابرار ہے
ہوں ضیاء الدین کا ادنی گدا
میرے مرشد کا سخنی دربار ہے
تم کو کچھ معلوم ہے یارو! مجھے
دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
ہے کرم اس پر خدائے پاک کا
دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
اس پر ہے ظفر کرم سرکار کی
دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے عذد کافر مسلمان ہو گئے
دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے نمازی بھی نمازی ہو گئے
دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
چور ڈاؤ آئے اور تائب ہوئے
دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
زانی و قاتل بھی تائب ہو گئے
اور شرابی آئے تائب ہو گئے
ستون کی ہر طرف آئی بہار
دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بنخوانا آپ ہی عطار کو
سب گنہگاروں کا یہ سردار ہے

آخری روزے ہیں دل غمناک مُضطَر جان ہے

آخری روزے ہیں دل غمناک مُضطَر جان ہے

حضرتا وَا حسْرَتًا اب چل دیا رَمَضَان ہے

عاشِقانِ ماہِ رَمَضَان رو رہے ہیں پھوٹ کر

دل بڑا بے چین ہے افسُردا روح و جان ہے

درد و رقت سے پچاڑیں کھا کے روتا ہے کوئی

تو کوئی تصویرِ غم بن کر کھڑا حیران ہے

الْفَرَاقُ آهُ الْفَرَاقُ اے رب کے مہماں الْفَرَاقُ!

الْأَوْدَاعُ اب چل دیا تو اے مہِ رَمَضَان ہے

داستانِ غم سنائیں کس کو جا کر آہ! ہم

پیار سوْلَ اللّٰہِ دیکھو چل دیا رَمَضَان ہے

خوب روتا ہے ترپتا ہے غمِ رَمَضَان میں

جو مسلمان قَدْرِ دان و عاشِقِ رَمَضَان ہے

روتے روتے بچکیاں بندھ جاتی میں عشقان کی
 تجھ میں کیسا سوز اے اللہ کے مہمان ہے
 تیری فرقت میں ترے عاشق کا دل گلزار ہوا
 اور سینہ چاک تیرے بھر میں رمضان ہے
 وقتِ افطار و سحر کی رونقیں ہوں گی کہاں!
 چند دن کے بعد یہ سارا سماں سنسان ہے
 تیری آمد سے دل پڑمودہ سکھل اٹھے مگر
 جلد تڑپا کر ہمیں ٹو چل دیا رمضان ہے
 ہائے صد افسوس! رمضان کی نہ ہم نے قدر کی
 بے سبب ہی بخش دے یارب کہ ٹو رحمٰن ہے
 ماہِ رمضان تجھ میں جو روزے نہیں رکھتا کوئی
 وہ بڑا محروم ہے بد بخت ہے نادان ہے

کر رہے ہیں تجھ کو رو رو کر مسلمان آلوادع
 آہ! اب ٹو چند گھریوں کا فقط مہمان ہے
 روک سکتے ہی نہیں ہائے تجھے اب کیا کریں!
 سب کو روتا چھوڑ کر ٹو چل دیا رمضان ہے
 اسلام اے ماہِ رمضان تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام
 بہتر میں اب تیرا ہر عاشق ہوا بے جان ہے
 چند آنسو نذر ہیں بس اور کچھ پلے نہیں
 نیکیوں سے آہ! یہ خالی مرا دامان ہے
 وابستہ رمضان کا یارب! ہمیں ٹو بخش دے
 نیکیوں کا اپنے پلے کچھ نہیں سامان ہے
 دست بستہ التجا ہے ہم سے راضی ہو کے جا
 بخشوانا حشر میں ہاں تو میر غفران ہے
 کاش! آتے سال ہو عطار کو رمضان نصیب
 یا نبی! میٹھے مدینے میں بڑا ارمان ہے

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رمضان ہے

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رمضان ہے
کھل اٹھے مرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے

یا خدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا احسان ہے
زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رمضان ہے

تجھ پر صدقے جاؤں رمضان! عظیم الشان ہے
تجھ میں نازل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے

اب رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نور نور
فضل رب سے مغفرت کا ہو گیا سامان ہے

ہر گھری رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں
ماہِ رمضان رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے

آگیا رمضان عبادت پر کراپ باندھ لو
فیض لے لو جلد یہ دن تمیں کا مہمان ہے

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام
 جھوم جاؤ مجرمو! رمضان مہ غُفران ہے
 بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں
 پڑنے دوزخ پر تالے قید میں شیطان ہے
 بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو
 خلد کے درکھل گئے ہیں داخلہ آسان ہے
 کم ہوا زور گئے اور مسجدیں آباد ہیں
 ماہ رمضان المبارک کا یہ سب فیضان ہے
 روزہ دارو! جھوم جاؤ کیونکہ دیدارِ خدا
 خلد میں ہو گا تمہیں یہ وعدہ رحمٰن ہے
 دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
 جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے
 یا اللہ! تو مدینے میں کبھی رمضان دکھا
 مُذکوٰتوں سے دل میں یہ عطار کے ارمان ہے

دیدہ

۱۔ مغفرت، بخشش، مغفرت کرنا

بعد رمضان عید ہوتی ہے

بعدِ رمضان عید ہوتی ہے
 جس کو آقا کی دید ہوتی ہے
 اُس پر قربان ”عید“ ہوتی ہے
 عیدِ تھجھ کو مبارک اے صائم!
 روزہ داروں کی عید ہوتی ہے
 روزہ خورو! خدا کی ناراضی^۱
 سن لو! تم پر شدید ہوتی ہے
 تیری شیطان! ماہِ رمضان میں
 کیسی مشیٰ پلید ہوتی ہے!
 روزہ داروں کے واسطے واللہ
 مغفرت کی تو یہ ہوتی ہے
 عید کے دن عمر یہ رو رو کر
 بولے: ”نکیوں کی عید ہوتی ہے“
 جو کوئی رب کو کرتے ہیں ناراض
 ان سے رحمت بعید ہوتی ہے
 فلمِ بیووں کے حق میں سن لو یہ
 عید، یومِ عبید ہوتی ہے
 بے نمازوں کی روزہ خوروں کی
 کون کہتا ہے عید ہوتی ہے!
 جس کو آقا مدینے بلوائیں
 اُس مسلمان کی عید ہوتی ہے
 مجھ کو ”عیدی“ میں دو بیچ آقا
 کیا بھلا اُس کی عید ہوتی ہے!
 جو پھر جائے ان کی گلیوں سے
 عیدِ عطار اُس کی ہے جس کو
 خواب میں ان کی دید ہوتی ہے

دینہ

۱: روزہ دار ج: خوشخبری ج: دُور ج: فلم دیکھنے والے ج: بزادینے کی دھمکی، بزادینے کا وعدہ

ہو گیا فضلِ خدا مُوئے مبارک آگئے

ہو گیا فضلِ خدا مُوئے مبارک آگئے
 دل خوشی سے جسم اٹھا مُوئے مبارک آگئے
 اے خُشا صلی علی مُوئے مبارک آگئے
 مرجا صد مرجا مُوئے مبارک آگئے
 مصطفیٰ کے مُوئے اقدس اور مراغر بَت گدو
 مرجا صد مرجا مُوئے مبارک آگئے
 ہم غریبوں کے مُقدار کو جگانے کیلئے
 مجھ ذمیل و خوار پر بدکار و بد کردار پر
 نور کی بر سات ہو گی عنقریب اب زور دار
 رُنْقُم کافور ہول گے غزروں کے اس کی ہے
 جو کرے تنظیم دل سے دُوجہاں میں کامیاب
 اپنے رب سے مانگ لودوں جہاں کی نعمتیں
 رُختوں کا در گھلا مُوئے مبارک آگئے
 ان شاء اللہ آرزوئیں آئیں گی بر رُوندو
 مانگ لو آ کر دعا مُوئے مبارک آگئے
 آؤ دیوانو! تم آؤ لیجے پشمِ اخبار
 ان سے ان کو مانگنا مُوئے مبارک آگئے
 تنویعِ روح و قبریں اور کثیر کے میداں میں کام
 بن گیا عطار کا مُوئے مبارک آگئے

مشنوی عطّار (۱۱)

حمد ربِ مصطفیٰ سے ابتداء ہو ذرودِ آنی نبی پر دامنا
 اس جہاں میں ہر طرف ہیں مشکلین ہر جگہ میں آفتین ہی آفتین
 کچھ گھرے غم میں تو کچھ بیمار ہیں تو کئی قرضے کے زیر بار ہیں
 ہیں بہت کم لوگ دنیا میں سکھی اکثر افراد اس جہاں میں ہیں ذکری
 چل دیئے دنیا سے سب شاہ و گدا کوئی بھی دنیا میں کب باتی رہا!
 بینتے دنیا سکندر تھا چلا جب گیا دنیا سے خالی با تھ تھا
 لمبا تھ کھیت ہوں گے سب فنا خوش نما باغات کو ہے کب بنا؟
 ٹو یہاں زندہ رہے گا کب تک؟ ٹو خوشی کے پھول لے گا کب تک?
 دولت دنیا کے پیچھے ٹو نہ جا آخترت میں مال کا ہے کام کیا؟

مال دنیا دو جہاں میں ہے و بال
 کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال
 رِزق میں برکت کی تو ہے بُحْجَۃٌ
 آد! نیکی کی کرے کون آرزو!
 مُت لگا تو دل یہاں پچھتا نے گا
 کس طرح جنت میں بھائی جائے گا؟
 لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے
 بُس مدینے ہی سے رشتہ جوڑ لے
 دل سے دنیا کی مَحَبَّۃٌ دور کر
 دل نبی کے عشق سے معمور کر
 اشکِ مت دنیا کے غم میں ٹو بھا
 ہاں نبی کے خوب آنسو بھا
 ہو عطا یارب! ہمیں سوزِ بلاں
 مال کے جنگال سے ہم کو نکال
 یا الہی! کر کرمِ عطار پر
 حُکْمٌ دُنیا اس کے دل سے دور کر

بغیرِ علم کی فتویٰ دینا کیسا؟

جس نے بغیرِ علم کے فتویٰ دیا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔

(سُنّ ابوداؤد ج ۳ ص ۴۴۹ حدیث ۳۶۵۷)

مَشْنُوْيِ عَطَّار (۲)

بے وفا دنیا پہ مت کر انتبار ٹو اچانک موت کا ہوگا شکار
 موت آکر ہی رہے گی یاد رکھا!
 جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھا!
 قبر میں تو برس ٹو جی بھی لے
 گر جہاں میں تو برس ٹو جی بھی لے
 جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا
 پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
 موت آئی پہلواں بھی چل دیئے
 خوبصورت نوجوان بھی چل دیئے
 دنیا میں رہ جائے گا یہ دبدبہ
 زور تیرا خاک میں مل جائے گا
 تیری طاقت تیرا فن عہدہ ترا
 کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ ترا
 قبر روزانہ یہ کرتی ہے لپکار
 مجھ میں یہیں کیڑے کمکڑے بیٹھار
 یاد رکھ میں ہوں اندر ہیری کوٹھری
 تجھ کو ہو گی مجھ میں سن و نشست بڑی
 میرے اندر ٹو اکیلا آئے گا
 باں مگر اعمال لیتا آئے گا

ترجمہ کو فرش خاک پر دفا کیں گے
 لمحہ اندھیری قبر میں جب جائے گا
 کام مال و زر نہیں کچھ آئے گا
 جب تے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے
 قبر میں تیرا کنٹ پھٹ جائے گا
 تیرا! اک بال تک جھٹ جائے گا
 آہ! انکل کر آنکھ بھی بے جائے گی
 سانپ پھو قبر میں گر آگئے!
 گور نیکاں باعث ہوگی خند کا
 کھلکھلا کر پس رہا ہے بے خبرا!
 قبر میں رونے گا چینیں مار کر
 کر لے تو برب کی رحمت بے ہڑی
 وقت آخر یاخدا! عطار کو
 خیر سے سرکار کا دیدار ہو

مَثْنَوِي عَطَّار (۲)

ہو گیا تجھ سے خدا ناراض اگر
 عمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نماز
 اے ہواری ٹو جوئے سے باز آ
 اے ملاوٹ کرنے والے مان جا
 چھوڑ دو اے تاجر و کم تو لنا
 بھائیوں کا دل ڈکھانا چھوڑ دو
 اور تمھرے بھی اڑانا چھوڑ دو
 سُود و رشوت میں ٹھوست ہے بڑی
 دل ڈکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا
 بد گمانی، جھوٹ، غیبت، چغلیاں
 مت نکالو گندی گندی گالیاں
 یہ گنے کا کام ہے کن لو میاں

دینہ

ازماق ۲: نقسان

دو جہاں ہو جائیں گے ورنہ خراب
 آو! بھر جائیں ٹولموں سے بھاگ
 ورنہ دوزخ کی تجھے کھائے گی آگ
 اس طرح کی چھوڑ دو نادنیاں
 تم گلی کو چوں میں مت پھرتی رہو
 ان سے ہرگز بے تکلف مت بنو
 سانپ بچھو دیکھ کر چلاو گی
 اے بہن اپنے میاں کو مت سنا
 بھائی حق مت مارنا گھر بار کا
 یا الہی نیک کر عطار کو
 بخش دے ٹو بخش دے بدکار کو

ٹونٹے سے بازاً مت پی شراب
 فلم میں کی آنکھ میں مختشر میں آگ
 بینڈ بابوں سے ٹوکوسوں دُور بھاگ
 مت بجاو بھائیو! تم تالیاں
 اے ہری بہنو! سدا پردہ کرو
 اپنے دیوار جیٹھ سے پردہ کرو
 ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی
 اے بہن اپنے میاں کو مت سنا
 بھائی حق مت مارنا گھر بار کا

مَشْنُوْيِ عَطَّار (۴)

سُقُون سے بھائی رشتہ جوڑ تو
 شادیوں میں مت گنہ نادان کر
 خانہ بربادی کا مت سامان کر
 سادگی شادی میں ہو سادہ جبین
 جیسا بی بی فاطمہ کا تھا مجید
 نیکیاں کر جلد ٹو بدیوں سے بھاگ
 قبر میں ورنہ بھڑک اُنھے گی آگ
 کیفہ مسلم سے سینہ پاک کر
 ایتھا صاحب لواک کر
 چھوڑ دے داڑھی مُندانا ہے حرام
 ایک مُٹھی سے گھٹانا ہے حرام
 سُقُون پر جو حقارت سے بُنے
 چھوڑ دے سارے غلط رسم و رواج
 وہ عذاب دائیٰ میں جا پہنچے
 خوب کر ذکرِ خدا و مصطفیٰ
 سُقُون پر چلنے کا کر عہد آج
 دل مدینہ یاد سے ان کی بنا
 کر عطا یارب غم شاہِ اُم
 بھول جائیں رنج و غم دنیا کے ہم
 سُقُون کی لوٹنا جا کے متائع
 از طفیلِ غوثِ اعظم یا غفور
 ہو جہاں بھی سُقُون کا اجتماع
 بخش دے ہم عاصیوں کے سب ٹھور
 یافدا ہے اُجتا عطار کی
 شُقُون اپنا کیں سب سرکار کی
 یا الہی! از پئے شاہِ اُم
 حشر میں عطار کا رکھنا بھرم

لـ دینہ

از ہمیشہ کا عذاب کیونکہ سنت رسول کی توقیین ضررِ اُنفر ہے جو دولت

ہنسانے کیلنے جھوٹ بولنا

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بِلَا کَتْ بَے اُسْ شخص
کے لئے جوبات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو
ہنسائے، اس کے لئے بِلَا کتْ بَے، اس کے لئے بِلَا کتْ بَے۔

(ابو داؤد: ۴ ص: ۳۸۷ حديث: ۴۹۹۰)

غُصہ پینے والے کیلنے خور

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو شخص غُصہ کا لئے پر
قدرت کے باوجود اسے پی جاتا ہے، اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے
لوگوں کے سامنے بُلَا کر اختیار دے گا کہ جس خور کو چاہے لے لے۔

(ابو داؤد: ۴ ص: ۳۲۵ حديث: ۴۷۷۷، الحیاءۃ الطّلّوم ج: ۳ ص: ۵ مُتَخَصِّصاً)

جہنم کا مخصوص دروازہ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بے شک جہنم میں ایک ایسا
دروازہ ہے جس سے وہی شخص داخل ہوگا جس کا غصہ اللہ عزوجل کی
نافرمانی پر ہی ٹھہرتا ہے۔ (الخفف: الایمان ج: ۶ ص: ۱۸۳ حديث: ۱۸۳۱، الحیاءۃ الطّلّوم ج: ۳ ص: ۵)

جَبْرٌ مَّعِينٌ کا عذاب

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا: چلنے! میں اُس کے ساتھ چل دیا، میں نے دو آدمیوں کو دیکھا، ان میں سے ایک کھڑا تھا اور دوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شخص کے باٹھ میں لو بے کا زنبور تھا جسے وہ بیٹھے شخص کے ایک جبڑے میں ڈال کر اُسے اتنا کھینچتا کہ گزرنی تک پہنچا دیتا پھر اُسے نکالتا اور دوسرے جبڑے میں ڈال کر کھینچتا، اتنے میں پہلے والا (جبڑا) اپنی پہلی حالت پر لوٹ آتا، میں نے لانے والے شخص سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جھوٹا شخص ہے اسے قیامت تک قبر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔

(احیاء الظہر ج ۲ ص ۴؛ ملخصاً، مکتبۃ الندیمہ، مسلوی الاخلاق للفراناطی من ۷۶ حدیث ۱۳۱
دینہ مدنیہ)

ل: یعنی لو بے کی ساری جس کا ایک طرف کار سارما رہا وہ اونا ہے۔

فضول بولنے والے کی قیامت میں پانچ جگہ پریشانی

منقول ہے کہ ہر پہکی مزاج (یعنی مذاق) یا لغوبات (یعنی
فضول بات) پر بندے کو (میدانِ قیامت میں) پانچ مقامات پر
چھڑکنے اور وضاحت طلب کرنے کی خاطر رواجا گے:

﴿۱﴾ تو نے بات کیوں کی تھی؟ کیا اس میں تیر کوئی فائدہ تھا؟

﴿۲﴾ تو نے جوبات کی تھی کیا اس سے تجھے کوئی ثغیر حاصل ہوا؟

﴿۳﴾ اگر تو وہ بات نہ کرتا تو کیا تجھے کوئی نقصان انھنانا پڑتا؟

﴿۴﴾ تو خاموش کیوں نہ رہتا کہ آنجم سے محفوظ رہتا؟

﴿۵﴾ تو نے اس کی جگہ سُبْحَنَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کہہ کر اجر و
ثواب کیوں حاصل نہ کیا؟

(قوٹ القلوب جلد اول ص ۴۶۸ مکتبۃ المدینہ)

فُضْلُونْ بولنے کی خواہش چھ ختم کر ز کا سخنہ

جو شخص اپنی زبان کو غائب اور فضول کلام سے روکنا
چاہتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ ذکر اللہ اور دین کی
باتوں کے علاوہ خاموشی اختیار کئے رکھے یہاں تک
کہ اس سے (فضول) گفتگو کی خواہش ختم ہو جائے
اور وہ صرف حق بات ہی کرے۔

((ابیاء الظہور (متربم) ج ۲۳ ص ۲۵۰ تک ترجمہ المدینہ))



قیاسان مدینہ، محلہ سواداگران،
پرانی سیری منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net
Email: ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-579-729-7



0101018



مکتبۃ المدینہ
MAKTABAT UL MADINA
MC 1286